Title - TOHFA-E-AHMADIYA (Part-1).

Creator - Sayyed Abul Hasan.

Publisher - Matba Isna Ashri (Lucknow).

Date - 1312 H

Pages - 404

Subject - Ahmadeeti Qaadhaniyat.

بعون
معاون مطلق و فیض توفیق خدای برحق
جلد اول
رساله
تحفهٔ احمد
مقام لکهنؤ
در مطبع اثنا عشری باهتمام سید عبد الله علی
طبع شد

...مطالب جلد اول کتاب تحفۂ احمدیہ بقید صفحہ جو مشتمل گیارہ باب پر ہے

مطالب	صفحہ

اطلاع یہ کتاب مخصوص شیعوں کے لئے چھاپی گئی ہے اہلسنت نہ اسے دیکھیں نہ خریدیں

بیمن تفضل علی جمال الارض و فخر اولی الالباب

دریں زمان برکات توامان و سعادت اقتران کتاب مستطاب
محتوی بمسائل اصول عقائد بادلائل عقلیہ و نقلیہ و مشتمل باحکام فروعیہ دینیہ و
متضمن وظائف و اوراد و آداب اخلاق و اعمال و ادعیہ مرویہ

جلد اول

تحفہ احمدیہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجری

باصلاح فرمودۂ عالیجناب ملاذ انام کہف الاسلام العالم الربانی النور الشعشانی الورع التقی
الزکی النقی نسیج وحدہ و فرید عصرہ العامل بالفرائض والسنن الذی عجز عن عد مدائحہ لسان
اللسن مولانا و مقتدانا جناب السید ابو الحسن متعنا اللہ بطول بقائہ ظلہم العالی المعروف بجناب سید ابو صاحب

بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ و زیر گنج بتاریخ ۱۵ ماہ رمضان سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

در مطبع اثنا عشری باہتمام عابد علی سید محسن رضوی حلیۂ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیآء والمرسلین
محمد خاتم النبیین وعلی افضل الوصیین علی بن ابیطالب امیر المؤمنین و
عترتہما الاطیبین الائمۃ الطاہرین الذین بذلوا جہدہم فی اشاعۃ الدین
واذاعۃ الشرع المتین اما بعد کہتا ہے اضعف العباد الراجی عفو ربہ الصمد احمد بن الاسد المعروف بانتظام الدولہ
پس واضح ہو کہ یہ کتاب تحفۂ احمدیہ مشتمل ہے تین جلدون پر جلد اول عبادات مین ہی اور جلد دوم آداب و
دعوات مین اور جلد سوم اعمال سال مین ہے اور ابواب اس کتاب کے باین تفصیل لکھے گئے ہین مقدمہ
فضیلت علم مین باب پہلا اصول دین مین یعنی توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد کے بیان مین
با دلیلہای عقلی باب دوسرا طہارت کے بیان مین اور شرح مطہرات و نجاسات و وضو و غسل و تیمم
اور احکام اموات مین باب تیسرا نماز کے بیان مین تفصیل اور تعقیبات نماز اور مسائل نماز مین باب چوتھا
بیان صوم اور مفطرات صوم مین باب پانچوان بیان مین زکواۃ و اقسام زکوۃ و اجناس زکوۃ کے
باب چھٹا بیان خمس مین باب ساتوان بیان حج مین باب آٹھوان باب نکاح و متعہ مین اور اسکے
فضائل مین باب نوان طلاق و خلع و مبارات اور آداب زفاف و مباشرت و ولادت مولود و عقیقہ

جلد سوم **باب اول** بیان اعمال ماہ محرم میں **باب دوم** بیان اعمال ماہ صفر میں **باب سوم**
بیان اعمال ماہ ربیع الاول میں **باب چہارم** بیان اعمال ماہ ربیع الثانی میں **باب پنجم** بیان اعمال
وادعیہ ماہ جمادی الاولے میں **باب ششم** بیان اعمال وادعیہ ماہ جمادی الاخری میں **باب ہفتم**
بیان ادعیہ واعمال ماہ رجب میں **باب ہشتم** بیان اعمال وادعیہ ماہ شعبان میں **باب نہم** بیان
ادعیہ واعمال ماہ رمضان المبارک میں **باب دہم** بیان ادعیہ واعمال ماہ شوال میں **باب یازدہم**
بیان ادعیہ واعمال ماہ ذیقعدہ میں **باب دوازدہم** بیان اعمال وادعیہ ماہ ذیحجہ میں **خاتمہ**
بیان کیفیت نوروز اور اعمال روز نوروز میں **مقدمہ** فضیلت علم اور طلب علم میں پہلی فضیلت علم و
کیفیت اجتہاد و تقلید بطور اجمال لکھی جاتی ہے پس جانو کہ علم اشرف سعادات و افضل کمالات ہے
اور آیات و اخبار فضیلت علم میں بیشمار وارد ہوئے ہیں چنانچہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب عین الحیوۃ
میں تحریر فرماتے ہیں کہ باسانید معتبرہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ طلب علم
ہر مسلمان پر واجب ہے تحقیق کہ حق تعالیٰ طالبان علم کو دوست رکھتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے
ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس جانو تم کہ دین کا کامل ہونا بسبب طلب علم اور بسبب عمل کرنے کے اس علم
پر ہے تحقیق کہ طلب علم تم لوگوں پر طلب مال سے زیادہ تر لازم ہے سوا اسکے کہ رزق تم لوگوں پر
مقسوم ہو چکی ہے اور خدا ضامن رزق ہے البتہ وہ اپنی ضمانت پر وفا کریگا اور علم اہل علم کو مفوض
کیا گیا ہے تم لوگ مامور ہو کہ اہل علم سے طلب علم کرو اور جناب صادق علیہ السلام نے ارشاد
فرمایا کہ جو شخص علوم دین کو یاد نہ کرے حق تعالیٰ قیامت میں اسکی طرف نظر نہ فرمائیگا اور اعمال
اسکے قبول نہ فرمائیگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ عالم کہ لوگ اسکے علم سے
منتفع ہوں ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے پس جاننا چاہیے کہ تحصیل علم دین اسقدر کہ اعتقاد حقہ
کو یقین حاصل کرے اور طہارت و نماز و روزہ و دیگر اعمال و مسائل ضروری دریافت کرے
ہر شخص پر فرض ہے اور حاصل کرنا مرتبۂ اجتہاد کا واجب کفائی ہے یعنی ہر شخص پر فرض ہے مگر
بعض اشخاص کے حاصل کرنے سے اور اشخاص سے ساقط ہو جاتا ہے پس لازم ہے کہ سب مومنین

مسائل ضروریہ کو حاصل کرین اور چند شخص فقہ و اجتہاد مین بالکل بہم پہونچاوین اور باقی سب مومنین طالبان علم کی اعانت و مدد کرین تا عقوبت آخرت سے سبکو نجات ملے اور یہ جو اس زمانہ مین رائج ہے کہ تحصیل کیطرف لوگ توجہ نہین کرتے اور ہزار آدمیون مین پانچ آدمی بھی تحصیل اجتہاد و دین فکر نہین کرتے اور اپنی اولاد کو کار و بار دنیا سکھاتے ہین یا تحصیل معاش کے قابل ہون اور دینیات نہین پڑھاتے ہین بلکہ مانع ہوتے ہین تو یہ امر خلاف حکم خدا و رسول ہے اور موجب ہلاکت و خسران آخرت اور باعث اضمحلال دین ہے پس ضرور ہے کہ ہر قبیلہ و قوم سے اور ہر شہر و قریہ سے تین چار آدمی تحصیل علم دین کے لئے مخصوص کئے جاوین جیسا کہ خداوند عالم قرآن شریف مین فرماتا ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ یعنی کیون نہین باہر جاتے ہر فرقہ مین سے ایک گروہ تاکہ فقہ و معرفت حاصل کرین دین مین اور تاکہ ڈراوین اپنی قوم کو جبکہ پھر کے جاوین طرف اُس قوم کی شاید وہ لوگ حذر کرین اور جناب امام رضا علیہ السّلام نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب نے کہ طلب علم واجب ہے ہر مسلمان پر پس طلب علم کرو اُسکے مقام سے اور حاصل کرو اُس علم کو اہل علم سے تحقیق کہ تعلیم کرنا رضامندی خدا کے لئے حسنہ ہے اور طلب علم کرنا عبادت ہے اور بحث کرنا علم مین ثواب تسبیح رکھتا ہے اور تعلیم کرنا اُس شخص کو کہ اس علم پر عمل نہ کرے اور اُس علم کو پہنچانے صدقہ ہے اور سکھانا طالب علم کو سبب قرب الٰہی ہے اسواسطے کہ علم سے حلال و حرام الٰہی پہچانا جاتا ہے اور سبب روشنی راہ بہشت ہے اور مونس وحشت ہے اور مصاحب غربت ہے اور ہمزبان ہوتا ہے تنہائی مین اور رہنما ہوتا ہے شادی و غم مین اور حربہ ہے دشمن کے لئے اور دوستان خدا کی نزدیک زینت ہے اور مذمت جہل مین احادیث کثیرہ وارد ہین اُن مین سے چند حدیثین لکھی جاتی ہین اِس زمانے مین رعیت کی دو قسمین ہین مجتہد یا مقلد مجتہد کے لئے شرط ہے کہ عالم باعمل اور عادل و متقی ہو اور استنباط احکام دین و مسائل شرعیہ قرآن و احادیث سے کرے اور موافق اوسکے احکام جاری کرے اور ضعفا و جہال کو موعظت و نصیحت ہدایت کرتا رہے اور مقلد کو اخذ کرنا مسائل اور احکام دینیہ کا مجتہد جامع الشرائط سے فروع دین مین کافی ہے اور اصول دین مین تفکر و تدبر لازم ہے اور اوسے بدلائل عقلی سمجھنا چاہئے اور یہ بحث

مطلق علم کلام سے ہی اور وہ علم نہایت وسیع ہی یہان بطور اختصار کے لکھا جاتا ہے **باب پہلا**
اصول دین کے بیان مین اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** توحید خدا کے بیان مین اس فصل
مین تین مطلب ہین **مطلب پہلا** بیان اثبات وجود خداوند عالم مین جانو کہ پہلے جو چیز کہ مکلف پہ
ابتدای تکلیف مین واجب ہی تحصیل کرنا ایمان کا ہی اور ایمان جاننا اصول دین کا ہی اور اصول دین مین
اول معرفت اپنے خدا کی ہی اور وجود صانع عالم وجود اشیا سی زیادہ ظاہر و آشکار ہی اسواسطے
کہ جو کوئی فکر کرتا ہی پیدایش مین آسمانون اور زمینون اور سورج اور چاند اور ستارون اور بادل اور
ابر اور مینھ اور پہاڑ اور دریا اور حیوانات اور اپنے بدن اور روح کی خلقت مین اور عجیب و غریب
صنعتون کہ جو حق سبحانہ و تعالے نے ان چیزون مین پیدا کی ہین تو وہ شخص جانتا ہے کہ یہ سب چیزین
خود بخود نہین پیدا ہوئین اور کوئی انکا بنانیوالا اور پیدا کرنیوالا ضرور ہی اور خالق انکا مثل ان
چیزون کے نہین ہی اور کامل بالذات ہی اور کوئی نقص اسکی صفت مین نہین ہی تحفۃ العارفین
مین مذکور ہی کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین اَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُہٗ یعنی ابتدائے
دین معرفت خدا ہی پس پوشیدہ نرہے کہ پہلے خداوند عالم کا پہچاننا ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہے
اور مراد پہچاننے سے اوسکی کنہہ ذات کا دریافت کرنا نہین ہی کہ اوس مین عقل بشر عاجز اور قاصر
ہی لیکن صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا پہچاننا لازم ہی کہ اونھین صفات سی خداوند عالم پہچانا جاتا ہی
انشاء اللہ تعالے عنقریب بیان اوسکا بالتفصیل کیا جائیگا اب جاننا چاہیے کہ اصول دین مین تقلید
کرنا اور غیر کے قول کو قبول کرنا بدون تحقیق حق و باطل اور بدون ملاحظہ دلائل جائز نہین ہی بلکہ چاہی
کہ بجاے خود مذاہب مختلفہ سے ایک مذہب کی حقیقت بدلائل و براہان ثابت کرلے مبادا غیر کے کہنے سی
حق سمجھکر مذہب باطل کو اختیار کیا ہوا اور روز جزا پیش خدا کوئی دلیل قوی اسکے پاس نہو اور عذاب
شدید مین مبتلا کیا جائے مگر شرط یہہ ہی کہ انصاف سے غور و تامل کرے اور پاسداری مذہب آبا و اجداد
کو دخل ندے تو امر حق ظاہر ہوجائیگا **مطلب دوسرا** صفات ثبوتیہ کے بیان مین صفات ثبوتیہ
اُسے کہتے ہین کہ جو باتین خداوند عالم کے لئیے ثابت کرنا لازم ہین اور وہ آٹھ صفتین ہین چنانچہ

کتاب تحفۃ العارفین سے یہ بحث خلاصہ کرکے لکھی جاتی ہی پہلی صفت یہ ہی کہ حق تعالی قدیم اور ازلی ہی
یعنی ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا اسلیئے کہ اگر حادث ہوتا تو چاہیئے تھا کہ قدیم نہوا اور جب ثابت ہو چکا کہ
وہ واجب الوجود ہی تو اوسپر عدم اور فنا روا نہین ہو سکتا دوسری یہ کہ خدا قادر و مختار ہی اوسکی
قدرت کاملہ سے کوئی شی باہر نہین ہی یعنی ہر چیز پر قادر و توانا ہی پس فعل کرنے اور نہ کرنے دونوین
مختار ہی لیکن فلاسفہ اپنی کج فہمی سے کہتے ہین کہ خدا کو ایجاد اشیا مین اختیار نہین ہی آتش بلا افلت
قدرت ہر شی کو جلا دیتی ہی حالانکہ یہ اونکا خیال خام ہی اسلیئے کہ اوسمین خدا کا عجز لازم آتا ہی اور
یہ نقص ہی اور جناب باری جمیع عیوب اور نقصانات سے منزہ اور مبرا ہی اور قدرت اور توانائی
اوسکی من کل الوجوہ کامل ہی تیسری یہ کہ خداوند عالم عالم ہی یعنی ہر جزو و کل سے آگاہ اور مطلع ہی
خواہ موجود ہو خواہ معدوم پس علم اوسکا قبل وجود اشیا اور بعد وجود اشیا یکسان ہی کچھ تفاوت
نہین رکھتا اسلیئے کہ اگر ازل سے نجانتا تھا تو جاہل ہوگا اور اوسپر جہل روا نہین ہی چوتھی یہ کہ جناب
اقدس الٰہی حی قدیم ہی یعنی زندہ ہی اوسکو موت اور فنا نہین اسلیئے کہ اگر زندہ نہو تو اوسپر علم اور
قدرت دونون محال ہونگے پانچوین یہ کہ خداوند عالم مدرک اور سمیع اور بصیر ہی اور معنی مدرک
کے یہ ہین کہ جو چیزین کہ ہم بواسطہ حواس یعنی آلات جسمانی دریافت کرتے ہین جناب باری اونہین
چیزونکو بدون آلات حواس کے دریافت کرتا ہی اوسکو آلات حواس کی حاجت نہین ہی اسلیئے کہ
اوسنے اپنی قدرت کاملہ سے حواس کو بھی پیدا کیا ہی اور اسی طرح بدون حاجت گوش ہر ایک کی آواز
سنتا ہی اور بدون حاجت چشم ہر ایک کو دیکھتا ہی لیکن جسوقت جسکے لیئے جو کہ مصلحت جانتا ہی کرتا ہی
کبھی بیمار کرتا ہی کبھی صحت عنایت فرماتا ہی کبھی مار ڈالتا ہی اسلیئے کہ اپنے بندون کے حال اور
مصالح سے خوب آگاہ اور مطلع ہی اوس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین جیسا کہ اکثر آیات اور روایات
مین وارد ہوا ہی کہ جناب باری نے دو لوحین پیدا کی ہین اور اون مین سب چیزین لکھی ہین ایک
کا نام لوح محفوظ ہی کہ اوس مین جو کچھ لکھا جاتا ہی ہرگز فرق نہین ہوتا اسلیئے کہ وہ موافق مصلحت و
مطابق علم رب العزت ہوتا ہی دوسری لوح محو و اثبات ہی کہ اوس مین جو کچھ مرقوم ہوتا ہی حسب

مصالح و حکمت تغیر و تبدل احکام بھی مشروط لیا جاتا ہی وہ محو ہو سکتا ہی مثلاً ایک شخص کی عمر کے پچاس
برس لکھے ہین یعنی مقتضای حکمت یہ ہی کہ جبتک اُس سی کوئی چیز باعث اوسکی زیادتی اور کمی عمر کا نہو
عمر اوسکی پچاس برسکی پوری ہوگی اور جسوقت کہ اُس سی عمل خیر مثل صلہ رحم وغیرہ ظہور مین آئیگا
تو پچاس برس کے ساٹھ برس لکھدیے جائینگے اور جسوقت کہ قطع رحم کریگا تو پچاس برسکی چالیس رہ
جائینگے بخلاف لوح محفوظ کہ جو کچھ اُس مین مرقوم ہو چکا ہی زیادتی و کمی اُس مین نہین ہوتی مثل اوسکے کہ لوح
محفوظ مین تحریر ہو گیا ہی کہ زید البتہ صلہ رحم کریگا اور اس سبب سی عمر اوسکی ساٹھ برسکی معین ہوگی
یا ایک شخص البتہ قطع رحم کریگا اور بسبب قطع رحم عمر اُسکی چالیس برسکی رہجائیگی اور بظاہر غرض
اس لوح محو و اثبات سے یہ ہی تا لوگون پر ظاہر ہو کہ اعمال خیر کو امور تقدیرین اسقدر تاثیر ہی کہ
اونکی بجا لانیکی وجہ سے عمر زیادہ ہو جاتی ہی اور کسقدر اعمال بد کی نحوست ہوتی ہی کہ اونکی مرتکب ہونے
سے عمر کم ہو جاتی ہی چھٹی یہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ ہی اور مرید کے معنی کئے ہین ایک یہ کہ جناب
باری اپنے افعال کو بارادہ واقع کرتا ہی جیسا کہ متکلمین امامیہ فرماتے ہین کہ مراد ارادے سے علم بمصلحت
فعل ہی پس جو فعل کرتا ہی اپنے ارادہ اور اختیار سے کرتا ہی اسلیئے کہ ارادہ علم کی قسم سے ہی اور علم عین
ذات ہی کہ اوسکو تغیر و تبدل نہین ہوتا دوسرے کسی فعل سے کارہ ہوتا اور کراہت سے مراد بنا بر ان
معنون کے علم بمفسدہ ہی پس حقتعالی کا ارادہ وقت مصلحت فعل سے اور وقت مفسدہ ترک سی متعلق
ہوتا ہی اور اس تعلق کو بھی کبھی ارادہ اور کراہت کہتے ہین تیسرے معنی ارادیکے یہ ہین کہ موجود کرنیکو
ارادہ اور معدوم کرنیکو کراہت کہتے ہین جیسا کہ بعض حدیثون مین وارد ہوا ہی چوتھی معنی ارادیکے
یہ ہین کہ جناب قدس الٰہی اپنے بندون سے ارادہ طاعت کا کرتا ہی اور اونسے ارادہ ارتکاب معصیت
نہین کرتا بلکہ ارتکاب معصیت سی کراہت رکھتا ہی اور یہان ارادے سی مراد یہ ہی کہ حق سبحانہ و تعالے
نے بندون کو حکم بطاعت کیا ہی اور مراد کراہت سی یہ ہی کہ معصیت سی منع فرمایا ہی پانچوین معنی یہ ہین
کہ ارادہ توفیق دیتا ہی اور کراہت یہ ہی کہ سلب توفیق کرتا ہی ساتوین یہ کہ حق تعالے متکلم ہی یعنی
خداوند عالم خالق اور موجد کلام ہی جس چیز مین چاہے کلام کو پیدا کرے جیسا کہ حضرت موسیٰ علی

بنبیا و علیہ السلام کے لیئے شجرۂ طور مین ایجاد کلام فرمایا آٹھوین یہہ کہ خداوند عالم صادق ہی یعنی کلام اسکا سچ ہی اسلیئے کہ کذب قبیح ہی اور فعل قبیح سی ذات مقدس الہی مبرا ہی مطلب تیسرا صفات سلبیہ کے بیان مین صفات سلبیہ اوسے کہتے ہین کہ جن امور سی خداوند عالم منزہ ہی اور وہ چھہ ہین تحفۃ العارفین مین منقول ہی کہ جسکا خلاصہ مضمون یہہ ہی کہ صفات سلبیہ مین سی پہلے عمدہ امر یہ ہی کہ خدا شریک نہین رکھتا اور سواے خدا ہی واحد و یکتا کوئی دوسرا یا تیسرا خدا نہین ہی پس واضح ہو کہ خداوند عالم واحد و احد ہی یعنی سوا اوسکے کوئی اور واجب الوجود نہین ہی اور جو چیز کہ غیر ذات خدا موجود ہی ممکنات سی ہی اور ایک مصنوع اوسکے مصنوعات سی ہی اور حق سبحانہ و تعالے خداوندی مین کسیکو شریک نہین رکھتا اسلیئے کہ اگر اوسکا شریک ہو یعنی دو خدا ہون اور اون مین سے ایک کسی چیز کا ارادہ کرے اور دوسرا اوسکا مانع ہو سکے تو اول کا عجز لازم آتا ہی اور اگر مانع نہ ہو سکے تو دوسرے کا عجز لازم آتا ہی اور خدا پر عجز روا نہین ہی اور اگر دونوکے موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہی اور یہ محال ہی دوسری صفات سلبیہ سے یہہ ہی کہ جناب باری کے لئے صورت و جسم نہین ہی کہ وہ ان دونون سے مبرا ہی اس لیئے کہ اگر اوسکے لیئے کوئی صورت اور جسم ہوتا تو چاہیئے تھا کہ کوئی اسکے مشابہ اور مثل بھی ہوتا حالانکہ کوئی اوسکے مثل نہین ہی لیکن سنیون مین تابعان احمد حنبل کہتے ہین کہ خدا کی صورت اور جسم ہی اور عرش پر بیٹھا ہی اور جسم اوسکا عرش سے بقدر چھہ بالشت زیادہ ہی اور بالشت بھی اوسی کے ہین اور ہر شب جمعہ کو ایک گدہے پر سوار ہو کے زمین پر آتا ہی اور صبح تک ندا کرتا ہی کہ آیا میرے بندون مین سے کوئی ایسا ہی کہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور مین توبہ اوسکی قبول کرون اور بعض اہلسنت کہتے ہین کہ زمانہ حضرت نوح مین جسوقت کہ طوفان آیا تو حقتعالے اسقدر رویا کہ اوسکی آنکھین آشوب کر گئین اور ملائکہ عیادت کے لیئے حاضر ہوئے اور بعض کہتے ہین کہ خدا بصورت انسان کبیر السن ہی کہ اوسکے سر اور داڑھی مین سیاہ و سفید بال مخلوط ہین تیسری صفت سلبیہ یہہ ہی کہ جناب باری کے لئے مکان نہین ہی اور نہ کسی سمت مین رہتا ہی اسلیئے کہ یہہ لوازم جسمانی سے ہی اور بطلان اسکا عقلاً اور شرعاً ثابت ہی جیسا کہ کتاب توحید

مطلب (۳)

مین صدوق علیہ الرحمہ نے سلمان بن ابہران سے روایت کی ہی کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام سی عرض کیا کہ آیا جناب باری کسی مکان مین رہتا ہی حضرت نے فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین
رہتا اسلیے کہ اگر وہ کسی مکان مین ہوتا تو چاہیے تھا کہ حادث ہوتا اسلیے کہ متمکن مکان کا محتاج ہی اور
یہ حوادث کی صفت ہی قدیم اس سی مبرا ہی اور ارشاد مین شیخ مفید علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہی کہ ایک
عالم یہود ابوبکر کے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ اس امت کے پیغمبر کا خلیفہ تو ہی ابوبکر نے کہا ہان مین
ہون یہودی نے کہا کہ مین نے توریت مین دیکھا ہی کہ انبیا کے خلفا عالم ہوتے ہین پس مجھہ سے
بیان کر کہ خدا کہان ہے ابوبکر نے سادہ لوحی سے کہا کہ خدا آسمان پہ ہی اور عرش پہ بیٹھا ہی یہودی
نے کہا پس خدا سے زمین خالی ہی ابوبکر نے کہا کہ یہ کلام زنادقہ کا ہی میرے پاس سی دور ہو والا مین
تجھے قتل کرونگا وہ یہودی تعجب کرتا ہوا پھرا اور اسلام پہ ہنستا ہوا چلا اثنای راہ مین اوسکو حضرت
امیر المومنین علیہ السلام ملے حضرت نے فرمایا ای یہودی تیرا سوال مجھے معلوم ہوا اور جو کچھ کہ تو نے
جواب پایا وہ بھی دریافت ہوا اب مین بیان کرتا ہون اوسے سن کہ خداوند عالم خالق مکان ہی اوسکو
لیے کوئی مکان نہین بلکہ اوسکے آثار قدرت ہر جگہ موجود ہین پس اگر مین تیری کتابون مین بتادون
تو آیا تو ایمان لائیگا یہودی نے عرض کیا کہ اگر یہہ ہماری کتابون مین لکھا ہے تو البتہ مین ایمان لاونگا
حضرت نے فرمایا آیا تو نے اپنی کتابون مین نہین دیکھا کہ ایکدن حضرت موسی بن عمران علی نبینا
وعلیہ السلام بیٹھے تھے ناگاہ جانب مشرق سے ایک فرشتہ آیا حضرت موسی نے اوس سے پوچھا کہ تو
کہان سے آتا ہی اوس نے عرض کیا کہ خدای عزوجل کے پاس سے بعد اوسکے دوسرا فرشتہ
مغرب سی آیا موسیٰ نے اوس سی بھی پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہی اوسنے عرض کیا کہ خدا جلشانہ کے
پاس سے آتا ہون بعد اوسکے تیسرا فرشتہ آیا اوسنے کہا کہ مین آسمان ہفتم سے خدای جلشانہ کی پاس
سے آتا ہون بعد اوسکے چوتھا فرشتہ آیا اوسنے کہا کہ مین طبقہ ہفتم زمین سے خدا کے پاس سے
آتا ہون اوسوقت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین حمد کرتا ہون اوس خدا کی کہ اوس سے کوئی
جگہہ خالی نہین ہے یہودی نے یہ سُنکے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہی حق ہی اور آپ ہی اپنے

پیغمبر کی خلافت کے سزاوار ہیں چوتھے صفت سلبیہ یہہ ہی کہ حق تعالے پر حلول و اتحاد جائز نہین ہی پوشیدہ نہ رہے کہ حلول ایک چیز کے دوسری چیز مین درآنیکو کہتے ہین جسطرح رنگ جسم مین درآتا ہی اور اتحاد دو چیز و نکے مل کر ایک ہو جانیکو کہتے ہین پس خدای جل شانہ پر حلول و اتحاد روا نہین اسلیئے کہ یہہ اجسام اور عوارض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور جناب باری ان چیزون سے بیلاو منزہ ہی پس کیونکر کسی کے جسم مین درآئیگا لیکن کتاب کشف الحق مین علامہ حلی علیہ الرحمہ بعضی صوفیہ سے نقل فرماتے ہین کہ خدا عارفون سی متحد ہوتا ہی اور بعضی اس سی بھی زیادہ ترقی اور مبالغہ کرتے ہین کہ خدا نفس وجود ہی یعنی جو چیز ہی خدا ہی اور یہ عین کفر ہی پس چاہیے کہ صاحب ایمان ان اشرار سی احتراز کرین اور اونکے وسوسون سے اپنی ایمان کو محفوظ رکہین پانچوین صفت سلبیہ یہہ ہی کہ حق تعالے کو دنیا و آخرت مین کوئی دیکھہ نہین سکتا اسلیے کہ مرئی بھی جسم سی تعلق رکھتا ہی اور حق تعالے اس سی مبرا ہی کتاب تحفہ مین شاہ عبد العزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ آخرت مین مومنین اوسکے دیدار سے مشرف ہونگے اور کافرین اور منافقین اس نعمت سی محروم رہینگے پس یہی مذہب سنیون کا ہی اور اس دعوی پر نہ دلیل عقلی ہی نہ نقلی لیکن ایک دلیل نقلی اونکی ہاتھہ لگی ہی اوسپر کمال اعتماد رکھتے ہین اور اہل بصیرت کے نزدیک وہ بھی اونکے دعوے کے موافق نہین ہی وہ یہہ کہتے ہین کہ اگر خدا کا دیکھنا جائز نہ ہوتا تو حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کہ پیغمبر مرسل تھے کیونکہ جناب باری سے دیکھنے کا سوال کرتے اور یہ امر دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ حضرت موسی جانتے تھے کہ جناب باری کا دیکھنا ممکن نہین تو سوال اونکا عبث ہوتا ہی یا یہہ کہ نجانتے تھے تو کلیم اللہ پر جہل لازم آتا ہی لیکن اہلسنت کی عقل سے تعجب ہی کہ فقط حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کے سوال کو دیکھا اور قبل و بعد کے الفاظ کو نہ دیکھا اور خداوند عالم کے جواب پر نظر نہ کی کہ فرماتا ہی لَنْ تَرَانِیْ یعنی تو ہرگز نہ دیکھیگا مجھے اور لفظ لَنْ واسطے دوام کے ہوتا ہی یعنی کبھی نہ دیکھے گا جب حضرت موسی کو دیدار محال ہی تو اورونکی نسبت بدرجۂ اولے محال ہوگا اور حضرت موسی علیہ السلام کا سوال بسبب اصرار قوم اپنی قوم کے زبان سے تھا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰی اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ

فقالوا ارنا الله جهرة فاخذتهم الصاعقة بظلمهم ترجمہ ظاہر الفاظ کا یہہ ہی
پس تحقیق کہ سوال کیا اوس جماعت نے موسیٰ علیہ السلام سے بزرگ تر اس سے پس کہا کہ دکھا دے ہمکو
خدا کو علانیہ پس گرفتار کیا اوس جماعت کو صاعقہ عذاب الٰہی نے بسبب ظلم کرنے اوس جماعت کی
اس کلام الٰہی سے واضح ہوا کہ یہہ سوال ظلم و معصیت تھا اور بسبب اسکے صاعقہ اونپر نازل ہوا اور
احادیث اہلبیت مین وارد ہوا ہی کہ جب اوس قوم نے یہہ سوال عظیم کیا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ خدا
قابل دید نہین ہی اوس قوم نے اصرار کیا کہ آپ حق تعالے سے سوال تو کیجیے حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے عرض کی خداوندا تو مطلع ہی کہ یہہ قوم کیا کہتی ہی وحی ہوئی کہ تم سوال قوم بیان کرو تم سے مواخذہ
بجہالت قوم کا نہوگا اوس وقت حضرت موسیٰ نے عرض کی رب ارنی جواب ہوا لن ترانی
علاوہ اسکے اور آیات سے ثابت ہی کہ خدا قابل رویت نہین ہی چنانچہ فرماتا ہی لا تدرکه الابصار
یعنی ادراک نہین کرسکتیں اوسکو آنکھین چھٹی صفت سلبیہ یہہ ہی کہ خداوند عالم کی ذات تقدس کو
تغیر اور تبدل نہین ہی اسلیے کہ یہہ صفت مخلوق کی ہی اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حال پر ہی
اور ہمیشہ رہیگا اور ہشام بن حکم سے مروی ہی کہ ایک زندیق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے سوال کیا کہ آیا خدا خوش اور غضبناک ہوتا ہی حضرت نے فرمایا البتہ لیکن مثل مخلوقات کے
خوشی اور غضب اوسکا نہین ہوتا اسلیے کہ جسوقت بندونکی طبیعت مین سرور اور غصہ عارض ہوتا ہی
تو انکی حالت کو تغیر ہوجاتا ہی اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حال پر ہی اور ہمیشہ رہیگا فصل
دوسری بیان عدل مین اس فصل مین کئی مطالب ہین مطلب پہلا جانو کہ خداوند عالم عادل ہی
ظلم نہین کرتا اور جو فعل بد ہین خدا سے واقع نہین ہوتے بنا بر مذہب امامیہ حق سبحانہ وتعالی افعال
قبیح پر ہرگز راضی نہین ہوتا چنانچہ اس دعوی پر نص قرآن شاہد ہی کہ پروردگار عالم ایک مقام
پر فرماتا ہی قائما بالقسط اور دوسری جا فرماتا ہی ان الله لیس بظلام للعبید اور
بجا بجا حکم کرتا ہی کہ عدل کرو اور ظلم نکرو کیونکر ہوسکتا ہی کہ بندونکو تو حکم کرے کہ عدل کرو اور
خود عدل نکرے اور دلیل عقلی ثبوت عدل خدا یہہ ہی کہ اگر خلاف عدل خدا سے وقوع مین

یعنی کوئی فعل بد بعاذ اللہ خدا سے صادر ہو تو یہ کئی صورت سے خالی نہین ہے ایک یہ کہ قبیح و بدی سے عالم و دانا ہو مثل اوس جاہل کی کہ حالت غفلت و جہل مین معاصی کا مرتکب ہوا ہو و جناب قدس الٰہی پر جہل روا نہین دوسرے یہ کہ قبیح اور بدی سے عالم ہو اور اوسکے ترک کی قدرت نہ رکھتا ہو مثل اوس شخص کے کہ از راہ مجبوری فعل قبیح کو باکراہ کرے اور خدا ہے عز و جل پر عجز روا نہین تیسری یہ کہ قباحت و بدی سے عالم ہو اور اوسکے ترک پر بھی اختیار رکھتا ہو لیکن اوسکا محتاج ہے کہ بدون فعل قبیح اپنی احتیاج رفع نہین کرسکتا مثلاً رفع گرسنگی کے لئے سرقہ کرے اور اسکا باطل ہونا بھی ظاہر ہے اس واسطے کہ خدا ہے جلشانہ کسی چیز کی احتیاج نہین رکھتا چوتھی یہ کہ احتیاج نہ رکھتا ہو اور عبث سرقہ کرے اور یہہ محض نادانی ہے جناب قدس الٰہی پر یہہ سب چیزین محال ہین کیونکہ اوس سے فعل قبیح ہوگا پس البتہ خدا عادل ہے لیکن اشاعرہ اہل سنت اپنی کج فہمی سے تجویز کرتے ہین کہ خدا سے فعل قبیح ہو سکتا ہے **مطلب دوسرا جبر و اختیار** کے مسائل مین تحفۃ العارفین مین مذکور ہے کہ بندے اپنے اکثر افعال مین کہ بعض اون مین سے تکالیف شرعیہ سے بھی تعلق رکھتے ہین مختار ہین بنا بر مذہب حق امامیہ لیکن اہل سنت کہتے ہین کہ بندونکے افعال کا فاعل خدا ہے خواہ نیک ہون خواہ بد بلکہ خدا افعال نیک و بد بندونکے ہاتھ سے جاری کرتا ہے اور بندے اسمین مجبور ہین اور شاہ عبدالعزیز دہلوی کا عقیدہ یہہ ہے کہ جو امر بندون سے صادر ہوتا ہے خواہ خیر خواہ شر خواہ کفر خواہ ایمان خواہ طاعت خواہ معصیت ان سبکا خالق خدا ہے بندونکو اسکے پیدا کرنیکی طاقت نہین ہے پس یہ قول اہل سنت کئی وجہ سے باطل ہین وجہ اول یہ کہ اگر وہ اعمال جو بندہ کرتا ہے یہ فعل خدا ہون جیسا کہ اہل سنت کہتے ہین تو گناہ پر عقاب کرنا ظلم ہوگا حالانکہ خدا ظالم نہین ہے بلکہ ظالم پر لعنت کرتا ہے اور اس سے بدتر کون ظلم ہوگا کہ خود ایک فعل بندیکے ہاتھ پر جاری کردے اور پھر اس بندیکو سزا دے اور مواخذہ کرے کہ کیون تو نے ایسا فعل کیا وجہ دوسری یہ کہ اگر یہ مذہب اہلسنت کا درست ہو تو بھیجنا پیغمبر کا اور مقرر کرنا شرع کا سب بیکار اور لغو ہوتا ہے جب خود ہر فعل کو خدا کرتا ہے تو اون امور پر مامور کرنا کہ پیغمبر کی اطاعت کرو اور نماز اور روزہ کو بجا لاؤ اور زنا و سرقہ نہ کرو یہہ سب فضول ہے نعوذ باللہ وجہ تیسری یہ کہ بالیقین ہم اپنے افعال

مطلب (۴)

اختیاری اور غیر اختیاری مین فرق پاتے ہین ایک فعل ہمارا اختیاری ہی کہ ہم اپنے ارادہ و اختیار سے
کرتے ہین مثل اسکی کہ اپنے اختیار سے کوٹھی سے نیچے اوترین و دوسرے بے اختیاری کہ اوس مین اختیار نہین رہتا
ہی مثل اسکے کہ پاؤن پھسل جاوے اور بے اختیار کوٹھی سے گر پڑین پس اگر کوئی فعل بندونکے اختیار مین
نہوتا تو چاہیے تھا کہ اوس مین اور اِس مین کچھ فرق نہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونون مین فرق کرسکتا
ہے اور کچھ اس مین دلیل کی حاجت نہین ہی پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ سب افعال ہمارے یکسان
ہون اور سب بدون اختیار سمجھے جائین کتاب مجالس المومنین مین قاضی سید نور اللہ شوستری
لکھتے ہین کہ ایک روز بہلول علیہ الرحمہ ابوحنیفہ کے دروازے پر وارد ہوئے اور سنا کہ وہ اپنے
شاگردون سے کہرہا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزین فرمائی ہین کہ وہ میرے
پسند نہین ہین ایک یہہ کہ شیطان جہنم مین آگ سے جلایا جائیگا حالانکہ شیطان آگ سے پیدا
ہوا ہی کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوسکو آگ جلائے دوسرے یہ کہ خدا کا دیکھنا غیر ممکن ہی پس یہ
بھی کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو چیز موجود ہو اوسکو نہ دیکھے تیسرے یہہ کہ بندے اپنے فعل کے مختار
ہین حالانکہ برخلاف اسکے نصوص وارد ہین جسوقت کلام ابوحنیفہ کا تمام ہوا تو بہلول نے زمین
سے ایک ڈھیلا اوٹھا کر ابوحنیفہ کے مارا اور بھاگے اتفاقاً وہ ڈھیلا ابوحنیفہ کی پیشانی پر
لگا پس ابوحنیفہ اور اوسکے شاگرد غصہ مین بہلول کے پیچھے دوڑے اور اونکو پکڑ لیا چونکہ وہ
خلیفہ کے خویش تھے اس جہت سے کچھ نہ کرسکے ناچار اونکو خلیفہ کے پاس لائے اور شکایت کی
بہلول نے اوسکے جواب مین کہا کہ اے ابوحنیفہ مین نے تجھکو کیا ایذا دی ہی ابوحنیفہ نے کہا کہ تم نے
میری پیشانی پر ڈھیلا مارا اوسکے صدمے سے میرے سر مین درد ہوتا ہی بہلول نے کہا کہ تو مجھکو
درد کو دکھا دے ابوحنیفہ نے کہا کوئی درد کو دیکھ نہین سکتا بہلول نے کہا پس تو نے کس لیے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر اعتراض کیا تھا کہ یہہ امر ممکن نہین ہی کہ خدا موجود ہو اور
اوسکو کوئی نہ دیکھے اور پھر تو اپنے دوسرے دعوی مین بھی جھوٹا ہوا اسلیے کہ وہ تو ڈھیلا مٹی
کا تھا اور تو بھی مٹی سے بنا ہی چاہیے تھا کہ مٹی سے مٹی کو ایذا نہوتی جیسا کہ تیرا قیاس فاسد ہی

حکایت بہلول

کہ شیطان آگ سے بنا ہی آگ اوسکو کیونکر جلائیگی اور تیسرا دعوی بھی تیرا باطل ہوا جو تونے کہا تہا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ بندے فاعل مختار ہین اور حالانکہ بندے مجبور ہین پس اگر بندے مجبور ہین تو میری کیا خطا ہی تو کس لیے مجھکو خلیفہ کے پاس لایا ابوحنیفہ یہ سن کے ساکت ہو گیا اور کچھہ جواب نہ دیسکا آخر شرمندہ ہوکے چلا گیا **مطلب تیسرا** اس بیان مین کہ خداوند عالم حکیم ہی تحفۃ العارفین مین مذکور ہی کہ خداوند عالم حکیم ہی پس جو کام اوسکا ہی ساتہہ حکمت اور مصلحت کے ہی کوئی فعل عبث اور بیفایدہ نہین کرتا لیکن فخر رازی کا یہ گمان ہی کہ کفار کو تکلیف ایمان کی دینا اور انکو ہمیشہ جہنم مین جلانا اس مین کیا فائدہ و مصلحت ہی باوجود اسکے کہ حق تعالی جانتا تھا کہ اگر انکو تکلیف ایمان کی دونگا تو بھی ایمان نہ لائینگے اور اسی طرح عبدالعزیز دہلوی کا یہہ مذہب ہی کہ شیطان کو پیدا کرنا اور اوسکو بندون کے دلپر مسلط کر دینا کہ اون کو اغوا کرے اس مین کیا مصلحت ہی اور انکے ان کلمات سخیفہ کے جواب مین جناب سید العلماء حدیقۂ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جناب قدس الہی قرآن مجید مین فرماتا ہی افحسبتم انما خلقناکم عبثا آیا پس گمان باطل کرتے ہو تم کہ پیدا کیا ہمنے تمکو عبث حق یہہ ہی کہ کوئی فعل اوسکا حکمت اور مصلحت سے خالی نہین ہی اور یہہ کچھہ ضرور نہین کہ اوسکے سب فعلونکی حکمت عقل دریافت کرسکے لیکن کہین کہین بعض افعال کی مصلحت ظاہر ہی اوسکی تفصیل عقل دریافت کرسکتی ہی اگر اہل خلاف اپنے اوہام پر اعتماد کرکے مدبر حکیم و صانع علیم کی صنعت و حکمت کا انکار کرتے ہین اور اسی طرح بعض عوام بھی بسبب اپنے قصور عقل کے گمان کرتے ہین کہ یہہ سب امور عالم عبث ہین اس مین کچھہ حکمت اور مصلحت نہین ہی تو یہہ گمان باطل ہی اسلیئے کہ خداوند عالم حکیم اور دانا ہی کیونکہ فعل لغو کرتا لیکن مثال ان اشخاص کی مثل اندھون کے ہے کہ ایک مکان عالیشان مین داخل ہون اور وہان ہر ایک چیز قرینہ سے رکھی ہوا اور بسبب اپنی نابینائی کے نہ دیکھین اور بیمحل جابیجا پاؤن رکھین اور اون اشیا مین الجھین اور اون چیزون کے رکھنے کی مصلحت نہ سمجھین اور پریشان و حیران ہوکے صاحب مکان کی مذمت کرنے لگین پس

مطلب ۳۴

یہی حال بعینہٖ اون لوگونکا تصور کیا جائے کہ جو لوگ حکیم علی الاطلاق کی صنعت وحکمت کا انکار رکھتے ہین اسلیئے کہ اونکی عقل اوسکی صنعت وحکمت کو نہین پہونچتی اور خدا پر اعتراض بیجا کرنے لگتے ہین اور اشاعرہ اہل سنت انکار غرض وغایت ومصلحت مین حکمای فلاسفہ کی پیروی کرتے ہین کہ ایجاد خلائق کو عبث اور بیفایدہ جانتے ہین اور حق تعالی کی اس مین کوئی غرض صحیح نہین قرار دیتے ہین پس اونکی تکذیب مین قول خدا کافی ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یعنی نہین پیدا کیا ہمنے جن اور انس کو مگر واسطے عبادت کے اور پھر فرماتا ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا لَاعِبِیْنَ یعنی نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمینون کو اور جو کچھ اونکے درمیان ہین ہی عبث فصل تیسری نبوت کے بیان مین اس فصل مین تین مطلب ہین مطلب پہلا بعثت انبیا کے بیان مین جناب غفرانمآب علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ عقل سلیم حکم کرتی ہی کہ خداوند عالم موجود ہی اور حکیم دانا ہی فعل قبیح سے راضی نہین ہوسکتا پس اوسکی خوشنودی ورضامندی ترک قبائح مین لابد ہوگی لیکن غیر ممکن ہی کہ بلا وساطت انبیا رضاے خدا پر ہر امر جزئی وکلی مین اطلاع ہوسکے پس خداوند عالم پیغمبرونکا بھیجنا راہنمائی خلق کے لیئے واجب ہوگا والا غرض حق سبحانہ وتعالی حاصل نہ ہوگی یا یہ کہ جناب باری اپنے بندون کے فعل قبیح اور کردار بد پر راضی ہوجاوے اور یہ بات نظر بحکمت حکیم مطلق قبیح ہی پس جس شخص کے پاس ملائکہ آتے ہون اور وحی لاتے ہون وہ خود نبی ہوگا والا نبی کی تلاش کریگا اور ہشام ابن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت سے ایک زندیق نے سوال کیا تھا کہ آپنے نبوت انبیا کہان سے ثابت کی حضرت نے فرمایا جسوقت کہ ہمنے ثابت کیا کہ ہمارا ایک خالق ہی صاحب صنعت وحکمت اور وہ البتہ صاحب حکمت اور صانع ہی کہ روا نہین کہ اوسکی خلق اوسکو مشاہدہ کرے اور اوس سے معاشرت وکلام کرسکے تا ایک دوسرے پر اپنی حجت تمام کرے تو لامحالہ کوئی واسطہ ہونا چاہیے کہ اوسکے قول کو بیان کرے اور اوسکی پیام کو اوسکے بندون تک پہنچا دی اور

فصل ۳ مطلب ۱

اونکی رہنمائی کرے جس مین کہ اونکے لیے منفعت اور مصلحت ہو والا موجب اونکی ہلاکت کا ہوگا پس
عقلاً ثابت ہوا کہ حکیم دانا کی طرف سے رسول کا آنا ضرور ہے کہ بندونکو امر و نہی خدا سے آگاہ اور مطلع کرے
اور جناب سید العلماء سلطان العلماء باشرا حدیقہ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ شیعون کے اعتقادات مین سے
ایک یہہ بھی ہے کہ ابتدائے خلقت آدم سے روے زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوتی خواہ وہ
حجت خدا ظاہر و مشہور ہو خواہ پوشیدہ و مستور ہو یعنی ہر وقت حجت خدا خلق پر تمام ہوتی ہے
لیکن بعضے مدعیان عقل اس مین شبہہ کرتے ہین کہ حجت خدا بعضے سرزمین مین تمام نہین ہوئی یعنی
پیغمبر نہین پہونچے خصوصاً اس جزیرہ مین کہ نام اوسکا نئی دنیا رکھا ہے کہ وہ زیر حکومت نصاریٰ کی
ہے کہ وہان حجت خدا کہان ہے پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ اونکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہے اس لئے کہ
اس حدیث سے یہہ ثابت ہوا کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہوگی لیکن ہر زمین پر حجت خدا کا ہونا ضرور
نہین ہے بلکہ اگر ایک مقام مین بھی ہو تو مصداق حدیث حاصل ہو جائیگا پس ہر مکلف پر لازم ہے
کہ خود اوسکی جستجو کرکے اسکی خدمت مین حاضر ہو اور اگر فرض کیا جاے ہمارے پیغمبر حضرت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے قبل وہ زمین آباد تھی تو ہو سکتا ہے کہ اونھون نے کسی
پیغمبر کی تلاش کی ہوگی اسلیے کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوتی اور اگر اونھون نے پیغمبرون
کی جستجو نہین کی تو اس مین اونکی تقصیر لازم آئیگی لیکن جو شخص کہ غافل محض ہے وہ معذور ہوگا

مطلب دوسرا صفات انبیا کے بیان مین اور تھوڑے سے نام اون نبیون کے کہ اقرار جنکی نبوت
اور حقیقت کا واجب ہے اور جو شخص ایک کا بھی اون مین سے انکار کرے تو وہ کافر ہے اس بحث کو
حق الیقین کے چوتھی باب سے نقل کیا جاتا ہے بحث اول امیہ کا اعتقاد یہہ ہے کہ بعثت یعنی بھیجنا
پیغمبرون کا خدا پر واجب ہے عقلاً اسواسطے کہ لطف خدا پر واجب ہے اور موافق اجماع فرقہ شیعہ کے
بنا بر آیات و احادیث متواترہ سب انبیا اول عمر سے آخر تک گناہان صغیرہ و کبیرہ سے عمداً اور
سہواً مبرا و معصوم ہین اور اسباب مین دلیلین عقلی اور نقلی قائم ہین اور انبیا پر تبلیغ رسالت مین
اور وحی مین بلکہ جملہ امور عادیہ اور عبادات مین سہو و نسیان جائز نہین ہے اور اگر سہو و نسیان

انبیا کی نسبت تجویز کیا جائے تو اونکے اقوال قابل اعتماد نہین ہوسکتے اور جاننا چاہیئے کہ جن آیتون
اور حدیثون سے انبیا کی معصیت کا توہم ہوتا ہے وہ مأول ہین اسبابت پر کہ اون سے مکروہ اور ترک اولےٰ
ہوا اور اونکے مرتبۂ عظیم کے موافق ترک اولی بھی امر عظیم ہے اس سبب سے اوسکی تعبیر بلفظ معصیت سے
کیجاتی ہے اور جو کچھ تفسیرون اور تاریخون مین قصص انبیا مذکور ہین کہ وہ مشتمل ہین اونکی خطاؤن پر اکثر
یہ سب قصے کتب اہلسنت سے منقول ہین کہ اونھون نے یہودیون کی کتابون سے اخذ کیے ہین اسواسطےکہ
خطائین اپنے خلفا کی جو رکے پوشیدہ کرین اور ایک جماعت شیعہ نے بھی بسبب نافہمی اونکو اپنی کتابون
مین لکھا ہے اور حدیثین انکی رد مین طرق اہلبیت علیہم السلام سے بہت ہین کہ کتب عربی اور فارسی
مین منقول ہین اور یہہ رسالہ انکے ذکر کی گنجائش نہین رکھتا ہے اون قصون پر اعتقاد اور اعتماد
نہ کرنا چاہیئے بحث دوسری حقیقت پیغمبرون کی معجزے سے معلوم ہوتی ہے اسواسطےکہ جو دعوی کسی مرتبہ
بلند کا کرے فقط اوسکے دعوی سے باور نہ کرنا چاہیے مگر جب مطابق دعوی نبوت کے معجزہ ظاہر
کیا تو معلوم ہوا کہ نبی برحق ہے اور اطاعت اوسکی لازم ہوئی اسواسطےکہ اگر برحق نہ ہوتا تو خدا پر لازم
تھا کہ اوسکا ابطال کرے اور معجزہ ظاہر ہونے نہ دے بحث تیسری چاہیے کہ پیغمبر اپنی تمام امت سے
افضل ہو اور سب سے علم مین زیادہ ہو اسواسطےکہ تفضیل مفضول عقلاً ناجائز ہے اور چاہیے
پیغمبر عالم ہو سب علوم کا کہ اوسکی امت اون علمون کی محتاج ہو اور چاہیے کہ صفات کمال سے موصوف
ہو مانند کمال عقل و زیرکی و فطانت و قوت رای اور عفت و شجاعت و کرم و نرمی و مدارا اور
ترک دنیا اور رعایت صلحا و علما اور اہل دین ملحوظ رکھے اور پاک ہو کینہ اور بخل و حرص و حسد اور
محبت دنیا اور حب مال و جاہ اور بد خلقی اور نامردی سے اور اون مرضون سے مبرا ہو کہ جو موجب
نفرت خلق ہون مانند کوڑھ اور جذام اور اندھا ہونے اور گونگا ہونے اور بہرہ ہونے کے
اور نسب مین بھی عیب نہ ہو کہ ولد الزنا نہ ہو اور آبا و اجداد اوسکے دنی نہ ہون بلکہ صفت دنی
اوس سے صادر نہ ہو مانند ایسے کہ کوئی چیز کھانا بازار مین اور راہ چلنے مین اور مثل انکے اور اون
امور کو بھی علما ذکر کرتے ہین کہ اجداد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ مسلمان

ہوئے ہین لیکن باپ اور پیغمبرون کے اگرچہ کلام سے علما کے ظاہر ہوتا ہے کہ چاہیے مسلمان ہون
لیکن ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کے نزدیک ثابت نہین ہے وہ فرماتے ہین کہ دلیل عقلی اور نقلی اسپر قائم
نہین ہوتی اور بعضی حدیثین کا احوال حضرت خضرؑ وغیرہ مین وارد ہوئی ہین اسکے مخالفت پر دلالت
کرتی ہین اور توقف اسبات مین اولی ہے بحث چوتھی علماء امامیہ نے اتفاق کیا ہے اسبات پر کہ
انبیا اور ائمہ علیہم السلام افضل ہین سب فرشتون سے اور اس مضمون کی حدیثین بہت ہین اور دلیلین
عقلی بھی اسباب مین بہت ہین اور سنیون مین اس مسئلہ مین اختلاف ہے اور شمار انبیا کا ثابت نہین ہے
مشہور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہین چاہیے مجملاً اعتقاد کرنا کہ سب نبی اور وصی انکے حق ہین اور
جن نبیون کے نام قرآن مجید مین وارد ہوئے ہین نبوت انکی ضروری دین اسلام ہے مانند حضرت
آدمؑ اور شیثؑ اور ادریسؑ اور نوحؑ اور ہودؑ اور صالحؑ اور شعیبؑ اور ابراہیمؑ اور لوطؑ اور موسیٰؑ
اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور یوسفؑ اور داودؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ و یونسؑ و الیاسؑ
اور عیسیٰ علیہم السلام کے اقرار انکی نبوت اور حقیت کا واجب ہے اور جو کوئی ایک کا بھی ان مین سے
انکار کرے وہ کافر ہے اور تفاوت انکے فضائل اور مرتبون مین بہت ہے اور افضل سب سے پانچ پیغمبر
ہین نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو اولوالعزم کہتے ہین
اور شریعت انکی منسوخ کرنیوالی پہلی شریعت کی ہے اور افضل سب سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعد انکے حضرت ابراہیم سب نبیون سے افضل ہین مطلب تیسرا جناب محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب شریف و نبوت و معجزات وغیرہ کی بیان مین مجلسی علیہ الرحمہ
کتاب جلاء العیون مین لکھتے ہین کہ نسب شریف و سلسلۂ آبا آنحضرت آدم علیہ السلام تک اس تفصیل
سے ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن لوی
بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن
معد بن عدنان بن اد بن ادد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن النبت بن قیدار بن اسماعیل
بن ابراہیم بن تارخ بن ناخور بن شروع بن ارغو بن قالع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن

مطلب

نوح بن الملک بن متوشلح بن اخنوخ بن الیارذ بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہم
السلام اور اسم شریف اور گرامی رسول خدا آمنہ بنت وہب ہی اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہی کہ حضرت کی دس نام ہین پانچ نام قرآن مین ہین اور پانچ غیر قرآن مین جو پانچ نام کہ قرآن
مین ہین وہ یہہ ہین محمد و احمد و عبد اللہ و یٰس و نون اور جو نام قرآن مین نہین ہین وہ یہہ ہین فاتح
و خاتم و کافی و مقفی و حاشر اور علی بن ابراہیم علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ حق تعالےٰ نے
جناب رسالت ماب کا نام مزمل رکھا تھا اس واسطے کہ جس وقت حضرت پر وحی نازل ہوتی تھی حضرت
اپنے تئین ایک جامہ مین پیچیدہ کرتے تھے اور خطاب مدثر فرمایا ہی اس واسطے کہ رجعت حضرت
کے قبل از قیامت ہوگی یعنی کفن پیچیدہ اوٹھینگے اور دوبارہ عذاب الٰہی سے ڈرائینگے کتاب حق
الیقین مین لکھا ہی کہ دلیل حضرت کے پیغمبر ہونے کی یہہ ہی کہ حضرت نے دعوی نبوت کیا اور بہت
سے معجزات ظاہرہ مطابق و موافق اپنے دعوے کے ظاہر فرمائے اور یہہ دونون امر متواتر
ہین لیکن دعوی پیغمبری کا پس کل مذاہب قائل ہین کہ حضرت نے دعوی پیغمبری کیا اور معجزے
حضرت کے حد شمار سے زیادہ ہین بلکہ سب اقوال اور افعال اور اخلاق حضرت کے معجزے
تھے اور متواتر ترین معجزات مین سے قرآن مجید ہی کہ تا روز قیامت باقی رہیگا اور جس زمانے مین
جو پیغمبر مبعوث ہوتا تھا غالب معجزہ اوسکا جنس سے اوس فن کے ہوتا تھا کہ اوس زمانے مین شایع
تر ہو اور لوگ اوس زمانے کے اوس فن کے ماہر ہون اس لیے کہ حجت اون لوگون پر تمام ہو جائے
جیسا کہ زمانہ حضرت موسیٰ مین مدار سحر پر تھا خدا نے اونکو عصا اور ید بیضا کرامت فرمایا باوجود اسکی
کہ وہ لوگ ساحر تھے پا این ہمہ معترف بعجز ہوے اور جس زمانے مین حضرت عیسیٰ مبعوث ہوے
تو امراض مزمنہ کی کثرت تھی اور اطبا حاذق مانند جالینوس وغیرہ کے موجود تھے پس حق تعالےٰ
نے حضرت عیسیٰ کو معجزہ زندہ کرنے کا اور جذامے اور کوڑھی کو شفا دینے کا اور اندھے
کو بینائی دینے کا عطا فرمایا کہ جو شبیہ اون طبیبون کے کام سے تھا لیکن نوع فعل البشر سے نہ تھا
اور جس زمانے مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے تو عرب مین فن فصاحت

و بلاغت پر بدرجہ فضل و کمال تھا شعر اشعار و عبارات فصیحہ و بلیغہ لاتے تھے اور کعبہ مین لٹکاتے تھے اور اوسپر فخر کرتے تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن مجید پیش کیا اور فرمایا کہ اگر میری پیغمبری مین شک رکھتے ہو تو مثل اس قرآن کے لاؤ اور جب نہ ہوسکا پھر فرمایا کہ ایک سورہ مثل اس قرآن کے لاؤ فصحاء عرب متوجہ ہوئے اور اتفاق کیا لیکن ایک چھوٹے سورہ کے مانند بھی نہ لاسکے باوجودیکہ حضرت کو جھٹلاتے تھے اور قتل و اسیر کرنے کا قصد رکھتے تھے مگر جب معارضہ قرآن چاہتے تھے نہ ہوسکتا تھا اگر قادر ہوتے تو البتہ لاتے کہ فصحا و شعراء عرب مین بکثرت تھے اور علما و دانایان اہل کتاب موجود تھے اور بعد اوسکے آجتک دشمن حضرت کے دوستون سے زیادہ تر ہین مگر جواب قرآن نہ لاسکے اور کبھی نہ لاسکینگے پس معلوم ہوا کہ قرآن از قسم فعل بشر نہین ہے اور یہ فعل خالق عالم کا ہے اگر حضرت پیغمبر نہ ہوتے تو خدا ایسا امر اونکی زبان پر جاری نہ کرتا اور صفات قرآن مجید کے بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکھے اور معجزے بھی اون حضرت کے بہت ہین چنانچہ حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی رہ نے لکھا ہے کہ خدا نے جس پیغمبر کو جو معجزہ عطا کیا مثل اوسکے اور زیادہ اوس سے حضرت کو معجزات کرامت فرمائے اور حضرت کے معجزون کا شمار نہین ہوسکتا ہزار معجزہ سے زیادہ اور کتابون مین مین نے لکھے ہین اور معجزے حضرت کے چند قسم پر ہین پہلی حضرت کے بدن شریف کے معجزات ہین ایک یہ کہ ہمیشہ حضرت کی جبین نورانی سے نور چمکتا تھا اور مانند چاند کے شعاع جبین پر دیوار پر پڑتی تھی اور جس وقت دست مبارک کو بلند کرتے تھے انگشتان مبارک مانند شمع کے روشنی دیتے تھے دوسرے بوی خوش حضرت مین تھی جس راہ سے گذر فرماتے تھے لوگ پہچان لیتے تھے کہ حضرت تشریف لائے ہین اور پسینہ حضرت کا جمع کرتے تھے کہ وہ بہترین عطر تھا اور اور عطرون مین ملاتے تھے چنانچہ ایک ڈول پانی کا حضرت کی خدمت مین لائے حضرت نے ایک چلو پانی منہ مین لیکے کلی کی اور ڈول مین ڈالے وہ پانی مشک سے خوشبوتر ہوگیا تیسرے جب دھوپ مین کھڑے ہوتے تھے یا چلتے تھے تو حضرت کا سایہ معلوم نہ ہوتا تھا چوتھے جسکے ساتھ حضرت راہ چلتے تھے ہر چند وہ بلند ہوتا تھا حضرت سوا فق ایک سرو گردن کے اوس سے اونچے

ہوتے تھے پانچوین ہمیشہ دھوپ مین ابر حضرت پر سایہ کیے رہتا تھا اور ساتھ چلتا تھا چھٹے کوئی
جانور حضرت کے سر پر سے اوڑ کے نہ جاتا تھا اور کوئی جانور مثل مکھی اور مچھر وغیرہ کے حضرت پر نہ بیٹھتا
تھا ساتوین جسطرح حضرت سامنے سے دیکھتے تھے اوسی طرح سے جانب پشت سے ملاحظہ فرماتے تھے آٹھوین
خواب اور بیداری حضرت کی یکسان تھی اور نیند حضرت کی تو آنکھو ادراک سے بیکار نہ کرتی تھی اور
باتین ملائکہ کی سنتے تھے اور ملائکہ کو دیکھتے تھے اور جو کچھ دلون مین گذرتا تھا اوسے جانتے تھے نوین یہ کہ
بدبو حضرت کے مشام مبارک مین نہ پہنچتی تھی دسوین یہ کہ آب دہن جس کنوئین مین ڈالتے تھے اوس
مین برکت ہوتی تھی اور وہ پر آب ہو جاتا تھا اور جس صاحب درد پر ملتے تھے شفا پاتا تھا اور
دست مبارک جس طعام مین پہنچتا تھا اوس مین برکت ہوتی تھی اور طعام قلیل بہت سے لوگون کو سیر
کر دیتا تھا چنانچہ ایک بزغالہ اور ایک صاع جو مین جابر نے سات سو آدمیونکو سیر کیا گیارھوین
یہ کہ سب زبانین سمجھتے تھے اور سب زبانون مین باتین کرتے تھے بارھوین حضرت کی ریش مبارک مین
سترہ سفید بال تھے کہ مانند آفتاب کے چمکتے تھے تیرھوین یہ کہ مہر نبوت پشت مبارک پر نقش تھی
اور نور اوسکا نور آفتاب سے زیادہ تھا چودھوین یہ کہ انگشتان مبارک سے اسقدر پانی جاری
ہوا کہ ایک جماعت کثیر سیراب ہو گئے پندرھوین یہ کہ اونگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے
کیے سولھوین سنگریزے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح خدا کرتے تھے اور لوگ سنتے تھے سترھوین یہ کہ
جس چوپایہ پر حضرت سوار ہوتے تھے راہوار ہو جاتا تھا اور پیر نہ ہوتا تھا اٹھارھوین یہ کہ
ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ اور آلایش خون وغیرہ سے پاک پیدا ہوئے تھے اور وقت
ولادت پانون کی جانب سے پیدا ہوئے تھے اور جب زمین پر تشریف لائے تو ایک بوے مشک سے
بہتر پیدا ہوئی اور اوس نے تمام جہان کو معطر کیا پھر حضرت نے منہ کعبہ کی طرف کر کے
سجدہ کیا اور جب سر سجدہ سے اوٹھایا تو ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور وحدانیت خدا اور اپنی
رسالت کا اقرار فرمایا پھر حضرت سے ایک نور ساطع ہوا کہ اوسنے مشرق و مغرب عالم کو
روشن کیا انیسوین یہ کہ حضرت مدۃ العمر مین کبھی محتلم نہین ہوئے بیسوین یہ کہ جو فضلہ

حضرت سے جدا ہوتا تھا اُس سے بوی مشک آتی تھی اور کوئی اوسکو نہ دیکھتا تھا بلکہ زمین اموز[21] تھی کہ اوسکو نگل جاتی اکیسوین یہہ کہ قوت مین کوئی فرد بشر حضرت کی برابری نہ کرسکتا تھا بائیسوین[22] یہ کہ جمیع مخلوقات حضرت کی حرمت کی رعایت کرتی تھی اور جس پتھر اور درخت کی طرف سے گذرتے تھے وہ حضرت کی تعظیم کے لئے جھکتا تھا اور سلام کرتا تھا اور لڑکپن مین سانپ گہوارہ حضرت کا ہلاتا تھا تیئسوین[23] یہ کہ اگر زمین نرم پر چلتے تھے تو نشان قدم محسوس نہ ہوتا تھا اور جب زمین سخت پر راہ چلتے تھے تو اثر حضرت کے پاؤن کا پہنچتا تھا چوبیسوین[24] یہ کہ خدا نے حضرت کی طرف سے ایک ہیبت دلون مین ڈالدی تھی کہ باوجود ایسی تواضع اور شکستگی اور شفقت و مرحمت کے کوئی فرد بشر روی مبارک پر اچھی طرح نظر نہ کرسکتا تھا اور جو کافر اور منافق حضرت کو دیکھتا تھا دہشت سے خود بخود کانپنے لگتا تھا اور دو مہینون کی راہ سے کافرون کے دلون مین حضرت کا رعب اثر کرتا تھا قسم دوسری معجزات وقت ولادت باسعادۃ شیعہ اور سنی طریق متعددہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت کی شب ولادت کثیر السعادۃ شیاطین آسمان پر جانے سے ممنوع ہوئے اور شہاب آسمان سے ظاہر ہوئے یہانتک کہ لوگ ڈرے کہ قیامت برپا ہوگئی اور علم کاہنو نکا جاتا رہا اور سحر ساحرون کا ضعیف ہوگیا اور جو بت عالم مین تھا منہ کے بھل گر پڑا اور طاق کسری کہ بادشاہ عجم نے نہایت استحکام سے بنایا تھا کہ ابتک باقی ہے لرزہ مین آیا اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے اور درمیان سے شگافتہ ہوگیا اور زمین تک دو حصہ ہوگیا اور ابتک شکستگی اوسکی اوسی قدر موجود ہے اور ایک قصر کہ دجلہ پر بنایا تھا گر پڑا اور پانی اوس مین جاری ہوا اور دریاچہ ساوہ کہ اوسکی پرستش کرتے تھے خشک ہوگیا اور ابتک کاشان مین اوسی مقام پر ایک نمک سار موجود ہے اور آتشکدۂ فارس کہ ہزار برس سے اوسکی پرستش کرتے خاموش ہوگیا اور وادی ساوہ کہ برسون سے خشک تھا پانی اوس مین جاری ہوا اور ایک نور اوس شب حجاز کی طرف سے چمکا اور تمام عالم مین پھیلا اور تخت ہر بادشاہ کا اولٹ گیا اور سب بادشاہ اُس روز گونگے ہوگئے تھے اور بات نہ کرسکتے تھے اور ملائکہ مقرب اور ارواح پیغمبران و اصفیا وقت ولادت وافر السعادۃ حاضر ہوئی

اور رضوان خازن بہشت ہمراہ حورونکے نازل ہوی اور لوٹے اور طشت سونے اور چاندی اور زمرد
کے بہشت سی حاضر کئے گئے اور حضرت آمنہ کے تئین شربت بہشت آیا کہ وہ اونھون نے نوش فرمایا اور حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعد ولادت آبہای بہشت سی غسل دیا اور عطرہای فردوس سی معطر کیا
اور حضرت کی پشت پہ مہر نبوت کو نقش کیا اور جو حریر سفید کہ ملائکہ بہشت سی لائے تھے اوس مین حضرت کو
لپیٹا اور حضرت کو جمیع روحانیون کو دکھایا اور سب ملائکہ آسمان خدمت مین حضرت کی حاضر ہوئے
اور حضرت پر سلام کیا اور وقت ولادت باسعادت چار رکن کعبۂ معظمہ کے زمین سی جدا ہوئے
اور حجرۂ مقدسہ کی طرف سجدہ کے لیے جھکے اور اکثر عجیب وغریب امور اور معجزے وقت ولادت کے
تا نشو ونما ظاہر ہوئے چنانچہ چند معجزے کتاب حیات القلوب مین لکھے ہین قسم تیسری وہ معجزے
اون حضرت کے کہ جو آسمان سی متعلق ہین اور وہ بکثرت ہین پہلے شق القمر دوسرے رجعت آفتاب
بنماز علی بن ابی طالب کے لیئے تیسرے ستارون کا ٹوٹنا اور کثرت شہاب وقت ولادت جیسا کہ
مذکور ہوا چوتھے نازل ہونا مائدہ کا آسمان سی اہلبیت علیہم السلام کے لیئے پانچوین بجلی گرنا اور حضرت
کے بعض دشمنون پر نزول عذاب ہونا قسم چوتھی وہ معجزات جو حضرت سی زمین وسنگ ودرخت
کی نسبت ظاہر ہوئے مانند ایسکے کہ نالہ کرنا چوب خرما کا حضرت کی مفارقت سی کہ حضرت نے اوسکو
اپنی پشت مبارک کا تکیہ بنایا تھا اور طلب کرنا حضرت کا درخت کو اور قبول کرنا اور آنا اوسکا حضرت
کی طرف اور حضرت کے اشارے سی جو اوسکا منھ کے بل گر پڑنا اور ایک ساعت مین ہرا ہو جانا
اور پھل لگجانا درخت خشک مین اور حضرت کو درخت اور پتھر کا سلام کرنا اور خرمے کے درختون
کا سلمان فارسی کے لیئے بونا اور اوسی ساعت اون کا بلند ہونا اور میوہ دینا اور زمین مین
اسپ سراقہ کے پاؤن گڑجانا اور اس قسم کے معجزے زیادہ حد وشمار سی ہین قسم پانچوین
وہ معجزے کہ جو حضرت سی نسبت حیوانات ظاہر ہوئے مانند باتین کرنے آہو اور شتر اور گرگ
اور سوسمار اور بزغالہ بریان کے اور حضرت کے ناقہ کا شب عقبہ مین بولنا اور سفینہ غلام
حضرت کو شیر کا راہ بتلانا اور گواہی دینا حیوانون کا حضرت کی رسالت پر اور اس طرح کے

بھی معجزات بہت ہین کہ شمار نہین رکھتی قسم چھٹی مستجاب ہونا دعای حضرت کا اور زندہ ہونا مردونکا اور بینا ہونا
اندھون کا اور شفا پانا بیمارونکا اور اسطرح کے بھی معجزات بہت ہین کہ شمار نہین رکھتی قسم ساتوین غالب
ہونا حضرت کا دشمنونپر اور اونکے شر سی محفوظ رہنا اور نازل ہونا ملائکہ آسمان کا حضرت کی نصرت کو انکی جیسا کہ جنگ بدر
اور اُحُد وغیرہ مین ہوا اور اثار اوسکی لوگونپر ظاہر ہوئی قسم آٹھوین غالب ہونا حضرت کا شیاطین اور جنونپر اور
ایمان لانا جنونکا حضرت کی رسالت پر جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی قسم نوین خبر دینا امور
پوشیدہ اور امور آیندہ کا مانند خبر دینے دولت بنی امیہ کے مثل سکے کہ بنی اُمیہ ہزار مہینے بادشاہی کرینگے اور
مثل خبر دینے دولت بنی عباس کے اور مظلوم ہونا اہلبیت رسالت کا اور شہید ہونا امیر المومنین اور
حسین علیہم السلام کا اور کیفیت ہر ایک کی شہادتکی اور تمام ہونا ملک بادشاہ عجم کا اور باقی رہنا دولت
نصاریٰ کا اور خبر دینا شہادت امام رضا علیہ السلام کی اور دفن ہونا آن حضرت کا خراسان مین اور خبر دینا
شہادت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور عمار کی اور راودون کی اور کیفیت اون کی اور لڑنا
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا اور عائشہ اور طلحہ اور زبیر اور معاویہ اور خوارج سے اور خبر دینا
ابوذر کے مظلوم ہونے کی اور نکالنا اونکو مدینہ سے بلکہ جو کچھ اکثر اہلبیتؑ اور صحابہ پر واقع
ہوا حضرت نے اوسی اخبار فرمایا اور خبر دینا وفات نجاشی بادشاہ حبش کا اوسکے انتقال کے
وقت اور خبر دینا شہادت جعفر طیّار اور زید اور عبد اللہ بن رواحہ کی تبوک مین جسوقت یہ حضرات
شہید ہوئے اور خبر دینا شہادت حبیب ابن عدی کی مکّہ مین اور خبر دینا اوس مال کی کہ عباس
نے مکہ مین پوشیدہ کیا تھا اور خبر دینا حضرت کا آن حالات سی جو کچھ کہ منافق اپنے گھرون
مین کہتے تھے اور جو کچھ کہ صحابہ اپنے گھرون مین کرتے تھی اور اکثر اشخاص جو حضرت کے پاس آتے
تھے حضرت اونسے پہلے حاجت اونکی بیان فرما دیتے تھی اور ایسا فعل حضرت سے کم ظہور مین
آتا تھا کہ معجزے سے خالی ہوا اور جو کہ تفصیل ان معجزون کی چاہیے کتاب حیات القلوب کی
جلد دوم کی طرف رجوع کرے

فصل چوتھی

امامت کے بیان مین اس فصل مین چھ مطلب ہین
مطلب پہلا بیان مین اس امر کے کہ امام خدا کی طرف سی معین ہوتا ہی خلق کے اختیار مین

فرقہ امامیہ کا اتفاق اوپر تعیین امام

نہین ہی کتاب حق الیقین کے مطالب کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ اُمت نے اختلاف کیا ہی اس بات
پہ کہ امام کا تعیین واجب ہی یا نہین اور اگر واجب ہی تو آیا خدا پر اوسکا معین کرنا واجب ہی یا اُمت
پر جس امر پہ فرقہ ناجیہ امامیہ نے اتفاق کیا ہی وہ یہہ ہی کہ پروردگار عالم پہ عقلاً و سمعاً امام کا معین
کرنا واجب ہی بالجملہ چند عقلی دلیلین نقل کیجاتی ہین پہلی یہ کہ جو دلیل پیغمبرون کے بھیجنے کے وجوب
پہ دلالت کرتی ہی وہی دلیل وجوب نصب امام پر دلالت کرتی ہی دوسری یہ کہ معین کرنا امام
کا لطف ہی اور لطف خدا پہ عقلاً واجب ہی اور اصلح خدا کے لئے عمل مین لانا امر واجب کا ہی اور
اس بات مین کسی طرح شک نہین ہو سکتا کہ بندون کے لئے جملہ احوال اور سب زمانون مین
رئیس یا ایسے کسی حاکم کا ہونا کہ اُنکے امور دین و دنیا کا مختار ہو عقلاً اصلح معلوم ہوتا ہی اور
ایسا رئیس ہمارا یا پیغمبر ہے یا امام اور جس زمانہ مین کہ پیغمبر نہو چاہیے کہ امام ہو تیسری یہ کہ
جب بعثت حضرت رسول کی مخصوص حضرت کے زمانے کے لیئے نہ تھی بلکہ حضرت سب خلائق پہ
تا قیام قیامت مبعوث ہوئے تھے اور ان بندگان الٰہی کے لیئے ایک کتاب لائے تھے اور ایک
شریعت جانب خدا سے مقرر ہوئی تھی اور آداب و سنتین ہر ایک امر مین مقرر ہوئی تحقیق
چنانچہ مدت قلیل مین ایک جماعت ایمان ظاہری لائے کہ اکثر اُن مین سی باطن مین منافق تھے
پس کوئی عاقل یہ امر تجویز نہین کر سکتا کہ خدا اور رسول ایسے امر عظیم کو نا تمام چھوڑین اور کوئی
حفاظت کرنیوالا اس شریعت کا کہ جو مفسر اور واضح کنندہ معانی قرآن مجید اور سنت رسول کا
ہو اور کذب و سہو اور تغیر و تبدل احکام سی بری و معصوم ہو مقرر نہ کرین اور قرآن مجید مین مجمل
اور غامض ان لوگون مین چھوڑ دیا جائے حالانکہ اتبک وہ قرآن جمع اور ترتیب نہین پایا
اور جو کچھ قرآن مین مذکور ہے اوس مین نہایت اجمال ہی پس کیونکر ممکن ہو سکتا ہی کہ اس اجمال
کو ہر شخص ایک نہج پہ سمجھے اور کوئی مفسر اوسکے لیئے معین نہ ہو علاوہ اسکے ہزار مین سے
ایک بھی احکام ضروریہ اوسکے ظاہر سے پیدا نہین ہوتے اور سنت و احادیث مین نہایت
اختلاف و ارتفہ ہی اور چند تو مسلم کہ طرح طرح کی غرضہا سے فاسدہ رکھتے ہون صاحب

اختیار کیئے جائین کہ جس اہل باطل کو چاہین اپنے واسطے معین کرلین اور وہ مرد جاہل جب کوئی
امر مشکل درپیش ہو تو صحابہ کو جمع کرے اور آپ مانند خر در گل مجبور ہو جاے اور ہر ایک سے
پوچھے اور اُن مین سے ایک شخص کی عقل کو اپنی عقل باطل کے نزدیک ترجیح دیدے جو کوئی
تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہوگا ایسے امر قبیح کو خدا و رسول پر روا نہ رکھیگا خصوصًا اوس صورت
مین کہ معلوم ہو کہ خدا اپنے بندون کی نسبت اس لطف و رحمت سے پیش آتا ہی پیغمبر عطوف و رحیم
با این ہمہ شفقت و مہربانی اپنی اُمت کے حق مین کیونکر گوارا فرمائیگا کہ اوسکی اُمت ایسی حیرت و ضلالت
مین گرفتار رہے اور ایسا پیغمبر اپنے بدن شریف اور نفس لطیف پر ہدایت اُمت کے لیئے
ہر طرح کی اذیت گوارا کرے کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایکایک اپنے ہاتھ اوٹھالے ایک رئیس یا ایک
دہقانی اگر کسی دیہہ مین بیمار ہوتا ہے تو از راہ شفقت رعیت اور کھیتون پر کسی شخص لائق
کو معین کرتا ہے اور رعایا کے حق مین وصیت کرتا ہی اور ایک ضابطہ اپنے متروکات کے لیئے
قرار دیتا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان دنیا سے جاے اور اپنے دین و ملت اور کتاب
و سنت اور رعیت و امت کے لیئے کوئی وصی و جانشین معین نہ کرے اگر اسباب مین عقل
حکم صحیح نہ کریگی تو کسی امر بدیہی مین بھی حکم صحیح نہ کریگی چوتھی یہ کہ سنی بھی اقرار کرتے ہین کہ عادت
مقررہ خدا کی سب پیغمبرون کی نسبت آدم سے تا خاتم الانبیا یہ تھی کہ جبتک خلیفہ پیغمبر معین
نہ کرلیتا تھا اوسوقت تک وہ پیغمبر دنیا سے رحلت نہ فرماتا تھا اور حضرت رسول کا بھی سب لڑائیون
مین یہی دستور تھا کہ جب حضرت مدینۂ مشرفہ سے باہر تشریف لیجاتے تھے تو کوئی رئیس اور خلیفہ
اپنا معین کر جاتے تھے اور سب شہرون مین اور قریہ ہاے اسلام مین ایک حاکم معین کرتے
تھے اور امر امت کے امت پر نچھوڑتے تھے پس کیونکر اس مفارقت کبری و سفر آخروی
مین اس امت کو معطل چھوڑتے پانچوین یہ کہ رتبۂ امام کا جس طرح سے کہ معلوم و مذکور ہوا مثل
منصب نبوت ہی اگر امام کو لوگ امام بنالین تو ہو سکتا ہے کہ نبی کو بھی بنالین اور یہ امر
باتفاق باطل ہی اور بندون کے مصالح عام کے لیئے عامۂ امت کی ناقص عقلین حکم

اصلاح کب کر سکتی ہین چنانچہ اکثر عقلائے صاحب تدبیر جب کسی بند و لبست کے لئے کسی قریہ مین
کوئی حاکم معین کرتے ہین اور بعد اوسکے رائی مین خطا ظاہر ہوتی ہی تو اوس حاکم کو بدل ڈالتے
ہین پس ریاست دین و دنیا تمام خلق کے لیئے کیونکر عقلین آدمیونکی دفا کرینگے کہ کسیکو حاکم
بنائین حالانکہ امامت مین عصمت شرط ہی اور کوئی سوائے خدا کے عصمت پر مطلع نہین ہو سکتا
اور ادلہ عقلیہ اس امر خاص مین بہت ہین بلحاظ اختصار تحریر نہین کئے گئے اور آیات قرآن
سی بھی ثابت ہوتا ہی کہ امام خدا کی طرف سی معیّن ہوتا ہی چنانچہ اسباب مین اکثر آیات حیاۃ
القلوب کی تیسری جلد مین موجود ہین مطلب دوسرا شرائط امامت کے بیان مین حق الیقین
مین مذکور ہی کہ موافق اقوال متکلمین و بنابر شہرت امامت مین تین شرطین ہین پہلی یہہ کہ
چاہیئے کہ امام جملہ امور مین خصوصاً علم مین کل اُمت سی افضل ہو اور یہ امر بھی آیات قرآن سے
ثابت ہی وہ آیتین بلحاظ اختصار نہین لکھین دوسری شرائط امامت سی عصمت ہی اور اجماع
علماء امامیہ اسبات پر منعقد ہوا ہی کہ امام بھی مثل پیغمبر کے ہی اول عمر سی آخر عمر تک جمیع گناہان
کبیرہ و صغیرہ سی معصوم ہی چنانچہ احادیث متواترہ اس مضمون پر وارد ہوئے ہین مولف
کہتا ہی کہ اہلسنت بسبب محبت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمان امامت مین عصمت شرط نہین جانتے اسلیئے کہ اگر
امامت مین عصمت شرط جانین تو خلافت خلفاء ثلثہ باطل ہو جائیگی تیسری امامت مین فرقہ
امامیہ کے نزدیک امام کا ہاشمی ہونا شرط ہے اور یہ امر اون نصوص سی ثابت ہی کہ ہر امام ہاشمی
نسب ہی کے لیئے نص بامامت وارد ہوئی ہے چنانچہ ان تین صفتون کو متکلمین ذکر کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ چاہیے جو صفتین پیغمبر مین مذکور ہوئی ہین امام مین بھی ثابت ہون
بلکہ اسکی نسبت مین بھی شبہہ نہو اور پدر امام کا دنی اور مان غیر عفیفہ نہ ہو اور جو عیوب
کہ موجب تنفر خلق ہین اون سے امام مبرا ہو اور سلطان المحققین نصیر الملۃ والدین اپنے
بعض رسائل مین لکھتے ہین کہ امام مین آٹھ شرطین معتبر ہین پہلی معصوم ہونا گناہان کبیرہ
و صغیرہ سے دوسری عالم ہونا تیسری شجاع ہونا چوتھی یہ کہ صفات کمال

رکھتا ہو مانند دلیری و سخاوت و مروت وغیرہ پانچوین یہ کہ پاک ہو اون عیوب سے کہ باعث
نفرت خلق ہون چھٹی یہ کہ قرب و منزلت اوسکی خدا کے نزدیک سب سے بیشتر ہو اور زہد و عبادت
و اطاعت اوسکی جب سے زیادہ تر ہو ساتوین یہ معجزات اوس سے ظاہر ہون کہ اور لوگ مثل مین
اوس معجزے کے عاجز ہون اسلئے کہ وقت ضرورت معجزہ اوسکی حقیقت کے لئے ایک دلیل ہو
آٹھوین یہ کہ امامت اوسکی عام ہو اور امامت اوسی ہی مین منحصر ہو مولف کہتا ہے کہ علاوہ
اِسکے اور صفتین اور خصائص امام کے لئے کتب معتبرہ مین بکثرت ہین بلحاظ اختصار نہین لکھے گئے
اِسی قدر جاننا کافی ہی کہ جو صفتین نبی کی بیان ہوئین وہی صفتین امام مین ہوتی ہین مطلب تیسرا
اون آیات کے بیان مین کہ جو امامت و فضیلت حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام
پر دلالت واضحہ رکھتی ہین چنانچہ یہ سب آیتین سنیون کی تفسیرون اور کتب معتبرہ سے لکھی جاتی ہین
تاکہ کسی کو مجال انکار باقی نہ رہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ آیہ وافی ہدایہ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ
رَسُولُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ یعنے
نہین ہی صاحب اختیار اور اولے تمہارے امور مین مگر خدا اور رسول اور وہ کہ ایمان لائے ہین
اور وہ برپا رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکواۃ کو حال نماز مین کہ رکوع مین ہوتے ہین
شیعون اور سنیون نے اتفاق کیا ہی اس بات پر کہ یہ آیہ شان جناب علی ابن ابی طالب علیہ
السّلام مین نازل ہوا ہی چنانچہ علمائے اہلسنت سے صاحب جامع الاصول نے اور ثعلبی نے اپنی
تفسیر مین اور سیوطی نے بہت سندون سے اور فخر رازی نے دو سند سے اور زمخشری اور بیضاوی
اور نیشاپوری اور ابن السیع اور واحدی اور واقدی اور سمعانی اور بیہقی اور صاحب مشکواۃ
اور مولفین اور مفسرین شیعون اور سنیون کی اسدی سے اور مجاہد اور حسن بصری اور اعمش
اور عتبہ بن ابی الحکم اور غالب بن عبد اللہ اور قیس بن ابی الربیع اور غالب بن ربیعی اور ابن
عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونے کی
امامت امیر المومنین علیہ السلام پر یہ ہی کہ لفظ ولی لغت مین چند معنی پر مستعمل ہی یا اور اور

دوست اور صاحب اختیار اور اولی بتصرف اور دو معنی اخیر کے معانی مین ایک دوسرے سے
قریب ہین اور دو معنی اول کے پر ظاہر ہی کہ اس آیہ مین مراد نہین ہین سو اسطیکہ یاور اور دوست
مومنون کے مخصوص خدا اور رسول اور بعض مومن کہ موصوف ساتھ اس صفت کے ہون
نہین ہین بلکہ سب مومن یاور اور دوست ایک دوسرے کے ہین جیسا کہ حق تعالے نے
فرمایا ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اور ملائکہ بھی محب
اور یاور مومنون کے ہین چنانچہ خداوند تعالے فرماتا ہی نَحْنُ اَوْلِيَآؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ بلکہ بعض کفار محب و یاور بعض مومنون کے ہوتے ہین اور اگر کوئی کہین کہ آیہ مین لفظ
جمع وارد ہوئی ہی پس یہ آیہ جناب امیر علیہ السلام کے لئے کیونکر مخصوص ہو گا جواب اوسکا یہ ہی
کہ عرب اور عجم مین لفظ جمع من باب تعظیم یا کسی غرض و فائدۂ خاص کے واسطے شخص واحد کے
لئے بھی بولتے ہین اور قرآن مین نظیر اسکے اکثر مقام پر موجود ہی دوسرا جواب یہ ہی کہ ہم جناب
امیر علیہ السلام کی خصوصیت کا دعوی نہین کرتے ہم اسواسطے کہ شیعون کی احادیث مین وارد
ہوا ہے کہ سب ائمہ اس آیت مین داخل ہین چنانچہ ہر امام قریب امامت اس فضیلت پر فائز
ہوتا ہی اور صاحب کشاف کہتا ہی کہ مراد اس آیہ سے اگرچہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین لیکن
خدا نے لفظ جمع سے فرمایا ہی کہ اور لوگ بھی حضرت کی متابعت کرین حاصل یہ کہ آیہ شان
مین جناب امیر علیہ السلام کی وارد ہوا ہے اور مراد ولایت سے اس آیہ مین امامت ہی دوسری
آیہ کریمہ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ یعنی اے
وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو ڈرو خدا سے اور رہو ساتھ صادقون اور راست گویون کے
سب چیزون مین خصوصًا دعوی ایمان مین بگفتار و کردار اور پر ظاہر ہے کہ اُنکے ساتھ نہی
سے اُنکی متابعت کردار و گفتار مین مقصود ہے نہ یہ کہ صادقین کے ساتھ رہو اسواسطے
کہ یہ امر محال اور بیفائدہ ہے اور یہ حکم تا قیامت سب مومنین کے واسطے نافذ ہی اور امام
اسی کو کہتے ہین کہ جس شخص کی متابعت واجب ہو اور خلق اوسکی متابعت کرے خلاصہ یہ کہ

اس آیہ مین حکم متابعت ہی نہ حکم مصاحبت اور صادق سی مراد یہ ہے کہ ہر قول و فعل مین صادق ہو اور جو ایسا ہو گا وہ معصوم ہے پس واجب ہوا کہ معصوم ہر زمانہ مین ہو تا کہ خلائق اُس معصوم صادق کے ساتھ رہین اور یہی مذہب شیعون کا ہی پس جاننا چاہیے کہ باتفاق شیعہ و سُنی سوائے خاتم النبیین و امیر المومنین و ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین عہد سید المرسلین سی آجتک کوئی فرد بشر معصوم نہین ہے پس منحصر ہوا کہ مراد اس آیہ مین یہی حضرات ہین اور احادیث اہلبیت علیہم السلام مین بھی یہی مضمون وارد ہوا ہی اور بعض تفاسیر اہلسنت مین بھی یہی مذکور ہے اور فخر رازی کہ سنیونکا امام ہے اسکی تفسیر مین لکھا ہی کہ اس آیہ مین خدا مومنون کو حکم کرتا ہی کہ صادقون کے ساتھ رہین پس چاہیے کہ صادق موجود ہون اسواسطے کہ رہنا ساتھ کسی چیز کے مشروط ہے اوس چیز کے موجود ہونے پر پس لازم ہی کہ ہر زمانے مین صادق ہون پس چاہیے کہ تمام اُمت باطل پر اجماع نہ کرے مولف کہتا ہی کہ فخر رازی کی اس تفسیر سی ثابت ہوا کہ ہر زمانے مین کسی حجت خدا کا ہونا لازم ہے اور یہی مذہب شیعون کا ہے چنانچہ کلمہ حق زبان پر علمائے مخالفین کے بھی جاری ہوا تیسرے حق تعالےٰ فرماتا ہے فَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ یعنی آیا پس وہ شخص کہ حجت اور برہان پر ہے اپنے پروردگار کی طرف سی اور بعد اوسکے ہی ایک شاہد اور گواہ اوسکا مثل اوس شخص کے مراد اس آیہ مین اوس شخص سی کہ جو بینہ پر ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور شاہد کی تفسیر مین اختلاف ہی اور احادیث معتبر مین وارد ہوا ہے کہ مراد شاہد سے جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین کہ حضرت کی حقیقت پر گواہ ہین چنانچہ ابن ابی الحدید اور ابن مغازلی اور سیوطی اور منشور اور طبری اور اکثر سُنی بطریق متعدد عباد بن عبد اللہ بن الحرث سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے منبر پر فرمایا کہ کوئی شخص قریش مین سے نہین ہی مگر یہ کہ ایک آیہ یا دو آیہ اوسکی مدح یا اوسکی مذمت مین نازل ہوئے ہین پس ایک شخص نے

پوچھا کہ آپ کی شان مین کونسی آیہ نازل ہوا ہی حضرت کو غیظ آیا اور فرمایا کہ تو نے سورۂ ہود مین اس آیہ کو نہین پڑھا کہ رسول خدا بینۂ اپنی خدا کی طرف سے ادا فرماتین اور مین گواہ اونکا ہون یہ آیت بسبب لفظ یتلوہ اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے خلیفہ بلافصل ہین چوتھی اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یعنی نہین ہے تو اے محمدؐ مگر ڈرانے والا اس گروہ کا عذاب الٰہی سے اور واسطے ہر ایک قوم کے ایک ہدایت کنندہ ہے اور سنی بطریق متعدد روایت کرتے ہین کہ اس مقام پر لفظ ہادی سے مقصود جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین چنانچہ شواہد التنزیل مین ابی بردہ اسلمی روایت کرتا ہے کہ ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کے لئے پانی طلب کیا اور جب فارغ ہوئے تو ہاتھ علی کا لیکے اپنے سینے سے لگایا اور کہا اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ پھر ہاتھ سینے پر علی کے رکھا اور کہا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ تو ہے نور بخشنیوالا خلائق کا اور علامت راہ ہدایت اور امیر قاریان قرآن کا مین گواہی دیتا ہون کہ تو ایسا ہی ہے اور حافظ ابو نعیم اصفہانی کہ سنیون کے مشاہیر محدثین مین سے ہے کتاب مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِیْ عَلِیٍّ مین چند سندون سے ابن عباس سی روایت کرتا ہی کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا دوش حضرت امیر پر رکھا اور فرمایا کہ یا علی تو ہی ہادی ہی اور بعد میرے ہدایت پانیوالے تجھی سے ہدایت پاینگے پانچوین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ یعنی بعض آدمیون مین سے وہ شخص ہے کہ بیچتا ہی اپنی جان کو واسطے طلب خوشنودی خدا کے اور خدا مہربان ہے اپنے بندون پر احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ مین طرق شیعہ و سنی سے وارد ہوا ہے کہ جس شب کفار قریش نے قتل رسول خدا کا ارادہ کیا اور حضرت کو حق سبحانہ وتعالے کی جانب سی حکم ہوا کہ تم اپنے مقام پر علی ابن ابی طالب کو سلادو اور کفار قریش سے

پوشیدہ ہوکر غار مین چلے جاؤ جسوقت جناب رسالتماب نے علی ابن ابی طالب کو یہ بشارت دی تو جناب امیر شادمان ہوئے اور شکر یہ مین اِس نعمت کے کہ اپنی جان فدای جان حضرت رسول کرتے ہین سجدہ شکر بجالائے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرش خواب پرسو رہے اور مشرکین کی برہنہ شمشیرون سے پروا نکی تو اوسوقت یہ آیہ کریمہ جناب امیر کی شان مین نازل ہوا چنانچہ اس آیہ کا جناب امیر علیہ السلام کی شان مین نازل ہونا اکثر سُنی کتب تفسیر وحدیث مین الطریق متعدد روایت کرتے ہین فخر رازی نے تفسیر کبیر مین اور نیشا پوری اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور حافظ ابونعیم نے نزول آیات مین اور احمد نے مسند مین اور سمعانی نے فضائل اور غزالی نے احیاء العلوم مین اور مورخین ومحدثین وشعراء اہل سُنت نے اپنی تصانیف مین اس واقعہ کو ذکر کیا ہی چھٹے آیہ تطہیر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا یعنی ارادہ نہین کیا ہی خدا نے مگر یہ کہ برطرف کرے تم سے شرک ورگناہ اور شک اور ہر بدی کو ای اہلبیت پیغمبر اور پاک کرے تمکو جیسا کہ پاک کرنا چاہیئے احادیث متواترہ مین الطریق شیعہ وسُنی وارد ہوا ہی کہ یہ آیہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوا سوا انکے ازواج وغیرہ سے کوئی اس آیہ مین داخل نہین ہی چنانچہ اکثر سُنیون کے صحاح اور تفاسیر معتبرہ مثل تفسیر ثعلبی وجامع الاصول وصحیح ترمذی ومشکواۃ وصحیح مسلم وغیرہ اس امر کے مصدق ہین اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین روایت ہی کہ حصین بن سبرہ نے زید ابن ارقم سے پوچھا کہ آیا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج اونکے اہلبیت مین داخل ہین زید نے کہا نہ واللہ زوجہ ایک مدت خاص تک شوہر کے ساتھ رہتی ہی اور جب اوسکو طلاق دیتے ہین تو وہ اپنے باپ کے گھر چلی جاتی اور اپنی قوم مین ملجاتی ہے بلکہ اہلبیت حضرت کے عزیزان مخصوص ہین کہ صدقہ اونپر حرام ہی اور بکثرت احادیث مخالفین مین وارد ہوا ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر وجناب سیدہ وحسنین علیہما السلام کو عبا مین داخل کیا اور فرمایا کہ خداوندا یہی میرے اہلبیت ہین ام سلمہ نے قصد کیا کہ مین بھی داخل ہوجاؤن حضرت نے فرمایا کہ عاقبت

تیری بھیر ہی لیکن تو ان پنجتن مین شامل نہین ہوسکتی ساتوین آیۂ مباہلہ ہی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنی جو جھسے مجادلہ کرے امر عیسیٰ مین بعد اسکے کہ آیا ہی تیری طرف علم اور برہان اور ظاہر کیا تو نے اونپر اور اونھون نے قبول نہ کیا پس کہہ اے نبی محمد کہ بلا ئین ہم بیٹے اپنے اور تم بیٹے اپنے اور ہم عورتین اپنی اور تم عورتین اپنی اور ہم جانین اپنی یعنی اون لوگون کو جو بمنزلہ ہماری جان کے ہین اور تم اُن لوگون کو جو بمنزلہ تمہاری جان کے ہین بعد اسکے تضرع اور دعا کرین ہم اور لعنت کرین ہم اور دوری رحمت خدا سے چاہین اوپر اونکے کہ جھوٹ کہتے ہین ہم مین اور تم مین سے پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبا اوڑھی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو داخل عبا کیا اور کہا کہ خداوندا ہر ایک پیغمبر کے اہلبیت ہوتے ہین بار الہا یہ سب اہلبیت مین پس دور کر تو سب رجس اور گناہ کو اور پاک کر انکو جیسا کہ پاک کرنا چاہیئے پس جبرئیل نازل ہوئے اور یہ آیہ شان مین اُنکی لائے اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی و فاطمہ و حسن و حسین کو اپنے ساتھ مدینہ سے مباہلہ کے لئے باہر گئے چونکہ نصاریٰ حقیقت حضرت کی جانتے تھے بعد اون حضرت کے کھڑے ہونے کے مع ان حضرات عصمت و طہارت کے مقام مباہلہ مین آثار نزول عذاب زمین و آسمان مین ظاہر ہوئے عالم بزرگ نصاریٰ نے کہا قسم ہی مین چند صورتین دیکھتا ہون کہ اگر دعا کرین کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے اوکھڑ جائین تو اوکھڑ جائینگے اس حالت مین نصارای بنی نجران نے مباہلہ پر جرأت نہ کی بلکہ استدعائے مصالحہ کیا اور ہر سال جزیہ دینا قبول کر لیا حضرت نے انکو نفرین نہ کی و بحکم خدا جزیہ قرار دیا اس مباہلہ سے چند امر ظاہر ہوئے پہلے حقیت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے ظاہر ہوا کہ آل عبا علیہم السلام بزرگوار ترین خلق تھے کہ انکو حضرت

نے اپنے بین شریک کیا تیسرے یہہ کہ حضرت کے نزدیک عزیزترین خلق تھی کہ حضرت اظہار
حقیقت کے لیئے آنکو مقام دعا پر اپنے ہمراہ لائے چوتھے یہ کہ حسنؑ و حسینؑ فرزند حقیقی حضرت کے
قرار پائے اور رتبہ انکا سب صحابہ سی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک باوجود
صغر سنی زیادہ تر ہوا پانچوین یہ کہ حضرت فاطمہؑ بہترین زنان عالم تھین اور بیبیون اور سب
عزیزون سی حضرت کے نزدیک مخصوص تر اور قریب تر تھین اور خدا کے نزدیک عالی
رتبہ تھین چھٹے یہہ کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام باتفاق سُنّی و شیعہ داخل سبا ہلہ تھو اور
ابناءنا و نساءنا کا مصداق نہ تھی بلکہ داخل انفسنا تھے یعنی بمنزلۂ نفس و جان پیغمبر پس جو کمال کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین مجتمع تھی چاہیئے کہ جناب امیر علیہ السلام بین بھی باستثنا
پیغمبری وہی کمال ہون آٹھوین وَتَعِیَهَا اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ یعنی جمع کرتا ہے اور
حفاظت کرتا ہی آیات قرآنی اور حقائق ربانی کو وہ کان کہ حفظ کنندہ اور انکا ہدارندہ ہے
اور شیعہ و سُنّی طرق مستفیضہ سی روایت کرتے ہین کہ یہ آیہ شان حضرت امیر المومنین علیہ السلام
مین نازل ہوا ہی چنانچہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ مین اور واحدی ؒ
اسباب نزول مین اور نظری نے خصائص مین اور راغب اصفہانی نے محاضرات مین اور ابن
مغازلی نے مناقب مین اور ابن مردویہ نے اپنی کتاب مناقب مین اور اکثر محدثین و مفسرین
شیعہ و سُنّی نے اس امر کی تصریح کی ہی اور بعض روایتین اس لفظ سی ہین کہ حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو گلے لگایا اور ارشاد کیا کہ مجھے
میرے پروردگار نے مامور فرمایا ہی کہ مین تجھکو اپنا قریب گردانون اور دور نہ کرون اور
اپنے علوم تجھے بتاؤن لہذا مجھ پر لازم ہے کہ اپنے پروردگار کے تیرے حق مین فرمانبرداری
بجالاؤن اور تجکو سزاوار ہے کہ تو اون علوم کا حفظ کرا اور اونہین فراموش نہ کر پس یہ آیہ
نازل ہوا نوین اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا
یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور عملہائے شائستہ کرتے ہین جلد قرار دیتا ہی واسطے

اونکے خداوند مہربان دوستی قلبی لکھتا ہی کہ یعنی خدا انکو دوست رکھتا ہی اور دوستی اُنکی مومنین
اہل آسمان وزمین کے دل مین جاگزین فرماتا ہی پھر براء ابن عازب سے اپنی مسند مین روایت کرتا ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ ای علیؑ خدا سے کہو
کہ بار خدایا میرے لیئے کوئی عہد قرار دے اور میری محبت ومودت مومنون کے دلون مین
جاگزین فرما پس خدا نے اس آیہ وافی ہدایہ کو بھیجا اور حافظ ابو نعیم بھی کتاب ما نزل من القرآن
فی علی مین بسندہای خود براء ابن عازب سے قریب اسی مضمون کے روایت کرتا ہی اور اکثر مفسرین
ومحدثین اہلسنت نے روایت کی ہی کہ یہ آیہ بشان حضرت امیر علیہ السلام مین نازل ہوا ہی اور اس
آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ مومن کو محبت علی بن ابی طالب علیہ السلام ضرور ہی اور مخفی نہ رہے کہ یہ
محبت جو اس آیت مین مذکور ہے اور حضرت نے اوسکے لیئے دُعا کی ہے یہ محبت خاص ہی
جو کہ جزو ایمان ہے اور اگر یہ محبت خاص نہ ہو تو علامت نفاق کی ہی اور اس مقام پر محبت
عام جو کہ ہر مومن کے ساتھ ہونا چاہیے مقصود نہین ہے چنانچہ یہ مضمون احادیث
اہلسنت سے بھی ثابت ہوتا ہی مشکوٰۃ مین صحیح ترمذی ومسند احمد بن حنبل سے روایت کی ہی
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیؑ کو منافق دوست نہ رکھیگا اور مومن
دشمن نہ رکھے گا اور کتب اہل سنت مین مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
امیرؑ سے ارشاد فرمایا کہ تجھ کو دوست نہین رکھتا مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا مگر منافق
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خود ارشاد کیا کہ قسم بخدا مجھ سے پیغمبر خدا نے
عہد فرمایا کہ دوست نہین رکھتا ہے مجکو مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا ہی مجکو مگر منافق اور
اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہین جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہی
تحقیق کہ وہ مجکو دوست رکھتا ہی اور جو علی کو دشمن رکھتا ہی تحقیق وہ مجکو دشمن رکھتا ہی
اور جو کہ علی علیہ السلام کو آزار پہونچاتا ہی تحقیق کہ مجکو آزار پہونچاتا ہے اور جو کہ مجکو
آزار پہونچاتا ہے تحقیق کہ خدا کو آزار پہونچاتا ہے اور جابر سے روایت کی ہے

کہ ہم زمانۂ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں منافقین کو نہ پہچانتے تھے مگر بسبب بغض علی بن ابی طالب علیہ
السلام اس مقام تک ابن عبد البر کی حدیثیں تھیں اور صحیح ترمذی وغیرہ میں اسی کی قریب اور احادیث ہیں
موکف کہتا ہے یہ احادیث امامت امیر المومنین اور آئمہ اثنا عشر سلام اللہ علیہم اجمعین پر دلالت واضحہ رکھتی ہیں
اسواسطے کہ ایک شخص کا منجملہ امت پیغمبر باین صفت مخصوص ہونا کہ مودت اوسکی علامت ایمان اور دشمن
اوسکی علامت کفر ہو عقل و انصاف کی نزدیک یہ تخصیص ممکن نہیں ہو سکتی مگر امام کی نسبت جو معصوم ہو
اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ رعایا میں سے ایک شخص کی دشمنی کی سبب سے مسلم پر اطلاق کفر ہو جائے اور وہ
شخص کہ جسکی مودت فرض کیجائے جس صورت میں معصوم نہ ہوگا تو گناہ گار ہوگا اور گناہ گار کر
بغض رکھنا بسبب اوسکی گناہ کی بعض اوقات واجب و لازم ہو جاتا ہے پس ان حدیثوں اور اس
آیت سے ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام امام بھی ہیں اور معصوم بھی ہیں اور دوست حضرتکی مومن
ہیں اور دشمن اونکے منافق ہیں جس جماعت نے کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے دشمنی کی اور
حضرتکو آزار پہونچایا اور بیعت کی نئی بلایا اور جنگ صفین و جمل میں اذیت دی سب منافق تھے اور خدا فرماتا
اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ دسوین لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوْا
الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

یعنی نہیں ہے نیکی اسبات میں کہ داخل ہو گھروں میں پشت کیطرف سے اور لیکن نیکوکار وہ شخص ہے کہ پرہیزگاری
کرے اور داخل ہو گھروں میں انکی دروازوں سے اور پرہیز کرو خدا سے اور اسکی عذاب سے شاید رستگار ہو اور
محقق اور مفسرین اس آیہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ امور دین اسکی راہ سے اور علم و حکمت کو اوسکی
معدن سے حاصل کرنا چاہیے اور راہ علم اور دروازہ علم اہلبیت علیہم السلام ہیں چنانچہ جامع الاصول
میں صحیح ترمذی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ
وَعَلِیٌّ بَابُهَا اور مشکوٰۃ میں ترمذی سے روایت کی ہے اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ
بَابُهَا اور استیعاب میں روایت کی ہے اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ مِنْ بَابِهَا
اور مناقب خوارزمی میں بھی مثل انہیں روایتوں کے روایت کی ہے اور مضمون یکا یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں

شہر علم و حکمت ہون اور علی دروازہ اوسکا ہی پس جسکو علم مطلوب ہو چاہئیے کہ دروازے کی
طرف سے آے مؤلف کہتا ہی کہ یہ حدیث متواتر ہی کوئی اسکا انکار نہین کرسکتا اور بمفاد آئیہ
شریفہ چاہئیے کہ طلب علم کے لیئے جناب امیر علیہ السلام کی طرف رجوع کرین اور عمدہ احتیاج
امام کی طرف تحصیل علم دین کی ہی پس ورن حضرت کی موجودگی مین دوسرے کو امام اور مرجع
علم دین قرار دینا باطل ہوگا گیارھوین وان تظاهرا علیہ فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل و
صالح المومنین یعنی اگر عائشہ اور حفصہ مدد ایک دوسرے کی کرین ایذا و آزار دینے مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس خدا یاور اوسکا ہے اور جبرئیل اور صالح المومنین چنانچہ
شیعہ و سنی بطرق متعددہ روایت کرتے ہین کہ صالح المومنین حضرت امیر المومنین علیہ السلام
ہین حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القران فی علی مین اور ثعلبی نے تفسیر مین و ابن
مردویہ نے مناقب مین اسما بنت عمیس وغیرہ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صالح مومنان علی بن ابی طالب علیہما السلام ہین بارھوین
اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن اٰمن باللہ والیوم الاٰخر
وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوٗن عند اللہ واللہ لا یھدی القوم الظالمین
آیہ دیگر والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم
وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولٰئک ھم الفائزون
یعنی آیا کردان نے ہو تم پانی دینا حاجیونکو چاہ زمزم سے اور عمارت کرنا مسجد الحرام کا
مثل اعمال اوس شخص کے کہ ایمان لایا ہی خدا اور روز قیامت کا اور جہاد راہ خدا مین کیئے
ہین برابر نہین ہی یہ فضیلت اور ثواب مین اور خدا ہدایت نہین کرتا ہی راہ بہشت کی گروہ
ستمگاران کو اور ترجمہ دوسری آیت کا یہ ہی کہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور ہجرت کی ہی
دار الاسلام مین اور جہاد کیا ہی راہ خدا مین اپنے مالون اور اپنی جانون سے بزرگ تر ہی
درجہ اونکا نزدیک خدا کے اور یہ ہین رستگار اور پہونچنے ہین اپنے مقصود کو شیعہ و سنی

کے مفسرین اور محدثین نے اتفاق کیا ہی کہ یہ آیہ شان حضرت امیر المومنین علیہ السلام میں
نازل ہوا ہی چنانچہ صاحب کشاف اور فخر رازی اور بیضاوی کہ نہایت تعصب رکھتے ہین
اس کا انکار نہین کرتے اور ثعلبی نے حسن بصری اور شعبی اور محمد بن کعب قرظی سے روایت
کی ہی کہ یہ آیت مقدسہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اور عباس اور طلحہ بن شیبہ مین نازل
ہوئی ہے اوس وقت کہ یہہ لوگ فخر کرتے تھے طلحہ نے کہا مین صاحب خانہ کعبہ ہون اور کنجیان
کعبہ کی میرے ہاتھ مین ہین اگر چاہون رات کو کعبہ مین سو سکتا ہون عباس نے کہا زمزم
اور پانی دینا حاجیون کا مجھسے متعلق ہی اگر چاہون رات کو مسجد الحرام مین سو سکتا ہون
حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مین نہین جانتا تم کیا کہتے ہو مین نے چھ مہینے پیشتر
سب سے روبقبلہ نماز پڑھی اور راہ خدا مین جہاد کیا یہہ گفتگو تھی کہ یہ آیہ نازل ہوا قولہ تعالیٰ
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ یعنے وہ
لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شایستہ کئے ہین بہترین خلائق ہین پھر بعد اوسکے فرمایا
جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ یعنی جزا اونکے نزدیک اونکے پروردگار
کے بہشت عدن ہی جاری ہوتے ہین نیچے اوسکے نہرین کہ ہمیشہ و ابدالاباد اون مین رہینگے
خدا راضی ہی اونسے اور یہ راضی ہین خدا سے یہ واسطے اوس شخص کے ہی کہ ڈرے اپنے خدا سے
احادیث معتبرہ مین طریق شیعہ و سنی سے وارد ہوا ہی کہ یہ آیتین شان مین حضرت امیر
المومنین علیہ السلام اور شان مین اونکے شیعون کے نازل ہوئے ہین چنانچہ حافظ ابونعیم
نے بسند خود بواسطہ ابن عباس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب
یہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے
فرمایا کہ مصداق اس آیہ کا تو اور تیرے شیعہ ہین اور روز قیامت تو اور شیعہ تیرے اور
پسندیدہ خدا حق تعالے سے راضی آئینگے اور خدا تمسے راضی ہی اور دشمن تیرے غضبناک

اس حال سے وارد ہونگے کہ زنجیرین گردنون مین ہونگی اور ابوالقاسم نے شواہد التنزیل
مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیہ شان مین علی اور اونکے اہلبیت کے نازل ہوا اور
ابن مرودیہ اور سب محدث سنیون کے بطریق متعدد اس مضمون کو روایت کرتے ہین اور
تائید کرنیوالی اس قول کی وہ حدیث ہے کہ فخر رازی وغیرہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی خیر البشر من ابی فقد کفر یعنی علی بہترین
بشر ہے جو کہ انکار کرے کافر ہے چودھوین قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن
عندہ ام الکتاب یعنی کہہ ای محمد بس ہے خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے
اور وہ شخص کہ نزدیک اوسکے ہے علم کتاب یعنی علم قرآن یا لوح محفوظ احادیث مین وارد
ہوا ہے کہ مراد اوس شخص سے کہ اوسکو علم کتاب ہے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام اور
ائمہ طاہرین علیہم السلام ہین چنانچہ سنی شعبی سے روایت کرتے ہین کہ کوئی شخص بعد رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ تر کتاب خدا کا جاننے
والا نتھا اور ابونعیم اور ثعلبی لبند اپنے خود محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہین من
عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے پندرھوین آیہ نجوی ہے تفصیل اسکی
یہہ ہے کہ مفسرین نے روایت کی ہے کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت
سوال کیا کرتے تھے حق تعالے نے اسی سبب سے اور امتحان صحابہ کے لیئے تا ظاہر ہو جائے
کہ صحابہ مین کون مقام اخلاص مین ثابت قدم ہے اس آیہ کو نازل فرمایا یا ایہا الذین
امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجویکم صدقۃ یعنی اے گروہ
مومنین کہ ایمان لائے ہو جس وقت تم رسول خدا سے راز کہو پس پہلے اس راز کہنے سے کچھ
تصدق کرو سب مفسرین اور سب محدث لکھتے ہین کہ اس آیہ کو سنکر دس دن تک کسی صحابی نے
سوای حضرت امیرالمومنین علیہ السلام رسول خدا سے کوئی راز اور کوئی مطلب بیان نہین
کیا یہانتک کہ یہ آیہ منسوخ ہو گیا اور اس مضمون پر شیعہ وسنی سب نے اتفاق کیا ہے

اور مجاہد سے حافظ ابونعیم اور سب مفسّرون نے روایت کی ہی کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام
نے فرمایا کہ ایک آیہ قرآن مین ایسا ہے کہ اوسپر کسی نے مجھہ سے پہلے عمل نہین کیا اور میرے بعد
بھی اوسپر کوئی عمل نہ کریگا اور وہ آیہ نجوے ہے کہ میرے پاس ایک دینار تھا مین نے اوسکی
دس درہم کو بیچا اور جسوقت مین نے چاہا ایک درہم تصدق دیا اور رسوؐل خدا سے راز بیان
کیا یہانتک کہ یہ آیہ منسوخ ہوگیا اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری
برکت سے خدا نے اس امت کو اس حکم مین تخفیف دی اور اسدی نے بھی کہ سنیون کی
علما مین سے ہے اسی طرح روایت کی ہی مولف کہتا ہی کہ ان روایات اور اس آیہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ جو حدیثین سنیون نے بنائی ہین کہ خلفاے جو اپنے مال کو راہ خدا مین
صرف کرتے تھے کذب محض ہی اسلیے کہ اگر اونکو امر دین مین اعتنا ہوتی وہ تین دن تک
راز کہنے سے باز رہتے ستر ہوین وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا یعنی چنگل مارو
ریسمان خدا پر سب لوگ اور پراگندہ و پریشان نہ ہو جانا چاہیے کہ ریسمان خدا کنا یہ
ہے اوس چیز سے کہ جسکو خدا نے اس امّت کی نجات کا سبب گردانا ہے اور احادیث کثیرہ مین
وارد ہوا ہی کہ مراد حبل اللہ سے اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم ہین چنانچہ ثعلبی نے
اپنی تفسیر مین ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ ہم ہین حبل اللہ جسے خدا نے اس آیہ مین ارشاد فرمایا ہے اور حافظ ابونعیم نے
بھی اس مضمون کو ابوحفص صائغ سے روایت کیا ہے ستر ہوین وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ
مَسْئُولُونَ یعنی ٹھہراؤ کافرونکو کہ یہ سوال کیئے جائینگے حافظ ابونعیم حلیہ مین اور ابوالقاسم
حکانی شواہد التنزیل مین اور ابن شیرویہ فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ مناقب
مین اور سوا انکے اور اہلسنت باسناد کثیرہ ابن عباس اور ابوسعید خدری سے روایت
کرتے ہین کہ یہ کفار محبّت علی بن ابی طالب علیہما السلام سے سوال کیئے جائینگے اٹھارہوین
قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا

موافق احادیث معتبرہ شیعہ وسنی اس آیہ کے حاصل معنی یہ ہین کہ کہہ اے محمد ان لوگون سے کہ مین
تم سے بعوض تبلیغ رسالت کسی قسم کی اجرت کا سائل وطلبگار نہین ہون مگر یہہ کہ اپنے عزیزون
اور اقربا کی مودت چاہتا ہون اور جو شخص میری مودت مین زیادتی حسنہ چاہے مین اوسکی
لیے نیکی وثواب اونپر زیادہ کرتا ہون اور صحیح مسلم مین ابی جبیر سے روایت کی ہے کہ اس آیہ
مین لفظ قربی سے قرباے آل محمد مراد ہین اور ابو القاسم حکانی نے شواہد التنزیل مین ابن
جبیر سے اور اوسنے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے عرض
کی یا رسول اللہؐ کون ہین وہ لوگ جنکی محبت پر ہم مامور ہوے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ علیؑ ہے اور فاطمہؑ اور اولاد اوسکی اور بروایت ابونعیم ولسپر علی وفاطمہ کے اور ثعلبی
نے بھی اپنی تفسیر مین ابن عباس سے اس مضمون کو روایت کیا ہے اور شواہد التنزیل مین ابو
امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے پیغمبرون کو
درختہاے متفرق سے پیدا کیا اور مین اور علی ایک درخت سے پیدا ہوئے ہین مین اوس
درخت کی جڑ ہون اور علی اوسکی شاخ ہین اور حسن اور حسین علیہما السلام اوسکے میوے
ہین اور شیعہ ہمارے اوس درخت کے پتے ہین جو کہ ایک شاخ مین بھی اوسکی شاخون مین سے
چنگل مارے گا وہ نجات پائے گا اور جو کہ اوسکو چھوڑ کے اور طرف میل کرے گا وہ جہنم مین
جاے گا اور اگر کوئی بندہ درمیان صفا ومروہ کئی ہزار برس عبادت خدا کرے یہانتک
کہ مانند مشک بوسیدہ ہو اور محبت ہماری نہ رکھتا ہو خدا اوسکو اوندھے منھ جہنم مین ڈالے گا
پھر حضرت نے یہی آیہ مذکور پڑھا اور ثعلبی اور صاحب کشاف اور فخر رازی نے جریر
بن عبد اللہ سے روایت کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو کہ محبت آل محمدؐ پر مرے وہ شہید مرتا ہے اور آمرزیدہ گار ہے اور توبہ کئے ہوئے
مرتا ہے اور با ایمان کامل مرتا ہے اور اوسکو ملک الموت اور منکر ونکیر بہشت کی بشارت دیتے
ہین اور اوس شخص کو بہشت کی طرف اس طرح لیجائینگے جس طرح دولھن کو دولھہ کے گھر

مین بیجاتی ہین اور بہشت کیطرف اوسکی قبر مین دو دروازے کھول دینگا اور حق تعالیٰ ملائکہ رحمت کو اوسکی قبر کی زیارت کی لیے بھیجتا ہی اور جو شخص محبت آل محمد پر انتقال کریگا وہ میری سنت پر مریگا اور جو شخص دشمنی آل محمد پر مریگا تو جبا اوسکو قیامت مین حاضر کرینگی تو اوسکی دونو آنکھون مین لکھا ہوگا کہ یہ رحمت خدا سے نا امید ہی اور جو شخص دشمنی آل محمد پر مرتا ہی کافر مرتا ہے اور جو بغض آل محمد پر مرتا ہی بوے بہشت نہین سونگھتا ہے مولف کہتا ہے کہ سنیون کی روایات واحادیث اور آیات قرآنی سے فضائل محمد وآل محمد اور فضائل شیعیان علی بن ابی طالب اور انکا مومن اور اہل بہشت ہونا اور دشمنان اہل بیت کا اہل جہنم و کافر ہونا بہ کمال وضاحت ثابت ہوتا ہی انیسوین

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ

یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شائستہ کرتے ہین طوبےٰ واسطے انکے ہے اور نیک ہی بازگشت اونکی آخرت مین ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ طوبی ایک درخت ہے کہ جڑ اوسکی بہشت مین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی دولت سرا مین ہے اور ہر مومن کے گھر مین اوسکی ایک شاخ ہے اور جسقدر آیات کہ شان حضرت امیر المومنین واہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین مین نازل ہوے ہین بکثرت ہین بخیال اختصار اسی مقدار پر اکتفا کی گئی اور جو آیتین کہ مذکور ہوئین تفصیل انکی بحار الانوار و حق الیقین و حیات القلوب مین موجود ہے مطلب چوتھا اون احادیث متواترہ کے بیان مین جو امامت و خلافت حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب پر دلالت کرتی ہین اور یہ سب حدیثین سنیون کی کتابون سے لکھی گئی ہین تا کسی کو مجال انکار باقی نہ رہے اس مقام مین حق الیقین سے بعض مطالب خلاصہ کرکے لکھے جاتے ہین پہلی حدیث غدیر ہے کہ جو امامت امیر المومنین علیہ السلام پر نص صریح اور متواتر و مسلم سنی و شیعہ ہے اور اس حدیث کو شیعہ و سنی نے اپنی تفسیرہاے معتبر اور تواریخ معتمدہ مین اس کثرت سے لکھا ہے کہ کسیکو شک اور شبہہ اور مجال انکار نہین رہا اگر اس حدیث کا

کوئی انکار کرے تو وجود مکہ معظمہ کا بھی باوجود تواتر انکار ممکن ہو جائیگا سفینۃ النجاۃ کا
خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ ارباب تفسیر و تاریخ سنی بھی اور شیعہ بھی لکھتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بعد حج آخری کہ دو مہینہ قبل از وفات حضرت مکہ معظمہ سے جانب مدینہ منورہ
روانہ ہوے ذیحجہ کی اٹھارھوین تاریخ اثناے راہ مین یہ آیہ نازل ہوا یَا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ
مِنَ النَّاسِ معنی اس آیہ کے یہ ہین کہ اے پیغمبر پہونچا خلائق کو جو کچھ کہ بھیجا گیا تیری طرف جانب
خدا سے اور اگر نہ کریگا تو اوس امر کو کہ جسپر مامور ہوا ہے اور نہ پہونچائیگا اوسکو خلق کی طرف
تو گویا نہ پہونچایا تو نے پیغام اپنے پروردگار کا اور نہ ادا کی رسالت اوسکی اور خدا نگاہ
رکھیگا تجھکو شر سے آدمیون کے اوسوقت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم مین
فوری اوترے حالانکہ وہ مقام قافلہ کے اوترنے کا نہ تھا اور دوپہر تھی اور عین شدت
گرمی کی تھی پھر پالانہاے شتر سے ایک بلندی مثل منبر کے بنالی پھر حضرت اوس منبر پر
تشریف لیگئے تاکہ سب آدمی حضرت کو دیکھین اوسوقت ایک خطبہ بیان فرمایا اور خلائق کو
اپنی وفات کی خبر دی اور آدمیون کو تمسک قرآن مجید اور اہلبیت پر مامور کیا پھر فرمایا
اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ یعنی آیا مین نہین ہون اولے تم مین تم سب سے اور
اکثر روایتون مین یون وارد ہوا ہے اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ یعنی
آیا مین نہین ہون اولے مومنین مین سب مومنون سے حاصل معنی دونون کے ایک ہین و
غرض اس سے حضرت کی یہ تھی کہ بیان کرین کہ امور مین ہر ایک مومن کے خود اوس سے
مین زیادہ اختیار رکھتا ہون اور حکم میرا اوسکے امور مین اوسکے حکم سے زیادہ تر جاری
ہے حضرت کے ارشاد فرمانے کے بعد سب آدمیون نے کہا اسی طرح ہے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت نے علی مرتضی علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور
سبکو دکھایا اور فرمایا فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ

وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ یعنے اسکے یہ ہین کہ جس کسی کا
مین مولا ہون علی بھی اوسکا مولا ہے خدایا دوست رکھو اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے
علی کو اور دشمن رکھو اوس شخص کو جو دشمن رکھے علی کو اور مدد کر اوس شخص کی کہ جو مدد
کرے علی کی اور یاری نہ کر اوس شخص کی کہ جو علیؑ سے کنارہ کشی کرے مسند احمد حنبل مین
مذکور ہی کہ بعد اسکے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے عمر نے آکر کہا مبارک اور گوارا ہو تمکو
اے علی کہ تم ہر مرد و زن با ایمان کی مولا ہو بعد اسکی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر یہ
آیہ نازل ہوا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ
الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنی اسکے یہ ہین کہ آجکے دن کامل کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا اور تمام کیا
مین نے تمپر اپنی نعمت کو اور راضی ہوا مین واسطے تمھارے کہ اسلام ہوا دین تمھارا پھر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِکْمَالِ الدِّیْنِ وَاِتْمَامِ
النِّعْمَۃِ وَرِضَاءِ الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَوِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اور اس قصہ کو سینون
کے بڑی بڑی کتابون اور تفسیرون مین مثل مسند احمد حنبل و صحیح ترمذی اور موطای ابن
مالک و ابن انس اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور صحیح ابی داؤد اور مشکوٰۃ وغیرہ مین لکھا
ہے اور روضۃ الصفا مین مذکور ہی کہ جسوقت یہ واقعہ غدیر خم مین واقع ہوا تو اوسوقت
دشمنان علی بن ابی طالب علیہ السلام ظاہر مین خوش تھے اور باطن مین زندہ درگور اور
اپنی جان سے بیزار چنانچہ ثعلبی کہ علمائے معتبر و مفسرین اہل سنت مین سے ہے تفسیر
سورہ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ مین لکھتا ہے کہ جب یہ واقعہ غدیر خم حارث بن نعمان
فہری نے سنا تو شتر پر سوار ہوکے مدینہ مین آیا اور اپنی ناقہ سے اوترکے خدمت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوا اور بحث کرنے لگا اور کہا اے محمد تم نے ہمکو
کلمہ پڑھنے کا حکم دیا ہمنے قبول کیا نماز پنجگانہ کا حکم فرمایا ہمنے قبول کیا ایک مہینے کے
روزون کا حکم دیا ہمنے قبول کیا تم ان باتون پر راضی نہ ہوے یہانتک کہ ہاتھ اپنے

ابن عم علی بن ابی طالب کے بلند کئے اور اون کو ہمپر تفضیل دی اور اون کے حق مین ارشاد کیا مَن کُنتُ مَولاہُ فَعَلِیٌّ مَولاہُ کہ آیا یہ کام تم نے اپنی طرف سے کیا یا خدا کی طرف سے کیا حضرت نے فرمایا کہ قسم بخدا کہ یہ امر مین نے خدا کی طرف سے کیا یہ سن کے حارث نے پیٹ پھیرے اور اپنے ناقہ کی طرف بڑھا اور کہتا تھا خداوندا جو کچھ کہ محمد نے کہا اگر حق ہی تو ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا ابھی کوئی عذاب دردناک ہمپر نازل کر وہ ابھی اپنے ناقہ تک نہ پہونچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سے اوسکے سر پر گرا اور اوسکے مقعد سے باہر نکل گیا اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ دوسری دلیل حدیث منزلت ہی کہ وہ بطریق سُنی وشیعہ متواتر ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اکثر مقامات پر فرمایا اَنتَ مِنِّی بِمَنزِلَۃِ ھَارُونَ مِن مُوسٰی اور اکثر روایات مین یہ فقرہ بھی وارد ہی اِلَّا اَنَّہُ لَا نَبِیَّ بَعدِی یعنی تم مجھسے وہ نسبت رکھتے ہو کہ جو ہارون کو موسیٰ سے نسبت تھی مگر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اگر پیغمبر ہوتا تو اس نسب کے سزاوار تمہین تھے صحیح ترمذی اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین اور ابن عبد البر کی کتاب استیعاب وغیرہ مین کہ یہ سب کتابین سنیونکی کتاب معتبرہ سے ہین اس حدیث کو لکھا ہی تیسری دلیل خصوصیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ہی محبت خدا و رسول مین اور یہ امر اکثر مقام پر ظاہر ہوا ہی پہلے قصہ طیر ہی چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سے روایت کی ہی کہ انس بن مالک نے کہا کہ ایک بار حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین مرغ بریان کو لائے حضرت نے فرمایا اَللّٰھُمَّ ائتِنِی بِاَحَبِّ خَلقِکَ اِلَیکَ یَاکُلُ مَعِی ھٰذَا الطَّیرَ یعنی خدایا میری پاس اوس شخص کو بھیجدے کہ جو تیری نزدیک محبوب ترین خلق ہی تاکہ وہ میری ہمراہ اس طائر کو کھالے اور یہ حدیث احمد بن حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی شافعی نے کتاب مناقب مین تیس طریقون سے اور ابن مردویہ نے مناقب مین اور اخطب خوارزم اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین اور بلادری نے اپنی تاریخ مین اور خرگوشی نے شرف المصطفیٰ

ہین اور سمعانی نے فضائل الصحابہ مین اور طبری نے کتاب الولایہ مین اور ابن البیع نے صحیح مین
اور ابو علی نے مسند مین اور نطنزی نے اختصاص مین اس حدیث کو بطریق متعدد لکہا ہی کہ سبب
کثرت حد تواتر سے بہی زیادہ ہو گئے اور کسیکو مجال انکار نہین رہی مؤلف کہتا ہی کہ جب سند
اس حدیث کی ثابت ہوئی تو یہ حدیث امامت علی بن ابی طالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہے
اسواسطے کہ محبت خدا و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عبث نہین بغیر اسکے کہ استحقاق ثواب اور
اور کثرت عبادت و اطاعت الٰہی اور جمیع فضائل و مناقب سب سے زیادہ تہے پس جب
جناب امیر علیہ السلام ان وجوہ سے خدا کے نزدیک محبوب ترین خلق ہین تو البتہ صفات حسنہ
مین کل خلق سے بہتر و افضل ہونا ثابت اور جب افضلیت مسلم ہو چکے تو لازم ہوا کہ بعد حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہی خلیفہ بہی ہون اسواسطے کہ خلاف عقل ہے کہ اعلی و افضل اور
بہترین خلق کی ہوتی ایک ادنے کو حاکم قرار دیا جاوے اور اعلی اوسکی رعیت گردانا جاے
دوسرے یہ کہ صاحب جامع الاصول نے بحوالہ صحیح مسلم ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے روز خیبر ارشاد فرمایا تحقیق کہ مین یہ علم اوس شخص کو عطا
کرونگا کہ جو دوست رکہتا ہے خدا و رسولؐ کو اور خدا و رسول اوسی دوست رکہتے ہین اور
خدا اوسکے ہاتہ سے فتح نمایان ظاہر کریگا عمرؓ نے کہا مین امارت کو دوست نہ رکہتا تہا مگر
اوس روز مین اپنے تئین حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے اس امید سے لے گیا
کہ حضرت مجہکو اس علم کے دینے کے لیئے بلائین حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
حضرت علی کو بلایا اور علم اونہین دیا اور اونسے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور مونہہ پشت کی طرف نہ کرنا
کہ حق تعالے تمہارے ہاتہ پر فتح ظاہر کرے حضرت امیر تہوڑی راہ طے فرما کے ٹہر گئے اور
حضرت کہڑے ہوے مگر پشت کی طرف نظر نہ کی اور باواز بلند حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے پوچہا کہ مین کب تک ان لوگون سے قتال کرون حضرت نے فرمایا کہ انسے قتال کرو یہان
تک کہ یہ وحدانیت خدا اور میری رسالت کی شہادت دین اگر یہ ایسا کرین گے تو گویا اپنی جان

اور اپنے مال کی تمہارے ہاتھ سے حفاظت کرینگے مگر حساب اُنکا خدا پر موقوف ہے اور صحیح بخاری اور
صحیح مسلم وغیرہ مین بھی اس مضمون کی حدیثین موجود ہین اور ثعلبی نے تفسیر قول حق تعالے مین
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل خیبر کا
محاصرہ کیا یہانتک کہ صحابہ پر گرسنگی شدید غالب ہوئی پس حضرت نے علم لشکر عمر کو دیا اور مع
ایک جماعت صحابہ اوسکو جنگ خیبر کے لیے بھیجا جب دشمنوں کا مقابلہ ہوا تو عمر اور اصحاب اوسکے
بھاگ گئے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پھر آئے اور عمر اپنے رفقا کو جُبن
و بزدلی کی نسبت دیتا تھا اور اوسکے رفقا اوسکو جُبن و بزدلی کی نسبت دیتے تھے حضرت کو سر درد
و درد شقیقہ عارض ہوا حضرت باہر تشریف نہ لائے ابوبکر نے علم کو لیا اور وہ گیا وہ بھی مع
اصحاب بھاگا پھر عمر نے علم اٹھایا اور گیا اور شکست پائی جب یہ خبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا کہ قسم بخدا کل مین اوس شخص کو علم دونگا کہ وہ دوست رکھتا ہے خدا
ورسول کو اور خدا ورسول اوسکو دوست رکھتے ہین اور وہ قہر و غلبہ سے قلعہ کو لے لے گا
اور علی علیہ السلام اوسوقت لشکر مین نہ تھے جب دوسرا روز ہوا تو اس امر کے ابوبکر اور عمر
اور اکثر قریشی منتظر ہوے اور ہر ایک امیدوار تھا کہ شاید علم مجھے دیا جائے پس حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمہ ابن اکوع کو بھیجا اور علی علیہ السلام کو بلایا حضرت ایک شتر پر
سوار ہو کر بکمال تعجیل تشریف لائے اور اونٹ کو حضرت کے قریب بٹھایا حضرت اپنی چشمہای مبارک
شدت درد کی وجہ سے ایک سرخ پارچہ یمنی سے باندھے ہوے تھے سلمہ کہتا ہے کہ مین علی کا ہاتھ
تھام کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لایا حضرت نے فرمایا ای علی کیا حال
ہے تمہارا جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی میری آنکھون مین درد ہے حضرت نے فرمایا میرے
قریب آؤ جب امیر المومنین علیہ السلام نزدیک حضرت آئے تو حضرت نے آب دہن مبارک اونکے
آنکھون مین لگایا اوسی وقت شفا حاصل ہوئی اور بعد اسکے جبتک زندہ رہے درد چشم مین
مبتلے نہین ہوے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو

علم دیگر روانہ کیا مولف کہتا ہی کہ سینوں کی ان روایات سی کئی امر ثابت ہوئی ایک یہ کہ عمر و ابو بکر محبت خدا و رسول نہ رکہتی تہی اسواسطی کہ منصف کی نزدیک کلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ عمر و ابو بکر بہاگ گئے ہین خدا و رسول کو دوست نہین رکہتی ہین انہین علم نہ دونگا بلکہ جو خدا و رسول کو دوست رکہتا ہی اور جسی خدا و رسول دوست رکہتی ہین اوسی علم دونگا اور جب ابو بکر و عمر دوست خدا و رسول نہ ہوئی تو ثابت ہوا کہ یہ دونون ایمان نہ رکہتی تہی اسلئی کہ خدا قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے ہین محبت اونکی نسبت بخدا بیشتر ہی مشرکونکی محبت سی کہ جو محبت مشرکون کو بتون کی نسبت حاصل ہی اور دوسری مقام پر ارشاد فرماتا ہی إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہو لوگونسی کہ اگر دوست رکہتی ہو خدا کو تو میری متابعت کرو تا خدا دوست رکہی تمکو معلوم ہوا کہ ایمان و متابعت پیغمبر و محبت خدا یہ لوگ نہ رکہتی تہی دوسری بہاگنا اور کم جراتی عمر و ابو بکر کی ثابت ہوئے اور یہ عیوب منافی امامت و خلافت ہین تیسری ان روایات سی ثابت ہوا کہ خدا و رسول حضرت امیر علیہ السلام کو دوست رکہتی اور یہ خدا و رسول کو دوست رکہتی تہی پس ایسا شخص البتہ مستحق خلافت ہی چوتہی دلیل خصوصیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی اخوت اور برادری اور صاحب اسرار ہونے مین ہی مخفی نہ رہی کہ قصہ برادری قرار دینی کا متواترات اور مسلمات فریقین مین سی ہی چنانچہ جامع الاصول مین بروایت صحیح ترمذی انس سی روایت کی ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی باہمدیگر اصحاب مین برادری قرار دی تو حضرت امیر المومنین علیہ السلام روتی ہوئی حضر کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپنی اصحاب مین ایک دوسرے سی برادری قرار دی اور میرے اخوت کسی سی مین نہ فرمائے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم دنیا و آخرت مین میرے بہائی ہو اور احمد حنبل نے چہہ سندون سے ایک جماعت صحابہ سے اور ابن مغازلی نے آٹہہ سند اور ابن صباغ مالکی نے فصول مہمہ مین روایت کی ہے اور حاصل مضمون سب کا

یہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک مہاجر و انصار کو ایسے شخص کے ساتھ
کہ جو سعادت یا شقاوت مین مثل اوسکے تہا برادری قرار دی چنانچہ ابوبکر کو عمر کے ساتھ اور
عثمان کو عبدالرحمان بن عوف کے ساتھ اور طلحہ کو زبیر کی ساتھ اور سلمان کو ابوذر کے ساتھ
اور اسی طرح سب صحابہ کو ایک دوسری کا بھائی قرار دیا اور حضرت امیر علیہ السلام کو کسی کا بھائی مقرر
نفرمایا حضرت امیر علیہ السلام رونے لگے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مین نے تمکو اپنے
لیئے رکہا تہا پس حضرت امیر علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور ارشاد فرمایا کہ علی مجھسے ہے
اور مین علی سے ہون اور علی کو مجھسے وہ نسبت ہے کہ جو نسبت ہارون کو موسے سے تھی
حق الیقین مین مذکور ہے کہ سینو کے ان اخبار سے ظاہر ہوا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
کل صحابہ سے ممتاز تھے سوائے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کوئی اپنا شبیہ و نظیر نہین رکھتے
تھے کہ وہ حضرت کے قابل برادری ہوتا پس چاہیے کہ امامت و ریاست مین بھی جناب امیر علیہ
السلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ ہون اور مسند احمد حنبل مین چند سندون سے
جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مین نے
در بہشت پر لکہا دیکہا کہ آسمانون کی خلقت سے ہزار برس پیشتر محمد رسول خدا ہے اور علی برادر
رسول خدا ہے اور صحیح ترمذی اور مسند ابو علی اور مناقب ابن مردویہ اور فضایل سمعانی اور
اکثر کتب اہل سنت مین جابر سے روایت کی کہ روز فتح طائف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے
علی سے اپنی راز بیان کئی عمر نے ابوبکر سے کہا کہ رسول خدا نے اپنے راز کو اپنے پسر عم سے بہت
طول دیا اور موافق روایت ترمذی وغیرہ بعض لوگون نے کہا کہ راز حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم علی بن ابی طالب سے طولانی ہوا جب یہ سخن حضرت رسول تک پہنچا حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ مین علی سے راز نہین کہتا تہا خدا علی سے راز کہتا تھا مولف کہتا ہے انصاف
سے دیکھنا چاہیے کہ جو راز دار خدا و رسول ہو وہ تو محکوم قرار دیا جاوے اور خلیفہ رسول
نہ کہلائے اور جو صفات رذیلہ رکھتی ہون وہ خلیفہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہن جاتی ہین یہ کب مقتضاے عقل ہی اور ابن اثیر نے نہایہ مین اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج
البلاغہ مین اور احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مردویہ نے مناقب مین اور اکثر شیعہ وسنی نے اپنی
کتابون مین روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال احتضار مین فرمایا
کہ میرے پاس میرے حبیب کو بلاؤ اور دوسری روایت مین کہ میرے خلیل کو بلاؤ لوگ ابوبکر کو لائے
جب حضرت کی نظر ابوبکر پہ پڑی تو حضرت نے اپنا منھ چھپا لیا اور پھر کہا میرے دوست کو
بلاؤ لوگون نے عمر کو حاضر کیا حضرت نے منھ پھیر لیا اور پھر کہا میرے صدیق کو بلاؤ عائشہ
نے کہا حضرت علی کو طلب کرتے ہین جب علی علیہ السلام آئے تو اونکو جو چادر حضرت اوڑہے
تھے اُس مین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو داخل کیا اور گلے سے لگایا اور اونسے اپنا
راز بیان فرمایا یہانتک کہ عالم اعلےٰ کی طرف انتقال فرمایا شیعہ وسنی بطریق متواتر روایت
کرتے ہین کہ جب مہاجرین مدینہ مین آئے تو سبھا نے مسجد کی گرد گھر بنائے اور دروازے
اون گھرون کے مسجد کی طرف رکھے اور بعض مہاجر مسجد مین سوتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل کو بھیجا تا ندا کرے کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرماتے
ہین کہ تم سب اپنے دروازون کو بند کرلو مگر دروازہ علی کا جاری رہے اسبات مین لوگون
نے بجاے خود کلام کئے جب وہ سخن حضرت تک پہونچے تو حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ
مجھے قسم ہے خدا کی کہ مین نے ان دروازون کو بند نہین کیا اور دروازہ علی مین نے جاری
نہین رکھا بلکہ مجھے خدا نے حکم کیا اور مین موافق حکم بجا لایا اس مضمون کو احمد بن حنبل نے
مسند مین اور صاحب خصایص علویہ نے اور سمعانی نے فضائل مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور
اکثر محدثون نے تیس آدمیون سے روایت کی ہے اور ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ احمد بن حنبل
نے مسند مین اس مضمون کو بہت سی سندون سے روایت کیا ہی اور ابن حجر بھی احمد حنبل سے
اور ابن اثیر نہایہ مین اور صاحب جامع الاصول صحیح ترمذی سے اور صاحب مشکوٰۃ بھی اس
مضمون کو روایت کرتا ہی پس یہ منقبت عظیمہ کتب اہل سنت ہی اور صاحب جامع الاصول

صحیح ترمذی سے روایت کرتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ
السلام سے ارشاد فرمایا کہ اس مسجد مین سوای میرے کسی دوسریکو جنب ہونا حلال نہین ہے
اور حق الیقین مین مذکور ہے کہ یہ فضیلت اور خصوصیت وہ منقبت ہے کہ اس سے زیادہ
غیر متصور ہی اور سنی اور شیعہ بطریق متواتر روایت کرتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے چاہا کہ بتہای قریش کو بام کعبہ سے گرائین اور توڑین تو حضرت امیر علیہ السلام
کو اپنے کاندہے پر بلند کیا کہ اون بتون کو اوتارلین چنانچہ احمد نے مسند مین اور ابو علی موصلی
اور صاحب تاریخ بغدادی نے اور زعفرانی فضائل مین اور خطیب خوارزمی نے اربعین مین
اور نطنزی نے خصایص مین اور ایک جماعت کثیرہ نے جابر سے اسی مضمون کو روایت کیا ہی
اور سنیون کی کتب مین لکہا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسوقت اوٹہنے کا
ارادہ کرتے تھے علی علیہ السلام کا ہاتھ تھام لیتے تھے اور جسوقت بیٹھتے تھے حضرت امیر علیہ السلام
پر تکیہ کرتے تھے اور خصائص نطنزی مین روایت کی ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم چھینکتے تھے تو حضرت امیر علیہ السلام کہتے تھے رَفَعَ اللّٰهُ ذِكْرَكَ یعنے خدا ذکر آپ کا بلند
کرے بعد اوسکے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ جواب مین کہتے تھے اَعْلَى اللّٰهُ كَعْبَكَ
یعنی خدا تمہارا پاؤن دشمنون پر بلند کرے اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ غضبناک ہوتے
تھے تو سوا علی کے کسیکو جرات ہوتی تھی کہ حضرت سے بات کرے اور عائشہ سے روایت
کرتی ہین کہ عائشہ نے کہا مین نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کو دیکہا کہ حضرت نے علی کو گلے
سے لگایا اور اونکے بوسے لئے اور دو مرتبہ فرمایا کہ میرا باپ فدا ہو تجہہ پر اے شہید یگانہ
اور جب علی موجود نہوتے تھے تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے کہان ہی
حبیب خدا اور محبوب رسول خدا اور سنیون کی سندہاے متعددہ سے صحاح مین اور اکثر
اونکے کتب مین روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ علی مجہسے ہی اور مین علی سے ہون میری جانب سے احکام ادا نہین کرتا مگر علی اور یا مین

عبد البر نے استیعاب میں روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی دوسرے سال میں اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کو کہ سیدہ زنان اہل جنت و نظیر مریم ہیں علی سے تزویج کیا اور حضرت فاطمہ سے کہا کہ تجھکو میں نے ایسی شخص سے تزویج کیا کہ جو دنیا و آخرت میں سیّد و بزرگ خلق ہے بتحقیق کہ اسلام اوسکا سب صحابہ سے مقدم تھا اور علم اوسکا سب سے بیشتر ہے اور حلم اوسکا سب سے عظیم تر ہے اسما بنت عمیس کہتی ہیں میں نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب سیّدہ صلوات اللہ علیہا کا جناب امیر علیہ السلام سے عقد کر دیا تو ان دونوں برگزیدگان خدا کے لیئے دعا میں نہایت مبالغہ کیا اور اونکی دعا میں کسی اور کو شریک نہ کیا اور علی علیہ السلام کے لیئے اسطرح دعا کرتے تھے جسطرح کہ جناب فاطمہ کے لیئے دعا کرتی تھی مؤلف کہتا ہے کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام سزاوار خلافت و امامت ہیں اور ایسے شخص کے ہوتے کوئی دوسرا شخص حاکم اور امام نہیں ہو سکتا اور اس حدیث اخیر سے معلوم ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام دنیا و آخرت میں سیّد و بزرگ خلق تھے اور اسلام و علم و حلم میں سب سے مقدم و افضل تھے پس چاہیے کہ وہی خلیفہ منقول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں نہ یہ کہ جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ دنیا و آخرت میں سردار خلق کریں وہ دنیا میں ایک ادنے شخص کا محکوم ہو اور یہ بھی اس روایت سے ثابت ہوا کہ ابوبکر کا سابق الاسلام ہونا جیسا کہ بعض اشخاص شبہہ کرتے ہیں غلط ہے پانچویں دلیل بیان میں اس بات کی ہے کہ روایات مستفیضہ و اخبار صحیحہ و مقبول اہل سنت سے یہ امر ثابت ہے کہ ہمیشہ حق جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ تھا اور حضرت حق کے ساتھ تھے اور جناب امیر علیہ السلام کبھی حق سے جدا نہوتے تھے چنانچہ مناقب خوارزمی میں ابو لیلی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعد میرے ایک فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تو سب کو چاہیے کہ ملازمت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے اختیار کریں کہ علی حق و باطل کا جدا کرنے والا ہے مؤلف کہتا ہے کہ اس روایت سے ثابت ہوا کہ امیر المومنین علیہ السلام بعد پیغمبر لائق اطاعت اور جدا کنندہ

حق و باطل ہین اور جو خلافت بخلاف رای حضرت واقع ہوئی وہ باطل تہی اور ابن عمر سے
کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو علی سے
دوری کرتا ہے گویا مجہسے دوری کرتاہے اور جو کہ مجہسے دوری کرتا ہی خدا سے دوری کرتا ہی
اور ابو ایوب انصاری سے کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے عمار سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم دیکہو کہ علی علیہ السلام ایک وادی مین جاتے ہین
اور لوگ دوسری وادی مین جاتے ہین تو تم علی علیہ السلام کے ساتہہ جانا اور لوگونکو چہوڑ
دینا کہ علی کسیکو راہ راہِ ضلالت کی ہدایت نہ کرینگے اور اپنا قدم راہ ہدایت سے باہر نہ لیجاینگے
اور کتاب مذکور مین ابوذر سے روایت کی ہی اور ابوذر نے ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی حق کے ساتھ ہی اور حق علی کے ساتہہ ہی آپس مین
یہ دونون جدا نہ ہونگے جبتک کہ حوض کوثر پہ میرے پاس نہ آوین اور ابن حجر کتاب صواعق
مین طبرانی سے روایت کرتا ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ سے سُنا
کہ حضرت کہتے ہین کہ علی قرآن کے ساتہہ ہے اور قرآن علی کے ساتہہ ہے آپس مین یہ دونون
جدا نہ ہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پہ وارد ہون چہٹے ثبوت فضیلت جناب امیر
المومنین کل صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحدید کہ سنیون کا عالم معتبر ہے بیان کرتا ہی کہ قول تفضیل
امیر المومنین علیہ السلام یہ ایک قول ہے قدیم الایام سے کہ صحابہ اور تابعین اس بات کے
قائل تہے کہ امیر المومنین علیہ السلام سب سے افضل ہین اور جملہ صحابہ مین عمار اور مقداد اور
ابوذر اور سلمان اور جابر ابن عبد اللہ اور بریدہ اور ابو ایوب اور سہل بن حنیف اور ابو
الہیثم بن التیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابو الطفیل اور عباس بن عبد المطلب اور بنی العباس
اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب افضل ہین اور زبیر ہی پہلی اسی کا قائل تہا بعد اسکے
پھر گیا اور بنی امیہ سے بہی ایک جماعت قائل ہوئی ہی اون مین خالد بن ولید بن العاص
اور عمر بن عبد العزیز بہی ہین اور ثعلبی کہ سنیون کا بہت بڑا مفسر ہے نقل کرتا ہے کہ

آیہ مصحف بن مسعود میں کہ وہ صحابہ کبار میں سے ہتی اس طرح تھا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور ابن حجر کتاب صواعق محرقہ میں فخر رازی سے روایت کرتا ہی کہ اہلِ بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ چیزون مین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برابر ہین پہلی سلام مین کہ حق تعالے فرماتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اور پھر فرماتا ہے سَلٰمٌ عَلٰۤى اٰلِ يٰسِيْنَ دوسرے تشہد کی صلوات مین تیسری طہارت مین کہ حق تعالے فرماتا ہے طٰهٰ یعنی طاہر اور فرماتا ہی وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا چوتھی صدقے کے حرام ہونے مین پانچوین محبت مین کہ حق تعالے فرماتا ہی فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور فرماتا ہے قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى مؤلف کہتا ہے کہ ابن حجر اور فخر رازی کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ اہل بیت شریک پیغمبر ہین صلوات مین مگر اہلسنت نے اپنی تعصب سے آل کا لفظ صلوات سے نکال ڈالا چنانچہ سب سنیون کی کتابون مین موجود ہے کہ بعد اسم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہر جگہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہین اور آلہ نہین لکھتے دوسری یہ امر ثابت ہوا کہ مثل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اونکے اہل بیت گناہ اور خطا اور نسیان سے پاک ہین تیسرے یہ معلوم ہوا کہ علی اور آل علی علیہم السلام تمام عالم سے اشرف ہین پس یہ لوگ محکوم اور تابع نہین ہو سکتی اور حق الیقین اور باقی کتب امامیہ مین اکثر حدیثین سنیون کی کتب معتبرہ سے لکھی ہین کہ وہ امامت علی بن ابی طالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہین مؤلف نے بخیال اختصار نہین لکھین **مطلب پانچوان** باقی گیارہ امامون کی اثبات حقیت مین بنا بر روایات سنی وشیعہ حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ اطلاق شیعہ کا اوس شخص پر کرتی ہین کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو خلیفہ جانے اور امامیہ اور اثنا عشریہ اوس شخص کو کہتے ہین کہ بارہ امامون کو تا حضرت مہدی صاحب الامر علیہ السلام امام اور خلیفہ خدا ورسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم جانتے ہاین صورت کہ بعد حضرت رسولؐ علی بن ابی طالبؑ امام واجب الاطاعۃ ہین اور
بعد اونکے امام حسنؑ بعد اونکے امام حسینؑ بعد اونکے علی بن الحسین زین العابدینؑ بعد اونکے امام
محمد باقرؑ بعد اونکے امام جعفر صادقؑ بعد اونکے امام موسی بن جعفر الکاظمؑ بعد اونکے علیؑ بن
موسی الرضا بعد اونکے محمد بن علی التقیؑ بعد اونکے علی بن محمد النقی بعد اونکے حسن بن علی العسکری
بعد اونکے حجۃ بن الحسن المہدیؑ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور ان سب اماموں کو معصوم سمجھے
اور یہ اعتقاد کرے کہ حضرت مہدی صاحب الزمان علیہ السلام زندہ اور اکثر خلق کی نظر سے
غائب ہین اور حضرت لابد ظاہر ہونگے اور جمیع بدعتوں کو دور کرینگے اور عالم کو پیرایہ
عدالت کرینگے **مولف** کہتا ہی کہ یہ مذہب حق امامیہ کا ہی اور باقی شیعو نکی فرقون کا حال
بخیال طول نہین لکھا مخفی نہ رہے کہ سوا اس مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی اور سب مذہب
باطل ہین دلیل اس مذہب کے حق ہونے کی اور بارہ ائمہ علیہم السلام کی امامت ثابت کرنیکا
طریقہ مخالفین پہ پانچ طریق سے ممکن ہے کہ حق الیقین مین بکمال تفصیل مذکور ہی خلاصہ
اوسکا تحریر کیا جاتا ہے پہلا طریق بنا بر نص حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اور یہ دو قسم
پر ہے ایک نص اجمالی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ اماموں کی خبر
دی ہے **دوسری** نص تفصیلی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر
علیہ السلام کو خلیفہ کیا اور اون حضرت نے امام حسن علیہ السلام کو اور امام حسن علیہ السلام
نے امام حسین علیہ السلام کو اسی طرح صاحب الزمان علیہ السلام تک ایک امام نے دوسرے
امام کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اس مقام مین نص اجمالی کتب مخالفین سے کسی طرح
مختصرًا لکھی جاتی ہے **پہلی** یہ کہ صاحب جامع الاصول نے صحیح بخاری اور مسلم نے جابر
بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ بعد میرے بارہ امیر ہونگے پس ایک کلمہ ارشاد فرمایا کہ مین نے اوسے نہ سنا
مین نے اپنے باپ سے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا میرے باپ نے کہا کہ حضرت نے

ارشاد فرمایا کہ وہ سب قریش سے ہین اور دوسری روایت مین فرمایا کہ ہمیشہ امر خلق ماضی اور جاری
ہی جبتک کہ بارہ آدمی اونکی حاکم و والے رہین سگے اور مسلم نے لبند دیگر جابر سے روایت کی ہی جابر نے
بیان کیا کہ مین اپنے باپ کے ہمراہ خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین گیا مین نے سُنا
کہ حضرت کہتے تھے کہ ہمیشہ یہ دین عزیز اور غالب اور بلند مرتبہ ہی بارہ خلیفہ تک میرے باپ
نے کہا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے اور مثل اسی مضمون کے ابو حنیفہ اور
عبداللہ بن عمر اور عایشہ سے بھی روایت کی ہی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ
بن عمر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ یہ امامت ہمیشہ قریش ہی مین
رہیگی جبتک کہ مخلوق خدا مین ایک متنفس بھی باقی رہی اور مثل اسکے اکثر حدیثین اہل سنت کی
کتب مین منقول ہین چنانچہ حق الیقین مین چند حدیثین نقل کی ہین اور ہر عاقل یہ امر یقین
جانتا ہے کہ کسی فرقہ مین بجز مذہب شیعہ اثنا عشریہ بارہ امام قریشی نسب نہین ہوی دوسری
طرح یہ ہے کہ احادیث ثقلین اور مثل اونکے جو بکثرت وارد ہین اور فریقین مین متواتر اور
مشہور ہین وہ امامت ائمہ اثنا عشر پر دلالت صریحہ رکھتے ہین چنانچہ منقول ہی کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِی یعنی مین تم مین
دو بزرگ چیزین چھوڑے جاتا ہون کہ ایک ان مین سی قرآن ہے دوسری میرے اہلبیت
یہ سب حدیثین اسی امر پر دلالت کرتی ہین کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متابعت
قرآن اور اہل بیت کا حکم فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ دونو تا روز قیامت ایک دوسری سے
جدا نہ ہونگی تیسری طرح یہ ہے کہ ابن ابی الحدید نے صاحب حلیۃ الاولیا سے روایت کی
ہی اور فضائل احمد بن حنبل مین اور خصایص نطنزی مین بہی مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ زندگانی اوسکے مثل میری زندگانی کی ہو اور مرنا اوسکا
مثل میرے مرنے کی ہو اور جنت عدن کہ خدا نے اوسکو اپنے دست قدرت سے بویا ہے
اور وہ میرا مکان ہے اوس مین ساکن ہو تو چاہئے کہ بعد میری ولایت علی بن ابی طالب

علیہ السلام اختیار کرے اور اماموں اور وصیتوں کے کہ جو اوسکے فرزند ہیں پیروی کرے تحقیق
کہ یہ سب میری عترت ہیں اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں اور میرا علم و فہم خدا نے اونہیں
کرامت فرمایا ہے پس میری امت میں وای ہو اوس جماعت پر کہ جو انکی تکذیب کریں اور درمیان
میں میری اور انکے جدائی سمجھیں اور رعایت میرے انکے حق میں نہ کریں خدا میری شفاعت
ان تک نہ پہونچاے چھٹی طرح یہ ہے کہ زمخشری روایت کرتا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ سرور سینہ و دل ہے میرے اور دو لیسر اوسکے میری میوہ دل
ہیں اور شوہر اوسکا میر النور بصر ہے اور اوسکی اولاد میں سے جو امام ہیں وہ امین پروردگار
ہیں یہ سب امام ایک ریسمان کشیدہ ہیں درمیان خدا کے اور درمیان خلق خدا کے جو شخص انکی
متابعت میں توسل چاہے گا وہ نجات پائے گا اور جو کہ انسے خلاف کریگا اور جدا ہوگا درک سفل
جہنم میں جائے گا اور بعض اور احادیث بھی اس قسم کی کتب اہل سنت میں بکثرت موجود ہیں
مخفی نہ رہے کہ سنیوں کی ان احادیث معتبرہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد نبی امام معصوم
اور برحق یہی بارہ بزرگوار ہیں اس مقام پر مضطر ہو کر اکثر اہلسنت کہتے ہیں کہ ہم بھی ان اماموں
کو واجب الاطاعۃ جانتے ہیں اور یہ اونکا کہنا کذب محض ہے اسلئے کہ اگر ان آئمہ کو واجب
الاطاعت جانتے تو ابن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کہ یہ چاروں آئمہ
معصومین علیہم السلام کے زمانہ میں تھے اور آئمہ کے مخالف تھے سنیوں نے اونہیں اپنا امام
اور مجتہد اور پیشوا کیوں قرار دیا اور آئمہ سے روگردانی کیوں کی چنانچہ ابو حنیفہ کی مناظری
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ مشہور ہیں اور ایک دوسرے دلیل ان معصومین
کے چھوڑ دینے کی یہ ہے کہ اگر سنیو کی کتابیں انصاف سے دیکھی جائیں تو ہر مقام پر ابن
ادریس شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کا اجتہاد اور اونکی روایتیں موجود
ہیں اور آئمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کے احادیث کا کیا ذکر کسی مقام پر نام
بھی نہیں ہے اور بعض متعصبین کہ جو زیادہ عداوت رکھتے ہیں اونہوں نے بارہ امام

کے معنی بدل دئیے اور چند بادشاہان بنی امیہ کے اسما کہ جنکا فسق و فجور اور ظلم و خونریزی
مشہور آفاق ہے اونہیں بارہ امام شمار کیا چنانچہ جناب مستطاب افضل العلما سید محمد عباس
صاحب کتاب شریف جواہر عبقریہ میں لکھتے ہیں کہ خلفای حضرت خیر الانبیا موافق احادیث متفق علیہا
کہ متواتر بالمعنی ہیں بارہ آدمی ہوتے ہیں اس مقام پر کلام اہلسنت کا اضطراب رکھتا ہے بعض نے
اہل سنت نے مثل قاضی عیاض و شیخ الاسلام لکھا ہے کہ بارہ امام سے مراد یہ لوگ ہیں
خلفاء اربعہ اور معاویہ اور یزید اور عبد الملک اور اوسکے چارون بیٹے یعنی ولید اور سلیمان
اور ہشام اور یزید اور اوسکا بیٹا ولید لیکن ہر عاقل منصف یقین جانتا ہے کہ مراد پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ خلیفہ سے آئمۂ طاہرین علیہم السلام ہیں اور خلفای بنی امیہ
اور بنی عباس تو بکثرت ہیں بارہ شخص نہیں ہیں اپنی طرف سے بارہ اشخاص تجویز کرنا دعوی
بے دلیل و بے اصل ہے علاوہ اسکے سوائے ہماری ائمہ کے یہ اشخاص کہ جو خلیفہ قرار دئے
گئے ہیں افعال شنیع انکے و نسب رذیل انکا کتب اہل سنت میں مذکور ہے چنانچہ تفصیل اسکی
جواہر عبقریہ میں مسطور ہے طریق دوسرا اثبات امامت کا افضلیت ہے اسواسطے کہ یہ
حضرات افضل و بہترین اہل زمین تھے چنانچہ کتب اہل سنت میں بھی فضائل انکے موجود ہیں
اور بخصوص ان بارہ امام کے فضائل میں اہل سنت نے اکثر کتابیں تالیف کی ہیں ازانجملہ
فصول مہمہ فی فضائل الائمہ اور صواعق محرقہ وغیرہ ہے اور ان احادیث کے دیکھنے سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان بارہ امام کا عالم میں نظیر نہ تھا اور خاصۃً حسنین اور جناب امیر
علیہ السلام کے فضائل سنیون نے بکثرت نقل کئے ہیں پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو بہترین
اہل روئے زمین ہو وہ رعیت ہوجائے اور جو رتبہ میں کم ہو وہ امام ہوجائے کہ یہ امر
عقلاً کبھی جائز نہیں ہوسکتا طریق تیسرا عصمت ہے مخفی نہ رہے کہ علمانے بدلائل عقلیہ
و نقلیہ ثابت کیا ہے کہ امام کا ہر گناہ سے معصوم و پاک ہونا واجب ہے اور کوئی فرقہ
تمام عالم میں عصمت امام کا قائل نہیں ہے بجز فرقہ شیعہ اور کوئی شخص عالم میں ایسا

نہین ہے کہ اوسکو لوگ معصوم جانین بجز ان بارہ امام علیہم السلام کے پس سوا انکے اور کوئی امام نہین ہوسکتا اور اہل سنت تو جناب پیغمبر کو بھی معصوم نہین جانتے تا بہ ابوبکر و عمر چہ رسد پس معلوم ہوا کہ سب مذہب باطل ہین اور مذہب شیعہ حق ہے طریق چوتھا معجزہ ہی چنانچہ ہر امام سے ان بارہ امامون مین سے معجزات بے انتہا ظاہر ہوئے اور واقعیت معجزات شیعون مین درجۂ تواتر کو پہونچی ہے بلکہ مخالفین مین بھی متواتر ہین چنانچہ ابن طلحہ شافعی نے مطالب السئول مین اور ابن صباغ نے فصول مہمہ مین اور جامی نے شواہد النبوۃ مین اور باقی علمائے ان آئمہ کے اکثر معجزات نقل کئے ہین مگر لفظ معجزہ کا اطلاق نہین کیا ہی بلکہ کرامت کہتے ہین اگر اہلسنت یہ کہین کہ ہمارے مذہب مین شیعونکے معجزات متواتر نہین ہین اسوجہ سے ہم انکو صحیح نہین جانتے اور انکا اعتقاد نہین لاتے تو جواب اسکا یہ ہی کہ جسطرح منکرین و کفار جناب رسالتمآب صلعم کے معجزونکو متواتر و صحیح نہین جانتے اور اعتقاد نہین لاتے اسیطرح اہلسنت بھی آئمہ کے معجزات کو صحیح و متواتر نہین جانتے پس جو جواب کہ اہلسنت کفار و منکرین معجزات جناب رسالتمآب کو دینگے وہی جواب شیعہ بھی سنیونکو اثبات معجزات آئمہ معصومین علیہم السلام مین دینگے اور طریق اثبات امامت بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکھی

مطلب چھٹا بارہوین امام جناب صاحب الزمان علیہ السلام کے حال مین اور حضرت کی کیفیت غیبت و ظہور مین کتب سنی و شیعہ سے جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار کے تیرہوین جلد مین حضرت کا حال بتفصیل ذکر کیا ہے اس مقام پر آگاہی مومنین کے لئے مختصر نقل کیا جاتا ہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ شیخ صدوق محمد بن بابویہ بسند صحیح احمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہین کہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ مین خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین حاضر ہوا مین چاہتا تھا کہ اون حضرت سے سوال کرون کہ بعد آپ کے کون امام ہوگا حضرت نے میرے سوال سے پیشتر فرمایا کہ اے احمد خدا نے جس روز سے کہ آدم پیدا کیا ہے اب تک زمین کو حجت سے خالی نہین رکھا اور تا روز قیامت خالی نرکھیگا و حجت خدا خلق پر ضرور ہوگا کہ اوسکی برکت سے حق تعالے زمین کے بلا دفع

کو دفع کرے اور بسبب اوسکے آسمان سے مینہہ برسائے اور برکتہائ زمین کو روئیدہ کرے
مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ بعد آپ کے کون خلیفہ اور امام ہوگا حضرت اوٹھے اور
دولت سرا مین تشریف لے گئے اور پھر باہر رونق افزا ہوے ایک صاحبزادہ تین برسکا
مثل ماہ شب چہاردہ حضرت کی دوش مبارک پر تہا حضرت نے فرمایا کہ ای احمد یہی بعد میرے
امام ہے اور اگر تو خدا اور حجتہائ خدا کے نزدیک گرامی نہ ہوتا تو مین تجھے اس فرزند کو نہ دکہاتا
اس فرزند کا نام اور کنیت موافق نام اور کنیت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
اور یہ فرزند زمین کو پر از عدل کریگا بعد اسکے کہ زمین ظلم وجور سے مملو ہوجاے اے احمد
مثل اس فرزند کے اس امت مین مثل خضر اور ذوالقرنین کی ہے اور خدا کی قسم کہ یہ فرزند
میرا غیبت کبری اختیار کریگا اور اسکی غیبت مین ہلاک ہونے اور گمراہ ہونے سے نجات
نہ ملیگی مگر اوس شخص کو کہ جسے خدا ثابت قدم رکہے اور اسکی امامت کا قائل ہوا اور حق تعالے
اوسے توفیق دے کہ جو اسکی زمانہ فرج اور تعجیل ظہور کی دعا کرے مین نے عرض کی کوئی
معجزہ یا کوئی علامت ظاہر ہوسکتی ہے تاکہ مجھے اطمینان قلب ہوجاے پس وہ صاحبزادہ
زبان عربی مین بکمال فصاحت گویا ہوا اور ارشاد فرمایا کہ مین ہون بقیہ خدا زمین مین اور
دشمنان خدا سے انتقام لینے والا حضرت نے فرمایا کہ اس معجزے کو مشاہدہ کرنیکے بعد اب
کسی سے حالات اسکی دریافت نہ کرنا احمد کہتے ہین کہ مین خدمت امام علیہ السلام سے
مسرور وشاد کام پھرا اور دوسرے دن پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے
عرض کیا یا ابن رسول اللہ سرور میرا اوس چیز سے کہ جو آپ نے مجھپر انعام فرمائے زیادہ ہے
لیکن آپ ارشاد فرمائے کہ اس حجت خدا مین سنت خضر وسنت ذوالقرنین کیا ہے حضرت
نے فرمایا کہ ای احمد وہ سنت طول غیبت ہے مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ اسکی غیبت
طولانی ہوگی حضرت نے فرمایا ہان قسم بحق پروردگار عالم اسقدر طول ہوگا کہ اکثر لوگ
جو اسکی امامت کے قائل ہونگے وہ دین حق سے پھر جاوینگے اور باقی نہ رہے گا دین

حق پر مگر وہ شخص کہ خدا نے عہد ولایت ہمارا روز میثاق اوس سے لیا ہوا اور اوسکی دل مین
قلم صنعت سے ایمان کو لکھا ہوا اور اوسکو روح ایمان کے ساتھ مؤید کیا ہو اے احمد یہ امر
امور غریبہ خدا مین سے ہے اور ایک راز ہی رازہاے پنہان خدا سے اور ایک غیبت ہے
غیبتہاے خدا مین سے پس جو کچھ مین نے تجھے عطا کیا ہے اوسے لے اور پوشیدہ رکھ او
شکر خدا بجا لا تا روز قیامت مقام علیین مین ہمارا رفیق ہوا اور یعقوب بن منقوص سے
روایت کی ہے اونہون نے بیان کیا کہ مین ایک روز خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ
السلام مین شرف یاب ہوا حضرت تخت پر بیٹھے تھے اور اوس تخت کے دہنی طرف ایک حجرہ
تہا اور اوس حجرہ کے دروازے پر پردہ پڑا تہا مین نے عرض کی اے آقا میرے بعد آپ
کے اس امر امامت کا صاحب کون ہے حضرت نے فرمایا پردے کو اوٹھا جب مین نے پردہ
اوٹھایا تو ایک صاحبزادہ باہر تشریف لایا کہ قد مبارک اوسکا تقریباً پانچ بالشت کا تہا اور
سن شریف اوسکا آٹھ برس یا دس برس کا ہوگا جبین مبارک اوس صاحبزادیکی کشادہ
تھی اور روئے اقدس سفید اور دیدہاے انور درخشان اور دستہاے مطہر قوی او
زانوہاے مبارک پیچیدہ اور دہنی رخسار پر ایک تل تہا اور سر پر ایک کاکل تھی وہ صاحبزادہ
آکر اپنے پدر بزرگوار کے زانو پر جلوہ افروز ہوا حضرت نے فرمایا کہ تمہارا امام یہی ہے پس
وہ صاحبزادہ اوٹھا حضرت نے فرمایا اے فرزند گرامی وقت معلوم تک کہ تیری ظہور کے
لئے مقرر ہوا ہے چلا جا مین دیکہتا تھا کہ وہ صاحبزادہ داخل حجرہ ہوا بعد اسکے حضرت
نے فرمایا اے یعقوب حجرہ کو دیکہہ مین داخل حجرہ ہوا لیکن مین نے کسی کو اوس حجرہ
مین نہ دیکھا اور سنیون کی اکثر کتابون مین اس طرح کے احادیث موجود ہین کہ جو
حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خبر دیتے ہین چنانچہ داؤد نے مسند مین اور ترمذی
نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر عمر دنیا سے ایک روز باقی رہجائیگا تو ہر آئینہ خدا اس روز کو طولانی کریگا یہانتک

کہ میری امت سے یا میرے اہلبیت سے ایک شخص ظاہر ہو کہ نام اوسکا موافق میرے نام کے ہوگا اور وہ زمین کو عدالت سے مملو کرے گا جسطرح کہ ظلم و جور سے مملو ہوگے اور مثل اسی روایت کے ابو ہریرہ سے بھی منقول ہے اور سنن ترمذی مین ابو اسحق سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک روز اپنے فرزند امام حسین علیہ السلام کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ میرا فرزند سید اور سردار قوم ہے چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی اسکا نام سید رکھا ہے اور صلب سے اسکے ایک شخص پیدا ہوگا کہ نام اوسکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کا نام ہے اور وہ خلقت مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ سے نہایت مشابہ ہوا اور کوئی فرد بشر اوسکا شبیہ نہین ہے اور وہ زمین کو برابر عدل کرے گا حافظ ابو نعیم کہ مشہورین محدثین مین سے ہے چالیس حدیثین سنیون کی صحاح مین سے روایت کرتا ہے کہ وہ سب مشتمل ہین صفات اور احوال اور اسم و نسب جناب صاحب الزمان علیہ السلام پر اور اون حدیثون مین سے ایک یہ حدیث ہی کہ خلاصہ مضمون اوسکا یہ ہی کہ علی بن حلال اپنے باپ سے روایت کرتا ہی کہ مین خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اوسوقت حاضر ہوا کہ حضرت دنیا سے مفارقت فرمایا چاہتے تھے اور جناب فاطمہ حضرت کے سر کے پاس بیٹھے تھین اور روتی جاتی تھین جب سیدہ کے رونے کی آواز بلند ہوی تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکی طرف سر اقدس بلند کیا اور فرمایا کہ اے حبیبہ میرے تمہارے رونے کا کیا سبب ہے فاطمہ نے عرض کی مین ڈرتی ہون کہ بعد آپ کے امت آپ کی مجکو ضایع کریگی اور میری رعایت نہ کریگی حضرت نے فرمایا اے حبیبہ میرے تو نہین جانتی کہ خدا نے جب زمین پر نظر کی تو اپنے بندون مین سے تیرے باپ کو برگزیدہ کیا اور اوسکو مبعوث برسالت فرمایا پھر دوبارہ نظر کی تو اوسوقت تیرے شوہر کو برگزیدہ کیا اور مجھپر وحی نازل فرمائی کہ مین اوس سے تیرا نکاح کردون اے فاطمہ خدا نے مجھکو سات خصلتین عطا کی ہین

کہ مجھہ سے پہلے نہ کسی کو عطا فرمائے ہیں اور نہ عطا فرمائے گا مین خاتم پیغمبران
ہون اور خدا کے نزدیک گرامی ترین اور محبوب ترین خلق ہون اور مین تیرا پدر
ہوا۔ اور میرا وصی خدا کے نزدیک بہترین اوصیا اور محبوب ترین اوصیا ہے اور
میرا چچا خدا کے نزدیک بہترین شہدا اور محبوب ترین شہدا ہے اور وہ تیرے
شوہر کا بھی عم بزرگوار ہے اور وہ شخص بھی مجھہ سے ہے کہ جسے خدا نے دو پر
عنایت کئے ہین کہ وہ بہشت مین ملائکہ کے ساتھہ پرواز کرتا ہے اور وہ تیرے
باپ کا چچازاد بھائی ہے اور تیرے شوہر کا برادر جلیل القدر ہے اور
تیرے دو نو بیٹے حسن و حسین کہ جو سبطین امت و بہترین جوانان اہل بہشت ہین وہ
بھی میری نسل سے ہین اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جس نے مجھے مبعوث کیا کہ باپ ان
دونون کا ان دونو سے بہتر ہے اور اے فاطمہ مین قسم کہاتا ہون اوس خدا کی کہ جس
خدا نے مجھکو بحق و راستی پیغمبری کے لیئے بہیجا ہے کہ حسنین علیہما السلام کی اولاد مین
مہدی امت پیدا ہوگا اور وہ اوسوقت مین ظاہر ہوگا کہ دنیا ہرج و مرج سے مملو ہوگی اور
فتنہ و فساد ظاہر ہونگے اور ہدایت کی راہین بند ہوجائینگی اور ایک دوسرے کو باہم دگر
غارت کرینگے اور نہ کوئی پیر بچہ پر رحم کریگا اور نہ بچہ کسی بزرگ کی تعظیم کریگا اسوقت
حق تعالے حسین کے فرزندون مین سے اوس شخص کو ظاہر فرمائے گا کہ جو قلعہ ہاے
ضلالت کو فتح کرے اور وہ قلوب کہ جو حق سے غافل ہین اونہین مفتوح کرے گا اور
جس طرح کہ مین نے دین ہدا پر قیام کیا اوسی طرح وہ بھی آخر زمانہ مین دین ہدا پر قیام
کرے گا اور جسطرح زمین جور و ظلم سے مملو ہوگی اوسی طرح وہ اوس زمین کو پر از عدل
کرے گا اے فاطمہ اندوہناک نہ ہو اور نہ رو خدا تجھپر میری نسبت رحیم تر اور مہربان
تر ہے بسبب اوس منزلت کے کہ جو تجھے میرے نزدیک حاصل ہے اور بسبب اوس محبت
کے کہ جو تیری طرف سے میری دل مین جاگزین ہے اور خدا نے تجھے اوس شخص کے

ساتھ ترجیح فرمایا ہی کہ حسب اوسکا کل مخلوق سی بزرگ تر اور نسب اوسکا سب سی گرامی تر ہی اور وہ رعیت کے نسبت رحیم ترین مردم اور برابر تقسیم کرنے مین عادل ترین مردم ہی اور احکام الٰہی کی نسبت بینا ترین مردم ہے مین نے خدا سے سوال کیا ہی کہ تو میرے اہل مین سب سے پہلے مجھسے ملحق ہو اور علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ فاطمہ بعد وفات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچھتر روز زندہ رہین اور بعد اسکے اپنے والد ماجد سے ملحق ہو گئین مولف کہتا ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مہدی کی نسبت حضرت حسنین علیہما السلام کیطرف اس جہت سی فرمای کہ حضرت ان دونو بزرگوارون کے نسل سی ہین چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی بیٹی تہین الغرض حضرت مہدی علیہ السلام کی خبر سنیون کی روایات سے صاف ظاہر اور حضرت کی خبر ولادت بہی کتب اہل سنت مین مثل فصول مہمہ وغیرہ موجود لکن مقام تعجب ہے کہ اہل سنت ان احادیث پر نظر نہین کرتی اور حضرت کا انکار کرتے ہین کبہی اسکا تعجب ہی کہ اسقدر عمر کیونکر ہو سکتی ہی اور حضرت کیون غایب ہین حالانکہ دلایل و براہین اور جواب شبہات مخالفین شیعون کی کتب مین موجود ہین چنانچہ بحار کی تیرہوین جلد اور حق الیقین اور جواہر عبقریہ اور استقصاء الافحام مین یہ بحث بتفصیل مذکور ہے سوا اسکے اہل سنت انبیا مین حضرت خضر حضرت الیاس حضرت ادریس حضرت عیسی علیہم السلام اور اشقیا مین شیطان اور دجال وغیرہ کو آجتک زندہ جانتے ہین مگر بسبب تعصب جناب صاحب الزمان علیہ السلام کے زندہ رہنے کا انکار کرتے ہین حالانکہ جس طرح یہ انبیا زندہ ہین اوسی طرح صاحب الامر علیہ السلام کا زندہ رہنا بہی مقام تعجب نہین ہو سکتا اور اہل سنت کا یہ کہنا کہ اگر جناب صاحب الزمان پیدا ہو چکے ہین اور زندہ ہین تو کیون غایب ہین جواب اسکا یہ ہی کہ ہر فعل نبی اور امام کی مصلحت ہمکو معلوم ہونا ضرور نہین ہے جس طرح بمصلحت شعب ابی طالب مین یا غار مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غائب ہوے تہے یا اور انبیا بہی مثل حضرت موسی و عیسی و ادریس و یونس بمصلحت بنا بر حکم خدا غایب ہوی تہی اوسی طرح امام زمان بہی بمصلحت بنا بر حکم خدا غایب ہین پس جو جواب

ان انبیا کی غیبت کا اہلسنت دینگے وہی جواب امام زمانؑ کی بھی غیبت کا ہوگا اور مثال امام زمانؑ کی
بعینہ مثل آفتاب کے ہے کہ کسی شہر مین آفتاب نکلتا ہے اور کسی شہر مین بسبب ابر کے نظر نہین آتا مگر
باوجود ابر نور آفتاب سے لوگ منتفع ہوتے ہین اگر کوئی احمق کہے کہ آفتاب آسمان پر ہے ابر مین کیون
غایب ہوگیا اور ابر مین غایب ہونے سے کیا نفع ہے تو یہ کلام اوسکا لغو ہوگا لوگ اوسی مجنون کہینگے
اسی طرح دشمنان اہلبیت کا بھی یہ مقولہ کہ اگر جناب صاحب العصر علیہ السلام پیدا ہوچکے ہین تو کیون غایب
ہین اور حضرت کی امامت کا اس حال مین کیا فایدہ ہے قابل اعتنا نہین ہوسکتا حضرت کے قدم کی
برکت سے انواع و اقسام کی بلائین دفع ہوتے ہین گنہگارون پر عذاب نازل نہین ہوتا مومنین بسبب
انتظار ظہور مثاب ہوتے ہین منکرین کی قلوب و ایمان کا امتحان ہوتا ہے وہ مستحق جہنم ہوتے ہین
زمین پر مینہ برستا ہے زمین سے دانہ پیدا ہوتا ہے زمین پر برکتین نازل ہوتی ہین اسی طرح وجود
حضرت کی برکت سے بیشمار فائدے پہونچتے ہین جیسا کہ زمانہای سابق مین وجود انبیا سے تمام
عالم مین فیض پہونچتا تھا اگرچہ وہ غائب یا مظلوم رہتے تھے چنانچہ قول خداوند عالم مَا كَانَ
اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اس مطلب پر شاہد ہے مطلب ساتوان بیان رجعت

مطلب ۷ بیان رجعت

مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہے ضروریات مذہب امامیہ سے اقرار رجعت ہے یعنی قیامت کے
پہلے زمانہ حضرت قائم علیہ السلام مین ایک جماعت نیکون کی اور ایک جماعت بدون کے محشور ہوگی
نیکون کو اسلیے زندہ کرینگے کہ وہ زمانہ دولت ائمہ دیکھکر خوش ہون اور کسی قدر دنیا مین حسنات کا
صلہ پاوین اور بد اسلیے زندہ کیے جائینگے تاکہ عذاب دنیا مین قبل از عذاب آخرت مبتلا ہون اور
وہ سلطنت کہ جسکی نسبت راضی نہ تھی کہ اہلبیت کو پہونچے وہ اہلبیت کے اختیار مین دیکھین اور شیعیان
اہلبیت دشمنان دین سے انتقام لین اور باقی مخلوقات قبرون مین رہینگے یہانتک کہ قیامت مین
محشور ہون چنانچہ احادیث مین وارد ہوا ہے کہ رجعت مین رجوع نہین کرتا مگر وہ شخص کہ جو محض ایمان
رکھتا ہو یا محض کفر رکھتا ہو لیکن اور مخلوق اپنے حال پر چھوڑ دیے جائینگے اور شیخ ابن بابویہ کتاب
من لا یحضر مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ وہ شخص ہمسے نہین ہے کہ

جو رجعت کا ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نجانتا ہو اور مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ مین نے کتاب بحار
مین دو سو حدیثون سے زائد چالیس مصنفین علماے امامیہ سے کہ وہ پچاس اصل معتبر ہین ایراد کرتے
ہین لکھی ہین جس شخص کو شک ہو اوس کتاب کی طرف رجوع کرے اور جو آیتین کہ تفسیر اونکی رجعت
ہوئی ہے وہ متعدد ہین بخیال اختصار چند آیتین لکھی جاتی ہین (۱) يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ
فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا یعنی جس روز کہ مبعوث کرینگے ہم ہر امت مین کی
ایک فوج اوس جماعت سے کہ جو تکذیب کرتے ہین ہماری آیات کے اور احادیث کثیرہ مین حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ یہ آیہ رجعت کی باب مین نازل ہوا ہے کہ خدا ہر امت
سے گروہ گروہ زندہ کریگا اور آیہ قیامت یہ ہی کہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہی وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ
نُغَادِرْ مِنْهُمْ یعنی محشور کرینگے ہم اونکو پس نہ چہوڑینگے ہم ایک کو بہی ان مین سے کہ زندہ نہ کرین
حضرت نے فرمایا کہ مراد آیات سے امیر المومنین اور ایمہ علیہم السلام ہین دوسرے حق تعالی فرماتا ہی
وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا
بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ یعنی جس وقت کہ واجب ہو عذاب خدا اوپر اونکے یعنی جسوقت کہ نازل ہو عذاب اونپر
نزدیک قیامت کے باہر لاینگے واسطے اونکے ایک دابہ زمین سے کہ باتین کرے اونسے تحقیق کہ لوگ
تہے کہ ہماری آیات کا یقین نہ رکہتے تہے احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ اس مقام پر دابہ سے مراد
حضرت امیر المومنین ہین کہ حضرت قریب قیامت ظاہر ہونگے اور عصاے موسیٰ اور انگشتری سلیمان
اونکے پاس ہوگی اور عصا کو مومن کی آنکھون کی درمیان مین لگاینگے کہ اوس سے نقش ہو جاے گا
کہ یہ شخص مومن ہی حقا اور انگوٹھے کو کافر کی دونون آنکھون کے درمیان مین لگاینگے کہ اوس سے نقش
ہو جائے گا کہ یہ شخص کافر ہی حقا اور سنی بہی مثل ان اخبار کے اپنی کتب مین عمار اور ابن عباس
وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور صاحب کشاف نے بہی روایت کی ہی کہ دابہ مقام صفا سے باہر
نکلے گا اور اوسکے پاس عصاے موسیٰ اور انگشتری سلیمان ہوگی پس عصا کو محل سجود مومن پر یا
دو آنکھونکے درمیان مین لگائیگا اوسوقت ایک نقطہ سفید پیدا ہوگا کہ تمام موںہہ اوس مومن کا

نقطہ سے مانند ستارہ درخشان روشن ہوجائیگا کہ اوسکے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا جائیگا
مومن اور انگوٹھی کو بینی کافر پر لگائیگا پس وہ مقام سیاہ ہوجائے گا اور بسبب اوسکے تمام مونھہ
سیاہ معلوم ہوگا یا اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا جائے گا کافر اور صاحب کشف
لکھتا ہے کہ بعض قرأت تکلمہم بے تشدید پڑھتے ہین یعنی جراحت کریگا اونکو اور احادیث سنی و شیعہ
مین یہ امر متواتر ہے کہ حضرت امیر المومنین مکرر خطبون مین فرماتے تھے کہ مین صاحب عصا و میسم
ہون یعنی جس چیز سے داغ کرتی ہین اور سنی ابوہریرہ اور ابن عباس اور اصبغ بن نباتہ وغیرہ سے
روایت کرتے ہین کہ دابۃ الارض حضرت امیر المومنین ہین اور ابن ماہیار نے کتاب مانزل من
القران فی الائمہ مین اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ اصبغ کہتے ہین معاویہ میری طرف مخاطب
ہوا اور اوسنے کہا کہ تم گروہ شیعہ گمان کرتے ہو کہ دابۃ الارض علے ابن ابی طالب ہین مین نے کہا
کہ ہم تنہا نہین کہتے یہودی بہی یہی کہتے ہین معاویہ نے ایک عالم یہود کو بلایا اور پوچھا کہ تم
اپنی کتابون مین ذکر دابۃ الارض پاتے ہو اوسنے کہا ہان معاویہ نے کہا دابۃ الارض کیا چیز ہی
اونہون نے جواب دیا کہ وہ ایک شخص ہی معاویہ نے کہا کہ جانتے ہو اوسکا کیا نام ہے اونہون
نے بیان کہ الیا معاویہ نے کہا الیا علی سے نزدیک ہے تفسیری قول حق تعالے اِنَّ الَّذِی
فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ یعنی تحقیق کہ جسنے تجہپر واجب کیا قرآن کو ہر آئینہ تجھکو پہیریگا
طرف محل عود کے اور احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ اس آیہ سے رجعت حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ جانب دنیا عالم رجعت مین مراد ہے حق الیقین مین منقول ہے کہ سعید بن عبد اللہ نے
بصائر مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ شیطان نے خدا سے سوال کیا کہ مجھے
اوس روز تک مہلت دی کہ جس روز قیامت مین آدمی زندہ کیئے جائین حق تعالے نے فرمایا کہ
تجھکو مہلت دی مین نے روز وقت معلوم تک جب وہ روز معلوم ہوگا تو شیطان مع تابع
ظاہر ہوگا اور اتباع شیطان سے مراد وہ لوگ ہین کہ جن لوگون نے روز خلقت آدم سے تا روز
رجعت آخری جناب امیر علیہ السلام متابعت شیطان کی ہے راوی نے پوچھا کہ جناب امیر کے لیئے

کیا بہت سی رجعتین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ ہان بہت سی رجعتین ہونگی اور جو امام جس زمانہ مین
تہا اوس زمانے کے اشخاص نیک و بد اوس امام کے ساتھ رجعت کرینگے تاکہ حق تعالی مومنونکو کافرونپر
غالب فرما دے اور مومنین اونسے انتقام لین پس جب وہ روز ہوگا کہ حضرت امیر علیہ السلام مع
اصحاب رجعت فرمائینگے اور شیطان بھی مع اتباع قریب کوفہ کنار آب فرات آئے گا اور باہم ملاقات
ہوگی تو ایسی لڑائی ہوگی کہ کبھی نہ ہوئی ہو گویا مین دیکھتا ہون کہ کچھ اصحاب حضرت کے سو قدم
پیچھے ہٹگئے ہین اور بعضون نے اپنے پاؤن فرات مین ڈالدیئے ہین اس اثنا مین ایک ابر آسمان سے
اوترے گا کہ وہ ملائکہ سے مملو ہوگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے ہاتھ مین ایک حربۂ نور
ہوگا اور حضرت اوس ابر کے سامنے ہونگے جب نظر شیطان رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ پر پڑیگی
تو پچھلے پاؤن بھاگے گا اوسوقت اوسکی اتباع کہینگے کہ اب تو فتح ہوچکی تو اب کہان بھاگا جاتا ہی
شیطان جواب دیگا کہ مین وہ دیکھتا ہون کہ تم تو اوسکو نہین دیکھتے مجھے خداوند عالم سے خوف معلوم
ہوتا ہی پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ شیطان کے قریب تشریف لیجائینگے اور ایک حربہ اوسکے
دونون شانون کے درمیان مین مارینگے کہ شیطان اور اوسکے سب اصحاب ہلاک ہوجائینگے بعد اسکے
سب بندگان خدا خدا کی بوحدانیت پرستش کرینگے اور کسیکو خدا کا شریک بنا ئینگے اور جناب امیر علیہ
السلام چوالیس ہزار برس بادشاہی کرینگے یہانتک کہ حضرت کی ایک ایک شیعہ سے ایک ایک ہزار
لڑکی پیدا ہونگی پس اوسوقت وہ باغ سبز جنکو حق تعالے نے سورہ رحمان مین فرمایا ہی مُدْهَامَّتَانِ
مسجد کوفہ کے دوجانب پیدا ہونگے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حساب خلائق
ایام رجعت مین قبل از قیامت جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ پہلے جو شخص کہ رجعت فرمائیگا حضرت امام حسین علیہ السلام ہونگے اور
اتنی مدت بادشاہی کرینگے کہ بسبب پیری حضرت کی ابرو آنکھون پر لٹک آئینگے علی بن ابراہیم
نے اپنے تفسیر مین شہر بن حوشب سے روایت کی ہی کہ حوشب نے بیان کیا کہ مجھسے حجاج نے کہا
کہ قرآن مین ایک آیت ہے کہ اوسکی تفسیر نے مجھکو عاجز کیا ہی اور اوسکے معنی میری سمجھ مین نہین

آتی وہ آیت یہ ہے وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ
یعنی کوئی نہین ہی اہل کتاب سی مگر یہ کہ ایمان لاتا ہی ساتھ حضرت عیسیٰ کے قبل اپنے مرنے کی حالانکہ قسم بخدا
کہ مین حکم کرتا ہون قتل یہودی ونصرانی کے لئے اور مین اوسکے لبون کو دیکھتا رہتا ہون مگر اوسکے
لب جنبش نہین کرتے یہانتک کہ یہودی یا نصرانی مرجاتا ہی مین نے کہا کہ ای امیر اس آیت کے یہ معنی
نہین ہین جو تم سمجھے ہو اوسنے کہا پھر کیا معنی ہین مین نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیش
از قیامت آسمان سے نازل ہونگے پس کوئی یہودی ونصرانی باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کے
ساتھ اونکے مرنے سے قبل ایمان لائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام زمان علیہ السلام کے پیچھے
نماز پڑھینگے حجاج نے کہا وای ہو تجھپر تو نے یہ معنی کسی سے سنی ہین مین نے کہا کہ یہ معنی مین نے امام محمد باقرؑ
سے سُنی ہین حجاج نے کہا قسم بخدا یہ معنی جو تجھے حاصل ہوی ہین چشمہ صاف سے حاصل ہوسے ہین
قطب راوندی وغیرہ نے بواسطۂ جابر امام محمدؑ باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ امام حسین علیہ السلام
نے کربلا مین قبل اپنی شہادت کے فرمایا کہ میرے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے ارشاد
فرمایا کہ اے فرزند تجھکو عراق کی طرف لیجاینگے اور وہ زمین کہ جہان پیغمبرون اور وصیون نے باہم ملاقات
کی ہے پاکرینگے اور اوس زمین کو عمورا کہتے ہین وہان تو شہید ہوگا اور تیرے ساتھ تیرے اصحاب
کی بھی ایک جماعت شہید کی جائیگی لیکن اون سبکو زخمہاے نیزہ وشمشیر کی اذیت محسوس نہ ہوگی جس طرح
کہ حق تعالےٰ نے حضرت ابراہیم پر آگ سرد کردی تھی اوسی طرح آتش جنگ تجھپر اور تیرے اصحاب پر سرد
کردے گا بعد اوسکے حضرت نے فرمایا بشارت وخوشنودی ہو تم لوگون کو کہ ہم اپنے پیغمبر کے پاس جاتے
ہین جبتک خدا چاہیگا اوسوقت تک خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہینگے پس پہلا وہ شخص
کہ جو زمین شق ہوکر نکلیگا وہ مین ہون اور میرا نکلنا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام اور امام آخر الزمان
کا نکلنا ایک زمانے مین ہوگا بعد اسکے گروہ ملائکہ جو کبھی زمین پر نہ اوترے ہونگے ہمراہ جبرئیل
ومیکائیل واسرافیل ولشکر ملائکہ مجھپر نازل ہونگے اور محمدؐ اور علیؑ اور مین اور بھائی میرے اور کل
وہ لوگ جنپر خدا نے منت رکھی ہی انبیا اور اوصیا مین سی اسپان ابلق نور پر کہ قبل اسکے کوئی فرد بشر

مخلوقات سے اونپر سوار نہین ہوا ہو سوار ہونگے پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ علم نبا اور شمشیر مہدی
قائم علیہ السلام کے ہاتھ مین دینگے بعد اسکے جو خدا چاہیے گا وہ ہم دیکھینگے پس حق تعالے مسجد کوفہ سے
ایک چشمہ روغن اور ایک چشمہ آب اور ایک چشمہ شیر جاری کریگا پس اسوقت امیر المومنین علیہ السلام جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی تلوار مجھکو دینگے اور مجھے جانب مشرق اور مغرب بھیجینگے پس جو دشمن خدا
ہوگا اوسکو مین قتل کرونگا اور جس بت کو پاونگا جلا دونگا یہانتک کہ زمین ہند مین پہونچکر کل بلاد
ہند فتح کرونگا اور حضرت دانیال اور یوشع پیغمبر زندہ ہوکر خدمت جناب امیر علیہ السلام مین آئینگے
اور کہینگے کہ خدا اور رسول خدا نے اون چیزون مین کہ جو جو وعدے کئے تھے راست فرمایا تھا پس ستر
آدمی اونکے ہمراہ بصرہ کی طرف روانہ ہونگے اور جو کوئی مقابلہ ور مقاتلہ مین آئے گا اوسکو قتل
کرینگے اور ایک لشکر جانب روم روانہ کرینگے کہ وہ فتح یاب ہوگا پس ہر حیوان حرام گوشت کو مین
قتل کرونگا یہانتک کہ سوا نیکون اور طیب کی روی زمین پر کوئی شی باقی نہ رہیگا اور مین جزیہ برطرف
کرونگا اور یہود و نصاری اور تمام ملل کو اختیار دونگا خواہ اسلام قبول کرین خواہ شمشیر اختیار کرین پس جو
مسلمان ہوگا اوسی نیکی پیش آونگا اور جو اسلام نہ لائیگا اوسکو قتل کرونگا اور کوئی شیعہ ہمارا نہ ہوگا
مگر یہ کہ خدا ایک فرشتہ اوسکی طرف نازل کرے گا کہ اوسکے منھ سے خاک دور کرے اور مکان اور
عورتین اوسکی اوسی بہشت مین دکھا دے اور ہر نابینا اور ہر اپاہج اور ہر صاحب بلا کو خدا ہم اہل
بیت کی برکت سی نجات دے گا اور حق تعالے آسمان سے زمین کی طرف اسدرجہ برکات نازل
کرے گا کہ درختہای میوہ دار کی شاخین میوونکی کثرت سے ٹوٹ جائینگے اور موسم سرما کے میوی
فصل گرما مین اور فصل گرما کے میوے سرما مین پیدا ہونگے اور یہی ہین معنی قول حق تعالے کی
وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ الآیہ ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ اگر
اہل شہر کی ایمان لائین اور پرہیزگاری اختیار کرین تو ہر آئینہ کھول دون مین اوپر اونکی برکتین
آسمانون پر اور زمینون کے لیکن تکذیب کی اونہون نے پیغمبرون ہماری کے پس لیا مین نے اونکو
ساتھ عذاب کے بسبب اون چیزون کے کہ کسب کیا اونہون نے اور خداوند تعالے نے شیعون کو ایسی

کرامت عطا فرمائے گا اور نیز کوئی زمین کی شے مخفی نہ رہیگی یہانتک کہ اگر کوئی شخص چاہیے گا کہ گھر کا حال
دریافت کرے تو خدا اوسکو اون امور کا الہام فرمائیگا کہ جو اوسکے اہل خانہ کرتی ہونگی اور شیخ مفید اور
شیخ طوسیؒ نے بسندہای معتبر جابر سے اور جابر نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ بخدا
سوگند کہ ہر ایک شخص اہلبیت سے بعد اپنے وفات کے تین ہزار نو برس تک بادشاہی کرے گا مین نے
عرض کی یہ کونسا زمانہ ہوگا حضرت نے فرمایا بعد اسکے کہ قایم آل محمد علیہ السلام دنیا سے رحلت کرین
مین نے عرض کی قائم علیہ السلام کی برس بادشاہی کرینگے فرمایا اونیس برس اور بعد وفات قائم
آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پچاس برس تک فتنہ و ہرج باقی رہیگا پھر منتصر یعنی انتقام کشندہ کہ وہ حضرت
امام حسین علیہ السلام ہین دنیا مین آئینگے اور اپنا اور اپنے اصحاب کی خون کا عوض لینگے اور اسقدر قتل
کرینگے کہ لوگ کہینگے کہ یہ اگر ذریت پیغمبر سے ہوتی تو اسقدر آدمیونکو قتل نہ کرتے پس بعد اسکے حضرت
سفاح یعنی حضرت امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائینگے اور کلینی اور صفار نی حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھکو چھ چیزین عطا
کی ہین علم موت و بلایا اور حکم کرنا خلائق مین بحق اور مین ہون صاحب رجعتون کا اور صاحب
دولتون کا اور مین ہون صاحب عصا اور میسم اور مین ہون وہ دابۃ الارض کہ خلق سے کلام کرونگا
حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہی کہ جو شخص وحدانیت خدا اور رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اقرار
کرے اور معراج اور سوال نکیرین اور حوض کوثر اور شفاعت اور خلق بہشت و دوزخ اور صراط اور میزان
اور بعث و نشور اور جزا اور حساب کا ایمان لائی پس وہ شخص بحق و راستی ایمان لایا اور وہ ہم اہل
بیت کے شیعون مین سے ہی اور اس بات مین احادیث بکثرت وارد ہین چنانچہ اکثر احادیث مجلسی
علیہ الرحمہ نے بحار مین نقل کئے ہین اور اس بات مین شک نہین ہی کہ اصل رجعت فی الجملہ متواتر بالمعنی
ہے جو شخص اس مین شک کرے ظاہر یہ ہی کہ وہ منکر حشر قیامت بھی ہی اور جو امور نصوص متواترہ
سے ثابت ہون فقط استبعادات وہم سے اونکا انکار محض بدیہی ہے اور بعض خصوصیات
کہ جو روایات شاذہ مین وارد ہوے ہین اونکا یقین نہین ہوسکتا لیکن انکار بھی نچاہیئے اور

اختلاف خصوصیات اسکا باعث نہین ہوتا کہ اونکے اصل کا بھی انکار کیا جاوے چنانچہ اکثر خصوصیات حشر و بہشت و جہنم و صراط و میزان وغیرہ مین اخبار مختلفہ وارد ہین اور یہ باعث اسکا نہین ہو سکتا کہ اصل کا بھی انکار کیا جائے خلاصہ اس بحث کا یہ ہی کہ رجعت بعض مومنون کی اور بعض کافرون و مخالفون کے متواتر ہے اور انکار اسکا باعث خروج دین تشیع سے ہی اور رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السّلام بھی متواتر ہے بلکہ رجعت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ بھی متواتر یا قریب متواتر ہے اور رجعت سائر آئمہ علیہم السّلام مین بھی احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہین اور اگر متواتر نہ سمجھے جائین تو اوس مرتبہ پر ضرور ہونگے کہ اعتقاد ان سب امور کا لازم اور انکار باعث فساد عقیدہ ہے لیکن خصوصیات رجعت ائمہ کہ آیا ظہور قائم علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی زمانہ مین ہون یا قبل یا بعد ہون معلوم نہین ہو سکتی بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ ہر امام کے لئے رجعت بترتیب حالت امامت ہوگی واللہ یعلم

فصل پانچوین معاد کے بیان مین

اس فصل مین سترہ مطالب ہین مطلب پہلا یعنی معاد کی بیان ہین کتاب حق الیقین مین مذکور ہی کہ معاد کے معنی لغت مین تین طرح سے آئے ہین پہلی عود کرنا اور رجوع کرنا ایک حال کی طرف یا عود و رجوع کرنا ایسے حال کی طرف کہ اوس سے منتقل ہوا ہو دوسری مکان عود تیسری زمانہ عود اور اس مقام پر مراد ہی کہ روح کا حیات کی طرف عود کرنا تاکہ ان اعمال نیک و بد کی جزا کہ جو حیات دنیا مین کئے ہین حاصل کرے اور یہ تین معنی جو بیان ہوئے سب کا ایک ہی مطلب ہی اور معاد کی دو قسمین ہین ایک معاد روحانی دوسرے جسمانی معاد روحانی یہ ہی کہ روح کا بعد مفارقت بدن باقی رہنا پس اگر انسان نیکو کارون مین سے ہی تو روح مسرور و خوش رہیگی اور اگر بدکارون مین سے ہی تو معذب و مغموم رہیگی چنانچہ فلاسفہ اسی معاد کے قائل ہین اور بہشت و دوزخ اور پاداش و عقاب کو انہین دو حالتون سے تاویل کرتے ہین اور معاد جسمانی یہ ہی کہ یہی بدن قیامت مین عود کرین اور

دوبارہ اُن مین روحین داخل ہون اور اگر اہل ایمان و سعید ہین تو اسی جسم سے داخل بہشت ہون اور اگر
اہل کفر و شقاوت ہین تو داخل جہنم ہون اور آتش جہنم مین معذب رہین اور یہ امر ضروریات دین اسلام
مین سے ہی بلکہ اس مقولہ پر اتفاق جمیع اہل ملل کا ہی اور یہود و نصاری بھی اسکے قائل ہین اور کتب
آلہی اسپر ناطق ہین خصوصاً قرآن مجید کہ اکثر آیتین اسکی اس معنی پر دلالت صریحہ رکھتے ہین اور قابل
تاویل نہین ہین **دوسرا مطلب** موت کے حق ہونے مین اور ذکر اُن چیزون کا جو موت
سے متعلق ہین کتاب حق الیقین مین احادیث متعددہ منقول ہین اُن احادیث کا خلاصہ لکھا جاتا ہی
پس واجب ہی جاننا اور اقرار کرنا کہ ہر زندہ کے لئے سوائے خدا کے موت ہی چنانچہ خدا فرماتا ہی
کل نفس ذائقة الموت اور کسی ممکن کو حیات ابدی نہین ہے اور ملک الموت کا بھی اقرار کرنا
یا یہ معنی ضرور ہی کہ خدا نے حضرت عزرائیل کو قبض ارواح کے لئے معین فرمایا ہی اور اُنکا اور فرشتون
کو فرمان بردار کیا ہی کہ وہ سب حضرت عزرائیل کے حکم سے قبض ارواح کرتے ہین اور وہ نہین روحین
سپرد کر دیتے ہین اور اس باب مین جو آیتین وارد ہین ظاہر معنی اُنکے بقدر یسیر منافات رکھتی ہین
کہ بعض آیات مین خدا نے قبض ارواح کی اپنی طرف نسبت دی ہی اور بعض آیات مین ملک الموت کی
طرف نسبت دی ہی اور بعض آیات مین ملائکہ کی طرف نسبت دی ہی اکثر علماء ان آیات کا مطلب اسطرح
جمع فرماتے ہین کہ بعض اشخاص کی قبض روح ملک الموت کرتے ہین اور بعض کی قبض روح ملائکہ کرتے
ہین اور ملک الموت کو دے دیتے ہین اور ملک الموت سب روحین قبض کرکے خدا کی جناب مین لے
جاتے ہین اور احادیث معتبر مین طریقہاے متعددہ سے وارد ہوا ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ملک الموت کو آسمان اول پر دیکھا اور اونسے پوچھا کہ تم آن واحد مین کسطرح متعدد روحین
قبض کرلیتے ہو [illegible] اشخاص مشرق مین اور بعض مغرب مین ہین انہون نے عرض کی کہ مین روحون
کو بلاتا ہون وہ [illegible] آتی ہین اور دنیا بروسری روایت کے بیان کیا کہ تمام دنیا میرے
نزدیک مثل ایک کاسہ کے ہی کہ جس طرح بندگان خدا کے سامنے کاسہ رکھا ہو جسطرف سے وہ چاہین
[illegible] اور دنیا میرے نزدیک مثل ایک درہم کے ہی کہ جس طرح بندگان الٰہی

کے ہاتھ مین وہ ہم ہو جسطرف چاہین اُسی پھیر دین مگر چونکہ ایمان اجمالی کافی ہو پس تفحص ان تفصیلون کا ضرور نہین ہی اور انکار ملک الموت اور تاویل کرنا اُسے قولے بدنی یا نفوس فلکی یا عقل فعال کی ساتھ جیسا حکما کہتے ہین کفر ہی اور اس باب مین اختلاف ہی کہ آیا حیوانات کی روح ملک الموت قبض کرتے ہین یا اور فرشتے قبض کرتے ہین جناب آخوند مجلسی ملا محمد باقر علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ کوئی نص صریح اسباب مین نظر سے نہین گذرے اور فکر اس مین ضرور نہین ہی اجمالاً جاننا چاہیئے کہ حیات اور موت سب حیوانات کی قدرت خدا سے ہی اور وہی سب کا زندہ کرنیوالا اور مردہ کرنیوالا ہی اور یہ ہو سکتا ہی کہ ملک الموت بھی قبض روح کرتے ہون اور اور ملائکہ بھی قبض روح کرتے ہون اس لیے کہ خدا کے کارکن بہت ہین اور حق الیقین مین فرماتے ہین کہ واجب ہی اقرار کرنا اون چیزون کا کہ جو اخبار صحیحہ معتبرہ مین وارد ہوے ہین مثل سکرات موت اور شدت جان کندن اور کیفیات موت اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہدی علیہم السلام کا وقت قبض روح مومنین بشارت دینے اور آسانی مرگ کے لئے تشریف لانا اور کافرون اور منافقون اور مخالفون کی قبض روح کے وقت زیادتی شدت اور صعوبت مرگ اور عذاب بدی کی خبر دینے کو آنا اور اس باب مین فکر کرنا نہ چاہیئے کہ تشریف لانا ان حضرات کا ہر میت کے پاس کسطرح سے ہی اور میت انہین کسطرح دیکھتے ہی اور یہ حضرات جسد اصلی سے تشریف لاتے ہین یا جسد مثالی سے رونق افزا ہوتے ہین اس لیے کہ ان امور مین فکر کرنا باعث غلبۂ شیطان اور وسوسۂ شیطان کا ہوتا ہی اور احادیث معتبرہ مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب وقت وفات مومن آتا ہی تو خدا دو ہوائین اسکے لیے بھیجتا ہی ایک ہوا کا نام منسیہ ہی اور ایک نام سخیہ ہی پس منسیہ خیال اہل و مال بھلا دیتی ہی اور سخیہ اُسے جان دینے پر سخی اور راضی کرتی ہی اور جب ملک الموت قبض روح کے لئے تشریف لاتے ہین تو اُس سے کہتے ہین کہ اے دوست خدا جزع مکر قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے محمد کو حق کے ساتھ بھیجا ہی کہ مین تجھ پر تیرے پدر و مادر سے مہربان تر اور شفیق تر ہون اپنی آنکھین کھول اور دیکھ پس اُس شخص کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام اور باقی ائمہ طاہرین

سلام اللہ علیہم اجمعین نظر آتے ہین اسوقت عزرائیل کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرے
ائمہ ہین کہ تو انکا رفیق ہوگا پس وہ شخص آنکھین کھولتا ہی اور انکو دیکھتا ہی اور منادی اُسکو خدا کیطرف
سے آواز دیتا ہے کہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی
فی عبادی وادخلی جنتی الخ یہ سے معنون مین حضرت فرماتے ہین کہ اے وہ نفس کہ مطمئن ہوا تو محمد اور
اہلبیت محمد کی طرف اپنے پروردگار کی جانب رجوع کر اس حالت مین کہ راضی ہوا تو اپنے آئمہ کی
ولایت کا اور بسبب ثواب و اجر پسندیدہ ہوا تو پس داخل ہو میرے بندون مین محمد یعنی اور اہلبیت محمد
کے ساتھ میرے بہشت مین داخل ہو اسوقت کوئی چیز اُس میت کو اس امر سے بہتر نہین
معلوم ہوتی کہ روح اُسکی مفارقت کرے اور منادی سے ملحق ہو جاوے احادیث دیگر مین وارد
ہے کہ مومن کے وقت مرگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر اور آئمہ ہدی صلوات
اللہ علیہم اجمعین اور حضرت جبرئیل آتے ہین اور ملک الموت سے سعی کرتے ہین کہ بہ نرمی و مدارا
قبض روح کرو اور اُس مومن کو بشارت بہشت دیتے ہین اور جب کافر کا وقت موت آتا ہی
تو اسوقت بھی یہ حضرات تشریف لاتے ہین اور ملک الموت سے فرماتے ہین کہ بسختی و دشواری
اسکی قبض روح کرو کہ یہ ہمارا دشمن ہی اور عذاب خدا اور عذاب دوزخ سے اُسے ڈراتے ہین

مطلب سیوم احوال عالم برزخ مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ عالم برزخ اور اُسکے
ثواب و عقاب کی تصدیق کرنا ضرور ہی اور بعد مفارقت بدن روح کا باقی رہنا اور منکر
ونکیر کا قبر مین سوال کرنا بھی ضرور ہے اور برزخ موت سے قیامت تک کی مدت کو کہتے ہین
اور جب میت کو دفن کرتے ہین تو سوال کے لیئے دو فرشتے آتے ہین اور خدا اسے تا کمر بدن
میت مین روح کو داخل فرماتا ہی وہ فرشتے میت کو بٹھاتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین
اور جس سے سوال کرتے ہین بعض اُن مین بعد سوال راحت و نعمت مین ہو جاتے ہین اور
بعض عذاب و شدت مین مبتلا ہو جاتے ہین اور سوال اور ضغطہ و رفتار قبر اسے بدن پر
ہوتا ہے اور باقی امور برزخ روح کے ساتھ متعلق ہین اور تفصیل اِن مطلبون کے مطالب

مطلب اجسام ارواح

آیندہ مین ہوگی مطلب چوتھا بقاے روح کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی کہ بعد مفارقت
بدن روح کے باقی رہنے مین شک نہین ہی اور احادیث کثیرہ مین طریقہ شیعہ و سُنی سے مذکور
ہی کہ بعد مفارقت بدن روح ایک بدن لطیف سے متعلق ہوتی ہی کہ وہ بدن لطیف مثل بدن دنیا
کے ہوتا ہی اور لطافت مین مثل بدن ملائکہ و جنات کے ہوتا ہی اور اوس بدن سے روح
حرکت کرتی ہے اور اوڑتی ہی آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ روح کی مجسم ہو جانے کا اور
جسد مثالی کے ہونے کا یہ دونون احتمال احادیث سے پائے جاتے ہین اور بعد وفات انبیا
اور اوصیا کے ظاہر ہونے مین احادیث کثیرہ وارد ہوئے ہین مثل اسکے کہ حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو مسجد قبا مین ابوبکر کے تئین دکھا دیا اور حضرت
امام حسن علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو مع اصحاب دیکھا اور حضرت صادق
علیہ السلام کا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھنا اور حضرت امیر کا حضرت یوشع کو دیکھنا اور
اونسے باتین کرنا اور ملاقات کرنا اور مثل ان روایات کے بصائر الدرجات وغیرہ مین
بطریق متعددہ روایات دیگر بھی منقول ہین یہ سب حدیثین جیسا کہ احتمال روح کے مجسم ہونے کا
اور جسد مثالی کا رکھتے ہین اسی طرح جسد اصلی ہونے کا بھی احتمال رکھتے ہین یعنی یہ حضرات
علیہم السلام اپنے جسد اصلی مین ظاہر ہوا کرتے ہین چنانچہ شیخ مفید اور ایک جماعت متکلمین اور
محدثین امامیہ قائل ہین کہ بعد تین روز کے یا زیادہ ارواح مقدسہ انبیا اور اوصیا کو جسد ہاے
اصلی کی طرف پھیر دیتے ہین اور اونکو آسمان پہ لیجاتے ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کا انبیا کو شب معراج مین دیکھنا اسی پر حمل کرتے ہین اور یہ جو حدیثون مین وارد ہے
کہ بنی امیہ بعد مرنے کے مسخ ہو جاتے ہین بصورت وزغ یعنی چھپکلی تو اس مین بھی تینون احتمال
ہین یعنی صورت مثالی یا روح کا مجسم ہونا یا بدن اصلی کا مسخ ہو جانا مگر بعض حدیثون مین جسد
اصلی کا مراد ہونا ظاہر تر ہی اور صحائف الابرار مین فضل بن شاذان سے روایت کی ہے
کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام صحراے نجف مین سنگریزون پر لیٹے تھے قنبر نے عرض کی کہ مین

فرش بچھا دُن حضرت نے فرمایا نہیں اس مقام پر یا کسی مومن کی تربت ہی یا مجلس مومن مین شارکت کرنا اور اُسکی ساتھ ہمنشینی کرنا ہی اصبغ بن بناتہ نے عرض کیا کہ یہ تو معلوم ہوا کہ اس مقام پر کسی مومن کی قبر ہی لیکن ہمنشینی اونکی کیا معنی رکھتی ہی حضرت نے فرمایا کہ ای پسر نباتہ اس صحرا مین ہر مومن اور مومنہ کی روحین نور کی قالبون مین اور نور کے منبرون پر موجود ہین اور حسن بن سلیمان نے بھی کتاب مختصر مین اس حدیث کو فضل بن شاذان سے روایت کیا ہی اور آخر مین اُس روایت کی یہ عبارت زیادہ کی ہی کہ ای پسر نباتہ اگر پردہ اوٹھا دیا جاسے تو تو اسوقت دیکھے کہ مومنون کی روحین حلقہ بحلقہ بیٹھی ہین اور ایک دوسرے کی دیکھنے کے لئے جاتی ہین اور ایک دوسرے سے صحبت کرتی ہین اور ہر مومن کی روح اس وادی مین موجود ہی اور کافر کی روح وادی برہوت مین رہتی ہی محاسن مین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ امام علیہ السلام نے ابوبصیر سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم مین سے ہماری ولایت کے اعتقاد پر مرتا ہی وہ شہید مرتا ہی اگرچہ اپنے رخت خواب پر مرے اور خدا کے نزدیک اپنی روزی سے متنعم ہوتا ہی احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ جب تم زیارت قبور خویشان و برادران مومن کے لیے جاتے ہو تو وہ مطلع ہوتے ہین اور تم سے انس کرتے ہین اور جب پھرتے ہو تو انہین وحشت ہوتی ہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر وقت زوال شمس اپنے اہل کی زیارت کے لیے آتا ہی اگر مومن دیکھتا ہی کہ اہل اُسکے عمل صالح کرتے ہین تو بسبب اون اعمال خیر کے حمد خدا بجالاتا ہی اور اگر کافر دیکھتا ہی کہ عمل صالح کرتے ہین تو باعث اُسکی حسرت کا ہوتا ہی اور بسند کالموثق اسحاق بن عمار سے منقول ہی کہ مین نے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے عرض کی کہ آیا میت اپنے اہل کی زیارت کے لئے آتی ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے عرض کی کتنی مدت کے بعد حضرت نے فرمایا ایک ہفتہ یا ایک مہینے مین یا ایک برس مین بقدر اپنی منزلت کے ایک مرتبہ مین نے عرض کی کس صورت سے آتی ہی حضرت نے فرمایا بصورت مرغ لطیف اپنے عزیز و اقارب کی دیوارون پر آکر بیٹھتی ہی اور اُنھین دیکھتی ہی اگر اُنھین خیر و خوبی مین پاتی ہی تو شاد و مسرور ہوتی ہی اور اگر حالت شر اور پریشانی مین دیکھتی ہی تو محزون و غمگین

ہوتی ہی اور دوسری روایت مین ارشاد فرمایا کہ میت موافق اپنے فضائل کے ہر روز یا تیسرے دن یا کم سے کم ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ وقت زوال شمس بصورت گنجشک یا گنجشک سی کوچک تر اپنے عزیز و اقارب کے دیکھنے کو آتی ہی اور اوسکے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہی اور اُس میت کو وہ امور کہ جو اُسکے باعث سرور ہوتے ہین انہین دکھاتا ہی اور وہ امور کہ جو باعث اندوہ ہوتے ہین اونہین اوس میت کی آنکھون سے پوشیدہ کر دیتا ہی پس وہ میت شاد و خوش حال پھرتی ہی اور یہ بھی حدیث معتبر مین منقول ہی کہ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سی حالات ارواح مومنین کا سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ ارواح مومنین حجرہ ہای بہشت مین ہین اور طعام بہشت کھاتے ہین اور شراب بہشت پیتے ہین اور کہتے ہین پروردگارا قیامت کو ہمارے لئی برپا کر اور ہمسی تو نے جو وعدہ کیا ہی اُسے عطا کر اور ہمارے آخر کو اول سی ملحق فرما اور روحین مشرکون کی آگ مین معذب ہین وہ کہتے ہین پروردگارا ہمارے لئی قیامت کو برپا نہ کر اور جو کچھ تو نے وعدہ کیا ہی اوسی عمل مین نہ لا اور ہمارے آخر کو ہمارے اول سی ملحق نہ فرما الغرض اِن احادیث متواترہ سی معلوم ہوا کہ روح بعد فناء بدن باقی رہتی ہی اور فی الجملہ مثاب و معذب ہوتی ہی

مطلب پانچوان سوال قبر اور فشار قبر اور ثواب و عذاب قبر کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی کہ قبر مین سوال ہوتا ہی اور روح کو سوال کیلئے بدن مین داخل کر دیتے ہین بلکہ اعتقاد اسکا ضروریات دین اسلام سی ہی اور منکر اسکا کافر ہی ابن بابویہ رحمہ اللہ نے حضرت صادق علیہ السّلام سی روایت کی ہی کہ جو شخص تین چیزون کا انکار کری وہ ہمارا شیعہ نہین ہی معراج سوال قبر شفاعت اور اسی طرح دو فرشتون کا سوال کے لئی قبر مین آنا بھی متواترہ اور ضروری مذہب ہی اور اکثر اخبار مین وارد ہوا ہی کہ اُن فرشتون مین ایک منکر ہی دوسرا نکیر ہی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ مومنون کے لئی بشر اور بشیر آتے ہین اور مخالفون کے لئی منکر اور نکیر آتے ہین اسواسطے کہ مومنون کے لئی خوب صورت ہوکے آتے ہین اور انکو نعمتہای بے انتہی کی بشارت دیتی ہین اور کافرون اور مخالفون کے لئی صورت ہای مہیب سی آتے ہین اور عذاب الٰہی سی ڈراتے ہین اور متکلمین امامیہ مین مشہور یہ ہی کہ سوال قبر ہر فرد بشر کے لئی نہین ہے

مطلب ... [illegible]

بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر شدید الکفر کے لئی ہی اور مستضعفون اور لڑکون اور مجنونون کے لئی
سوال قبر نہین ہی اور اسی طرح اوس شخص کی لئی بھی سوال قبر نہین ہی کہ جسکی قبر مین رکھنی کے بعد تلقین عقائد
حقہ کیجاے تو اسوقت دونون فرشتی آپس مین کہتی ہین کہ ہمین چلا جانا چاہئیے کہ تلقین اس میت کی
لیے حجت ہو چکی اور اس باب مین اختلاف ہی کہ آیا انبیا اور اوصیا سے بھی سوال قبر ہوتا ہی یا نہین اور
اس مسئلہ مین فکر کی ضرورت نہین معلوم ہوتی اگرچہ سوال کا نہ ہونا اظہر ہی اور اطفال کے سوال
مین بھی سنی خلاف کرتے ہین اور اظہر سوال کا نہونا ہی اور کلینی رح نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ
السلام سے روایت کی ہی کہ میت مومن کو جب اسکے گھر سے نکالتے ہین تو ملائکہ قبر تک اسکی مشایعت
کرتے ہین اور اس پر اژدحام کرتے ہین یہانتک کہ اس میت کو قبر تک پہونچاتے ہین اور جب وہ
اپنی قبر مین پہونچتا ہی تو زمین اس سے کہتی ہی مرحبا خوش آمدی تو اپنے اہل کی طرف آیا قسم خدا کی
مین دوست رکھتی تھی کہ مثل تیرے کوئی شخص مجھپر راہ چلی تو دیکھے گا کہ مین تجھسے کیا کرونگی بعد اسکے
قبر اسکی وسیع وکشادہ کردیتی ہین جہانتک کہ نگاہ کرم کرے اور اسکی قبر مین دو فرشتے منکر اور نکیر
داخل ہوتے ہین اور اُسسے سوال کرتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہی میت کہتی ہی پروردگار میرا خدا
ہی پھر سوال کرتے ہین کہ دین تیرا کیا ہی میت کہتی ہی دین میرا اسلام ہی پھر سوال کرتے ہین کہ پیغمبر
تیرا کون ہی میت جواب دیتی ہی کہ میرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پھر سوال کرتے ہین
کہ امام تیرا کون ہی میت جواب دیتی ہی کہ امام میرے علی ابن ابی طالب ہین پس آسمان سے منادی
ندا کرتا ہی کہ میرے بندے نے سچ کہا ہی فرشتو فرش ہای بہشت اسکی قبر مین بچھاؤ اور ایک
دروازہ بہشت اسکی قبر مین کھولدو اور جامہ ہاے بہشت سے اسکو پہناؤ یہانتک کہ ہمارے پاس
آئے اور جو کچھ ہمارے نزدیک ہی اسکے حق مین بہتر ہی پس اس سے فرشتے کہتے ہین کہ مانند خواب نوداماد
استراحت کر اور اس نیند سے سو کہ جس مین کوئی خواب پریشان نہ ہو اور اگر کافر ہوتا ہی تو ملائکہ غضب
اسکے جنازہ کی اسکے قبر تک مشایعت کرتے ہین اور زمین اس سے کہتی ہی لا مرحبا بری جگہ
تو آیا واللہ مین دشمن رکھتی تھی کہ مجھپر مثل تیرے کوئی شخص راہ چلے البتہ تو دیکھے گا کہ مین تجھسے کیا

کرونگی پس زمین اوسکو فشار دیتی ہی یہانتک کہ ہڈیان اوسکی پہلو کی ایک دوسری سے ملجاتی ہین پس منکر
ونکیر اوسکے سامنے آتے ہین بخلاف اس صورت کی کہ جس صورت سے مومن کی پاس آتے اور اوسکو بٹھاتے ہین اور
روح کوتا کمر اوسکے بدن مین داخل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہی وہ مضطرب ہوجاتا ہی
اور کہتا ہی کہ مین سنتا تھا کہ لوگ کہتے تھے فرشتے کہتے ہین ہرگز نجانیگا تو اور اسی طرح پیغمبر اور امام کا سوال
کرتے ہین اور وہ یہی جواب دیتا ہی پس آسمان سے آواز آتی ہی کہ یہ بندہ میرا جھوٹ کہتا ہی قبر مین اوسکے
آگ بچھاؤ اور اسی آگ کی کپڑے پہناؤ اور اوسکے لئے ایک دروازہ آگ کی طرف کھولدو یہانتک کہ یہ میری
طرف آئے اور جو کچھ اوسکے لئے میرے نزدیک ہی وہ اس حالت سے بدتر ہی پس تین مرتبہ گرز آتش اوسپر
مارتے ہین کہ ہر مرتبہ آگ اوڑتی ہی کہ اگر وہ ضربتین حق تعالیٰ کی پہاڑون پر لگائے جائین تو سب ریزہ ریزہ
ہوجائین اور خدا اوسکی قبر مین سانپون کو مسلط کرتا ہی کہ وہ سانپ اوسی کاٹتے ہین اور پھاڑتے ہین اور
شیطان اوسکو غمناک اور اندوہگین کرتا ہی اور اوسکے عذاب کی صدا سب مخلوقات خدا سنتی ہین اور
کتب اہل سنت سے ثابت ہوتا ہی کہ قبر مین محبت امیر المومنین علیہ السلام کا سوال کیا جائیگا چنانچہ جناب مجتہد العصر
سید محمد عباس صاحب ذروائع القرآن مین لکھا ہی کہ سدی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کی ہی کہ تحقیق ولایت علی علیہ السلام کا تمامی قبرون مین سوال کیا جائیگا پس کوئی مردہ مشرق
ومغرب اور صحرا و دریا مین باقی نرہیگا مگر یہ کہ منکر ونکیر اوسی ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا بعد موت
سوال کرینگے اور ہر میت سے کہینگے کہ نبی تیرا کون ہی اور امام تیرا [illegible] اور حق الیقین مین بسند
صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب مومن [illegible] اوسکے ساتھ اوسکے قبر مین چھ
صورتین داخل ہوتی ہین کہ ایک ان مین سے خوشرو تر اور خوش ہیئت تر اور خوشبو تر اور پاکیزہ تر
کل صورتون سے ہوتی ہی پس ایک ان صورتون مین سے دہنی طرف کھڑی ہوتی ہی اور ایک بائین
طرف اور ایک سامنے اور ایک پس پشت اور ایک بالائے سر ظاہر ہوتی ہین اور ایک جانب پائین اور
جو صورت کہ سب صورتون مین زیادہ تر خوبصورت ہی وہ سرہانے کھڑی ہوتی ہی پس سوال
یا عذاب خدا جس طرف سے آتا ہی جو صورت اس طرف کھڑی ہی مانع ہوتی ہی اور جو صورت نہایت [illegible]

زیادہ خوبصورت ہی سب صورتون سی کہتی ہی کہ تم کو ہو خدا تمکو بہتر طرف سی جزای خیر دی داہنی طرف کی صورت کہتی ہی مین نماز ہون بائین طرف کی صورت کہتی ہی مین زکواۃ ہون سامنی کی صورت کہتی ہی مین روزہ ہون پشت کی صورت کہتی ہی مین حج وعمرہ ہون پائین پا کی صورت کہتی ہی مین نیکی و احسان ہون کہ اسنی اپنی برادران مومنین سی کیا ہی پھر وہ سب صورتین اس صورت سی کہتی ہین کہ تو کون ہی کہ ہم سب سی بہتر اور خوشرو تر اور خوشبو تر ہی وہ صورت جواب دیتی ہی کہ مین ولایت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون

بیان فشار قبر اور ثواب قبر اور عذاب قبر

حق الیقین مین مذکور ہی کہ ضغطۂ قبر اور ثواب وعقاب قبر فی الجملہ اجماعی کل مسلمین ہی اور احادیث معتبرہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ ضغطۂ قبر بدن اصلی پر ہوتا ہی اور سبکو یہ ضغطۂ قبر نہین ہوتا ہی جسسی سوال قبر ہوگا اُسپر ضغطہ بھی ہوگا اور جسسی سوال قبر نہ ہوگا اُسپر فشار بھی نہ ہوگا اور علی بن ابراہیم تفسیر آیہ ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون مین فرماتے ہین کہ برزخ ایک امر درمیان دو امر کی ہی کہ وہ ثواب وعقاب دنیا وآخرت کے درمیان مین ہی اور یہ آیہ ان لوگون کا قول رد کرتا ہی کہ جو عذاب قبر کا اور ثواب وعقاب کا پیش از قیامت انکار کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم بخدا مین تمہارے لئی خائف نہین ہوتا مگر عالم برزخ سی جسوقت کہ قیامت مین تمہارا کام ہمسی متعلق ہوگا تو ہم تمہاری شفاعت کے لئی اولی ہین اور بسند صحیح روایت کی ہی کہ یونس نے حضرت امام رضا سے اُس شخص کا حال پوچھا کہ جسی دار پر کھینچتی ہین آیا عذاب قبر اُسے پہونچتا ہی حضرت نے فرمایا ان خدا ہوا کو حکم کرتا ہی تا کہ اُسی فشار دی اور بحضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضغطۂ قبر مومن کے لئی ایک کفارہ ہی اُن چیزون کا کہ جو اُس مومن سی بسبب ضائع کرنے نعمتہای خدا کے صادر ہوئی ہین اور بچہار و نہین حضرت سی روایت کی ہی کہ جو شخص مومنین مین سی وقت زوال آفتاب روز پنجشنبہ سی تا وقت زوال روز جمعہ انتقال کرے تو خدا اُسکو فشار قبر سی محفوظ رکھتا ہی اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ اگر شب جمعہ مرے تو فشار قبر اور عذاب قبر اُس سی برطرف ہو جاتا ہی اور راوندی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جو شخص اپنے رکوع کو تمام عمل مین لاوے تو وحشت قبر اُسپر

بیان فشار قبر وغیرہ

وار و ہو گی اور ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عذاب قبر کی تین حصہ ہین ثلث حصہ بسبب غیبت کی ہے اور ثلث حصہ بسبب نمیمہ اور سخن چینی کی ہے اور ثلث حصہ بول سے اجتناب نہ کرنی کی وجہ سے ہے اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ عمر بن یزید نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مین نے آپ سے سنا ہے کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ سب شیعہ بہشت مین جاوینگے ہر چند گناہگار ہون حضرت نے فرمایا واللہ مین نے سچ کہا کہ سب شیعہ بہشت جاوینگے مین نے عرض کی فدا ہون مین آپ پر بہت لوگ گناہ کبیرہ کرتے ہین حضرت نے فرمایا پیغمبر مطاع اور اوسکی وصی واجب الاتباع کی شفاعت سے تم سب داخل بہشت ہو گے لیکن واللہ مین تمھاری لئے عالم برزخ سے ڈرتا ہون مین نے عرض کی برزخ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا قبر اور روز انتقال سے روز قیامت تک کا زمانہ عالم برزخ ہے حدیث حسن کالصحیح مین زرارہ سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا میت کے ساتھ جریدے کسواسطے رکھتے ہین حضرت نے فرمایا اسلئے کہ جب تک وہ جریدے تر رہتے ہین میت سے عذاب وحساب دور رہتا ہے جسوقت مین کہ میت کو داخل قبر کرتے ہین اور لوگ دفن کرکے پھرتے ہین وہی ساعت اور وہی روز عذاب کا ہے پس وہ جریدے اسی سبب سے قرار دیئے ہین کہ اُس ساعت مین عذاب نکیا جاوے اور جب اُسوقت عذاب نہ ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ جریدہ مین خشک ہونے کے بعد بھی نہو گا مطلب چھٹا بعض شروط اور علامات قیامت کی بیان مین کہ جو امور نفخ صور سے پہلے واقع ہونگے اور بیان کیفیت نفخ صور صاحب حق الیقین فرماتے ہین کہ عمدہ علامات قیامت سے چند چیزین ہین پہلی یاجوج و ماجوج کا نکلنا کہ ذکر اُس کا قرآن مین موجود ہے اور کتب اخبار مین تفصیل مذکور ہے دوسری ظہور دابۃ الارض کہ قبل اس کے بیان رجعت مین ذکر ہوا تیسری آفتاب کا جانب مغرب سے نکلنا چوتھی ایک دھوین کا پیدا ہونا اور احادیث کثیرہ مین طریق سنی و شیعہ سے وارد ہوا ہے کہ حق تعالیٰ نے اسرافیل کو پیدا کیا ہے اور اوسکے ساتھ ایک صور خلق فرمایا ہے کہ ایک سرا اُسکا مشرق مین ہے اور دوسرا سرا مغرب مین ہے اور جسوقت سے کہ اسرافیل پیدا ہوے ہین منھ مین صور لئے ہوے منتظر امر الٰہی ہین کہ جسوقت فرمان حق تعالےٰ پہونچے صور پھونکین اور مفسرین روایت کرتے ہین کہ قیامت اُسوقت برپا ہوگی کہ دو شخص کپڑے کھولے ہونگے تاکہ خرید و فروخت کرین ہنوز کپڑے ون لپیٹنے کی نوبت نہ آئیگی کہ قیامت برپا ہو جائیگی اور کسی شخص نے لقمہ نہ

نہ اُٹھایا ہوگا اور سنہوز اُسکے منھ مین نہ پہونچا ہوگا کہ مرجائیگا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی کہ استطاعت نہین رکھتے
ہین کہ کچھ وصیت کرین اپنے اہل کیطرف پھر نیکی اور علی بن ابراہیم نے بسند معتبر ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کی
ہی کہ حضرت امام زین العابدین سے کسی نے سوال کیا کہ پہلی نفخہ سے دوسری نفخہ تک کسقدر فاصلہ ہوگا حضرت
فرمایا جسقدر خدا چاہی بعد اسکے استفسار کیا یا ابن رسول اللہ اسرافیل کیونکر صور پھونکیگے حضرت نے فرمایا
پہلی نفخہ مین خدا اسرافیل کو حکم فرمائیگا کہ دنیا مین اوتر و پس اسرافیل مع صور اوترینگا اور صور ایک سر اور
دو جانب رکھتا ہی اور درمیان دونون جانبون کے بقدر مابین زمین و آسمان فاصلہ ہی جب ملائکہ
اسرافیل کو دیکھینگے کہ صور لیکر زمین کی طرف آتے ہینتو کہینگے کہ خدا نے اہل زمین و آسمان کے مردہ کرنے کی
اجازت دی ہی پھر اسرافیل حظیرۂ بیت المقدس پر اوترینگے اور منھ کعبہ کی طرف کرینگے جب اہل زمین اسرافیل
کو دیکھینگے تو کہینگے کہ خدا نے اہل زمین کے مار ڈالنے کی اجازت دی ہی پھر اسرافیل اُس صور مین پھونکینگے
اور آواز اُس طرف سے نکلیگی کہ جو زمین کی طرف ہی اُسوقت زمین پر کوئی صاحب روح زندہ نہ رہیگا اور
سب مرجائینگے پھر آواز اُس جانب سے نکلے گی کہ جو آسمان کی طرف ہی اُسوقت کوئی ذی روح آسمان پر
باقی نہ رہیگا اور سب مرجائینگے مگر اسرافیل زندہ رہینگے پھر خدا اسرافیل سے فرمائیگا کہ اے اسرافیل مرجا وہ بھی
مرجائینگے اور یہ حالت اُسوقت تک رہیگی کہ جب تک خدا چاہیگا پھر خدا آسمانون کو حکم دے گا کہ حرکت
مین آئین اور پہاڑون کو حکم ہوگا کہ روان ہون اور حرکت مین آئین اور ہموار ہوجائین اور بچھ جائین
اور یہ زمین اُس زمین سے بدل جائیگی کہ جسپر گناہ نکیا گیا ہو اور کشادہ ہوجائیگی اور کوئی بنا اور
کوئی پہاڑ اور کوئی درخت اور کوئی گھاس روی زمین پر نہ رہیگی مثل اسکے کہ جسطرح پہلی زمین کو بچھایا
تھا وہی حالت زمین کی ہوجائیگی اور حق تعالی عرش اپنا پانی پر رکھیگا جسطرح کہ اول مرتبہ رکھا تھا
اور استقلال عرش بسبب عظمت و قدرت خدا ظاہر ہوگا اُسوقت خداوند جبار با آواز بلند کہ جو
کل آسمانون اور زمینون تک پہونچے ارشاد فرمائیگا کہ آجکے دن بادشاہی کسکے لئے مخصوص ہی
جب کوئی نہ ہوگا تو خود جواب مین فرمائے گا کہ خدای یگانہ قہار کے لئے اور مین نے تمام خلائق پر
غلبہ کیا اور تمام خلق کو مار ڈالا مین ہون خداوند یکتا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہی اور مین

بیان نفخ صور اور اسرافیل [illegible]

کوئی شریک اور کوئی وزیر نہیں رکھتا اور مین نے اپنے دست قدرت سے کل مخلوق کو پیدا کیا اور مین اپنی مشیت سے مار ڈالتا ہون اور مین انکو اپنے دست قدرت سے زندہ کرتا ہون پھر خداوند جبار اپنی قدرت سے صور مین پھونکے گا اسوقت صور کے اُس جانب سے کہ جو آسمانون کی طرف ہے صدا نکلے گی پھر آسمانون مین کوئی باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ زندہ ہو جائیگا اور جس طرح سے تھا اوٹھ بیٹھیگا اور حاملان عرش پیدا ہونگے اور بہشت اور دوزخ حاضر ہونگے اور خلائق حساب کے لئے محشور ہو گی یہ کہکر حضرت اسوقت بہت روئے **مطلب ساتوان** اُن احوال کے بیان مین کہ جو قیامت سے پہلے واقع ہونگی کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ ایمان لانا اُن سب مقدمات حشر کا جنکی خدا نے آیات کریمہ مین خبر دی ہے ضرور ہے اور پیروی بعض حکما اور متابعت کفار کے سبب سے تاویل آیات قرآن سزاوار نہین ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ جس روز لپیٹونگا مین آسمانونکو مانند لپیٹنے نامونکی اور پھر فرماتا ہے کہ شق ہون آسمان اور رنگہائے مختلف دکھائین اور پھر فرماتا ہے کہ شق ہو آسمان پس اسروز سست ہو اور فرماتا ہے کہ جسوقت آسمانون کو اپنی جگہ سے دور کرین اور پھر فرماتا ہے کہ آسمان شگافتہ ہون اور ستارونکی بابت کئی جگہ فرماتا ہے کہ نور اُنکا جاتا ہے اور آسمان سے گر پڑین اور آفتاب و ماہتاب سے نور جاتا ہے اور آفتاب اور ماہتاب آپس مین ملجائین اور پہاڑ مانند دھنکی ہوئی روئی کے حرکت مین آئین اور گر پڑین اور مانند ذرون کے ہوا پر جائین اور زمین پر بچھہ جائین اور زلزلہ عظیم زمین مین بہم پہونچے کہ جمیع مکان اور بلندیان زمین سے دور ہون اور ہموار ہون اور کوئی بلندی اُس مین نہ رہے اور زمین مسطح ہو جاے اور فرماتا ہے کہ کریگا زمین کو ایک بیابان ہموار کہ نہ کبھی تو اُس مین پستی اور نہ بلندی اور علی بن ابراہیم اپنی تفسیر مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب خدا چاہیگا کہ لوگونکو محشور اور جمع کرے تو حکم فرمائے گا کہ منادی ندا کرے پس تمام جن وانس کو ایک چشم زدن مین ایک مکان مین جمع کریگا پھر آسمان اوّل کو اوتاریگا اور عقب مین لوگون کے رکھیگا پھر آسمان دوم کو اوتاریگا کہ وہ آسمان اوّل سے دو چند ہے اور اسے ترتیب سے تمام آسمانونکو اوتاریگا اور لوگون پر محیط فرمائے گا پھر ایک ہر ایک کو ایک گروہ ملائکہ کے ساتھ اوتاریگا اسوقت منادی اس آیہ سے ندا کریگا کہ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ سْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ یعنی اے گروہ

جن والنس اگر ہو سکے تمسے کہ نفوذ کرو اور بہاگو تم اقطار آسمان و زمین سے تو نفوذ کرو اور نفوذ نکر سکو گی مگر
باعانت و قدرت خدا پس حضرت نے گریہ فرمایا راوی نے پوچہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور شیعہ انکے اسوقت کہان ہونگے حضرت نے فرمایا کہ مقام انکا چند مقام
سے بلند پر ہوگا کہ وہ مقام مشک سے خوشبو تر ہین اور بالای منبر ہای نور سے ہوگا حالانکہ لوگ محزون
ہونگے اور ڈرتے ہونگے اور یہ حضرات خائف نہ ہونگے پس حضرت نے ایک آیہ پڑہا کہ مضمون اسکا
یہ ہی کہ جو کوئی لاوے کوئی حسنہ پس واسطے اسکی بہتر اسی ہی اور یہ لوگ اس روز کی فزع سے امین ہین پہر حضرت
نے ارشاد فرمایا قسم خدا کی کہ حسنہ اس آیہ مین امیر المومنین علیہ السلام سے مراد ہی مطلب آٹھوان حشر
وحوش کے بیان مین خدا فرماتا ہی وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ یعنی جسوقت وحشی محشور ہون اور مجمع
البیان مین اس آیہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ حق تعالی وحوش کو محشور فرمائے گا تاکہ انہین وہ چیزین
کرامت فرماے کہ جسکے یہ مستحق ہین یعنی جو جو الم انہین دنیا مین پہونچے ہین اونکا عوض دے اور بعض
وحوش کا بعض وحوش سے انتقام لے پس جسوقت ان حیوانات کو اس چیز کا کہ جسکے مستحق ہین عوض ملیگا
تو بعد اسکے علما مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ جنکو عوض ملیگا ہمیشہ صاحب نعمت رہینگے اور احادیث
معتبرہ مین طرق سنی و شیعہ سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ قیامت مین چار شخص سوار
ہونگے مین براق پر سوار ہونگا اور میری بہائی صالح ناقہ خدا پر سوار ہونگے کہ اونکی قوم نے اسے پی کیا تہا اور بیٹی
میری فاطمہ ناقہ عضبا پر سوار ہوگی اور علی بن ابی طالب ایک ناقہ پر کہ ناقہاے بہشت مین سے ہوگا سوار
ہونگے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہی کہ اچہی اچہی جانورون کی قربانیان
کرو کہ صراط پر یہی تمہاری مرکب ہونگی اور مروی ہی کہ غازیون نے دنیا مین جن گہوڑون پر سوار
ہوکے جہاد کیا ہی وہی گہوڑے بہشت مین انکے مرکب ہونگے اور حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ بہشت مین بہایم ہونگے مگر بلعم بن باعور کا الاغ اور حضرت صالح کا ناقہ اور حضرت
یوسف کا بہیڑیا اور اصحاب کہف کا کتا اور اس باب مین حدیثین بکثرت وارد ہین پس ظاہر آیات
واخبار سے پایا جاتا ہی کہ جو ظلم وحوش پر واقع ہوے ہین انکی تدارک کے لئے وحوش بہی محشور

مطلب نوان حشر اطفال و مجانین وغیرہ

ہونگی اور بعض حیوان بعض مصلحتونکی لیے زندہ کیے جاینگی اور بعض حیوان مانند ناقۂ صالح وغیرہ کہ جنکا ذکر ہو چکا ہی داخل
بہشت ہونگی اور انکا داخل بہشت ہونا مکلفین کی ثواب و تعظیم مین داخل ہی اور محشور ہونا جمیع حیوانات کا اور عاقبت
انکی کہ محشور ہونگی اخبار معتبرہ سے ظاہر نہین ہی اسلئی اکثر متکلمین شیعہ مجمل کہتی ہین اور متعرض تفصیل نہین ہوتی
اور باقی مکلفین کی باب مین مثل ملائکہ اور جن وشیاطین کے اختلاف نہین ہی یہ سب محشور ہونگے اور کل
ملائکہ داخل بہشت ہونگی اور شیاطین داخل جہنم ہونگے الا شاذ و نادر کہ جو ایمان لایا ہو جیسا کہ بعض
روایات شاذہ سے ظاہر ہوتا ہی اور عاصیان جن داخل جہنم ہونگے اور مومنان جن بسبب اعمال صالحہ
مثاب ہونگی لیکن اسباب مین اختلاف ہی کہ داخل بہشت ہونگی یا اعراف مین رہینگی اکثر کا اعتقاد یہ ہی کہ
داخل بہشت ہونگی اور درجات انکے درجات بنی آدم سے پست تر ہونگے اور بعض علما فرماتے ہین
کہ ثواب انکا اعراف مین حاصل ہوگا مطلب نوان حشر اطفال و مجانین وغیرہ کے بیان مین جو تحقیق
مین لکھا ہی جاننا چاہئے کہ اصحاب مین اسبات مین اختلاف نہین ہی کہ اطفال مومنین اپنے پدرون کی
ساتھ بہشت مین جاینگے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ ہماری
شیعون کے اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت فرماتی ہین اور انہین انکے پدرون کو قیامت
مین لیطور ہدیہ عنایت فرماینگی اور ابن بابویہ نے بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہی کہ جب کوئی طفل اطفال مومنین سے مرتا ہی تو ملکوت سموات پر منادی ندا کرتا ہی کہ فلان پسر
فلان کا مرگیا اگر باپ یا مان یا عزیز مومن اس لڑکے کا مر گیا ہی تو اُس لڑکیکو اُسے دیتی ہین تاکہ بچے کو
غذا دیوے والا حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو دیتی ہین کہ حضرت اُسے غذا پہونچاتے رہین یہانتک کہ
باپ یا مان یا عزیز مومن اسکا مری اُسوقت حضرت فاطمہ علیہا السلام اُس بچکو اُسی دیدیتی ہین اور بسند
صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حق تعالی اطفال مومنین کو حضرت ابراہیم و سارا کو
دیتا ہی اور اس بچی کو یہ دونون بزرگوار اس درخت سے کہ جو بہشت مین ہی غذا پہونچاتے ہین اور
وہ درخت مثل پستان ہای گاو پستان رکھتا ہی اور قصر مروارید مین ہی روز قیامت ان بچون کو
لباس عمدہ پہنایئنگے اور خوشبو کرکے لطور ہدیہ انکے پدرونکو دینگی پس یہ بچی انہین پدرون کے ساتھ

بہشت مین بادشاہ ہونگے اور یہی معنی ہین قول خدا کی پس حضرت نے یہ آیا پڑھا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ الخ اخوند ملا محمد باقر مجلسی رح فرماتے ہین ممکن ہو کہ بعض اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت کرین اور غذا دین اور بعض اطفال کو حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو عنایت کرین اور پہلی حضرت فاطمہ علیہا السلام غذا دین اور بعد اسکی حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو عنایت کرین اور اطفال کفار مین مذہب مسلمین مین اختلاف ہی مگر علمای شیعہ مین اختلاف نہین ہو علمای امامیہ فرماتے ہین کہ اطفال کفار بھی داخل جہنم نہ ہونگے اور اکثر کہتے ہین کہ داخل اعراف ہونگے اور کلینی اور ابن بابویہ اور اکثر محدثین شیعہ کا اعتقاد یہ ہو کہ حق تعالے قیامت مین اطفال کفار کو مکلف کریگا اور موافق اس تکلیف کے جو مطیع ہوگا ثواب پائیگا اور جو عاصی ہو گا عتاب اسپر کیا جائیگا اور موافق اس مضمون کے بکثرت حدیثین وارد ہوئی ہین چنانچہ ابن بابویہ خصال مین بسند صحیح زرارہ سے روایت کرتے ہین اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب قیامت ہوگی تو خداوند عالم پانچ شخصون پر اپنی حجت تمام کریگا ایک طفل دوسری وہ شخص کہ جو ایام جاہلیت مین ہوا اور ایام جاہلیت اس زمانہ کو کہتے ہین کہ جو زمانہ ایک پیغمبر کے بعثت سے دوسری پیغمبر کی بعثت تک ہوتا ہی پس ایام جاہلیت مین بسبب غلبۂ اہل ضلالت بین اشخاص پر حجت تمام نہوئی ہو وہ معذور ہونگے یا وہ شخص کہ ابتدای بعثت مین دین حق کو نہ سمجھا ہوا اور اسپر حجت قائم نہ ہوئی ہو تیسری احمق کہ جو حق و باطل مین تمیز نہ کرسکا اور مستضعف ہو چوتھے دیوانہ کہ کچھہ نہ سمجھتا ہوا اور مکلف نہ ہوا اور پانچوین وہ ہی کہ زاد گونگا اور بہرا پس ان مین سے ہر ایک پر خدا حجت تمام کریگا اور ایک پیغمبر کو مبعوث فرمائیگا اور ایک آگ انکے لیے روشن ہوگی اور ان لوگون سے وہ پیغمبر کہیگا کہ پروردگار تمہارا حکم فرماتا ہو کہ اس آگ مین داخل ہو جو کوئی اس آگ مین داخل ہوگا اسپر وہ آگ سرد ہو جائیگی اور جو حکم خدا نہ مانیگا وہ جہنم مین جائیگا مطلب و سوال میزان و حساب و سوال اور رد مظالم کے بیان مین تفصیل ان مطالب کی حق الیقین مین مذکور ہی خلاصہ ان مضامین اور احادیث کا یہ ہی کہ جاننا چاہیے کہ درمیان مسلمانون کی حقیقت میزان مین اختلاف نہین ہوا اور قرآن مجید مین تصریح اسکی اکثر مقامات پر وارد ہی چنانچہ سورۂ اعراف

مطلب • ذکر میزان و حساب و سوال

مین خداوند عالم فرماتا ہی - وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا
يَظْلِمُونَ یعنی وزن اور تولنا اعمال کا روز قیامت مین حق ہی پس جسکی سنگین ہو ترازو ور وہ
رستگار ہی اور جسکی سبک ہو ترازو پس یہی وہ لوگ کہ نقصان کیا ہی اپنی جانون کا بسبب اسکی کہ تھی
ہماری آیات پر ستم کرنیوالے اور سورۂ مومنین مین بھی اسی مضمون کی قریب ارشاد فرماتا ہی اور سورۂ قارعہ
مین بھی خفت اور ثقل موازین کو ارشاد کیا ہی پس اصل میزان مین کوئی شک نہین ہی اور انکار اسکا بالکلیہ
کفر ہی لیکن اسکے معنی مین اختلاف ہی اکثر مفسرین و متکلمین شیعہ و سنی ان آیات کی ظاہر پر عمل کرتے ہین اور کہتے
ہین کہ خداوند عالم قیامت مین ایک ترازو نصب کریگا کہ وہ زبانہ رکھتی ہوگی اور دو پلہ بزرگ رکھتی ہوگی
اور بندون کے اعمال اس مین تولیگا حسنات کو ایک پلہ مین رکھیگا اور سیئات کو دوسرے پلہ مین رکھیگا اور
علماے شیعہ و سنی نے کیفیت وزن مین اختلاف بھی کیا ہی اسواسطے کہ اعمال عرض مین وزن نہین رکھتے پس
بعضی کہتے ہین کہ صحیفۂ اعمال تولینگے اور بعضی کہتے ہین کہ اعمال مجسم ہوجاوینگے اعمال حسنہ بصورت ہای خوب
و نورانی مجسم ہوجاوینگے اور اعمال بد بصورت تاریک و سیاہ مجسم ہوجاوینگے اور یہ قول نہایت بعید ہی اور
مذہب حق سے موافق نہین ہی البتہ قریب بعقل یہ امر ہی کہ مناسب اعمال و اقوال نیک و بد خداوند عالم موجودات
نیک و بد خلق فرماتا ہی کہ جس سے حسن و قبح ان اعمال و اقوال کا دریافت ہوتا ہی اور اس باب مین بھی اختلاف ہی
کہ آیا ترازو سبکے اعمال کی ایک ہی یا ہر شخص کی لئے ایک ترازو علیحدہ ہی بر فرض تقدیر کہ اگر کل اشخاص کی لئے
ایک ہی ترازو ہی یا باعتبار عقائد اور اعمال اور اخلاق اور انواع افعال ترازوین متعدد ہین بہرکیف چونکہ خصوصیت
ان شقون کی معلوم نہین ہی ایمان اجمالی اس باب مین کافی ہی اور ایک جماعت متکلمین شیعہ و سنی اسکی قائل
ہین کہ میزان عدالت سے کنایہ ہی اور مقدار ثواب اور عقاب اعمال کا بروجہ عدالت ہونا مراد ہی اور بعض متکلمین
کہتے ہین کہ اگر یہ شخص عدالت خدا کا اقرار رکھتا ہی تو احتیاج تولنے اور ترازو کی کیا ہی اور اگر اعتقاد عدالت
کا نہین رکھتا ہی تو اس تولنے کو کب باور کریگا پس فائدہ اس تولنے مین نہین معلوم ہوتا اور موید اسکے وہ
حدیث ہی کہ جسکو احتجاج مین ہشام بن الحکم سے روایت کیا ہی کہ ایک زندیق نے حضرت صادق علیہ السلام سے

میزان کا سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ اعمال جسم نہین ہین کہ سنگینی اور سُبکی رکہتے ہون اور تولنی کا محتاج وہ شخص ہی کہ جو اشیا کا شمار اور سنگینی اور سُبکی نجانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز مخفی نہین ہی اُسنی پوچھا کہ پس میزان کی کیا معنی ہین حضرت نے فرمایا کہ میزان سی عدل مراد ہی اوس نے پوچھا حضرت اس آیہ کی کیا معنی ہین کہ خدا فرماتا ہی جسکی سنگین ہو موازین اوسکا حضرت نی فرمایا یعنی عمل خیر زیادہ ہو اور کلینی اور ابن بابویہ بسند معتبر ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت صادق علیہ السلام سی آیہ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ کے معنی دریافت کئی گئی حضرت نے فرمایا کہ موازین انبیا اور اوصیا علیہم السلام ہین اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بسبب وجوہ عقلیہ ظاہر معنی آیات سی دست بردار ہونا نچاہیی لیکن چونکہ اسباب ہین روایتین مختلفہ ہین تو اصل میزان کا اعتقاد کرنا چاہیی اور اُسکے معنی علم ائمہ علیہم السلام پہ محمول کرنا چاہیی اور ان روایات مختلفہ مین ایک روایت کی مضمون کا یقین ہوجانا مشکل ہی

بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم عباد

آیتین اور حدیثین اس باب مین بکثرت ہین اور ایمان انکا مجملاً واجب ہی اور آیات متعددہ مین وارد ہوا ہی کہ خدا سریع الحساب ہی اور اسرع الحاسبین ہی اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ میری طرف ہی بازگشت کُل مخلوق کی اور مجھپر ہی حساب انکا اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حق تعالی حساب خلائق ایک چشم زدن مین فرمائیگا اور دوسرے روایت مین وارد ہی کہ جتنی دیر مین ایک گوسفند کا دودھ دوہا جاتا ہی اتنی دیر مین حق تعالی حساب خلائق سی فارغ ہوگا اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ خدا کو حساب ایک شخص کا دوسرے کی حساب کی وجہ سی مشغول نہین کرتا جسطرح کہ اسکو روزی دینا ایک کا دوسری کی روزی دینے سی مشغول نہین کرتا اور ابن بابویہ نے رسالہ عقائد مین لکہا ہی کہ اعتقاد میرا حساب اور میزان مین یہ ہی کہ یہ سب حق ہین اور بعض کی طرف خدا خود متوجہ ہوتا ہی اور بعض کو اپنی حجتون یعنی انبیا اور اوصیا پر چھوڑ دیتا ہی پس حساب انبیا اور ائمہ کا خود خدا کرتا ہی اور ہر ایک پیغمبر اپنی اوصیا کا حساب کرتا ہی اور اوصیا امتون کی حساب کے متولی ہوتے ہین اور خدا انبیا کا گواہ ہی اور سب رسول اوصیا کے گواہ ہین اور ائمہ مخلوقات کے گواہ ہین اور کلینی نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اہل شرک کی لئی ترازوین نصب

بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم عباد

نہین ہوتین اور دیوانِ اعمال نہین کھولی جاتے انکو فوج فوج جہنم مین لیجاتی ہین اور نصب ہونا میزان کا اور
نشر اور دیوان اعمال اہل اسلام کیلئی ہوتے ہین اور علی بن ابراہیم اور ابن بابویہ و شیخ طوسی بسند ہای معتبر
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ بندہ اپنی جگہ سی خدا کے سامنی سی دو قدم حرکت نہ کرے گا
تا اینکہ اس سی چار خصلتون کا سوال کیا جائیگا ایک تو اسکے عمر کا کہ کس چیز مین فانی کی دوسری اسکے جسد کا اور
جوانی کا کہ کس چیز مین کہنہ کی تیسری اسکے مال کا کہ کہان سی پیدا کیا اور کس چیز مین خرچ کیا ہی چوتھی اہلبیت
کی محبت کا اور ابن بابویہ بسند معتبر روایت کرتے ہین کہ اس روایت کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ جب روز قیامت
ہوگا تو بندہ مومن کو حساب کیلئی کھڑا کرینگے کہ وہ دونون اہل بہشت سی ہونگے ایک فقیر ہوگا دوسرا غنی
فقیر کہیگا پروردگارا تونے مجھی کسلئی کھڑا کیا ہی قسم مجکو تیری عزت کی کہ تو جانتا ہی کہ تو نے مجھی کوئی حکومت
و ولایت نہین دی تھی کہ مین اس ولایت مین عدالت کرتا اور مجکو تو نے مال بھی زیادہ نہ دیا تھا کہ حق تیرا
اس مین واجب ہوتا کہ مین نے وہ حق دیا یا نہ دیا اور تو نے مجھی میری روزی بھی بقدر میری کفایت
کے عنایت کی تھی پس خداوند جلیل فرمائیگا کہ بندہ میرا سچ کہتا ہی اسی چھوڑ دو کہ داخل بہشت ہو اور
وہ غنی عرصۂ محشر مین اسقدر کھڑا رہیگا کہ اسی اس مقدار مین پسینہ جاری ہوگا کہ اگر چالیس اونٹ پئین
تو وہ پسینہ انکے لیے کافی ہو بعد اسکے وہ داخل بہشت ہوگا اور وہ فقیر کہیگا کہ تجھی کس چیز نے قید کیا تھا
غنی جواب دے گا طول حساب نے ایک چیز بعد دوسری چیز کی تقصیرات سی ظاہر ہوتی تھی اور خدا
اس تقصیر کو عفو فرماتا تھا یہانتک کہ حق تعالے نے مجکو اپنی رحمت سی گھیر لیا اور توابین مین ملحق کیا پس
وہ غنی کہیگا کہ تو کون ہی فقیر جواب دیگا مین وہی فقیر ہون جو محشر مین تیرے ساتھ حاضر تھا غنی کہیگا
کہ نعیم بہشت نے تجکو ایسا تغیر دیا ہی کہ مین نے تجھی نہ پہچانا اور کئی سند و کتب سی منقول ہی کہ جسکا بندی سے
پہلے سوال کیا جائیگا محبت اہلبیت علیہم السلام ہی اور شیخ طوسی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت
کرتے ہین کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو خدا ہمکو ہماری شیعون کی حساب پر معین
فرمائیگا پس انکے جو گناہ خدا کے کئی ہونگے ہم خدا سی سوال کرینگے کہ ہماری خاطر سی بخشدی اور جو کچھ
حق ہمارا انپر ہوگا ہم بخشدینگے بعد اسکے حضرت نے یہ آیہ پڑھی اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ

اور عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے اس آیہ کی تفسیر مین ان السمع و
البصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا ارشاد فرمایا یعنی کان سے سوال کرینگے اون
چیزون کا کہ جو ان کانون نے سنی ہین اور آنکھہ سے ان چیزون کا کہ جو اُس آنکھہ نے دیکھی ہین اور دل سے اون
چیزون کا کہ دل نے جن چیزون کا اعتقاد کیا ہے اور کلینی و برقی بسندہای صحیح حضرت صادق علیہ
السلام سے روایت کرتے ہین کہ تین چیزین ہین کہ بندہ مومن سے اُسکا حساب نکیا جائیگا وہ کھانا کہ جو کہاوے
اور وہ پوشاک کہ جو پہنے اور وہ زوجہ صالحہ کہ جسکے سبب شخص اعانت کرے اور بسبب اُس زوجہ کے اپنے نفس کی
حفاظت فعل حرام سے کرے کلینی نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ جس روایت کا خلاصہ
مضمون یہ ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا لوگون کو قبرون سے عریان اور پا برہنہ اور بے ریش اور بے
عیب مثل روز تولد ایک صحرا مین محشور فرمائے گا اور ملائکہ اون کو ہنکائینگے یہانتک کہ عقبہ حشر مین کہڑے ہون
اور لوگ ازدحام کرینگے اور ایک دوسرے پر سوار ہونگے اور ملائکہ انہین اوس عقبہ سے آگے نہ بڑہنے
دینگے پھر سانس ان سب کی پہنی لگی اور پسینا ان کا بکثرت جاری ہوگا اور نالہ و گریہ انکا بلند ہوگا
یہ پہلا ہول ہے اہوال روز قیامت سے پس ایک فرشتہ خدا آواز دے گا کہ سب سُنینگے بعد اسکے آوازین
انکی پست اور آنکھین خاشع ہونگی اور بدن انکے لرزنے لگینگے اور دل انکے خوفناک ہونگے اور یہ
لوگ اپنے سرون کو اوس آواز کی طرف بلند کرینگے پھر خداوند حاکم عادل انکو آواز دے گا کہ
مین ہون وہ خدا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہے اور مین حاکم اور عادل ہون اور ظلم نہین
کرتا اور آج مین تم مین بعدالت حکم کرتا ہون اور حق ضعیف قوی سے لیتا ہون اور لوگون کی
مظلمی حسنات اور سیئات سے بدلتا ہون اور مظلومون کے عفو کرنے پر ثواب عطا کرتا ہون اور
آج اس عقبہ سے کوئی ظالم کہ اوسکے ذمہ کسی قسم کا مظلمہ ہو نجات نہ پائے گا مگر یہ کہ مظلوم اوس
مظلمہ کو بخشدے اور مین اوس مظلوم کو اُس مظلمہ بخشنے کی عوض مین ثواب عطا کرونگا پس تم مین
ایک دوسرے کا دامن پکڑے ہو اور جسنے دنیا مین جس شخص پر ظلم کیا ہو وہ مظلوم ظالم سے اپنا
تاوان طلب کرے مین تمہارا گواہ ہون اور میری گواہی کافی ہے اوسوقت مظلوم دوڑینگے اور

ظالمون کو پیدا کرینگے اور شدت ورازتک یہ سب ایسی کیفیت مین رہینگے پھر حال انکا شدید تر اور پسینہ انکا بیشتر
ہوگا اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ پسینہ انکی منھ تک آئیگا اور فریاد و فغان بر پا ہوگی اور اکثر مظلوم
یہ آرزو کرینگے کہ اپنی مظالم سے درگذرین اور اس عقبہ سے نجات پائین پس ایک منادی ندا کریگا کہ خاموش رہو
اور اپنی پروردگار کی ندا سنو جب یہ خاموش ہونگی تو آواز آئیگی کہ خدا فرماتا ہی اگر تم چاہتے ہو کہ اس عقبہ سے
نجات ملی تو ایک دوسری کی مظلمی کو بخشدو اور اگر تمہین بخشتی تو مین تمسی تمہاری مظلومون کا مطالبہ کرتا ہون
پس اکثر مظلوم شاد ہونگی اور باین امید کہ اس شدت سے نجات پائین اپنی مظلمی بخشدینگے اور بعض مظلوم
کہینگے کہ پروردگار ہماری مظلمی اس سے عظیم تر و بزرگ تر ہین کہ ہم اوہنین بخشدین اوسوقت رضوان خازن
بہشت کو آواز آئے گی کہ ایک قصر نقرہ قصر ہای جنت الفردوس سے بانواع نعمات ظرفہای طلا و نقرہ
و حور العین و غلمان سے آراستہ کرکی مظلومون کو دکہا پس ایک منادی خدا کی طرف سے ندا کریگا کہ ای گروہ
خلائق سر بلند کرو اور اس قصر کو دیکہو جب لوگ نظر کرینگی تو ہر ایک آرزو کریگا کہ ای کاش یہ قصر مجھے عطا
کیا جای اوسوقت منادی ندا کریگا کہ یہ قصر اوس شخص کا ہی جو کسی مومن کا مظلمہ بخشدی پس بعض شخص اکثر
اپنی مظلمی عفو کردینگے اور اوس عقبہ سے نجات پائینگے مگر کچھ لوگ باقی رہجائینگے کہ وہ عفو نہ کرینگے پھر حق تعالی
فرمائے گا کہ میری بہشت مین وہ شخص داخل نہین ہوتا کہ جسکی ذمہ کسی مسلمان کا مظلمہ ہو یہانتک کہ وہ مظلمہ
وقت حساب اوس سے لیا جاوی ای گروہ خلائق مستعد حساب ہو پھر ان سکو راہ دیجائیگی تا کہ عرصۂ حساب
مین نزدیک عرش الہی حاضر ہون اوسوقت دیوان کہولی جائینگے اور ترازو ین نصب ہونگی اور پیغمبر
اور ائمہ کہ گواہ خلق ہین اور ہر ایک امام اپنی اہل زمانہ کی گواہی دے گا کہ اہنین امر الہی پہ سبب توقف
کیا ہی اور اہنین خدا سے کس شی کی طلب ہی بعد اسکے ایک مرد قریش نے عرض کی یا بن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ اگر کسی مومن کو کسی کافر سے مظلمی کا مطالبہ ہو تو وہ مومن اوس کافر سے کس چیز کا خواہان ہوگا
حالانکہ وہ کافر اہل جہنم سے ہی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اوس مسلم کی گناہ موافق اوس مظلمہ کے اندازہ
کمی جائینگے اور اوس کافر کو بسبب اوس مظلمی یا بسبب اوس گناہ مسلم کے زیادہ تر عذاب کیا جائیگا سائل
نے عرض کی کہ اگر کسی مسلم کا مظلمہ کسی دوسری مسلم پر ہو تو اوس مسلم سے وہ مظلمہ کیونکر لیا جائیگا حضرت

نے فرمایا کہ حسنات ظالم سے بقدر حق مظلوم حسنات لئے جائینگے اور وہ حسنات مظلوم پر اضافہ کئے جائینگے سائل نے
پوچھا کہ اگر ظالم حسنات نرکہتا ہو تو کیا کرینگے حضرت نے فرمایا گناہان مظلوم موافق مظلمہ کی لیکر گناہان
ظالم پر بڑہا دی جائینگی مولف کہتا ہی کہ آیات و اخبار سے حقیقت اصل حساب و سوال بروز قیامت متیقن اور معلوم
ہی مگر خصوصیت انکی کہ آیا کس شخص سے سوال کرینگے اور کسکو بحساب بہشت یا جہنم مین لیجائینگے متیقن نہین ہی
اور یہ بہی معلوم نہین ہی کہ کس چیز کا سوال اور حساب کیا جائیگا اسواسطے کہ اخبار اس باب مین مختلف ہین
اور اعتقاد اجمالی کافی ہی اور جاننا چاہئے کہ عریان محشور ہوتے اور لباس پہنے ہوئے مبعوث ہونے کی
باب مین احادیث مختلف وارد ہین بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ عریان محشور ہونگے چنانچہ حدیث
فاطمہ بنت اسد اسی مضمون پر دلالت کرتی ہی اور بعض احادیث مین وارد ہی کہ کفن پہنے ہوئے محشور
ہونگے مطلب گیارہوان سوال انبیا اور شہادت شہدا اور ناموں کو داہنے اور بائین ہاتھ مین
دینے اور بعض کیفیت ہول قیامت کی بیان مین حق الیقین مین تفسیر علی بن ابراہیم سے بسند کالصحیح حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہی ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصَّادِقِیْنَ صِدْقُھُمْ
یعنی یہ وہ روز ہی کہ نفع دیتی ہی سچ کہنے والونکو راست گوئی انکی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ جب روز قیامت ہوگا لوگ حساب کیلئے حاضر ہونگے اور ہولہای قیامت مین وارد ہونگے اور عرصہ
حساب مین بعد مشقت بسیار پہونچینگے پس انسبکو قریب عرش خدا کے ٹہرائینگے اور خدا اون سے خطاب
فرمائیگا جو شخص کہ پہلی طلب ہوگا اوسی اسطرح کی آواز سے طلب کرینگے کہ وہ آواز تمام خلائق سنیگے
اور جنہین کہ پہلی طلب کیا جائیگا وہ محمد بن عبد اللہ پیغمبر قرشی عربی ہونگے اور وہ عرش خدا کی داہنی
طرف کہڑے ہونگے پہر علی ابن ابی طالب کو بلائینگے اور وہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی بائین طرف کہڑے ہونگے بعد اسکی سب آئمہ مع کل امت بلائے جائینگے اور حضرت امیر المومنین علیہ
السلام کے بائین طرف کہڑے ہونگے پس ہر پیغمبر مع اپنی امت کی اول انبیا سے آخر انبیا تک آئینگے
اور عرش کی بائین طرف کہڑے ہونگے پس پہلی سوال کے لئے قلم طلب ہوگا وہ آئیگا اور بصورت
انسان عرش خدا کی برابر کہڑا ہوگا پہر خدا اوس سے سوال کریگا کہ جو کچھ مین نے تجھکو وحی سے

مطلب گیارہوان

الہام کیا تھا اوسی تو نی تحریر کیا قلم کہیگا ہان ای پروردگار میری تو جانتا ہی کہ مین نی لکھا جو کچھہ تو نی حکم فرمایا خدا
ارشاد کریگا کہ تیری اسبات کی کون گواہی دیگا قلم کہیگا پروردگار! کوئی مخلوق تیری راز پر سوا تیری مطلع نہین
ہوسکتا تھا خدا فرمائے گا کہ تو نی اپنی حجت تمام کی پھر لوح کو طلب کریگا اور اسی طرح سوال فرمائیگا لوح عرض
کریگی کہ ہان پروردگار! جو کچھہ قلم نے مجھپر تحریر کیا تہا اوسکو مین نی اسرافیل کو پہنچا دیا پھر اسرافیل بلائی جائیگی
وہ بصورت آدمی آئینگے اور قلم و لوح کی پاس کہڑی ہونگی بعد اسکی پھر خدا فرمائے گا کہ لوح نی جو کچھہ کہ قلم نے اسپر
وحی سی تحریر کیا تھا وہ اوسنی تجھی پہونچا دیا اسرافیل جواب دینگی ہان پروردگار! مین نے اوسی جبرئیل کو پہونچایا
اسوقت جبرئیل بلائی جائینگے وہ آئینگے اور پہلوی اسرافیل مین کہڑی ہونگی پھر خدا فرمائے گا کہ آیا اسرافیل نے
جو کچھہ اوسی پہونچا تہا وہ تجھی پہونچایا وہ عرض کرینگے ہان پروردگار! مین نے اوسی سب تیری پیغمبرونکو جو کچھہ تیرا حکم
مجھے پہنچا تہا پہنچا دیا اور ادائے رسالت تیری ہر پیغمبر اور ہر رسول سے کردی اور جمیع وحیین اور حکمتین اور
کتابین تیری انکو پہونچا دین اور آخر مین پیغمبر رسالت و وحی اور حکمت و علم و کتاب و کلام تیرا پہونچایا
محمد بن عبد اللہ قرشی عربی کو کہ وہ تیری حبیب ہین بعد اسکے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ عین کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ پہلی جسکو فرزندان آدم سی سوال کے لئی طلب کرینگے وہ محمد بن عبد اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین خدا اونہین اپنی عرش کے قریب جگہہ دے گا اور اوسروز کیسکی قرب و منزلت
خدا کے نزدیک مثل اونکے نہ ہوگی پھر خدا اونسے خطاب فرمائے گا کہ آیا جبرئیل نے تمکو جو کچھہ مین نے
وحی کی تھی اور جو کچھہ تمھارے پاس کتاب و حکمت و علم سے بہیجا تہا پہنچایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہینگے ہان اے پروردگار میرے جبرئیل نے یہ سب چیزین پہنچائین بعد اسکی حق تعالی محمد مصطفی سے
ارشاد کرے گا کہ آیا وہ امور جو کہ تمھین جبرئیل نی پہنچائی ہین تم نے اپنی امت کو پہنچادی حضرت کہینگے ہان
پروردگار! مین نے اپنی امت کو پہونچا دی اور مین نے تیری راہ مین جہاد کیا پھر حق تعالے فرمائیگا
کہ تیری ان امور کی کون گواہی دے گا حضرت کہین گے پروردگار! تو میری تبلیغ رسالت کا
شاہد ہی اور ملائکہ تیری اور میری امت کے بندگان نیک گواہ ہین لیکن میری لئی تیری گواہی کافی
ہے پھر ملائکہ بلائے جائینگے اور حضرت کی تبلیغ رسالت کی گواہی دینگی پھر امت محمد صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم طلب کی جائینگی اور سب سے سوال کیا جائے گا کہ آیا محمد نے تمکو رسالت میری پہونچائی
اور کتاب اور حکمت اور علم میرا انہین تعلیم کیا وہ سب حضرت کی تبلیغ رسالت اور کتاب اور تعلیم
حکمت و علم کی گواہی دینگے پھر خدا فرمائیگا اے محمد مصطفی آیا تمنے بعد اپنی امت مین کسیکو
اپنا خلیفہ و جانشین کیا تھا کہ میرے حکمت و علم سے قیام باحکام کرے اور میری کتاب کا مفسر ہو
اور جس چیز امور دین مین بعد تمہارے تمہاری امت مین اختلاف ہوا وسے بیان کردے اور زمین پر
میری حجت اور میرا خلیفہ ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگے ای پروردگار مین نے اپنی امت
مین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو کہ بھائی میرا اور وزیر میرا اور وصی میرا اور بہتر میری امت
کا تھا خلیفہ کیا اور مین نے اوسے اپنی حیات مین اپنی امت کی لئے نصب کیا تاکہ نشانہ راہ ہدایت
ہو اور مین نے اطاعت علی کی لئے اپنی امت کو مامور کیا اور علی کو اپنی امت پر اپنا خلیفہ اور
اور اوسکا امام قرار دیا تاکہ میری امت تا روز قیامت علی کی متابعت کرے بعد اسکے علی بن ابی طالب
علیہ السلام کو بلائینگے اور اونسے پوچھینگے کہ آیا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہین وصیت کی
تھی اور اپنی امت پر تمہین اپنا خلیفہ کروایا تھا اور اپنے حیات مین تمہین نصب کیا تھا کہ تم نشانہ
راہ ہدایت ہو اور بعد اوسکے وفات کے اوسکی قائم مقام ہو اوسوقت جناب امیر علیہ السلام
کہینگے ہان ای پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھے وصیت کی تھی اور مجھکو اپنی امت مین خلیفہ
کیا تھا اور جب تو نے محمد صلعم کو اپنے پاس بلایا تو اونکی امت نے میری خلافت کا انکار کیا اور
مجھسے مکر کیا اور مجھکو ضعیف کیا اور نزدیک تھا کہ مجھے قتل کرین اور مجھے ترک کرکے اوس
شخص کو اختیار کیا کہ جسے کسی قسم کا استحقاق خلافت نہ تھا اور میری بات نہ سنی اور اطاعت
میرے حکم کی نہ کی بعد اسکے مین نے تیری فرمانے سے امت بد سے قتال اختیار کیا یہانتک کہ
اشقیائے امت نے مجھکو قتل کیا بعد اسکے علی علیہ السلام سے خدا فرمائیگا آیا بعد اپنی امت محمد
مین تمنے کوئی حجت اور کوئی خلیفہ زمین پر چھوڑا تاکہ وہ لوگون کو میرے دین کی طرف ہدایت
کرے اور میری راہ رضا کی طرف طلب کرے علی علیہ السلام عرض کرینگے ہان ای پروردگار

میری مین نے حسن اپنی پسر کو کہ وہ تیری پیغمبر کا نواسا تھا اوسے اپنا وصی کیا تھا اوسوقت امام حسنؑ کو بلائینگے اور وہی سوال کرینگی کہ جو علی بن ابی طالب علیہ السلام سی کیا تھا اسی طرح ایک امام بعد ایک امام کے طلب کیا جاویگا اور حجت اوسکے اوسکی اہل زمانہ پر تمام کیجایگی پھر حق تعالی عذر انکا قبول فرمائے گا اور حجت اونکی جائز رکھے گا اوسوقت خدا فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہی کہ سچون کو سچ کہنا نفع بخشتا ہی اور عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب روز قیامت ہوگا تو ہر شخص کو اوسکا نامہ دینگے اور کہینگے اس نامہ کو پڑھ لے بعد اوسکے حق تعالی اوسکے دل مین جمیع افعال کہ جو اوسنے زندگی مین کئے ہین مثل نگاہ کرنے اور بات کہنے اور قدم اوٹھانے کی اس طرح القا فرمائے گا کہ اس شخص کو وہ افعال اس نہج پر معلوم ہونگے کہ مین نے ابھی کئے ہین اوسوقت یہ شخص کہے گا وای ہو مجھپر اس نامہ نے میری کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ کو نہین چھوڑا مگر یہ کہ سب گنا ہون کو شمار کرلیا مولف کہتا ہی کتاب مذکور مین گواہی دینا اعضا وغیرہ کا اور نامہ بہشت مین جانے کا داہنے ہاتھ مین دینا اور دوزخ مین جانے کا بائین ہاتھ مین دینا نہایت بسط سے لکھا ہے بلحاظ اختصار ترک کیا گیا مطلب بارہوان وسیلہ اور لوای حمد اور حوض کوثر اور شفاعت اور کل منازل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہے کہ احادیث شیعہ و سنی کی ان سب چیزون کے باب مین متواتر ہین بلکہ یہ سب امور ضروریات دین سی ہین اور ایمان لانا اون سب پر واجب ہی خصوصا حوض کوثر اور شفاعت اکبر پر ایمان لانا ضرور لازم ہے کلینی اور ابن بابویہ اور علی بن ابراہیم اور کل محدثین نے بسندہای صحیح و معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت خدا سے میرے لئے سوال کرو تو وسیلہ کا سوال کرو اصحاب نے پوچھا وسیلہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا بہشت مین میرے لئے ایک درجہ ہی کہ وہ ہزار پایہ رکھتا ہے اور ایک پایہ سے دوسری پایہ تک اتنی مسافت ہے کہ اوس مسافت کو اسپ نجیب عربی ایک مہینہ مین تیز دوڑ سے طی کرے اور بعض پایہ اوسکے زبرجد کے ہین اور

مطلب بارہوان (۱۲)

بعض سوتی کے ہین اور بعض جواہر ہای قسم دیگر کے ہونگے اور بعض سونے کی اور بعض چاندی کی
اور بعض عود کے اور بعض مشک کی اور بعض عنبر کے اور بعض نور کے ہونگے پس اوسکو بروز قیامت
لائینگے اور سب پیغمبرون کے درجون کی پاس نصب کرینگے اور وہ اون درجون مین ممتاز ہوگا
جس طرح کہ چاند ستارون مین ممتاز ہی اوس روز کوئی پیغمبر اور کوئی شہید اور کوئی صدیق باقی
نہ رہے گا مگر یہ کہ کہیگا خوشا حال اوس شخص کا کہ جسکے لئے یہ درجہ ہی پس ایک منادی سب پیغمبرون
اور صدیقون اور شہیدون کو اور مومنون کو ندا کرے گا آگاہ ہو یہ درجہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ہے بعد اسکے حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ مین اوس روز پوشاک نور پہنے ہوں گا اور
تاج پادشاہی اور اکلیل کرامت میری سر پر ہوگا اور علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے
آگے آگے چلین گے اور لوا اور علم میرا اونکے ہاتھ مین ہوگا اور وہ لوا ہی حمد ہی اور اوس
لوا پر لکھا ہوگا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ المفلحون هم الفائزون باللہ جسوقت ہم پیغمبرون
کی طرف سی گذرینگے تو پیغمبر کہینگے کہ گویا یہ دو ملک ہین کہ ہم انہین نہین پہچانتے اور جب
ملائکہ کی طرف سے گذرینگے تو وہ کہینگے کہ گویا یہ دو پیغمبر مرسل ہین یہانتک کہ مین منبر پر جاؤنگا
اور بعد میرے علی منبر پر آئینگے جب مین منبر کے درجۂ اعلی پر پہونچونگا تو علی ایک پایہ مجھسی پست
تر کھڑے ہونگے اور علم میرا اونکے ہاتھ مین ہوگا پھر جمیع پیغمبر اور مومنین ہماری طرف سر بلند
کرینگے اور ہماری طرف دیکھینگے اور کہینگے خوشا حال ان دونو بندون کا کہ یہ دونو خدا کی نزدیک
کسقدر گرامی اور مکرم ہین پس ایک منادی خدا کی طرف سی ندا کرے گا کہ سب پیغمبر اور جمیع خلائق
سینن کہ یہ حبیب میرا ہی محمد اور یہ ولی میرا ہی علی بن ابی طالب علیہ السلام خوشا حال اوس شخص
کا جو اسے دوست رکہے اور وای اوس شخص پر کہ اسے دشمن رکہے اور اوسپر جھوٹ باندھے پھر
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس روز قیامت مین کوئی شخص باقی نہ رہیگا
کہ تجھکو دوست رکھتا ہو مگر یہ کہ راحت پائے گا اور اس ندا سے منھ اوسکا سفید اور دل اوسکا
شاد ہوگا اور کوئی شخص اون لوگون مین سے باقی نہ رہے گا کہ اونے تجھسی دشمنی کی ہو یا تجھسے لڑا ہو

یا تیری امامت کا انکار کیا ہوگا یہ کہ موہنہ ان سب کی سیاہ ہونگے اور پاؤن انکے کانپینگے اس حالت
مین دو ملک جانب رب العلی سے میری طرف آئینگے ایک رضوان خازن بہشت اور دوسرا مالک خازن جہنم
پھر رضوان میرے پاس آئے گا اور مجھے سلام کرے گا اور کہیگا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مین اوسکے سلام کا جواب دونگا اور کہونگا اے ملک خوشبو اور خوش رو اور گرامی اپنے پروردگار
کے نزدیک تو کون ہے وہ عرض کرے گا کہ مین رضوان خازن بہشت ہون مجکو میرے پروردگار
نے حکم فرمایا ہے کہ مین آپ کی خدمت مین بہشت کی کنجیان حاضر کرون اے محمد مصطفےٰ اسے لے
لیجئے مین کہونگا مین نے اپنے پروردگار کی طرف سے قبول کیا اور حمد کرتا ہون مین اوسکا اس
نعمت پر کہ جو اوسنے مجھے عنایت فرمائے ان کنجیون کو میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام
کو دیدے رضوان وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دے گا اور پھر جائے گا بعد اسکے میری پاس مالک
خازن جہنم آئے گا اور کہیگا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ مین کہونگا عَلَیْكَ السَّلَامُ
اے ملک کسقدر منکر ہے دیکھنا تیرا اور قبیح ہے موہنہ تیرا تو کون ہے وہ عرض کرے گا مین مالک
خازن جہنم ہون مجکو میرے پروردگار نے حکم فرمایا ہے کہ مین کلیدہای جہنم آپ کی خدمت مین
حاضر کرون مین کہونگا کہ مین نے اپنے پروردگار سے یہ عطیہ قبول کیا اور اوسکے لئے حمد و ستایش
مخصوص ہے بسبب اسکے کہ اوسنے میری نسبت انعام فرمایا اور مجھے اوس نعمت کی وجہ سے
اورون پر فضیلت کرامت فرمائی ان کنجیون کو بھائی میرے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو
دیدو مالک وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دے گا اور پھر جائے گا بعد اسکے علی علیہ السلام مع
کلیدہای بہشت و جہنم آئینگے یہانتک کہ تنہائی جہنم پر بیٹھینگے اور مہار اوسکی ہاتھ مین لینگے
اسوقت کہ نالہ اوسکا بلند ہوگا اور حرارت اوسکی انتہا کی ہوگی اور شرارے اوسکے بلند ہونگے جہنم
آواز دے گا کہ یا علی علیہ السلام مجھپر سے عبور کر جائیے کہ آپ کا نور میرے زبانہ کو بجھا ہی دیتا ہے
علی علیہ السلام کہینگے قرار لے کہ آج کے دن تجھکو میری اطاعت کرنا لازم ہے بعد اسکے فوج فوج لوگ
آئینگے اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کہینگے کہ اسے چھوڑ دے کہ یہ میرا دوست ہے اور اسے لے

کہ میرا دشمن ہے پس اُس وقت جہنم غلام سے زیادہ اطاعت علی علیہ السلام کے کریگا اگر علی چاہینگے تو اوسکو اپنے دہنی طرف لیجائیگا اور اگر چاہینگے تو بائین طرف لیجائیگا اسواسطے کہ تقسیم کرنیوالا بہشت و دوزخ کا اوس روز علی ہے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب قیامت ہو گی تو محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ کو بلائینگے اور ایک حلہ گلرنگ اونہین پہنائینگے اور اونہین عرش کے دہنی طرف مقیم کرینگے پھر حضرت ابراہیم کو بلائینگے اور اُنہین ایک حلہ سفید پہنائینگے اور عرش کے بائین طرف ٹھہرائینگے پھر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو طلب کرینگے اور اونہین ایک حلہ گلرنگ پہنائینگے اور دہنی طرف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہہ دینگے پھر حضرت اسمعیل کو طلب کرینگے اور ایک حلہ سفید اونہین پہنائینگے اور اونہین حضرت ابراہیم کی بائین طرف جگہہ دینگے پھر حضرت امام حسن علیہ السلام کو طلب کرینگے اور ایک حلۂ گلرنگ پہنائینگے اور اونہین حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دہنی طرف مقیم کرینگے پھر حضرت امام حسین کو طلب کرینگے اور اونہین امام حسن علیہ السلام کی دہنی طرف جگہہ دینگے اور اسی طرح سب آیمہ علیہم السلام کو طلب کرینگے اور حلہ ہاے گلرنگ پہنائینگے اور ہر ایک کو ترتیب جگہہ دینگے پھر اُنکے شیعون کو طلب کرینگے اور اُنکے آیمہ کے سامنے متوقف کرینگے پھر حضرت فاطمہ علیہا السلام اور سب عورتین اونکے اولاد مین سے اور اونکی شیعون مین سے طلب ہونگے اور وہ سب بے حساب داخل بہشت ہونگے پھر منادی خدا کی طرف سے عرش پر اور افق اعلیٰ سے آواز دیگا کہ خوب پدر ہی پدر تیرا یا محمد صلعم اور وہ ابراہیم علیہ السلام ہی اور خوب بھائی ہے بھائی تیرا اور وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے اور خوب دو نواسی ہین تیرے حسن اور حسین علیہما السلام اور خوب جنین ہی جنین تیرا کہ شکم فاطمہ مین شہید ہوا اور وہ محسن ہی اور خوب ایماندار ہین امام ہدایت کنندہ تیری ذریت سے فلان اور فلان اور جمیع آیمہ کا نام حضرت قائم علیہم السلام نام لیگا اور خوب شیعہ ہین تیرے اور خوب آیمہ ہین تیرے بہ تحقیق کہ محمدؐ اور وصی محمد اور محمد کے نواسے اور کل آیمہ ذریت محمد کسے فائز اور رستگار ہین پس حکم کریگا

کہ سکو بہشت مین لیجاوین چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ جو کہ دور کیا جاوے آتش جہنم سے اور داخل کیا جاوے بہشت مین پس فائز ہوا ہی سعادت ابدی سے اور امالی اور خصال مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس شاد ان وخوشحال آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خداوند علی اعلی آپ کو اور علی کو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی محمد میرا پیغمبر رحمت ہی اور علی میرا برپا دارندہ حجت ہی مین اوس شخص کو معذب نہ کرونگا کہ جو علی سے موالات و دوستی رکہتا ہو اگرچہ اوسنے میری معصیت کی ہوا ور اوس شخص پر رحم نکرونگا کہ جسنے علی سے دشمنی کی ہو اگرچہ وہ میری اطاعت کرے پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیل روز قیامت لواء حمد لیئے ہوے میرے پاس آئینگے اور لواء حمد ستر شقہ رکہتا ہے کہ ہر ایک شقہ آفتاب اور ماہتاب سے وسیع تر ہی اور مین ایک کرسی پر کرسی ہای رضوان اور ایک منبر پر منبرہای قدس وخوشنودی خدا کی بیٹہا ہونگا پس مین اوس علم کو لونگا اور علی بن ابی طالب کو دونگا یہ سنکے عمر اوچہلا اور حضرت کے سامنے آیا اور کہا یا رسول اللہ کسطرح سے علی کو اوس علم کے اوٹہانے کی طاقت ہوگی کہ اوس علم کے ستر شقہ ہونگے اور ہر شقہ آفتاب و ماہتاب سے بزرگتر ہوگا حضرت منغض ہوے اور فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا علی کو مثل قوت جبرئیل کے طاقت کرامت فرمائے گا اور مثل نور آدم کے نور اور مثل حلم رضوان کے حلم اور مثل جمال یوسف جمال اور قریب صدای داؤد کے آواز عنایت کرے گا اور اگر یہ نہوتا کہ داؤد خطیب اہل بہشت ہونگے تو ہر آئینہ علی کو مثل اونکے آواز عطا کرتا اور علی اوّل ہے اون شخصون مین کہ جو اشخاص چشمہ سلسبیل وزنجبیل سے سیراب ہونگے اور علی کے اور اوسکے شیعون کے نزدیک وہ منزلت ہے کہ جو لوگ گذشتہ اور آئیندہ ہین اوس منزلت کی آرزو کرینگے **بیان حوض کوثر** حق الیقین مین مذکور ہی کہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ اور اکثر علما بطریق متعددہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ امت میری حوض کوثر پہ مع سات رایتون کے جمع وارد ہوگی

بیان حوض کوثر

پہلی رایت عجل ہے یعنی ابو بکر پس مین اوٹھون گا اور ہاتھ اوسکا پکڑون گا جب ہاتھ میرا اوسکو ساتھ
پر پہونچے گا رنگ اوسکا سیاہ ہو جائے گا اور پاؤن اوسکے کانپنے لگین گے اور دل اور کلیجہ اور
اکثر اعضا اوسکے مضطرب ہونگے اور جو لوگ اوسکے شریک ہونگے اونکا بھی یہی حال ہو جائیگا
اسوقت مین کہونگا کہ وہ شے بزرگ مین کہ جنہین مین نے تم لوگون مین چھوڑا تھا میری خلافت
کو کسطرح ادا کیا وہ کہینگے کہ ہمنے قرآن مجید کی تکذیب کی اور اوسے پھاڑ ڈالا اور اہلبیت پیغمبر
پر ظلم کیا اور حق اونکا غصب کیا مین اونسے کہونگا کہ بائین طرف جاؤ پس یہ سب پیاسے
او بدحال جانب شمال کے کہ مقام عذاب و نکال ہے اپنے کالے منھ لیکے چلے جائینگے اور ایک
قطرۂ کوثر سے بہرہ مند نہ ہونگے پھر مجھپر اس امت کے فرعون یعنے عمر کی رایت مع اکثر امت
وارد ہونگے اور یہ گروہ مبرجون ہے ابوذر نے عرض کی مبرجون سے مقصود راہ گم کردہ مین
حضرت نے فرمایا بلکہ اونہون نے دین کو فاسد اور حق کو روکش و باطل کیا ہے اور یہ وہ گروہ
ہین کہ دنیا کے لیے غضبناک و رضامند ہوتے مین اور سخط و عداوت اونکی محض واسطے دنیا
کے ہے جب مین اس شخص کا ہاتھ پکڑون گا تو رنگ اوسکا سیاہ ہو جائے گا اور پاؤن اوسکے
کانپنے لگین گے اور دل اوسکا دھڑکنے لگے گا اور اوسکے اصحاب کے بھی مثل اوسی کی حالت
ہو جائیگی پس مین اونسے پوچھون گا کہ تم نے ثقلین سے کیا کیا وہ کہین گے ثقل بزرگ کو ہمنے
دروغ سے نسبت دی اور پارہ پارہ کیا اور ثقل کو چک سے جنگ کی اور اونکو قتل کیا
مین کہونگا کہ تم بھی طرف شمال اپنے یارون کے پیچھے جاؤ پس یہ بھی پیاسے محروم اپنے کالے
مونہہ لے کے چلے جائینگے اور ایک قطرۂ آب کوثر سے سیراب نہ ہونگے پھر رایت ہامان آئیگی
اور ہامان سے مراد عثمان ہے کہ وہ پچاس ہزار آدمی کا میری امت سے امام ہوگا اور
احوال انکا اور سوال و جواب انکا اسی طرح ہوگا پھر رایت مخرج آئے گا یعنی اس گروہ
خوارج اور وہ ستر ہزار آدمیون کا میری امت مین سے پیشوا ہوگا اور حال انکا بھی
اوسی طرح ہوگا پھر مجھپر امیر مومنان کی رایت وارد ہوگی کھینچنے والا اوس جماعت کا جو

اوس رایت کی ہمراہ ہونگی علی بن ابی طالب ہین اور چہری اون سبکی سفید اور ہاتھ پاؤن اونکے نورانی
ہونگے اور جب ہین اٹھونگا اور ہاتھ اونکا پکڑونگا موںہہ اونکا اور اونکے اصحاب کا سفید اور نورانی
ہوگا پس ہین اُنسے پوچھونگا کہ تمنے میرے بعد ثقلین سے کیا کیا وہ کہینگے ہم نے ثقل بزرگ کے
تصدیق اور متابعت کی اور ثقل کوچک کی معاونت اور یاری کی اور اونکے دشمنون سے قتال
کیا پس ہین کہونگا آؤ اور آب کوثر سے سیراب ہو اوسوقت وہ سب ایکبار اوس پانی سے پئین گے
کہ بعد اسکے ہرگز تشنہ نہ ہونگے اور امام اونکے مانند آفتاب تابان ہونگے اور موںہہ بعض لوگون کی
اُن ہین سے مانند ماہ کامل ہونگے اور بعضونکی مانند ستارۂ درخشان ہونگے جسوقت ابوذر نے اس
حدیث کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کیا تو مقداد نے بھی گواہی دی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فرمایا تھا مولف کہتا ہے کہ خبر حوض کوثر کتب مخالفین سے بھی
ثابت ہے چنانچہ مسلم نے اپنی صحیح ہین انس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ ایک نہر ہے کہ پروردگار نے میری لئے اوس نہر پر خیر کثیر کا وعدہ فرمایا ہے
اور وہ حوض مخصوص میرے لئے ہے اوس نہر پر روز قیامت میرے امت وارد ہوگی اور ظرف
اوس نہر کی موافق عدد ستارہ ہای آسمان ہین پھر ایک جماعت کو میری امت سے میرے سامنے
سے کھینچ لیجائینگے ہین کہونگا پروردگارا یہ میری امت سے ہین جواب ہین کہا جاوے گا تو نہین
جانتا کہ اونہون نے بعد تیرے کیا بدعتین کین پھر کتاب حق الیقین ہین مذکور ہے کہ احادیث
متواترہ ہین طرق شیعہ وسنی سے یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ سورۂ انا اعطیناک الکوثر ہین کوثر
سے مراد حوض کوثر ہے اور اہلسنت عائشہ اور ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ کوثر بہشت ہین ایک
نہر ہے اور ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ جب سورۂ کوثر نازل ہوا تو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ منبر پر تشریف لے گئے اور حضرت نے یہ سورۂ لوگون کو سنایا جب منبر سے اوترے تو لوگون
نے کہا یا رسول اللہ خدا نے کوثر جو آپ کو عطا کیا ہے وہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ کوثر ایک
نہر ہے بہشت ہین شیر سے سفید تر اور تیر سے راست تر اور اوسکے کنارے یاقوت اور موتی

کے قبہ ہین اوس نہر پہ مرغ سبز کہ جو وارد ہوتے ہین گردنین اونکی مثل گردنہاے شتران خراسان کے
ہین اصحاب نے عرض کی وہ مرغ کسقدر خوشنما ہین حضرت نے فرمایا آیا تم چاہتے ہو کہ مین تمہین
اس سے بہتر مژدہ سناؤن اصحاب نے عرض کی ہان یارسول اللہ فرمایا جو کوئی اوس مرغ کو کھاے
اور اوس پانی مین سے پئے تو خوشنودی خدا پہ فائز ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت ہی کہ حوض کوثر بہشت مین ایک نہر ہی کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو اونکے پسر ابراہیم کے عوض
مین عنایت فرمائے ہی اور ابن قولویہ کامل الزیارۃ مین لسند معتبر مسمع بن کردین سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے دل مین ہماری مصیبت کی وجہ
سے درد پیدا ہوتا ہے تو وہ شخص مرنے کے وقت فرحناک ہوتا ہی اور وہ فرحت اوس سی نہین
زائل ہوتی یہانتک کہ حوض کوثر پہ ہمسی ملاقات کرے اور جسوقت کہ ہمارا دوست حوض کوثر پہ
وارد ہوتا ہے تو اوسکے ورود سے حوض کوثر کو فرح و سرور حاصل ہوتا ہے اور ہمارے دوست
کو حوض کوثر ہر قسم کی غذا سے متلذذ کرتا ہے اور نہین چاہتا کہ اس مقام سے دوسرے مقام
پہ جاے اے مسمع جو شخص کہ حوض کوثر سے ایکبار سیراب ہو تو کبھی پیاسا نہوگا اور بعد اسکے
تعب تشنگی مین مبتلا نہوگا اور آب کوثر سردی مین مثل کافور کے ہے اور بو مین مثل بوے
مشک اور ذائقہ مین مثل ذائقہ زنجبیل کے ہے اور شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر اور آب
دیدہ سے صاف تر اور عنبر سے خوشبو تر ہے اور آب کوثر چشمۂ تسنیم بہشت سی نکلتا ہی اور بہشت
کے تمام نہرون پر جاری ہوتا ہی اور سنگ ریزہاے مروارید و یاقوت پہ مرور کرتا ہی اور گرد اسکے
ستارہ ہاے آسمان سے زیادہ پیالہ ہاے پر تکلف رکھے ہین اور بوے خوش اوسکے ہزار برس
کی راہ سی معلوم ہوتی ہے اور قدح اوسکی چاندی اور سونے اور جواہر ہاے رنگارنگ
کے ہین جو شخص آب کوثر سے پیتا ہی اوسے ہر طرح کی خوشبو محسوس ہوتی ہے یہانتک کہ وہ
شخص کہتا ہے کہ اگر مجھے اسے مقام پہ چھوڑ دیتے تو بہتر تہا مین اسکے عوض مین دوسری چیز
کا طالب نہین ہون اور بسپر کردین تو بھی اونہین مین سے ہوگا جو لوگ حوض کوثر سے سیراب

اور جو آنکہ کہ ہماری مصیبت پر روئیگی البتہ وہ آنکھ حوض کوثر کی دیکھنی سی خوشحال وشاد ہوگی اور حوض کوثر سی ہماری
دوستونکو سیراب کیا جاتا ہی موافق ہماری محبت اور متابعت کی انہین لذت حاصل ہوتی ہی پس جس شخص کی محبت ہمسی بیشتر ہی
لذت بھی اسکی زیادہ تر ہوگی اور حوض کوثر پر امیر المومنین علیہ السلام موکل ہین انکی دست مبارک مین چوب درخت
عوسج کا ایک عصا ہوگا اور دوسری روایت مین ہی کہ درخت طوبی کا عصا ہوگا کہ ہماری دشمنونکو حضرت اس عصا
طوبی سی ہٹائینگی ایک شخص ہماری دشمنومین سی کہیگا کہ مین دنیا مین اقرار شہادتین رکہتا تہا حضرت فرمائینگی کہ تو اپنی امام ابوبکر
یا عمر یا عثمان کی پاس جا اور اوس سی سوال کر تاکہ وہ تیری شفاعت کرے وہ کہے گا جس امام کو آپ
ارشاد فرماتے ہین اوسنے مجھی چھوڑ دیا حضرت تشنیع فرمائینگے کہ پھر اوس شخص کی طرف جا کہ جسکو تو امام
جانتا تھا اور اوسی تمام خلق پر ترجیح دیتا تھا اور اوسی ہی سے سوال کر کہ وہ تیری شفاعت کرے
کہ جو تیرے نزدیک بہترین خلق تھا اس لیئے کہ بہترین خلق کی شفاعت رد نہین ہوتی وہ کہے گا
بسبب تشنگی مین ہلاک ہوتا ہون حضرت فرمائینگے خدا تیری تشنگی زیادہ کرے سمع نے عرض کی فدا
ہون مین آپ پر آپ کے دشمن کو کس طرح قدرت ہوگی کہ وہ حوض کوثر تک جاسکے حالانکہ حوض کوثر
تک اور اشخاص نجاسکین گے حضرت نے ارشاد فرمایا اسکا یہ سبب ہی کہ وہ شخص اعمال قبیحہ سی پرہیزگار
ہوگا اور جسوقت ہم اہلبیت کا ذکر اوسکے سامنے کیا جائے گا تو وہ ہمین ناسزا کہے گا اور چند
امور کا تارک ہوگا اور لوگ ان امور پر ہماری نسبت مین بسبب گستاخی جرأت کرتے ہونگے
وہ اپنے تئین باز رکہے گا لیکن اس شخص سے یہ امور جو ظہور مین آئینگے ہماری محبت کی وجہ
سے اور ہم اہلبیت کی رعایت کی سبب سے نہ ہونگے بلکہ باعث اسکا سعی عبادت باطلہ مین ہوگی
اور دل اوسکا منافق ہوگا اور نیت اوسکی مستلزم نصب عداوت اہلبیت اور متابعت دشمنان
اہلبیت ہوگی اور ابوبکر و عمر کو سب آدمیون پر مقدم رکہے گا اسی وجہ سے قریب حوض کوثر آئیگا
اور محروم پہر جائے گا بیان شفاعت حق الیقین مین اخوند مجلسی تحریر فرماتے ہین
جاننا چاہیئے کہ مسلمانون مین اصل امر مین اختلاف نہین ہے اور یہ امر ضروری اسلام سی ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بروز قیامت اپنی امت بلکہ جمیع امتون کے شفاعت فرمائینگے

بیان شفاعت

اور بعض تفصیلات شفاعت مین اختلاف ہی اور علماء امامیہ مین اسباب مین اختلاف نہین ہے
کہ شفاعت فساق شیعہ کی لئیے ہوگی اگرچہ اونہون نے گناہان کبیرہ کئے ہون اور شفاعت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص نہین ہی بلکہ فاطمہ زہرا اور آئمہ ہدی صلوات اللہ
علیہم بھی اجازت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیعون کی شفاعت کرینگے اور
احادیث متعددہ سے ثابت ہوتا ہی کہ علماء وصلحای شیعہ بھی شفاعت کرینگے اور تفصیل ان مطالب
کے حق الیقین مین مذکور ہے **مطلب تیرھوان** صراط کی بیان مین حق الیقین مین مسطور
ہے کہ ضروریات دین مین سے یہ بھی امر ہی کہ صراط کے ہونے کا ایمان لانا لازم ہے اور صراط
ایک پل ہے کہ روی جہنم پر کشیدہ ہی جبتک کوئی اوس پل سی نہین گذرتا داخل بہشت نہین ہوتا
اور روایات معتبرہ شیعہ او رسنی مین وارد ہوا ہی کہ صراط بال سے باریک تر اور شمشیر سی برندہ
تر اور آگ سے گرم تر ہی اور مومنان خالص بآسانی مانند برق جہندہ صراط سے گذر جاینگے
اور بعض بدشواری گذرینگے لیکن نجات پاینگے اور بعض اوسکے عقبات سے جہنم مین گرینگے
اور صراط آخرت نمونہ صراط مستقیم دنیا ہی کہ وہ دین حق اور راہ ولایت اور متابعت جناب
امیرالمومنین علیہ السلام اور حضرات ائمہ معصومین ہی جو دنیا مین اس صراط سے برخلاف ہوا
ہی اور منحرف ہوا ہی یا اوسنے باطل کی طرف گفتار یا کردار مین توجہ کی ہے تو اوسی عقبہ مین صراط
آخرت پر اوسکے پاؤن لغزش کرینگے اور جہنم مین گریگا اور صراط مستقیم سورہ حمد مین انہین دونون
شرائط کی طرف اشارہ ہی اور معانی الاخبار مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سے
کیفیت صراط پوچھی حضرت نے فرمایا کہ وہ راہ معرفت خدا کی ہی اور صراطین دو ہین صراط دنیا
اور صراط آخرت صراط دنیا وہ امام ہے کہ اطاعت اوسکی فرض واجب ہی جسنے کہ اوسے دنیا مین
پہچانا اور اوسکی پیروی کی وہ شخص بے وغدغہ صراط آخرت سی کہ پل جہنم ہے گذر جائے گا اور
جسنے کہ اوسے دنیا مین نہ پہچانا قدم اوسکا صراط آخرت پر لغزش کرے گا اور جہنم مین گریگا
تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین صراط مستقیم کی تفسیر مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم

مطلب تیرھوان صراط کے بیان مین

ونیا یہ ہی کہ حق ائمہ علیہم السلام مین غلو نکرے اور اونکی اطاعت مین تقصیر نکرے اور دین حق پر مستقیم
رہے اور باطل کی طرف خواہش نہ کرے اور صراط آخرت مومنونکی راہ بہشت ہی سو مومنین اوس راہ بہشت
سے جہنم وغیرہ کی طرف عدول نہین کرتے اور شیخ نے مجالس مین بطریق اہلسنت انس سے روایت
کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو صراط کو جہنم پر نصب
کرینگے نہ گذرے گا اوسپر سے مگر وہ شخص کہ نامۂ رخصتی رکھتا ہوگا کہ جسمین ولایت علی ابن ابی طالب
علیہ السلام مرقوم ہوگی اور قول خدا وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ سے یہ مراد
ہے کہ باز رکھو اونکو تحقیق کہ یہ سوال کئے گئے ہین ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اور تفسیر حضرت امام
حسن عسکری علیہ السلام مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب خدا
جمیع خلایق کو مبعوث کرے گا تو ایک منادی پروردگار کی طرف سے زیر عرش خدا ندا کرے گا
کہ گروہ خلائق اپنے آنکھین بند کرو تا کہ فاطمہ علیہا السلام دختر محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ
کہ سیدۂ نساء العالمین ہے صراط سے گذرے پس محمد اور علی اور حسن اور حسین اور ائمہ طاہرین
کے سوا کہ یہ حضرات جناب سیدہ کے محرم ہین تمام خلایق اپنی آنکھین بند کرینگے اور جسوقت
جناب سیدہ داخل بہشت ہونگے تو ایک جامہ اون حضرت کا صراط پر کھنچا ہوگا کہ ایک سرا اوسکا
اون حضرت کے دست مبارک مین ہوگا اور دوسرا سرا عرصات قیامت مین رہے گا پس
منادی پروردگار کی طرف سے ندا کرے گا اے دوستان فاطمہ علیہا السلام ہر ایک تم مین سے
ایک ایک رشتہ اس جامہ سیدۂ زنان عالمیان تمام لے پس کوئی شخص دوستان جناب
فاطمہ مین سے باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ ہر ایک ایک ایک تار مین اون تارون مین سے لپٹ جائیگا
یہانتک کہ تین ہزار گروہ سے زیادہ اوس جامہ سے لپٹین گے کہ ہر ایک گروہ دس لاکھ آدمیون
کا ہوگا اور بسبب برکت جناب فاطمہ علیہا السلام وہ سب آتش جہنم سے نجات پائینگے
مولف کہتا ہی کہ جسقدر واجبات خدا اور امر و نہی خدا ہین اوسی قدر عقبہ صراط پر احادیث
سے بھی ثابت ہوتے ہین جس نے جس واجبات خدا یا امر و نہی خدا مین تقصیر کی ہے بموجب

حشر اوس عقبہ پہ رہ گا جائیگا اور وہ احادیث کہ جن مین تفصیل سکے ہی بخیال اختصار نہین لکھی گئی

مطلب چودھوان حقیقت اور حقیقت بہشت و دوزخ کی بیان مین حق الیقین مین مذکور ہے

(مطلب چودھوان حقیقت بہشت و دوزخ)

جاننا چاہیے کہ اقرار کرنا بہشت و دوزخ جسمانی کا جس طرح کہ تصریح آیات و اخبار متواترہ مین وارد ہوا ہے واجب ہی اور ضروریات دین اسلام سی ہی اور جو شخص کہ مطلقاً بہشت و دوزخ کا انکار کرے مانند ملاحدہ یا بہشت و دوزخ کے تاویل کرے مانند فلاسفہ تو بیشک وہ کافر ہی اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر ابو الصلت ہروی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ کیفیت بہشت اور آتش جہنم سی مجھی مطلع فرمائیے کہ آیا اس زمانے مین پیدا ہو چکے ہین یا نہین حضرت نے فرمایا کہ ہان پیدا ہو چکے ہین چنانچہ شب معراج رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل بہشت ہوی تھی اور حضرت نے جہنم کو بھی ملاحظہ فرمایا تھا مین نے عرض کی کہ ایک جماعت کہتی ہی کہ بہشت و دوزخ مقدر ہوے ہین ابھی پیدا نہین ہوے حضرت نے فرمایا یہ لوگ ہمسی نہین ہین اور ہم ان مین سی نہین ہین جو وقت کوئی شخص بہشت و دوزخ کے پیدا ہونے کا انکار کرے تو وہ تکذیب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہی اور ہماری تکذیب کرتا ہی اور سے ہماری ولایت سے بہرہ نہین ہی وہ شخص جہنم مین مخلد ہوگا اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ بہشت و دوزخ کے پیدا ہونے کی یہ دلیل ہی کہ خدا فرماتا ہی عِندَھا جَنَّۃُ المَاوٰی یعنی نزدیک سدرۃ المنتہی کے ہی کہ وہ ماوای موسنان ہی اور سدرۃ المنتہی آسمان ہفتم مین ہی اور بہشت بھی وسی جگہ ہے اور خصال مین ابن عباس سی روایت کی ہی کہ دو یہودی آئے اونہون نے حضرت امیر المومنین سے چند سوال کیے اور اون سوالون مین یہ بھی پوچھا کہ بہشت کہان ہی اور جہنم کہان ہی حضرت نے فرمایا بہشت آسمان مین ہی اور جہنم زمین مین ہی اونہون نے پوچھا کہ سبعہ کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہین کہ ایک دوسرے کے موافق ہی اونہون نے پوچھا ثمانیہ کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ بہشت کے آٹھ دروازے ہین اور ابن بابویہ نے کتاب صفات الشیعہ مین حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص اقرار کرے

(سوال یہودی)

رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اور ایمان لانے معراج اور سوال قبر اور حوض اور شفاعت اور خلق بہشت
و جہنم اور صراط اور میزان اور بعث و نشور اور جزع اور حساب کا وہ مومن ہی حقا اور ہم اہلبیتؑ کے
شیعہ مین سے ہے مطلب پندرہوان اون صفتونکے بیان مین کہ جو صفتین کہ آیات و اخبار
مین بہشت کے لئے وارد ہوتے ہین اور اعتقاد اون کا لازم ہی کتاب حق الیقین مین مذکور ہی
کہ جاننا چاہیئے کہ بہشت دار البقا اور سلامتی ہی اور باجماع امت بہشت مین موت نہین ہی اور
بہشت مین اندہا ہونا اور بہرہ ہونا اور بہرے اور بیماری اور درد و آفت و مرض اور ہم و غم
و الم نہین ہوتا اور فقیری اور احتیاج اور واماندگی نہین ہی اور جس شی کی نفس خواہش کرے
اور آنکہین جس سے لذت اوٹھائین آدمی کے لئے حاصل ہی اور بہشت دار خلود ہی اور پاکون اور
نیکوکارون کی منزل ہی اوس مین بغض و عداوت اور حسد و نزاع اور جدل نہین ہے اور جسکو
جو کچھ خدا نے عطا کیا ہے وہ اوسپر راضی ہے اوسسے زیادہ مرتبہ کی آرزو نہین کرتا اور بعض علما
لکہتے ہین کہ صاحبان مرتبۂ اعلی ارباب مرتبۂ ادنے کے دیکھنے کو آتے ہین اور ارباب مرتبہ ادنے
صاحبان مرتبۂ اعلے کے دیکھنے کو نہین جاتے کہ مبادا مرتبہ اونکا اونکے نظر مین پست نہ ہو اور
عیش اونکا منغص ہوا اور یہ امر ضرور نہین ہے اسواسطے کہ ممکن ہی کہ خدا اونکو اپنے مرتبہ پر
راضی رکہتا ہو کہ آرزو اور خواہش مرتبۂ اعلے کے نہ کرین اور اہل بہشت بول و غائط و کثافت
سے بری ہین بلکہ پسینہ بہی اہل بہشت کا خوشبو ہوتا ہی اور اہل بہشت کی عورتین حیض و نفاس
اور استحاضہ و ولادت اور بول و غائط اور رشک و حسد اور عداوت و بدی اور اخلاق مذموم
نہین رکہتین اور ازواج مطہرہ کی تفسیر مین یہی عورتین مقصود ہین اور روشنی بہشت کی آفتاب
اور ستارون سے نہین ہے اور ہمیشہ اندازہ اوس ہوا کے ہوا چلتی ہی کہ جو طلوع صبح سے طلوع
آفتاب تک چلا کرتے ہی اور ظل ممدود کو اسی سے تفسیر کرتے ہین اور شراب دنیا مستی اور درد
سر اور بول اور قی اور تلخی اور متلی رکہتی ہی اور لغو اور فحش اور گالیان اوسکی لوازمات سے ہین
اور شراب بہشت ان باتون مین سے کوئی بات نہین رکہتی اور شراب دنیا کی لذت سے بہتر ہے

مطلب پندرہوان بیان اون اعتقادات کا جو صفات بہشت مین ہین

زیادہ لذت رکھتی ہی اور منزلین بہشت کی اکثر غرفی ہین اسواسطے کہ لذت نہرون اور پھولون اور سبزی کی سیر کی غرفون مین بیشتر ہوتی ہی اور غرفہای دنیا مین یہ عیب ہی کہ دشواری اور احتیاج اوترنے کی ہوتی ہے اور اہل بہشت کو احتیاج اوترنے کی نہین ہے اگر چاہین تو باسانی اوتر اسکتی ہین اور مروی ہے کہ بہشت کی نہرین زمین کے گڑھی مین نہین ہین بلکہ بلند ہوتے ہین اور جسطرح اہل بہشت چاہتے ہین مکانون مین اور غرفون اور درختون کے نیچے جاری ہوتی ہین اور ابن بابویہ رحمہ اللہ من لایحضرہ الفقیہ اور امالی مین عبداللہ بن علی سے روایت کرتے ہین کہ عبداللہ بن علی نے بیان کیا کہ مین شہر مصر مین خدمت بلال موذن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پہونچا مین نے اونسے وصف بنای بہشت پوچھا اونہون نے کہا کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی کہ حصار بہشت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی اور ایک یاقوت کی ہے اور بجای گارے کے مشک خالص صرف کیا گیا ہی اور کنگری اوس حصار کے یاقوت سرخ اور یاقوت سبز اور یاقوت زرد کے ہین مین نے پوچھا کہ دروازے اوس حصار کے کس چیز کے ہین انھون نے کہا کہ دروازے اوسکے مختلف ہین باب الرحمۃ یاقوت سرخ کا ہی مین نے کہا حلقہ اوس دروازے کا کس چیز کا ہی کہا کہ باب الصبر چھوٹا ہی اور اوس مین ایک پٹ یاقوت سرخ کا ہی اور وہ حلقہ نہین رکھتا اور باب الشکر یاقوت سفید کا ہے اور وہ دو مصرع یعنے دو پٹ رکھتا ہی اور درمیان ان دو نو پٹون کا یا پانچسو برس کی راہ رکھتا ہی اور اس دروازے مین سے ایک آواز آتی ہے کہ خداوندا میرے اہلکو میری طرف لا مین نے کہا آیا دروازہ باتین کرتا ہی اونہون نے جواب دیا ہان خدا نے اسکو گویا کیا ہے اور باب بلا یاقوت زرد کا ہے اور اس دروازے مین ایک پٹ ہی اور بہت کم لوگ ہین جو اس دروازے سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ بزرگ ہے پس اوس دروازے سے خدا کے بندگان نیک کہ اہل زہد و ورع سے ہین داخل بہشت ہونگے اور وہ لوگ خدا کی طرف رغبت کرنے والے اور خدا سے انس رکھنے والے ہین جب داخل بہشت ہونگے

تو کشتیون مین بیٹھکر آب صاف کی دو نہرون مین سیر کرینگے اور وہ کشتیان یاقوت کی ہونگی اوس
جنس چیز سے اون کشتیون کو حرکت دینگی وہ موتیون کی ہوگی اور اون کشتیون پر نور کی فرشتے بیٹھے
ہونگے کہ پوشاکین اونکی سبز ہونگی مین نے کہا کہ آیا نور سبز سے سبز ہونگی اونہون نے بیان کیا کہ
پوشاکین سبز ہونگی اور اون مین نور پروردگار عالمیان کی نور سے ہوگا یہ لوگ نہر کی دونو طرف
سیر کرینگے مین نے کہا اوس نہر کا نام کیا ہی اونہون نے کہا جنۃ الماوی مین نے کہا آیا درمیان
مین اس بہشت کے کوئی اور بہشت ہی اونہون نے کہا ہان جنت عدن اور وہ بہشتون کی وسط
مین ہی اور حصار اوسکا یاقوت سرخ کا ہی اور سنگریزے اوسکی موتیون کی ہین مین نے کہا درمیان
مین اوس بہشت کے کوئی اور بہشت بھی ہی اونہون نے کہا ہان جنت الفردوس ہی اور حصار اوسکا
نور سے ہی اور غرفے اوسکے نور پروردگار عالمیان کی ہین اور روایت مین وارد ہوا ہے
کہ زنان اہل بہشت آپس مین ہاتھ پکڑکے ایسی آوازون سے گاتے ہین کہ مثل اونکے خلائق نے
نہ سنی ہونگی وہ کہتے ہین کہ ہم ہین راضیات کہ خشم مین نہین آتے ہم ہین اقامت کرنے والے
کہ ہرگز حرکت نہین کرتے ہم ہین خیرات حسان اور اپنی شوہرون کے دوست حورین
جب یہ باتین کہینگے تو زنان دنیا اونکے جواب مین کہینگے ہم ہین نماز پڑھنے والے اور تمنے نماز
نہین پڑھی ہم ہین روزہ رکھنے والے اور تمنے روزہ نہین رکھا اور ہم ہین وضو کرنے والے اور
تمنے وضو نہین کیا اور ہم ہین تصدقات کرنے والے اور تمنے تصدق نہین کیا اوسوقت زنان
دنیا اونپر غالب ہو جائینگے اور ابن بابویہ ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ حلقہ دروازہ
بہشت کا یاقوت سرخ کا ہی اور سونے کے صفحونپر لٹکتا ہی جب وہ حلقہ صفحہ پر پڑتا ہی تو صدا
دیتا ہی کہ یا علی اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ نصرانی شامی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے
پوچھا کہ اہل بہشت طعام کہاتے ہین اور فضلہ نہین جدا ہوتا نظیر اسکی دنیا مین کیا ہی حضرت
نے فرمایا نظیر اسکی بچہ ہی کہ شکم مادر مین جو کچھ مان اوسکی کہاتی ہی وہ بھی کہاتا ہی اور فضلہ نہین
کرتا اور ابن بابویہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ بہشت مین ایک

درخت ہی کہ اوسکی چوٹی سی حلہ نکلتی ہین اور اوسکے جڑ سے گھوڑی مع زین و لگام یا الدار نکلتی ہین
کہ لید اور پیشاب نہین کرتے اور دوستان خدا اوپر سوار ہوتے ہین اور وہ بہشت مین اونپر راکب
کے ساتھ جس جگہ منظور ہوتا ہی پرواز کرتے ہین پس وہ لوگ جو اُن سے پست تر ہین کہتے ہین کہ
اے پروردگار ہماری کونسا عمل اسکا باعث ہوا ہی کہ یہ تیری بندی اس مرتبہ پر پہونچے ہین خدا
فرماتا ہی کہ یہ راتون کو عبادت مین کہڑی ہوتے تھی اور نہ سوتے تھی اور دنون کو روزہ رکھتے
تھی اور کچھ نہ کہاتے تھی اور میری دشمنون سی جہاد کرتے تھی اور ڈرتے تھی اور تصدق دیتے تھے
اور بخل نہ کرتے تھی اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے بسند کالصحیح روایت
کی ہی کہ طوبیٰ بہشت مین ایک درخت ہی کہ جڑ اوسکی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دولت
سرا مین ہی اور ہر شیعہ کی قصر مین ایک ایک شاخ اوسکی شاخون مین سی پہنچی ہی اور ہر پتہ اوسکا
ایک امت پر سایہ کرتا ہے اور حضرت نے فرمایا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
فاطمہ علیہا السلام کی بہت بوسی لیتے تھی عائشہ کو برا معلوم ہوا اوسنے کہا زن شوہر دار کی
تم کس لئی بوسی لیتے ہو حضرت نے فرمایا اے عائشہ شب معراج مین داخل بہشت ہوا جبرئیل مجھکو
درخت طوبیٰ کے قریب لے گئی اور اوسکا میوہ مجھکو دیا مین نے اوسے کہایا بعد اسکے خدا نے
اوس میوہ کو میری پشت مین پانی کردیا جب مین زمین پر آیا تو خدیجہ سے مین نے مقاربت
کی اوسی فاطمہ کا حمل ہوا اب جسوقت مین فاطمہ کے بوسی لیتا ہون تو مجھے سیدہ سے بوے درخت
طوبیٰ کے معلوم ہوتی ہے اور علی بن ابراہیم نے بسند کالصحیح حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ہر روز جمعہ مومنین پر بہشت مین نعمات زیادہ ہوتے ہین
اور وہ حدیث طولانی ہی آخر اوسکا یہ ہی کہ راوی نے کہا کہ مین آپ پر فدا ہون مین چاہتا
ہون آپ سی ایک امر دریافت کرون لیکن مجھی شرم مانع ہوتی ہی حضرت نے فرمایا سوال کر
اوسنے کہا آیا بہشت مین غنا اور سرود بھی ہوگا حضرت نے فرمایا بتحقیق کہ بہشت مین ایک
درخت ہی کہ خدا بہشت کی ہواؤن کو حکم فرمائے گا کہ چلین پس اوس درخت سے انواع

واقسام کی صدائین ظاہر ہونگی کہ خلائق نے اوس خوبی کی ساتھ کوئی ساز و نغمہ ہرگز نہ سنا ہوگا
پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ عوض ہی اون لوگون کی تئیں کہ جنہون نے دنیا مین خوف خدا سے غنا کا
سننا ترک کیا تھا اور ابن بابویہ نے خصال مین جابر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ در بہشت پہ دو ہزار برس قبل از خلقت آسمان و زمین لکھا ہی لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ ✻ اور متعدد روایات
مین وارد ہوا ہی کہ روز زفاف حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا جبرئیل اور میکائیل کئے ہزار فرشتون
سے بہشت مین حاضر ہوئی خدا نے درخت طوبی کو حکم فرمایا کہ اپنے حلہ اور سندس اور استبرق اور مروارید
اور زمرد اور یاقوت اور عطر بہشت نثار کر اور خدا نے مہر مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طوبی
کو عطا فرمایا اور اوسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی دولت سرا مین قرار دیا اور کتاب
اختصاص مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ داخل بہشت
ہوی تم میری رحمت سی اور نجات پائے تمنے آگ سی بسبب میری عفو کی اور تقسیم کرو بہشت
کو درمیان اپنے موافق اپنے عمل کے اپنی عزت کی قسم ہی کہ تمکو نازل کرتا ہون مین دار خلود و دار
کرامت مین اور جب تم داخل بہشت ہوگی تو قد تمہارا مثل قد حضرت آدم ہوگا کہ وہ ساٹھ ذراع
تھا اور جوانی تمہاری مثل حضرت عیسیٰ کی جوانی کی ہوگی کہ وہ تینتیس ۳۳ برس ہین اور زبان تمہارے
مثل زبان محمد مصطفی ہوگی یعنی لغت عربی اور بصورت حضرت یوسف حسن و جمال مین ہوگی
اور نور تمہاری چہرون سے چمکیگا اور قلوب تمہاری مثل حضرت ایوب کے ہونگے یعنی کینہ
اور حسد سے بری ہونگے اور کتاب مذکور مین مسطور ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ بہشت مین بجای سنگ چاندی کی زمین ہی اور بجای خاک زعفران ہی اور جاروب سے جو کچھ
جھاڑا جاتا ہی وہ مشک اذفر ہی اور سنگریزی اوسکی در و یاقوت ہین اور کرسیان اوسکی مروارید
اور یاقوت کی ہین چنانچہ خدا نے فرمایا ہی علی سرر موضونۃ یعنی بنی ہوئی کرسیون پہ بیٹھی ہونگی
حضرت نے فرمایا مراد یہ ہی کہ وہ کرسیان مروارید اور یاقوت سے بنی ہونگی اور اون کرسیون پہ

بیان جنت

حجلے بنی ہوی ہونگے اور وہ حجلہ مروارید و یاقوت کی ہونگی لیکن پر سی سبک تر اور حریر سی نرم تر اور
اون کرسیون پر موافق ساٹھ غرفون کی غرفہ ہای دنیا سی تلی اوپر فرش ہونگی اور یہی معنی ہین
قول حق تعالی کی فرش مرفوعۃ اور یہ جو فرماتا ہی کہ علی الارائک ینظرون تو حضرت نے ارشاد
کیا ارایک سی مراد وہ کرسیان ہین کہ جن پر حجلہ نصب ہین اور بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ نہرین بہشت کی بی نشیب زمین پر جاری ہین کہ برف سی سفید تر اور شہد سی شیرین
تر اور مسکہ سی نرم تر ہین اور مٹی نہر کی مشک خوشبو ہی اور ریت اوسکی در و یاقوت ہی اور جس جگہہ
اور جس سمت کہ دوست خدا اپنی بہشت مین چاہتے ہین نہرین اور چشمی جاری ہو جاتی ہین اگر
کوئی اہل بہشت چاہے کہ تمام اہل دنیا کی جن و انس کی دعوت کری تو سبکو کھانا اور پینا اور زیور
اور حلہ ہای بہشت کافی ہونگی اور اوسکی نعمتون سی بقدر ذرہ کمی نہ ہوگی حضرت باقر علیہ السلام
سے روایت کی ہی کہ اہل بہشت امرد اور ساد ہونگی اور بال انکے بدن مین نہ ہونگی اور سرمہ
لگائے ہونگے اور تاج اکلیل سر پر اور طوق انکی گردنون مین اور کڑی اور انکی پوشاک نرم و لطیف
اور مکرم پہنے ہونگے اور ہر ایک کو ان مین کھانے اور پینے اور جماع کرنے مین سو مرد کی قوت دیجائیگی
اور لذت طعام چاشت اور طعام شب چالیس برس انکی منہ مین رہیگی اور خداوند غفور و قدیر
انکے چہرون کو نورانی کرے گا اور انہین حریر سفید رنگ و زیور طلا سی آراستہ کرے گا اور یہ
کپڑے انکے سبز ہونگے اور اہل بہشت ہمیشہ زندہ رہینگے کبھی نہ مرینگے اور بیدار رہینگے ہرگز نہ سوینگے
اور ایسے بے نیاز ہونگے کہ ہرگز فقیر نہ ہونگے اور ایسے فرحناک ہونگی کہ ہرگز محزون نہ ہونگی اور
ایسے خندان ہونگے کہ ہرگز گریان نہ ہونگے اور ہمیشہ گرامی رہینگے ہرگز خوار نہ ہونگے نیک طبیعت
ہونگی اور کبھی ترشرو نہ ہونگی اور ہمیشہ متنعم و شاد رہینگے اور اس لذت سی کھائینگے کہ ہرگز گرسنہ
نہ ہونگی اور ایسی سیراب ہونگے کہ ہرگز پیاسے نہ ہونگے اور وہ پوشاک پہنین گی کہ ہرگز عریان نہ ہونگی
اور سوار ہو کر ایک دوسری کی ملاقات کو جائینگی اور انہین غلامان صاحب حسن و جمال سلام
کرینگے اور چاندی کے آفتابے اور سونے کی ظروف ہمیشہ اونکے ہاتھون مین رہینگے اور وہ سب

انکی خدمت مین استادہ رہینگی اور یہ کرسیون پر تکیہ لگاکر بیٹھین گے اور اونکی طرف نظر کرینگی اور تحیۃ و سلام خداوند عالم کا ان پر ہمیشہ پہنچا کرے گا **مطلب سولہوان صفات اور خصوصیات اور عقوبات جہنم** کے بیان مین جاننا چاہیے کہ قرآن مجید مین جہنم اور عذاب جہنم کی بیان مین آئیتن اور اسی طرح احادیث بکثرت وارد ہین خلاصہ مضمون چند حدیثون کا حق الیقین سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہی کہ جہنم کے سات در ہین یعنی سات طبقہ ہین کہ ایک طبقہ دوسری طبقہ پر ہی حضرت نے ایک ہاتھ دوسری پر رکھا اور ارشاد کیا کہ اس طرح بعد اسکے فرمایا کہ خدا نے بہشتون کو عرض مین بنایا اور آگ کو تلے اوپر پیدا کیا اور پائین تر سب کے جہنم ہی اور اوسکے اوپر لظی اور اوسکے اوپر حطمہ اور اوسکے اوپر سقر اور اوسکے اوپر جحیم اور اوسکے اوپر سعیر اور اوسکے اوپر ہاویہ اور بعض کہتی ہین کہ پائین سبکے ہاویہ ہی اور سبکے اوپر جہنم ہی اور بعضی کہتے ہین آگ سات درکات رکھتی ہی اور وہ درکات تلے اوپر ہین درکہ اول گناہگاران اہل توحید کا مقام ہی کہ وہ اوس درکہ مین معذب ہوتی ہین اور موافق اپنے اعمال بد کی سزا پاتی ہین پھر باہر نکال لئے جاتے ہین دوسرا درکہ یہودیون کی جا ہی تیسرا درکہ نصارا کا مقام ہی چوتھا درکہ صابیون کا محل ہی پانچوان درکہ مجوسیون کی جگہ ہی چھٹا درکہ مشرکان عرب کی لئی ہی ساتوان درکہ درک اسفل ہی اور وہ منافقون کا محل ہی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ اہل جہنم پر ملائکہ گرز لگاتے ہین پس اگر ایک گرز اون گرزون مین سے روی زمین پر لایا جائے اور جن وانس جمع ہین کہ اوسکو زمین سے اوٹھائین تو ہرگز نہ اوٹھا سکین گے اور منقول ہی کہ آگ اپنی زبانہ پر گنہگارون کو اوٹھاکے اوپر پہنک دیگی جب اوپر طبقات جہنم کے پہونچینگے تو اونکی سر و پیر گرز لگا کے جاینگے کہ ستر برس کی راہ تک نیچی پستی چلی جاینگی اور ایک ساعت یہ گنہگار قرار نہ پائین گے چنانچہ حق تعالے سورۂ صافات مین وصف اہل جہنم مین فرماتا ہے

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ

مطلب ۱۶ صفات جہنم

لَاٰکِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ
ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَی الْجَحِیْمِ ۝ حاصل ترجمہ لفظی اِس آیۂ شریفہ کا یہ ہی آیا نعمات
بہشت بہتر ہین از روی مہمانی کی یا درخت زقوم تحقیق گردانا ہم نے اوس درخت کو امتحان واسطے
ظالمون کے اور وہ ایک درخت ہی کہ پیدا ہوتا ہی جڑ مین جہنم کے اور شگوفہ اوسکا مانند سرہاے
شیاطین کی ہی پس تحقیق کہ کافر کہاتے ہین اوس مین سی پھر پیٹ بھرتے ہین اپنے شکمون کو اوس سے
پھر اہل نار کیواسطے اوپر زقوم کے پانی جہنم کا ہے کہ نام اوسکا حمیم ہی پھر بازگشت اونکی طرف
جہیم کے ہی مفسر لکھتے ہین کہ زقوم ایک درخت آگ مین ہی کہ نہایت تلخ اور خشونت اور بدبو رکہتا
ہی چونکہ ابوجہل اور کفار قریش ہنستے تھی کہ آگ مین درخت کیونکر اوگ سکتا ہی لہذا خدا نے فرمایا
کہ اوسکو امتحان کیا ہی مین نے واسطے ستمگارون کے اور درس شیاطین کی نسبت بعضی لکھتے
ہین کہ ایک میوہ تلخ و بدبو صحرا مین ہوتا ہی اور بعضی کہتے ہین شیاطین ایک سانپ کی قسم سے ہی
کہ میوہ جہنم کو اوس سانپ کے سر سی تشبیہ دیگئی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عرب مین بری چیزون کو
شیطان کے سر سی تشبیہ دیتی ہین اور منقول ہی اہل جہنم پر اسقدر بہوک غالب ہوتی ہی کہ آگ کی
عذاب کو بہول جاتے ہین اور مالک سی استغاثہ کرتے ہین پس وہ اونکو اوس درخت کی طرف لیجاتا
ہی اور اوس جماعت مین ابوجہل بہی ہوتا ہی پھر اہل جہنم اوس درخت کے میوہ سے کہاتے
ہین اور پیٹ اونکا بہر جاتا ہی بعد اسکے انکا شکم مثل اوس دیگ کے کہ جسمین جوش آیا ہو جوش
کہاتا ہے پھر پانی مانگتے ہین مالک وہ حمیم کہ حرارت جسکی نہایت کو پہونچی ہی اور برسون دیکہاے
جہنم مین جوش ہوے ہی انکے لئے لاتا ہی جب وہ حمیم نزدیک انکے پہونچتی ہی تو منہ انکے بہن جاتے
ہین اور جب انکے شکم مین پہونچتی ہی تو جو کچھ اونکے شکم مین ہی گہلا دیتی ہی چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ
گنہگار آواز دینگے ای مالک مار ڈالے ہمکو پروردگار تیرا مالک انکے جواب مین کہیگا ہمیشہ عذاب مین
رہوگے اور ہرگز تمکو موت نہ آئیگی اور ابن عباس کہتے ہین کہ اِس استغاثہ کا یہ جواب ہزار برس
کے بعد سنینگے اور خداوند عالم دوسری مقام مین فرماتا ہی اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ

بیان نار جہنم

احادیث سنی وشیعہ مین وارد ہوا ہی کہ القیا بصیغہ تثنیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب ہی یعنی تم دونو ڈالو جہنم مین ہر ایک کفران کرنے والے معاند کو یعنی اپنے دشمنون کو داخل جہنم کرو اور اپنے دوستون کو داخل بہشت کرو اور عیاشی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ کفار ومشرک اہل توحید اور مسلمانون کو سرزنش کرینگے کہ تمہارے توحید نے تمکو فائدہ نبخشا ہم اور تم داخل جہنم ہونے مین برابر ہین اوسوقت خدا مسلمانون کی حمایت کریگا اور ملائکہ سے فرمائیگا کہ تم انکی شفاعت کرو پس جسکی نسبت خدا چاہیگا وہ ملائکہ شفاعت کرینگے پھر پیغمبرون سے فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو پس جسکے لئے حق تعالے کو منظور ہوگا پیغمبر اوسکی شفاعت کرینگے پھر مومنون سے فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو وہ بھی موافق مرضی خدا شفاعت کرینگے بعد اسکے خدا فرمائیگا مین سب رحم کرنے والون سے رحیم تر ہون تم میرے رحمت مین چلی آؤ بعد اسکے اہل جہنم مثل پروانون کے اور مثل اون جانورون کے کہ آگ کی پاس جمع ہوتے ہین نکلین گے پھر حضرت نے فرمایا کہ بعد اسکے عمودون کو کھنچین گے اور در اوسکے کو کفار اور مشرکون پر بند کر دینگے قسم خدا کی کہ جو لوگ باقی رہجاینگے وہ ہمیشہ جہنم مین مخلد رہین گے اور علی بن ابراہیم بسند کالصحیح ابو بصیر سے روایت کرتے ہین اونہون نے بیان کیا کہ حضرت صادق علیہ السلام سے مین نے عرض کی یا بن رسول اللہ مجھکو ڈرائیے کہ دل میرا سنگین ہوگیا ہی حضرت نے فرمایا کہ آمادہ ہو زندگی دراز کے لئے تحقیق کہ جبرئیل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس روترش کئیے ہوی آئے حالانکہ بیشتر جب آتے تھے تو مسکراتے ہوئے آتی تھی حضرت نے ترش روئیکا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ آج فرشتون نے اپنی ہاتھون سے وہ دھونکنیان کہ جس سے آتش جہنم پھونکتے تھی رکھی ہین حضرت نے فرمایا کہ ای جبرئیل آتش جہنم کی دھونکنیان کیا چیز ہی اونہون نے عرض کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا نے حکم فرمایا تھا کہ ہزار برس آتش جہنم کو دھونکین تا کہ سفید ہوجائے پھر ہزار سال اور دھونکین کہ سرخ ہو جاے پھر ہزار سال اور دھونکین کہ سیاہ

ہوجای آتش جہنم سیاہ اور تاریک ہوگیی اور ضریع کہ اہل جہنم کا پسینہ زناکار و نکی فرجونکی پیپ اور کثافت ہی کہ جو
جہنم کی دیگون مین جوش دیتی ہین اور عوض پانیکی اہل جہنم کو پلاتی ہین اگر اوس مین سی ایک قطرہ دنیا کی پانیون
مین ڈالدیا جائے تو سب اہل دنیا اوسکی بدبوسی مرجائین اور اگر اون زنجیرون مین سی کہ ستر گز کے ہین اور گردن
مین اہل جہنم کی ڈالتی ہین اگر ایک حلقہ اوس زنجیر کا دنیا پر رکہدین تو اوسکی گرمی سی تمام دنیا پگہل جائے
اور اگر ایک پیراہن پیراہن اہل جہنم سی زمین پر لٹکا جائے تو اہل دنیا اوسکی بدبوسی ہلاک ہوجائین جسوقت
جبرئیل نے یہ بیان کیا تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اور جبرئیل دونون روی
خدا نے ایک فرشتہ کو جناب رسالتمآب کے پاس بہیجا اوس نے آنکر بیان کیا کہ خدا تمہارا
تمہین سلام کہتا ہے اور فرماتا ہی کہ مین نے تمکو اس امر سی بیخوف کیا کہ تم گناہ کرو تا کہ مستوجب
میری عذاب کے ہو بعد اسکے حضرت جبرئیل جسوقت خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم مین
آتے تہی متبسم اور خندان ہوتے تہی پہر حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا اہل جہنم عظمت جہنم
اور کیفیت عذاب الٰہی اور اہل بہشت عظمت بہشت اور اوسکے نعمتون کی حالت اوس روز
جانینگے جب اہل جہنم داخل جہنم اور اہل بہشت داخل بہشت ہونگی اور اہل جہنم ستر برس کوشش کرینگے
تا کہ اپنے تئین جہنم کے اوپر پہونچائین جسوقت کنارہ جہنم پر پہونچینگے تو ملائکہ گرز آہن اونپر
لگائینگے وہ پہر قعر جہنم تک چلے جائینگے پہر پوست اونکے بدلے جائینگے اور پوست تازہ
اونکے بدنونپر پہنائے جائینگے تا کہ عذاب ان پوستونپر زیادہ تر تاثیر کرے بعد اسکے حضرت نے
ابو بصیر سی فرمایا کہ جو کچہہ مین نے تجہسے بیان کیا وہ کافی ہی اونہون نے عرض کی اسی قدر ارشاد
میری لئی کافی و وافی ہی اور بسند معتبر عمر بن ثابت سی منقول ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ
السلام نے فرمایا کہ اہل جہنم آگ مین مثل کتون اور بہیڑیون کے بسبب شدت عذاب الٰہی فریاد
کرتے ہین اے عمر تو اوس گروہ کے باب مین کیا گمان رکہتا ہی کہ جنہین موت نہین آتی تا کہ
عذاب سی نجات پائین اور عذاب انکا ہرگز سبک نہین ہوتا اور جہنم مین پیاسے اور بہوکی
اور بہرے اور گونگے اور اندہے ہوکے رہتی ہین اور موہنہ اونکے سیاہ ہوجاتے ہین

اور محروم او نادم و پشیمان او نہی پروردگار کی مغضوب ہین ملائکہ اوپر رحم نہین کرتی اور انکی عذاب مین تخفیف نہین کرتے اور آگ انکی نیچے بھڑکاتی ہین اور یہ لوگ پانی کی عوض مین جحیم گرم جہنم پیتی ہین اور کہانی کی عوض مین زقوم کہاتی ہین اور قلاب آتشین سی انکی بدنونکو پہاڑتی ہین اور آگ کی گرز انکی سر پر لگاتی ہین اور ملائکہ انہین بہت شدید و غلیظ شکنجہ مین رکھتی ہین اور اونپر رحم نہین کرتے اور منہ کے بھل انکو آگ مین کہینچتے ہین اور شیطانون کے ساتھ زنجیر مین جکڑتے ہین اور زنجیرون اور بیڑیون مین قید کرتے ہین اگر اہل جہنم کسی امر کے لئے دعا کرتے ہین تو وہ دعا انکی مستجاب نہین ہوتی اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہین تو وہ حاجت برآورده نہین ہوتی اوس جماعت کا یہ حال ہی جو کہ جہنم مین جاتے ہی اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت سی فلق کی معنی استفسار کئی گئی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ فلق جہنم مین ایک راہ ایستادہ ہی کہ اس مین ستر ہزار گھر ہین اور ہر گھر مین ستر ہزار حجری ہین اور ہر حجری مین ستر ہزار کالے سانپ ہین اور ہر سانپ کے پیٹ مین ستر ہزار زہر کے سبو ہین اور سب اہل جہنم کو اس درہ سی گذرنا ہوتا ہی منقول ہی کہ یہ آتش دنیا آتش جہنم کے ستر حصون مین سی ایک حصہ ہی کہ ستر مرتبہ اسکو پانی سی بجھایا ہی اور پھر جل اوٹھتی ہے اگر ایسا نہ کرتے تو کوئی شخص اسکے پاس جانے کا متحمل نہ ہوتا تحقیق کہ جہنم کو روز قیامت صحرا محشر مین لائینگے کہ صراط اوسپر رکہین پھر جہنم ایک فریاد کرے گا کہ سب ملائکہ مقربین اور انبیا مرسلین اوسکے دہشت سے استغاثہ کرینگے منقول ہی کہ غساق جہنم مین ایک صحرا ہی کہ اوس مین تین سو تیس قصر ہین ہر قصر مین تین سو تیس گھر ہین اور ہر گھر مین چالیس زاویہ ہین اور ہر زاویہ مین ایک سانپ ہی اور شکم مین ہر سانپ کی تین سو بچھو ہین اور نیش مین ہر بچھو کے تین سو تیس زہر کے سبو ہین پس اگر اون بچھوؤن مین سے ایک بچھو اپنا زہر تمام اہل جہنم پر ڈالے تو سب کے مرجانے کے لئے کافی ہے اور حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہی کہ جہنم مین ایک وادی ہی کہ اوسکو سقر کہتے ہین جس روز سے خدا نے اسکو پیدا کیا ہی اوس نے سانس نہین لی اگر خدا اوسکو اجازت دی کہ بقدر سوراخ سوزن سانس لی تو تمام چیزین کہ روے زمین پر

ہین جل جائین اور اہل جہنم خدا سی حرارت اور بدبو اور بدی اور کثافت سی اوس وادی کی اور جو کچہہ
اون چیزون مین سی خدا نے اہل سقر کی لئی اوس عذاب سی اوس مین مہیا کیا ہی پناہ مانگتی ہین اور اوس وادی
مین ایک پہاڑ ہی کہ اوس وادی کی لوگ خدا کی جناب مین اوس پہاڑ کی گرمی اور تعفن اور کثافت سی
اور اون عقابون سی کہ جو خدا نے اوس مقام کی لوگون کی لئی مہیا فرمائے ہین پناہ طلب کرتے ہین اور
اوس پہاڑ مین ایک درہ ہی کہ اہل اوس پہاڑ کے خدا کی طرف گرمی اور بدبو اور کثافت اور عذاب کی
اوس درہ کی استغاثہ کرتے ہین اور اوس درہ مین ایک کنوان ہی کہ اوس درہ کی لوگ عذاب شدید سی
اوس کنوین کی خدا کی ساحت کبریائی مین طالب امان ہوتی ہین اور اوس کنوین مین ایک سانپ ہی کہ
سب لوگ اوس کنوین کی خباثت اور تعفن اور کثافت سی اوس سانپ کی اور جو کچہہ خدا نی اوسکی نیشن مین
زہر مقرر فرمایا ہی خدا سی استغاثہ کرتی ہین اور شکم مین اوس سانپکی سات صندوق ہین کہ اونمین پانچ آدمیونکی امتہای
گذشتہ سی جگہہ ہی اور دو آدمیونکی اس امت مین سی جگہہ ہی اور وہ پانچ آدمی امت گذشتہ کی یہ ہین قابیل کہ جسنے اپنے بہائی
ہابیل کو قتل کیا اور نمرود کہ جسنے ابرہیم علیہ السلام سی منازعہ کیا اور وہ کہتا تہا کہ مین مارڈالتا ہون اور مین زندہ کرتا ہون
اور فرعون کہ جسنے خدائی کا دعوا کیا یہود کہ جسنے یہودیونکو گمراہ کیا اور یونس کہ جسنے نصارا کو گمراہ کیا اور اس امت
مین سی وہ دو اعرابی ہین کہ ایمان خدا کا نہ لائی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فلق جہنم مین ایک کنوان ہی
کہ اہل جہنم اوسکی شدت حرارت سی استغاثہ کرتی ہین اوس فلق نے خدا سی اجازت لی کہ ایک سانس لی جب
ایک سانس لی تو جمیع اہل جہنم کو جلا دیا اور اوس کنوین مین ایک صندوق آتشین ہی کہ اوس کنوین کے
لوگ اوس صندوق کی گرمی اور حرارت سے استغاثہ کرتے ہین اور وہ ایسا تابوت ہی کہ اوس تابوت
مین چہہ آدمی امتہای گذشتہ کی معذب ہین اور چہہ آدمی اس امت کی معذب ہین وہ چہہ آدمی کہ جو امت گذشتہ
کی ہین اون مین سی پہلے پسر آدم ہی کہ جسنے اپنی بہائی کو قتل کیا اور نمرود ہی کہ جسنے حضرت ابرہیم علیہ
السلام کو آگ مین پہینکا اور فرعون اور سامری ہی کہ جنہون نے گوسالہ پرستی کو اپنا دین قرار دیا اور وہ
شخص ہی کہ جسنے یہودیون کو بعد اونکے پیغمبر کے گمراہ کیا اور وہ شخص ہی کہ جسنے نصارے کو
اونکی پیغمبر کے بعد گمراہ کیا اور چہہ آدمی جو آخر مین ہوے ہین وہ فلان اور فلان اور فلان اور

پسر ابو سفیان اور سرگروہ خوارج نہروان اور ابن ملجم علیہم اللعنہ ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ
و آلہ سی منقول ہی کہ جہنم مین مثل گندگی گردن شتر کی سانپ ہین کہ اگر ایک سانپ اون مین سی کسی شخص کو کسی
شخص کو کاٹتا ہی تو چالیس قرن یا چالیس سال درد اوسکا باقی رہتا ہی اور بسند صحیح حضرت صادق
علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب اہل بہشت داخل بہشت ہونگی اور اہل جہنم جہنم مین جائینگی تو ایک منادی خدا
کی طرف سی آواز دے گا کہ ای اہل بہشت اور ای اہل جہنم اگر موت کسی قسم کی صورت بنکر تمہاری سامنی
آئی تو اوسکو تم پہچان لوگی وہ کہینگی نہین بعد اسکے موت کو مثل صورت گوسفند سیاہ و سفید کی لائین گی
اور درمیان مین بہشت و دوزخ کی رکہینگی اور اہل بہشت اور اہل دوزخ سی کہینگی کہ دیکہو یہی موت ہی
پھر حق تعالی حکم فرمائے گا کہ اسکو ذبح کرو اور فرمائے گا کہ ای اہل بہشت ہمیشہ تم بہشت مین رہو گے اور
تمھاری لئی موت نہین ہی اور ای اہل جہنم ہمیشہ تم جہنم مین رہوگی اور تمکو موت نہ آئے گی عقاب الاعمال
مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جہنم
باوجود اون آزارون کے جن مین مبتلا ہین کہ ملائکہ حمیم گرم انکے حلق مین ڈالتے ہین اور یہ سب واویلاہ
کرتی ہین مگر چار آدمیون کی عذاب سی زیادہ تر متاذی ہونگی اور ایک دوسری سی کہین گی کہ ان
چار آدمیون کا کیا حال ہی باوجود ان ایذاؤن کی جو ہمپر گزرتی ہین ان چارون کی عذاب سی ہمکو زیادہ
تر اذیت ہوتی ہی اون چار آدمیون مین سی پہلا وہ شخص ہی کہ جو ایک آگ کی صندوق مین لٹکا ہی اور دوسرا
وہ شخص ہی کہ اپنی آنتون کو کہینچتا ہی اور تیسرا وہ شخص ہی کہ اوسکی موںہ سی خون اور چرک جاری ہی اور
چوتھا وہ شخص ہی کہ اپنا گوشت کھاتا ہی پھر اہل جہنم صاحب صندوق کی نسبت کہین گے کیا سبب
ہی کہ اس بدبخت کا عذاب ہمین ایذا دیتا ہی جواب مین کہا جائے گا کہ یہ پہلا شخص وہ شخص ہی کہ اسکی
ذمہ مال مردم باقی رہگیا تھا اور اتنی بضاعت نرکہتا تھا کہ اون کی قرض کو ادا کرے اور دوسرا
شخص جو اپنی آنتون کو کہینچتا ہی یہ وہ شخص ہی کہ پیشاب سی پروا نرکہتا تھا کہ کس مقام پر اوسکے
بدن مین پیشاب لگا ہی اور تیسرا شخص کہ جسکی مونہہ سی پیپ اور خون جاری ہی یہ وہ شخص ہی کہ
لوگون کی بری باتون کا تتبع اور تجسس کرتا تھا اور اشخاص غیر سے اون حالات کو بیان کرتا تھا

اور چوتھا شخص کہ گوشت اپنا کہاتا ہی یہ وہ شخص ہی کہ بسبب غیبت و سخن چینی اپنی برادر ایمانی کا گوشت کہایا کرتا تھا اور مومنین مین عداوت ڈلواتا تھا حضرت صادقؑ سی روایت کی ہی کہ آگ کافرون کے لئی عذاب ہی اور خازنان جہنم کے لئی رحمت ہی یعنی خازنان جہنم اوس آگ سی لذت حاصل کرتے ہین اور آتش جہنم خازنان جہنم کو نہین جلاستے اور ابن بابویہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جہنم مین ایک کوہ ہی کہ اوسکو صعود کہتے ہین اور صعود مین ایک وادی ہی کہ اوسکو سقر کہتی ہین اور سقر مین ایک کنوان ہی کہ اوسکو ہب ہب کہتی ہین جسوقت ملائکہ اوس کنوین کی منہ سی پردہ ہٹا لیتی ہین تو اہل جہنم اوسکی گرمی سے فریاد کرتے ہین اور وہ کنوان جبارون اور خلفای جور کی لئی ہی **مطلب ستر ہوان بیان اعراف مین** خدا فرماتا ہی وَبَیْنَہُمَا حِجَابٌ یعنی درمیان بہشت و دوزخ ایک حجاب ہوگا مشہور ہی کہ وہ اعراف ہی اور اعراف ایک حصار ہی درمیان بہشت و دوزخ پہر خدا فرماتا ہے وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ترجمہ ظاہری اس آیہ کا یہ ہی کہ اعراف پر چند مرد ہین کہ پہچانتی ہین ہر ایک کو اوسکی علامت سی اور مفسرین نے معنی اعراف مین اور اون لوگون کی باب مین جو اس مقام پر ہونگی اختلاف کیا ہی الحاصل مشہور یہ ہی کہ اعراف ایک حصار ہی درمیان بہشت و جہنم بعضی کہتی ہین کہ اعراف سی مراد وہ کنگری ہین کہ جو اُس حصار کی اوپر واقع ہین اور بعضی کہتے ہین صراط سی مراد ہی اور پہلا قول زیادہ تر مشہور و ظاہر ہی اور اون لوگون کی باب مین بہی اختلاف ہی کہ جو اعراف مین رہتی ہین بعضی کہتی ہین یہ لوگ وہ گروہ ہین کہ حسنات و سیئات اُنکی برابر ہین حسنات اُنکی اسکی مانع ہین کہ یہ جہنم مین جائین اور گناہ اُنکو اسکی مانع ہین کہ بہشت مین داخل ہون پس انہین اعراف مین جگہہ دیگئی ہی یہانتک کہ خدا اُنکی حق مین جو کچھ چاہی وہ حکم فرمائے بعد اسکے اُنکو داخل بہشت کرینگے اور بعضی کہتی ہین کہ شکل مردون کی صورت کی چند ملائکہ ہین کہ اہل بہشت اور اہل جہنم کو پہچانتی ہین یا خازنان بہشت و جہنم ہین یا حافظان اعمال ہین کہ وہ لوگون کی آخرت مین گواہ ہونگے اور بعضے کہتی ہین کہ نیکو کاران اور بہترین مومنان ہین اور ثعلبی نے ابن عباس سی روایت کی ہی کہ اعراف صراط پر ایک موضع بلند ہی کہ علی علیہ السلام اور جعفر

اور حمزہؑ اور عباس اوس جگہ تشریف رکھتی ہین اور اپنی دوستون کو اونکی چہرون کی سفیدی سے اور اپنی دشمنون کو اونکی چہرون کی سیاہی سے پہچانتی ہین احادیث کثیرہ مین آئمہ اطہار علیہم السلام سے وارد ہوا ہی کہ ہم ہین اصحاب اعراف کہ ہر شخص کو اوسکی پیشانی سے پہچان لیتی ہین اور جو شخص کہ ہماری مراتب کا عارف ہوا اور ہم اوسی پہچانتی ہین اسکو داخل بہشت کرتے ہین اور جو کہ ہمارا شیعہ نہین ہوا اور ہم اوسکو نہین پہچانتے اوسی داخل جہنم کرتے ہین اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ اعراف مین ایک جماعت مستضعفین اہل سنت کی ہوگی اور ایک جماعت مرجون لامر اللہ اور فساق شیعہ کی ہوگی اور مرجون لامر اللہ سے وہ لوگ مراد ہین کہ جو لوگ چھوڑدی گئی ہین اور اونکے باب مین حکم خدا کا انتظار ہی اور حسنات اور سیئات ان لوگون کی برابر ہین اور طریقہ جمع ان مختلف حدیثون کا یہ ہی کہ اصحاب اعراف یعنی جو حاکم اعراف ہین رسول خداؐ اور ائمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہونگے کہ مومنان حقیقی کو پہلی روانہ بہشت کرینگے اور صراط سے اوتارینگے اور اپنے دشمنون اور کافرون اور مخالفون اور متعصبون کو جہنم مین بھیجین گے اور ایک جماعت فساق شیعہ و مستضعفان اہل سنت کہ وہ اہل اعراف ہین اعراف مین ٹہرائی جائینگے اور آخر کار یہ سب شفاعت حضرت رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ اور اہلبیت اطہار علیہم السلام سے مع بعض شیعہ کہ قابل شفاعت ہین داخل بہشت ہونگے اور بعض ہمیشہ اعراف مین رہینگے چنانچہ اس مقام پر دونون کا احتمال ہی **مؤلف کہتا ہی** کہ مراد یہان مستضعف سنی سے وہ سنی ہی کہ حق کو نہین پہچانتا اور کسی مذہب سے عداوت نہین رکھتا ہی اور نہ کسی شخص سے دوستی رکھتا ہی جناب علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ حق الیقین مین لکھتی ہین کہ شیخ طبرسی رحمہ اللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان مین چند مقامات بلند ہین کہ سب پیغمبر اور کل وصی پیغمبر اپنے زمانی کے مردمان گنہگار کے ہمراہ اون مقامات بلند پہ اسطرح کھڑے ہونگے جس طرح سرکردہ ہای لشکر اپنے لشکر کے ضعیفون کی حفاظت کے لئی کھڑے ہوتے ہین اور نیکوکاران ہر است پہلی ہی سے داخل بہشت ہوجائینگے پس ہر زمانے کا پیغمبر یا خلیفہ اپنے گنہگاران امت سے کہے گا کہ تم اپنے برادران نیکوکار کو دیکھو کہ وہ تمسے پہلے داخل بہشت

ہوگئے پس یہ محرومانِ گنہگار اون نیکوکارون کو سلام کرینگے چنانچہ حق تعالیٰ قرآن مجید مین ارشاد فرماتاہی
ونادوا اصحاب الجنۃ ان سلام علیکم حق تعالیٰ اہل اعراف کی حالت سی خبر دیتاہی کہ اہل اعراف ہنوز
داخل بہشت نہ ہوسے ہونگے لیکن امیدوار ہونگے کہ داخل جنت ہون چنانچہ دوسری مقام پہ ارشاد
فرماتاہی وہم یطمعون یعنی اہل اعراف اسکے طمع کرینگے کہ ہم داخل بہشت ہون اور خداوند رحیم ہمین بشفاعت
انبیا و ائمہ ہدیٰ علیہم السلام سے داخل جنت فرمائی اور اہل اعراف جو گنہگار ہونگے وہ جہنم کی طرف
نظر کرینگے اور کہینگے پروردگارا ہمین گروہ ستمگار کا ہمنشین نہ کر پس اصحاب اعراف کہ مراد انبیا
اور خلفاء انبیا سے ہے بنابر اوس حکم کے کہ جو اونہین جانب خدا سی ہوگا اپنی اپنی امت کو ندا کرینگے کہ داخل
بہشت ہوا اور اب تمپر کسی قسم کا خوف نہین ہے اور اب تم کبھی اندوہناک نہ ہوگے

باب دوسرا بیان طہارت مین

اس باب مین ایک مقدمہ اور چھ فصلین ہین مقدمہ آداب بیت الخلا کے بیان مین آداب واجبہ
اسکے دس ہین پہلے عورتین کا باستثنای زوجہ و کنیز غیر آزاد و بے شوہر و طفل غیر ممیز شخص ممیز
سے چھپانا دوسری قبلہ کی طرف منھہ کرکے نہ بیٹھنا تیسری لپشت بقبلہ نہ بیٹھنا چوتھی مکان محترم
مین مثل مسجد وغیرہ پاخانے اور پیشاب کی لئے نہ جانا پانچوین ملک غیر مین بلا اجازت پیشاب
نہ کرنا اور پاخانہ نہ پھرنا چھٹے مخرج بول کا آب طاہر سی ایک مرتبہ دہونا لکن تین دفعہ دہونا افضل
ہی اور اگر پیشاب تعدی فاحش کری تو آب قلیل سی دو مرتبہ دہونا واجب ہوگا اور اگر
غائط مخرج غائط سی تعدی نہ کرے تو کلوخ و سنگ طاہر اور چوب و لتہ پاک وغیرہ سی طہارت
ہوسکتی ہی مگر چاہیی کہ ڈہیلے وغیرہ بنابر احوط عدد مین تین سی کم نہ ہون اور اگر تین ڈہیلون سی ازالہ
نجاست نہ ہوسکی تو جتنی ڈہیلو مین ازالہ نجاست ہو بقدر ڈہیلو لیتی ازالہ نجاست کری لکن سنگ و کلوخ کا عدد مین طاق ہونا
بہتر اور افضل ہی اور اگر نجاست مخرج غائط سی تعدی کری تو آب طاہر سی طہارت لازم ہو جائیگی ساتوین مخرج غائط کا سرگین سی پاک
نہ کرنا اگرچہ حیوان حلال گوشت سی ہو آٹھوین اشیاء محترم سے طہارت نہ لینا مثل نان اور آب
زمزم وغیرہ اور اسی طرح مال غیر سی بھی طہارت جائز نہین ہی نوین مخرج غائط کا ہڈی سے پاک نہ کرنا

(باب دوسرا بیان طہارت)

دسوین مخرج غائط کی اوس ہاتھ سے طہارت نہ کرنا جس مین ایسی انگوٹھی ہو کہ اوسپر کلمات محترمہ نقش ہون
اور بعد پیشاب استبرا سنت ہی اور فائدہ استبرا کا یہ ہی کہ اگر بعد استبرا مخرج بول پر رطوبت پائی جائے
اور اسکا یقین نہ ہو کہ پیشاب ہی تو وہ رطوبت پاک سمجھی جائیگی اور ناقض وضو بھی نہ ہو گی اور آب
استنجائی بول و غائط باین شروط محکوم بطہارت ہی کہ اوس پانی کا مزا یا رنگ یا بو متغیر نہ ہوا ہو دوسرے
آب استنجا کسی دوسری نجاست سے مثل خون وغیرہ مخلوط نہ ہوا ہو تیسری عرف متعارف سے تعدی
نہ کری کہ اوسپر لفظ استنجا صادق نہ آوی اور آب استنجا اگرچہ بعد حاصل ہونے شرائط مذکورہ کی
طاہر ہی لیکن بنا بر احوط اوسے وضو اور غسل جائز نہین ہی البتہ ازالہ نجاست جائز ہی اور بعید
نہین کہ پینا بھی جائز نہ ہو **فصل پہلی کیفیت وضو مین** اس مین چند چیزین واجب ہین ازانجملہ
اوس فضا کا مباح ہونا کہ جسمین وضو کرنے والیکے اعضائے وضو کو حرکت ہو لیکن وضو کرنیوالے
کی مکان کا غصبی ہونا مضائقہ نہین رکھتا لیکن احوط یہ ہی کہ مکان بھی غصبی نہ ہو دوسری آب مطلق
و مطہر سے وضو کرنا اور آب مضاف سے مثل عرق و گلاب یا آب استنجا سے بنا بر احوط اجتناب پر ضرور
ہی اور آب مملوک غیر سے بلا اجازت مالک اور آب مشتبہ بمضاف اور آب نجس و غصبی سے درصورت
شبہ محصورہ احتراز لازم ہی تیسری منہ پر پانی ڈالنے کی وقت نیت قربت کرنا چوتھی سر کے بالونکے
اوگنی کی جگہہ سے ٹھڈی کی آخر تک طول مین اور جہان تک کہ بیچ کی اونگلی اور انگوٹھا عرض مین
گھیر لی بہ نسبت خلقت متعارف منہ کا دہونا اور اوس جلد کا جو بھون اور ڈاڑہی کی نیچے
چھپی ہو دہونا ضرور نہین ہی لیکن ابرو اور ڈاڑہی کی بالونکا دہونا جہانتک کہ حد مذکور مین
داخل ہی لازم ہی پانچوین دونو ہاتھون کا کہنیون سے انگلیونکی سری تک دہونا واجب ہی اور
اگر کوئی مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ تو اوسکو حرکت دینا ضرور ہی اور میل کو ناخن سے زائل کرنا لازم
نہین ہی مگر جب ناخن حد متعارف سے زیادہ ہو جائی تو اوسوقت میل کا دور کرنا بھی ضرور ہی
چھٹے مقدم سر کا بقدر مسمّی ہاتھ کی رطوبت سے مسح کرنا اور دونو پاؤنکا اونگلیون کی ابتدا سے
پاؤنکی قبہ تک اور احتیاطاً مفصل تک طول مین اور عرض مین بقدر مسمّی مسح کرنا کافی ہی اور

اور چاہئے کہ دونو مسحے ہاتھ کی بقیہ رطوبت سے ہون اور اگر ہاتھ خشک ہوجاے تو اعضاے وضو سے جس
مقام سے چاہے نیا برا قوی رطوبت لیکر مسح کرے ساتوین حالت اختیار مین ہتیلی سے پاؤن انگلیون کی باطن سے
مسح کرنا اور حالت اضطرار مین پشت دست سے بھی جائز ہے آٹھوین مراعات موالات یعنی اعضاے وضو کا پے
در پے دہونا یعنی یہ کہ قبل دہونے ایک عضو کی سب اعضاے سابق خشک نہ ہون نوین ترتیب یعنی پہلے منھ
کو دہوے پھر دہنے ہاتھ کو پھر بائین ہاتھ کو پھر مسح سر کرے پھر پاؤنکا مسح کرے اور پاؤنکے مسح مین بھی بنا
احوط رعایت ترتیب ضرور ہے دسوین وضو کرنے والا وضو کے فعلون کو خود بجالاے مگر جس صورت مین عاجز
ہوا ور عذر رکہتا ہو تو معذور ہے گیارہوین اعضاے وضو پر آب وضو جاری کرنا بارہوین مکان غصبی
اور ظرف غصبی اور ظرف طلا و نقرہ مین آب وضو کا نہ ہونا اور صورت انحصار مین وضو باطل ہے اور
اگر دو پانی ہون مثلاً ایک پانی ظرف غصبی یا طلائی مین ہوا اور دوسرا ظرف گلی یا غیر غصبی مین ہو تو وضو
صحیح ہے اگرچہ ظرف غصبی ہی سے وضو کرے تیرہوین نیت وضو کو آخر عمل تک باقی رکہنا چودہوین اعضاے
وضو کا قبل دہونے یا مسح کرنے کی پاک ہونا پندرہوین استعمال آب مین مثل مرض وغیرہ مانع نہ ہونا مخفی
نہ رہے کہ وضو تین چیزون کی لئے واجب ہے پہلی نماز واجب کی لئے اور نماز میت کی لئے وضو لازم نہین ہے بلکہ
جنب حالت جنابت مین نماز میت پڑہ سکتا ہے دوسری طواف حج اور عمرہ کی لئے تیسری مس حروف قرآن
کی لئے کہ جس حالت مین بسبب نذر یا عہد یا قسم یا کافر کی ہاتھ سے قرآن لینی کی وجہ سے یا پاک کرنے کی غرض
یا اون اوراق کی اوٹھانے کی ضرورت سے کہ جو پاؤن کے نیچے پڑے ہون مس حروف ناگزیر ہو واجب ہو
جاے اور واضح ہو کہ باعث وضو دس چیزین ہین پہلی اور دوسری خارج ہونا بول اور غائط کا تیسری
وہ خواب کہ جو دل اور کان اور آنکھ کو ادراک سے معطل کردے اور ذائقہ شیرین و شور مین فرق نہ کرسکے
اور حواس معطل ہوجائین چوتھی وہ چیز کہ عقل کو زائل کردے مثل بیہوشی اور مستی اور صرع اور خوف اور
وحشت زیادہ پانچوین استحاضہ قلیلہ اور اسی طرح متوسطہ باستثنائے نماز صبح اور استحاضہ کثیرہ نماز عصر
و عشا کی لئے مگر استحاضہ متوسطہ مین نماز صبح کی لئے اور کثیرہ مین نماز ظہر و مغرب اور صبح کی لئے وضو اور
غسل دونو لازم ہین چھٹی اور ساتوین اور آٹھوین مس میت اور حیض اور نفاس نوین رطوبت مشتبہ

بول اگر قبل استبرا خارج ہو دوسرین وہ باد کہ جو مخرج معتاد و متعارف سے نکلے اور اگر کوئی طہارت کا یقین رکہتا
ہے اور اوسے شک عارض ہو کہ مجھ سے حدث صادر ہوا یا مین کسی عضو کا اعضا وضو مین سے دہونا بہول
گیا تو یہ شک معتبر نہ ہوگا اور اگر حدث کا یقین رکہتا ہے اور وضو مین شک ہو یا حدث اور وضو دونون
کا یقین رکہتا ہے مگر اس مین شک ہو کہ آیا پہلے وضو کیا تھا بعد اوسکے حدث صادر ہوا یا پہلے حدث صادر
ہوا تھا بعد اسکے وضو کیا تو اس صورت مین وضو کرنا لازم ہے اور اگر کسی عضو کی دہونے مین یا مسح
کرنے مین شک ہوا اور وضو سے فارغ نہ ہوا ہو تو لازم ہے کہ اوس عضو کو دہوئے اور اگر مسح مین
شک ہے تو مسح کرے اور اسکے مابعد کو بھی بجا لائے تا ترتیب ہاتھ سے نجائے

فصل دوسری

کیفیت غسل مین اس مین چند مطالب ہین مطلب پہلا اعداد غسل مین مخفی نہ رہے کہ غسل
ہائے واجبی چھ ہین پہلا غسل جنابت دوسرا حیض تیسرا استحاضہ کثیرہ و متوسطہ چوتھا نفاس پانچوان
مس میت چھٹا غسل میت مطلب دوسرا غسل جنابت مین واضح ہو کہ جنابت دو چیزون سے
حاصل ہوتی ہے پہلی جماع ہے اور جماع کا اطلاق اوس وقت ہو جاتا کہ جس وقت ذکر بقدر حشفہ فرج مین داخل
ہو جائے اگرچہ انزال نہ ہوا ور اگر عورت کی دبر مین دخول کرے خواہ وہ زندہ ہو خواہ مردہ اور
انزال نہ ہو تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے بلکہ اگر حیوان کی فرج یا دبر مین دخول کرے تو اس صورت
مین بھی غسل واجب ہو جاتا ہے دوسری منی کا نکلنا خواب مین ہو خواہ بیداری مین مرد ہو خواہ عورت
مخرج معتاد سے ہو خواہ غیر معتاد سے اور اگر شبہ واقع ہو کہ آیا منی ہے یا اور کوئی رطوبت ہے تو اس صورت
مین امتیاز منی کا شہوت اور جہندگی اور سستی بدن سے ہوتا ہے اور بیمار کے لئے شہوت اور سستی بدن
کافی ہے مطلب تیسرا غسل کی شرطون کی بیان مین مخفی نہ رہے کہ غسل مین چند شرطین ہین
پہلی مکان کا مباح ہونا دوسری پانی کا طاہر اور مطہر اور مباح اور مطلق ہونا تیسری ہر عضو کا قبل
دہونے کے پاک ہونا چوتھی نیت کرنا اور چاہیے کہ غسل ترتیبی مین سر اور گردن دہونے سے قبل نیت
کرے بعد اسکے دہنی جانب کو دہوئے پھر بائین جانب دہوئے اور تمام ناف اور عورتین کو دونو
طرف کی دہونے مین شامل کرے اور غسل ارتماسی مین کل بدن ڈبونے کے وقت نیت کرے پانچوین

فصل دوسری غسل کا بیان

غسل کرنیوالا خود افعال غسل بجالاوی لکن اگر عاجز ہی تو معذور ہوگا چھٹے پانی کا تمام بدن پر جاری
کرنا ساتوین اوس چیز کا زائل کرنا کہ جو مانع وصول آب ہو یا یہ کہ جلد تک پانی پہونچائی آٹھوین حکم نیت
پہ باقی رہنا کہ قصد منافی یا قصد ریا نہ کری نوین پانی ظرف طلا یا نقرہ مین منحصر نہ ہو جیسا کہ بحث وضو
مین مذکور ہوا دسوین غسل ترتیبی مین مراعات ترتیب لیکن غسل ترتیبی مین موالات شرط نہین ہی اور غسل
ارتماسی اوسی کہتی ہین کہ تمام بدن دفعۃً پانی مین پہونچائی تا کہ پانی کل بدن پر محیط ہو جائے اور سب
بدن کا پانی سی باہر ہونا ضرور نہین ہی بلکہ ہو سکتا ہی کہ پانی مین یا پانی کی نیچے غسل ارتماسی بجالائے اور
اپنی تئین حرکت دی مولف کہتا ہی کہ مراد یہ ہی کہ پانی مین نیت غسل کری اور اپنی تئین بقصد غسل
حرکت دی ~~اور اپنی تئین بقصد غسل~~ حرکت دی تو غسل ارتماسی ہو جائے گا مگر احوط یہ ہی کہ تمام بدن پانی
سے باہر ہو اور سوای غسل جنابت کی باقی غسلون مین قبل غسل خواہ بعد غسل وضو کرنا واجب ہی
اور اگر کسی شخص کو دو یا دوسی زیادہ غسل واجبی درپیش ہون تو ایک غسل بعوض کل غسلون کی
بھی اوسکو کافی ہی اور اسی طرح اگر دو یا دوسی زیادہ غسل سنتی کرنا منظور ہون تو سب غسلون کی عوض
مین ایک غسل کفایت کرے گا اور اگر غسل واجب اور سنت دونو جمع ہون اور نیت دونو کی کر
تو بھی کافی ہی اور اگر نیت غسل واجب کی کرے تو یہ غسل غسل سنت کی لئی بھی کافی ہوگا اور اگر
چند غسل واجبی جمع ہون اور اون مین غسل جنابت بھی ہو تو قصد غسل جنابت کفایت کری گا
اور غسل جنابت کی وجہ سی وضو ساقط ہو جائے گا اور غسل ارتماسی روزہ دار و محرم اور صاحب
جبیرہ کی لئی صحیح نہ ہوگا اسواسطے کہ جبیرہ پر بعوض دہونے کے مسح کرنے کی تکلیف ہی لیکن
احکام جنب پس آٹھ چیزین جنب کو قبل غسل جائز نہین ہین پہلے نماز واجب و سنت دوسرے
طواف کعبہ تیسرے مس کتابت قرآن حتی اعراب اور اسی طرح بنابر احتیاط چہونا اسم خدا اور چودہ
معصومون کے نامونکا جائز نہین ہی اگرچہ کوئی دلیل واضح پائی نہین جاتی چوتھی داخل ہونا مسجد
مکہ معظمہ اور مسجد مدینہ منورہ مین پانچوین ٹھہرنا سب مسجدون مین چھٹی پڑہنا اون سورونکا کہ جن مین سجدہ
واجب ہی اور اگر سورہ ہای عزائم پڑہی تو سجدہ واجب ہوگا ساتوین روزہ رکھنا آٹھوین کوئی

چیز مسجد مین رکھنا اور صاحب حیض و نفاس پر بھی یہ سب چیزین حرام ہین اور اگر کسی شخص سے غسل ترتیبی
مین حدث اصغر صادر ہو تو اقوی صحت غسل ہی بدون وضو اثنا واللہ تعالی الکن احوط یہ ہی کہ بعد تمام
غسل وضو کرے مطلب چوتھا بیان تیمم مین مخفی نہ رہی کہ اگر وضو اور غسل ممکن نہ ہو تو چند صورتون
مین تیمم واجب ہو جاوے گا پہلے نا یابی آب دوسری اوس صورت مین کہ پانی تک پہونچنا ممکن نہ ہو
خواہ بسبب خوف درندہ خواہ چورون کی ڈر کی وجہ سے خواہ ایسی چیز ممکن نہ ہو کہ جس سے پانی کھینچ
سکے تیسری اوس صورت مین کہ استعمال آب سے خوف ضرر ہو یا خوف طول مرض ہو خواہ مرض پیدا
ہو جانے کا ڈر ہو اور اگر از روی وسواس نہ ہو تو اس باب مین شک بھی معتبر ہوگا چوتھے پانی کی
قیمت کا میسر نہ ہونا خواہ یہ سبب کہ مالک اسقدر پانی کی قیمت طلب کرے کہ اوس مقدار کا دینا اس
شخص کی حسب حال باعث ضرر تصور کیا جاے خواہ کوئی اور سبب ہو پانچوین خوف تشنگی چھٹے استعمال
مین پانی کی احتمال درد شدید پیدا ہونے کا ہو یا موافق عادت بسبب پانی کی گرمی یا سردی کی
تحمل نہ ہو سکے اور چارہ کار بھی عسیر و دشوار ہو اور اگر پانی کی استعمال کی وجہ سے ہاتھ کی جلد شق یا
سخت ہو جاے کہ دیکھنے والے کو بری معلوم ہو تو بھی استعمال آب لازم نہ ہوگا ساتوین پانی کا حاصل
کرنا باعث ذلت ہو کہ وہ ذلت اس شخص کی مناسب حال نہ ہو آٹھوین وقت وضو اور غسل کی
گنجائش نہ رکھتا ہو نوین بدن یا کپڑا اوس نجاست سے نجس ہو کہ جو معفو نہین ہی اور پانی غسل یا
وضو اور ازالہ نجاست دونون کی واسطے کافی نہ ہو اسوقت مین لازم ہی کہ نجاست کو دھوے اور
وضو یا غسل کی لیے تیمم کرے اور تیمم مین چند چیزین واجب ہین پہلی مباح ہونا مکان تیمم کا دوسری
خاک ہونا یا جو چیز کہ حکم خاک مین ہی مثل پتھر وغیرہ کے تیسری طاہر اور مباح اور خالص ہونا خاک کا
چوتھی قبل تیمم اعضای تیمم کا پاک ہونا پانچوین بہ تعیین بدلیت نیت قربت کرنا چھٹی دور کرنا اوس چیز کا
کہ جو اعضای تیمم مین وصول خاک سے مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ ساتوین بعد نیت دونو کف دست
ایک دفعہ واحدہ مین خاک پر مارنا آٹھوین مسح پیشانی اوس مقام سے کہ جس مقام سے موی سر اوگتے
ہین تا ابرو و بینی اور چاہیے کہ ابتدا جانب اعلی سے ہو اور دونو ہاتھ اوپر سے نیچے تک مسید ہی

مطلب بیان تیمم

کھینچتے ہوئے آئین اور عرض مین ہاتھون کا کھینچنا نہ چاہئی جیسا کہ عوام مین متداول ہی اور مسح مین دونو
جنبین اور بہو دلکا داخل کرنا احوط ہی نوین مسح وینو لشت دست کا باطن سی بائین ہاتھ کی اور بائین لشت
دست کا باطن سی دہنی ہاتھ کی سطح واقع ہو کہ ممسوح ماسح نہ ہو جای اور تماسح نہ ہونی پائی اور تیمم مین ایک
ضرب کافی ہی خواہ تیمم بدل وضو ہو خواہ بدل غسل اور اگر کوئی شخص نماز حاضر کی لئی تنگ وقت مین تیمم کری
تو اوسی تیمم سی دوسری نماز اول وقت مین پڑہ سکتا ہی مثلاً اگر تنگ وقت مین نماز ظہر اور عصر کی لئی تیمم
کری تو اوسی تیمم سی اول وقت مین نماز مغرب پڑہ سکتا ہی اور جائز ہی کہ ایک تیمم سی متعدد نمازین پڑہی
خواہ قضا ہون خواہ ادا اور جس صورت مین کہ امید عذر کی زائل ہونی کی نہ ہو تو اول وقت مین تیمم
کرکے نماز پڑہنا جائز ہی **مطلب پانچوان** پانی کی اقسام مین واضح ہو کہ پانی کی چار قسمین ہین پہلی
آب جاری ہی اور وہ مراد ہی اوس پانی سی کہ جو زمین سی نکلی اور روان ہو اگرچہ زمین ہی مین ہو اور وہ ملاقات
نجاست سی نجس نہین ہوتا مگر بسبب تغیر لیکن بعد زوال تغیر پاک ہو جاتا ہی اور حمام کی چھوٹی حوض اگر
خزانہ سی متصل ہون تو وہ بھی حکم جاری مین ہین اور آب باران اور آب چشمہ اگرچہ جاری نہ ہو لیکن بحکم
جاری ہی دوسری آب استادہ پس اگر بقدر کر ہو تو نجس نہ ہوگا مگر بسبب تغیر اور اگر بعد نجس ہونے کی تغیر
زائل ہو جای تو جسوقت تک دوسرا مطہر مثل آب باران یا آب جاری یا دوسرا کر اوسپر جاری نہ ہوگا اوسوقت
تک وہ پاک نہین ہی اور مقدار کر موافق مساحت ساڑہی تین بالشت طول اور عرض اور عمق مین ہی
کہ مجموع بیالیس بالشت متعارف اور سات ثمن ہوتی ہین تیسری آب چاہ وہ نجس نہین ہوتا بدون تغیر
اور اگر تغیر اوسکا بدون دوسری مطہر کی زائل ہو جای تو پاک ہو جاتا ہی اور اگر اسقدر پانی کھینچین کہ تغیر
زائل ہو جای تو بھی پاک ہو جائیگا اور اگر کوئین مین نجاست گری اور پانی متغیر نہ ہو بلکہ غیر نجاست ہی
گری تو بقدر معین پانی نکالنا سنت ہی تفصیل اوسکی اس رسالہ مختصر مین مناسب نہین ہی چوتھی آب مضاف
کہ قلیل و کثیر اوسکا اگرچہ بقدر ایک دریا کی ہو ملاقات نجاست سی نجس ہو جاتا ہی **مطلب چھٹا** مطہرات
مین اور وہ سولہ ہین پہلی پانی دوسری آفتاب کہ یہ پاک کرتا ہی زمین اور خاک زمین اور دیوار اور حصیر
اور درخت اور گھانس اور جمیع اشیای غیر منقولہ کو بشرطیکہ وہ اشیا تر ہون اور عین نجاست زائل

ہوچکی ہو اور یہ کہا جای کہ آفتاب نی خشک کیا تیسری زمین کہ یہ پاک کرتی ہی یا وُنکی ٹکوی اور تہ کفش کو بشرطیکہ عین نجاست دفع ہوجای اور اگر نجاست بول کی ہو تو بسبب راہ چلنی اور زمین کی متصل ہونی کی وجہ سی طہارت حاصل ہوجائیگی بشرطیکہ رطوبت باقی نہ رہی چوتھی استحالہ کہ حقیقت نجس العین حقیقت طاہر العین سی مبدل ہوجای مثل اسکی کہ نجس العین نمک زار زمین گرمی اور نمک ہوجای پانچوین اسلام کہ یہ پاک کرتا ہی کافر کو نجاست کفر سی چھٹی نقص کہ یہ کم ہونا دو حصہ آب انگور کا ہی جس صورت مین جوش آئی اور قوام حاصل ہو تو بعد کم ہونے دو ثلث کی مابقی طاہر ہوجائے گا ساتوین انتقال مثل اسکی کہ آدمی کا خون مچھر وغیرہ کی شکم مین جائی بشرطیکہ وہ حیوان خون جہندہ نہ رکھتا ہو آٹھوین انقلاب مثل اسکے کہ شراب سرکہ ہوجائے نوین آلات استنجا مثل کلوخ اور پتھر وغیرہ کہ یہ مطہر مخرج غائط ہین دسوین زوال عین نجاست بدن حیوان اور باطن انسان سی مثل باطن بینی گیارہوین تبعیت مثل اسکی کہ کافر کا لڑکا مسلمانون کا اسیر ہوا اور ماں باپ اسکے ہمراہ نہ ہون اگر ہمراہ ہونگے تو صدق تبعیت مشکل ہی اور مثل اسکے کہ میت کو تختہ پر غسل دین اور وہ کپڑا کہ بدن میت پر ہو جب میت کو طاہر کرینگے تو بالتبع یہ دونون بھی طاہر ہوجائینگے بارہوین غایب ہونا کہ یہ رخت اور بدن مسلم کا مطہر ہی بشرطیکہ اوس مسلم کو اپنی رخت و بدن کی نجاست کا علم بھی حاصل ہوا اور دوسری شخص کو احتمال طہارت بھی حاصل ہوجای تیرہوین زوال تغیر ہی مثل اسکے کہ اگر آب چاہ یا آب حوض حمام بسبب نجاست متغیر ہوجای اور اوس تغیر آب چاہ کو نبع اور آب حوض حمام کو آب مادہ زائل کردی تو یہ دونو پانی پاک ہوجائینگے چودہوین استبرا یہ اوس رطوبت مشتبہ کا جو بعد بول آتی ہی طاہر کرنیوالا ہے پندرہوین استبرا اوس حیوان کا کہ نجاست خوار ہو کہ یہ اوسکے بول اور سرگین کو پاک کرتا ہی اور مراد اوس استبرا سی یہ ہی کہ اوس حیوان کو چیز طاہر کھلاوین مثل اسکے کہ شتر کو چالیس روز اور گائے کو بیس روز اور بکری کو دس روز اور مرغ خانگی کو تین روز بند کرین اور نجاست نہ کھانے دین سولہوین غسل میت کہ مطہر بدن میت ہی اور نبی اور امام اور شہید کی میت قبل از غسل بھی پاک ہی اور جسوقت پانی نہ ملی تو بعوض غسل تیمم کا مطہر بدن

یعنی منبع

میت ہونا خالی از وجہ نہین ہی بلکہ قوی ہی شل غسل آب منا لص کہ جسوقت سدر و کافور نہ ہو تو ایک
ہی غسل مطہر میت ہوجائے گا **مطلب ساتوان** اقسام نجاسات مین اور وہ دس چیزین ہین
پہلی اور دوسری بول او ر غایط حیوان حرام گوشت کہ خون جہندہ رکہتا ہو اور حلال گوشت کہ جو
نجاست خوار ہو قبل استبرا تیسری منی اوس حیوان کی جو خون جہندہ رکہتا ہو اگرچہ حلال گوشت ہو
چوتھی خون اوس حیوان کا کہ خون جہندہ رکہتا ہو حلال گوشت ہو خواہ حرام گوشت پانچوین اور
چھٹی کتا اور سور صحرائی ساتوین میتہ اوس حیوان کا جو خون جہندہ رکہتا ہو سوائی نبی اور امام اور
شہید کے اور معصوم غیر امام بھی امام کے حکم مین ہی اور اجزا ہی میتہ بھی اگر حیات نے اوس مین حلول
کیا ہی تو نجس ہین پس مثل بال اور ہڈی کے پاک ہی اور باریک اجزا کہال کی کہ انسان کی بدن
سی جدا ہوتی ہین اگرچہ جدا کرتے ہین اونکی اذیت ہو اظہر اونکی طہارت ہی آٹھوین کافر حربی خواہ
غیر حربی نوین شراب اور ہر چیز نشہ کرنے والی کہ بالاصل روان ہو اور آب انگور بنا بر اظہر حکم مین
نجاست کی ہی اگر اوس مین جوش آوی اور قوام حاصل ہو دسوین فقاع کہ مراد جو کی شراب سی
ہی **مطلب آٹھوان** کیفیت تطہیر مین مخفی نہ رہی کہ اگر کسی ظرف مین کتا پانی پئے اور آب قلیل
سی اوسکو طاہر کرین تو چاہیئے کہ پہلی مرتبہ اوس مین طاہر خاک ڈالین اور سب جگہہ پہونچا دین یا ملین
بلکہ بہتر یہ ہی کہ ایک مرتبہ خاک اور پانی ملا کے بھی دہووین بعد اوسکے دو مرتبہ پانی سی دہوین اور
بہتر یہ ہی کہ اگر ظرف کو کتا چاٹے یا جھوٹا اوسکا کسی ظرف مین گرے یا کوئی عضو اوسکا کسی ظرف مین
داخل ہو جائے تو بھی اسی نہج سی پاک کرین اور جو ظرف کہ نجاست خوک اور شراب بلکہ مائع مسکر یا
وسٹے چوہی کی مرجانی سی نجس ہو جائے تو اوسکا بھی سات دفعہ دہونا بہتر ہی مگر آب کثیر مین ایک
دفعہ دہونا کافی ہی لیکن تین دفعہ بہتر معلوم ہوتا ہی خواہ کسی ہی نجاست سی نجس ہوا ہو سوا اون
نجاستون کی کہ جو مذکور ہوئی ہین اگر کسی ظرف کو پاک کرین تو جائز ہی کہ تین دفعہ ظرف کو آب
قلیل سی بھر دین اور پانی پہینکدین بلکہ جائز ہی کہ تھوڑا پانی ڈالین اور پانی کو حرکت دین تا کہ
سب جگہہ پہنچ جاوی بعد اسکے اوس پانی کو پہینکدین اگر تین دفعہ یا دو دفعہ ایسا کرین تو وہ ظرف

(مطلب اقسام نجاسات)

(مطلب کیفیت تطہیر)

پاک ہوجائیگا اور بنابر قوی منھ بھی ظرف کی حکم مین ہی اگر منھ نجس ہوجائی اور پاک پانی سی کلی کرین
تو منھ بھی طاہر ہوجائے گا اور جو چیز منھ مین نجس ہوگی وہ بھی پاک ہوجائیگی بشرطیکہ نجاست باطن
مین اوسکے نہ پہونچی ہو ہان خود منھ اور آب دہن محض زوال عین نجاست سی پاک ہوجاتا ہی اور تین
دفعہ کلی کرنا بہتر ہی اور اگر نجاست باطن ظرف مین پہونچی ہو تو ظاہر اوسکا طاہر کرنے سی پاک ہوجاتا
ہی اور نجاست باطن کی ظاہر مین سرایت نہین کرتی اور اگر چاہین کہ باطن بھی پاک ہو تو ضرور ہی کہ
اوس ظرف کو خشک کرین اور آب کر یا جاری مین اتنی دیر تک رکہین کہ پانی عمق مین ظرف کی جاوی
اور اگر لباس بول طفل شیر خوار سی نجس ہوگیا ہو تو پانی کا ایک مرتبہ سب محل نجس مین پہونچانا کافی
ہی بشرطیکہ وہ لڑکا ہو اور لڑکی نہ ہو اور اگر لڑکا ہو تو چاہیے کہ دو برس سی کم ہو اور اکثر غذا اوسکی
دودھ ہو اور بول غیر طفل مین دو مرتبہ دہونا آب قلیل سی اور ہر مرتبہ نچوڑنا لازم ہی اور غیر بول
مین ایک مرتبہ دہونا اور نچوڑنا کافی ہی لیکن آب کر اور آب جاری اور آب باران مین نجاست بول
ہو خواہ غیر بول ایک مرتبہ دہونا کفایت کرتا ہی اور نچوڑنا لازم نہین ہی اور ازالہ نجاست مین
زوال عین نجاست کافی ہی ہر چند رنگ یا بو باقی رہجائے تو بھی مضائقہ نہین ہی اور کپڑا اگر
رنگ خام رکہتا ہو اور نجس ہوجائے تو آب کثیر مین غوطہ دینے سی پاک ہوجاتا ہی بشرطیکہ آب مطلق
اوس مین پہونچی اور آب قلیل سی بھی پاک ہوتا ہی اگر پانی ڈالنی کی حالت مین اور پانی پہونچنے
کے حال مین اور نچوڑنے کے وقت وہ پانی مضاف نہ ہوجاے اور استعمال کرنا اور کسی چیز کا
ظروف خالص طلا اور نقرہ مین رکہکر کہانا پینا حرام ہی لیکن وہ چیز کہ جس پر ظرف ہونا صادق
نہ آوی مثل سر پوش چلم تو مضائقہ نہین ہی اور نقرہ کوب اور طلا کوب کا استعمال بے عیب ہے
لیکن احوط یہ ہی کہ لب کو مقام طلا اور نقرہ پر نہ پہونچاوی خاتمہ یہ باب طہارت کا از بدۃ الفقہ
سے نقل کیا گیا ہی چونکہ مبحث حیض و نفاس و استحاضہ و احکام اموات اوس مین نہ تھی لہذا رسالہ
جناب نواب الطاف حسن خانصاحب عظیم آبادی سی کہ جو ملاحظہ ممتاز العلما اعلی اللہ مقامہ مین گذرا
تھا اختصاراً نقل کیا جاتا ہی لکن عبارت مین کسی قدر فرق ہے اور کچھ مطالب کو کتاب تحفہ سی

احکام ظروف

کہ جو مطابق فتاوی مجتہد العصر حجۃ الاسلام میرزا محمد حسن شیرازی ہین زیادہ کیا ہی **فصل تیسری** بیان حیض مین شناخت اوسکی یہ ہی کہ خون حیض اکثر اوقات سیاہ رنگ اور گاڑہا اور گرم ہوتا ہی اور نکلنے کیوقت بزور اور بسوزش نکلتا ہی پس اکثر اوقات کی قید کا باعث یہ ہی کہ کبھی اوس خون کی آنی مین یہ صفتین نہین پائی جاتین اور حقیقت مین وہ خون حیض ہوتا ہی اور حیض کا یہ ضابطہ ہی کہ تین دن سی کمتر اور دس روز سی زیادہ نہین ہوتا ہی اور اگر نو برس کی سن کی پہلی اور سن یاس کی بعد خون آئی تو وہ خون حیض نہین ہی اور بنا بر مذہب بعض علما سن یاس بعد پچاس برس کی ہوتا ہی اور بعض علمای دین نی تصریح کی ہی کہ قرشیہ اور نبطیہ کو بعد ساٹھ برس کی حیض منقطع ہوجاتا ہی اور سوا ان دو قومون کی اور عورتون کو بعد پچاس برس کی ایام یاس ہوتی ہین پھر خون حیض نہین آتا اور درمیان دو حیضون کی دس روز کا فاصلہ ہونا ضرور ہی کہ جسکو ایام طہر کہتی ہین وہ اور ایام خون حیض کا دیکھنا ایام حمل مین بھی ممکن ہی یا نہ یہ مسئلہ اختلافی ہی غرض جب تک خون کا آنا موقوف نہ ہو اور عورت اپنی تئین غسل سی طاہر نہ کرے نماز اور روزہ اور طواف خانہ کعبہ نہ بجالائی اور جو چیزین جنب پر حرام ہین وہ حائضہ پر بھی حرام ہین اور ایام حیض مین جو نماز قضا ہوئی ہو اوسکا پڑھنا ضرور نہین ہی کہ ایام حیض کی نماز معاف ہی مگر روزہ کی قضا لازم ہی اور اگر حالت حیض مین غسل کری تو وہ غسل صحیح نہین ہی اور ایام حیض مین جماع کرنا قصدًا اور دانستہ حرام ہی اور اگر حالت جماع مین عورت حائض ہوجای تو مرد کو لازم ہی کہ فورًا مباشرت سے کنارہ کری اور اگر کوئی شخص حالت حیض مین جماع کری خواہ شوہر خواہ آقا تو کفارہ کی واجب ہونی مین اختلاف ہی لکن کفارہ دینا احوط ہی اور یہ کفارہ عورت پر لازم نہین ہی ہر چند وہ عورت حالت حیض مین جماع کی لئی راضی بھی ہوگئی ہو مگر راضی ہونے کی سبب سی گنہگار تو ہوگی لیکن کفارہ واجب نہ ہوگا اور یہ کفارہ اوس فقیر کو دینا چاہیے کہ جو مستحق زکواۃ ہو اور طلاق دینا بھی حیض کی ہنگام مین جائز نہین ہی بشرطیکہ عورت اور شوہر ایک شہر مین ہون اور اگر دونون دو شہرون مین ہون اور ایام حیض شوہر کو معلوم نہ ہون تو طلاق دینی مین مضائقہ نہین ہی اور اگر نماز پڑھنی مین حیض آجاوی تو چاہئی کہ اوسی وقت نماز ترک کری اور بعد فرصت قبل وقت نماز غسل کری

فصل ۳ بیان حیض

اور صورت غسل حیض بھی مثل جنابت ہی مگر نیت مین بعوض جنابت غسل حیض کہی اور غسل جنابت مین وضو حرام
ہی اور غسل حیض مین واجب ہی اور وضو پیشتر از غسل حیض کرنا بہتر ہی فصل چوتھی بیان غسل نفاس مین
خون نفاس وہ خون ہی کہ عورتون کو جننی کی ساتھ یا بعد اُسکی آتا ہی خواہ لڑکا تمام الخلقت ہو یعنی تمام
عضو اوسکی درست ہون یا نہ حتی کہ مضغہ گوشت بھی اگر پیٹ سی پیدا ہوا ور اُسکی ساتھ یا اوسکی بعد خون آوے
تو غسل نفاس اجماعاً واجب ہی اور اگر علقہ نکلی اور معلوم ہو کہ یہ مبدا ولادت انسان ہی تو بھی غسل واجب ہی اور
اگر عورت بعد ولادت یا بعد اسقاط اوسی روز خون دیکھی اور اوسی دن مین وہ خون موقوف ہو جاوی تو نفاس
قرار پائیگا اور جس صورت مین دس دن تک موقوف نہ ہو تو والاوسی اٹھارہ دن تک احتیاط یہ ہی کہ مابین احکام
مستحاضہ و نفاس جمع کری اور جو خون کہ لڑکا پیدا ہونیسی پہلی نکلی گرچہ ایک پل بھر بھی پہلی ہو تو وہ نفاس
نہین ہی غسل نفاس و احکام اوسکی لازم نہونگی اور جبتک کی خون نہ آوی احکام نفاس جاری نہ ہونگی اور
محض ولادت کافی نہین ہی بالاجماع اور کمی مدت نفاس کیواسطی حد مقرر نہین ہی بلکہ اگر ایک لحظہ کی بھی
بھی خون آوی تو غسل واجب ہوگا غرض جس عورت کی واسطی ایام حیض کی عادت اور تعداد
مقرر ہی کہ مثلاً اول یا نصف یا آخر ماہ مین اوسکو حیض آتا ہی اور چھ یا سات یا آٹھ روز رہتا ہی
اگر خون اوسکا دس روز سی تجاوز نہ ہوا ہو تو نفاس ہے اور جو دس دن سے تجاوز
ہو گیا ہو تو جتنے روز اوسکو حیض رہتا تھا اوسی قدر نفاس ہی باقی استحاضہ اور اگر دس روز سی
کم عادت تھی اور نفاس مین دس روز تک خون آیا تو احوط یہ ہی کہ جتنی دن ایام عادت سی زیادہ گذری ہون اسمین
نفاس و استحاضہ دونونکا عمل بجا لاوی اور جناب شیخ مرتضی علیہ الرحمہ فی حاشیہ نجبہ مین لکھا ہی کہ اگر دس دن خون
آوی تو نفاس قرار دی اور اعمال استحاضہ بھی بجا لاوی اور جناب حجۃ الاسلام میرزا دام ظلہ فی لکھا ہی کہ اولی جمع
کرنا ہی یعنی اعمال نفاس و استحاضہ دونون اٹھارہ دن تک بجا لائی اور جو چیزین کہ حیض مین حرام و سنت و مکروہ
ہین اس مین بھی حرام و سنت و مکروہ ہین اور صورت غسل کی بھی مثل غسل حیض ہی فقط حیض کی جگہ نفاس کا قصد
کرنا چاہئی فصل پانچوین غسل استحاضہ مین صورت خون استحاضہ کی یہ ہے کہ اکثر اوقات
زرد و سرد اور رقیق ہوتا ہی اور بعضی مجتہدون نے لکھا ہی کہ سستی کی ساتھ نکلتا ہی اور کبھی ایسا

فصل ۴ غسل نفاس

فصل ۵ غسل استحاضہ

بھی ہوتا ہی کہ یہ سب اوصاف اوس خون مین ہوتی ہین اور حقیقۃً وہ خون خون حیض ہوتا ہی اور استحاضہ
کا خون کبھی طور پر آتا ہی پس عورت کو لازم ہی کہ امتیاز کری اگر دوہی ادسی قدر خون آلودہ ہو کہ جسقدر
فرج کی اندر تھی اور خون باہر نہ نکلی تو استحاضہ قلیلہ ہی پس صاحب استحاضہ قلیلہ پر لازم ہی کہ ہر نماز کی واسطی
ظاہر فرج کو دہوئے اور روئی کو تبدیل کرکے دوسری روئی رکھی اور ہر نماز کی واسطے وضو کری اور اگر
روئی سی پھوٹ کر دوسری طرف خون پہونچا ہو اور بہنی کی نوبت نہ آئی ہو تو وہ استحاضہ متوسطہ ہی
اسوقت مین چاہئی کہ جو امور استحاضہ قلیلہ مین واجب ہین وہ سب بجالائی اور جو لتہ رہنی کی لیے ہی
اوسکو احتیاطاً بدل ڈالی علاوہ اسکی ایک غسل نماز صبح کیواسطی کری لیکن شرط یہ کہ قبل نماز صبح خون بصفت
متوسطہ دیکہا ہو اور اگر بعد نماز صبح استحاضہ متوسطہ ہو تو بھی ایک غسل احتیاطاً نماز آئندہ کی لیے بجالائی
اور اگر خون لتہ کو دوسری طرف تر کرکے بہ نکلی تو وہ استحاضہ کثیرہ ہی پس جس عورت کو استحاضہ کثیرہ ہو
اوسپر واجب ہی کہ جو امور استحاضہ قلیلہ ہین وہ سب بجالائی اور سوا ہی اسکی ایک غسل نماز ظہر اور عصر
کیواسطی اور ایک غسل نماز مغرب اور عشا کی لیے اور ایک غسل نماز صبح کی واسطی بقصد وجوب بجالائی
اور لتہ کو احتیاطاً بدل ڈالی اور اگر ان نمازون مین فرق کیا چاہی کہ ہر وقت کی نماز علیحدہ پڑھی
تو ہر نماز کی واسطی ایک ایک غسل اور ہر غسل کی ساتھ وضو کری اور مقتضای احتیاط یہ ہی کہ وضو
مین قربت کی نیت کری اور پیش از غسل وضو کرنا احوط و بہتر ہی اور جب خون مختلف ہو کبھی کثیرہ
اور کبھی غیر کثیرہ تو اوسکے حکم مین علمانی اختلاف کیا ہی قول احوط یہ ہی کہ قبل نماز اگر ایک لحظہ بھی
کثرت خون پائی جاوی تو اوس نماز کی لیے استحاضہ کثیرہ کی احکام کی رعایت کری اور جب مستحاضہ
اعمال استحاضہ بجالاوی تو وہ پاک عورت کی حکم مین ہی اور جو کچھ پاک عورت پر مباح ہی وہ اوسپر
بھی مباح ہوتا ہی اور اگر ان اعمال کی بجالانی مین کسی چیز مین بھی خلل ہوگا تو اوسکی نماز صحیح
نہین ہی اور جسکی غسل مین خلل ہوا تو اوسکا روزہ بھی بنا بر مشہور صحیح نہین ہوگا اور زن روزہ دار
کو لازم ہے کہ اس غسل کو صبح کی قبل بجالاوی اور اسی غسل سی صبح کی نماز پڑھی اور اگر غسل و وضو
مین خلل کری تو اوسکو کتابت قرآن کا بھی مس کرنا جائز نہین ہی اور بعض علمانے لکھا ہی کہ اعمال

مقررہ کی قبل خصوص غسل سی پہلی مباشرت اوسکی ساتھہ کرنا جائز نہین ہی اور یہ احوط ہی اور اگر نماز پڑھی اور اعمال مقررہ مین خلل کیا ہو تو اوسکی قضا لازم ہی اور اگر غسل مین خلل کیا ہو تو روزہ کا بھی یہی حال ہی اور ان اعمال سی پہلی مساجد مین داخل نہ ہونا احوط ہی اور لازم ہی کہ بعد غسل ایسی امر مین کوشش کری کہ بدن تک اور کپڑی تک اوسکی خون نہ پہونچی اور باوجود کوشش اگر خون پہونچ جاوے تو مضائقہ نہین رکہتا

فصل چھٹی بیان احکام اموات مین اور اس مین پانچ مقصد ہین مقصد پہلا احکام مرض و کیفیت احتضار مین اکثر اس مقصد مین حلیۃ المتقین و زاد المعاد سی مطالب نقل کئے گئی ہین کہ جب بیمار پر آثار موت ظاہر ہون تو اپنی احوال پر متوجہ ہو اور گناہون سی توبہ کری اور افعال گذشتہ پر نادم و پشیمان ہو اور قصد کری کہ اگر زندہ رہونگا تو پھر مرتکب معصیت نہ ہونگا بعد اسکے حقوق خالق و مخلوق کی بارے مین وصیت کری اور جو حق اوسکی ذمہ ہون ادا کرے اور دوسرون پر نہ چھوڑی پس اپنی ثلث مال مین وصیت کری کہ خویشان پریشان کو اوس کی اور فقرہ و مساکین کو اور امور خیر مین وہ مال تقسیم کیا جاوے بعد اسکے برادران ایمانی سی اپنی براءت ذمہ کا خواستگار ہو اور جسکی غیبت کی ہی یا جسکو اذیت پہونچائی ہی اگر وہ شخص حاضر ہو تو اوس سے التماس عفو کری اور اگر غائب ہو تو اون شخصون سی جو حاضر ہین التماس کری کہ اوسکو راضی کرین اور اوسکے لئے طلب آمرزش کرین اور چاہیئے کہ اطفال اور عیال کی لئی بعد توکل بجناب اقدس الٰہی ایک شخص امین سی وصیت کری اور اوسے اپنی اولاد کے لئے وصی قرار دے اور کفن طلب کرکے شہادتین اور اقرار امامت آئمہ علیہم السلام اور جو جو دعائین وارد ہوئی ہین تربت امام حسین علیہ السلام سی اوسپر لکھوائے اور مومن کی لئی سنت ہی کہ ہمیشہ اپنے پاس کفن موجود رکھی اور ہر وقت امیدوار رحمت الٰہی اور شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور آئمہ ہدی علیہم السلام رہی اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ اپنی اعتقادات کا کاغذ اس طرح درست کر رکھی کہ مومنون کو حاضر کرے اور اپنی اعتقاد پر اون سے گواہی لیوے اور اس طور سی کہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل احکام اموات

بیان شہادت نامہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ پھر لکھے یہ دعا کاغذ پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ شَهِدَ الشُّهُودُ الْمُسَمَّوْنَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ أَنَّ أَخَاهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بعد اسکے نام اپنا لکھے اور نام باپ کا لکھے أَشْهَدَهُمْ وَاسْتَوْدَعَهُمْ وَأَقَرَّ عِنْدَهُمْ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّهُ مُقِرٌّ بِجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَإِمَامُهُ وَالْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ أَئِمَّةٌ وَأَنَّ أَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَسُولُهُ جَاءَ بِالْحَقِّ وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ وَمُسْتَخْلَفُهُ فِي أُمَّتِهِ مُؤَدِّيًا لِأَمْرِ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ابْنَا رَسُولِ اللّٰهِ وَسِبْطَاهُ وَإِمَامَا الْهُدٰى وَقَائِدَا الرَّحْمَةِ وَأَنَّ عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوسٰى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَحَسَنًا وَالْحُجَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَئِمَّةٌ وَقَادَةٌ وَدُعَاةٌ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُجَّةٌ عَلٰى عِبَادِهِ بعد اسکے اوس پارچہ کاغذ کو لپیٹے اور اپنی مہر کرے اور اون سب گواہوں سے کہے کہ وہ بھی مہر کریں اور چاہیے کہ یہ کاغذ میت کی جریدہ کی ساتھ دہنی طرف رکھا جائے

جب آثار احتضار ظاہر ہوں تو جان کندن آسان ہونے کی لیئے یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیَ الْکَثِیْرَ مِنْ مَعْصِیَتِکَ وَاقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ
اور چاہیئے کہ اولاد اور اقارب اور برادران مومن محتضر کو حالت احتضار میں اکیلا نچھوڑیں اور اسکی سامنے سورۂ یٰس اور سورۂ والصافات پڑھیں اور ساری عقائد حقہ مانند توحید خدا اور صفات کمالیہ حق تعالی اور رسالت جناب رسول خدا اور امامت آئمہ اثنا عشر علیہم السلام تفصیل اور اعتقاد بہشت و دوزخ اور سوال قبر اوسے مکرر تلقین کریں اور یاد دلائیں تاکہ یہ عقائد وہ خود زبان پر جاری کرے اور اگر خود نہ ادا کر سکے تو اوسکے سامنے بیان کریں بلکہ دعای عدیلہ کہ تمام عقائد حقہ پر مشتمل ہے پڑھیں اور اگر عربی سمجھتا ہو تو معنی اوسکے سمجھائیں کہ وقت مفارقت روح شر شیطان سے محفوظ رہے اور دین حق سے گمراہ نہ ہو دعاے عدیلہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِی الْمُحْتَاجُ الْفَقِیْرُ الْحَقِیْرُ اَشْھَدُ لِمُنْعِمِیْ وَخَالِقِیْ وَرَازِقِیْ وَمُکْرِمِیْ کَمَا شَھِدَ لِذَاتِہٖ وَشَھِدَتْ لَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِہٖ بِاَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْکَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِیٌّ عَالِمٌ اَبَدِیٌّ حَیٌّ اَحَدِیٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِیٌّ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ مُرِیْدٌ کَارِہٌ مُدْرِکٌ صَمَدِیٌّ یَسْتَحِقُّ ھٰذِہِ الصِّفَاتِ وَھُوَ عَلٰی مَا ھُوَ عَلَیْہِ فِیْ عِزِّ صِفَاتِہٖ کَانَ قَوِیًّا قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَۃِ وَالْقُوَّۃِ وَکَانَ عَلِیْمًا قَبْلَ اِیْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّۃِ لَمْ یَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَکَۃَ وَلَا مَالَ وَلَمْ یَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰی جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُہٗ قَبْلَ الْقَبْلِ فِیْ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَآؤُہٗ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَیْرِ اِنْتِقَالٍ وَّلَا زَوَالٍ

غنی فی الاول والاخر مستغن فی الباطن والظاهر لا جور فی
قضیته ولا میل فی مشیته ولا ظلم فی تقدیره ولا مهرب
من حکومته ولا ملجأ من سطواته ولا منجا من نقماته سبقت
رحمته غضبه ولا یفوته احد اذا طلبه ازاح العلل فی التکلیف و
سوی التوفیق بین الضعیف والشریف مکن اداء المامور وسهل
سبیل اجتناب المحظور لم یکلف الطاعة الا دون الوسع والطاقة
سبحانه ما ابین کرمه واعلی شانه سبحانه ما اجل نیله واعظم
احسانه بعث الانبیاء لیبین عدله ونصب الاوصیاء لیظهر
طوله وفضله وجعلنا من امة سید الانبیاء وخیر الاولیاء وافضل
الاصفیاء واعلی الازکیاء محمد المصطفی صلی الله علیه وآله وسلم
امنا به وبما دعانا الیه وبالقرآن الذی انزله الیه وبوصیه الذی
نصبه یوم الغدیر واشار بقوله هذا علی الیه واشهد ان الائمة
الابرار والخلفاء الاخیار بعد الرسول المختار علی قامع الکفار ومن
بعده سید اولاده الحسن ابن علی ثم اخوه السبط التابع لمرضات
الله الحسین ثم العابد علی ثم الباقر محمد ثم الصادق جعفر ثم
الکاظم موسی ثم الرضا علی ثم التقی محمد ثم النقی علی ثم الزکی
العسکری الحسن ثم الحجة القائم المنتظر المهدی المرجی الذی
ببقائه بقیت الدنیا وبیمنه رزق الوری وبوجوده ثبتت الارض
والسماء وبه یملاء الله الارض قسطا وعدلا بعد ما ملئت ظلما و
جورا واشهد ان اقوالهم حجة وامتثالهم فریضة وطاعتهم مفروضة
ومودتهم لازمة مقضیة والاقتداء بهم منجیة ومخالفتهم مردیة

وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ وَشُفَعَاءُ يَوْمِ الدِّيْنِ
وَاَئِمَّةُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَاَفْضَلُ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ
وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمَسْئَلَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَ
الْمِيْزَانَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَ
نَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَ
الشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِيْ وَكَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ
وَعَفْوُكَ اَمَلِيْ لَا عَمَلَ لِيْ اَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِيْ اَسْتَوْجِبُ
بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّا اَنِّي اعْتَقَدْتُ تَوْحِيْدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَيْتُ
اِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَاَوْصِيَائِهٖ مِنْ
اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ
دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ بِهٖ وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ
فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ وَفِي الْقَبْرِ عِنْدَ مَسْئَلَةِ

مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بعد اسکے چاہیے کہ اوسکو مکرر کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھائیں اسواسطے کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص کا آخر کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا اور واجب ہے

کہ وقت احتضار پاؤن اوسکی قبلہ کی طرف پہیرین تا کہ ملائکۂ رحمت اوسپر نازل ہوون اور چاہیئے کہ شخص جنب یا حایض اوسکے پاس نہ آوی کہ ملائکہ ان سی نفرت کرتی ہین اور جب نزدیک ہو کہ روح اوسکی قالب سی پرواز کری تو اوسپر ہاتھہ نہ رکھین حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک صاحبزادہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا حالت احتضار مین تھا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام گوشۂ خانہ مین بیٹھی تھی جو کوئی اوس صاحبزادی کی پاس جاتا تھا حضرت منع کرتے تھی کہ اسپر ہاتھہ نہ رکھو کہ یہ اس حال مین نہایت ناتوان ہی اور جو شخص کہ اسپر ہاتھہ رکھیگا شل سکے ہی کہ اوس نی اسے قتل کیا اور اگر محتضر کی ہاتھہ یا پاؤن کو حرکت ہو تو ہونی دی اور اگر جان کندن دشوار ہو تو اوسکو اوس مقام مین لیجاوی کہ جہان وہ اکثر نماز پڑہتا تہا اور اوسکو مصلے پر لٹاوی اور کلمات فرج تلقین کری اور کلمات فرج یہ ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور سنت ہی کہ آسانی جان کندن کی لئی اس دعا کو تلقین کری يَا مَنْ يَّقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْا عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الرَّحِيْمُ اور جب روح مفارقت کری تو سنت ہی کہ میت کی منہہ کو اور آنکہونکو بند کردین اور ہاتہونکو اوسکے پہلو مین دراز کردین اور میت پر چادر اوڑہاوین اور اوسکی قریب قرآن پڑہین اور اوٹہانی مین تعجیل کرین اور مومنون کو اطلاع دین تا کہ وہ جنازہ پر حاضر ہون اور مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین لکہتی ہین کہ حدیث حسن مین جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب مومن کو قبر مین رکہتی ہین تو اوسکو ندا کیجاتی ہی کہ پہلی عطیہ جو تجہکو دیا گیا وہ بہشت ہی اور پہلا عطیہ ان لوگون کو جو کہ تیری جنازی کی ہمراہ ہین دیا گیا وہ آمرزش گناہ ہی دوسری حدیث مین منقول ہی کہ پہلی تحفہ مومن کو قبر مین جو دیتی ہین وہ آمرزش ہوتی ہی کہ جو ہمراہ جنازہ تہی تیسری حدیث مین مذکور ہی کہ جو شخص جنازہ مومن کی اوسوقت تک ہمراہ رہی کہ جب تک اوسکو دفن کرین تو حق تعالی بروز قیامت ستر فرشتون کو اوسپر معین فرمائے گا تا کہ اوسکی ہمراہی کرین اور اوسکے لئی قبر سی تا موقف حساب؛

استغفار کرین اور ایک حدیث مین منقول ہی کہ جو شخص ایک جانب جنازہ کا اوٹھائی تو پچیس گناہ
کبیرہ اوسکی بخشدیئی جائینگے اور اگر چارون طرف اوٹھائی تو گناہون سی پاک ہوجائے گا اور
چاہیئی کہ جنازہ کو چار آدمی اوٹھاوین اور جو شخص کہ تشییع جنازہ کری تو بہتر ہی کہ پہلی داہنی ہاتھ کو
میت کی کہ بائین طرف جنازہ کی ہوتا ہی داہنی کاندہی پر اوٹھائے بعد اسکے داہنے پاؤن کو اوسکے
اپنی داہنی کاندہی پر اوٹھائی پھر پشت جنازہ کی طرف سے آوی اور بایان پاؤن میت کا کہ داہنی
طرف جنازہ کی ہی بائین کاندہی پر اوٹھاوی پھر بایان ہاتھ اوسکا کہ داہنی جانب جنازہ کی ہی
بائین کاندہی پر اوٹھائے اور جنازہ کی پیچھی یا پہلو مین چلی اور اگر یہ منظور ہو کہ جو لوگ جنازہ اوٹھائے
ہین اونکی عوض مین اور اشخاص جاکر جنازہ اوٹھائین تو چاہیے کہ یہ اشخاص جنازہ کی آگے سے
جائین اور پیچھی جنازے کی یا پہلو مین جنازہ کی چلین اور اسی طرح تربیع کہ جسکی کیفیت سابق
ازین بیان ہوچکی ہی اوسی نہج مذکور سی بجا لائین اور جنازہ اوٹھانے کے وقت یہ دعا پڑہین
بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور آگی آگی
جنازے کی چلنا اور سوار ہوکر چلنا اور جنازہ کو تیز لیجانا اور جنازہ کی ہمراہ مجمر روشن کرنا اور
حالت مشایعت مین ہنسا اور حرف باطل زبان پر جاری کرنا یہ سب امور مکروہ ہین اور جو شخص
کہ جنازہ کو دیکھی تو یہ کلمات کہی اَللّٰہُ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ
زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَۃِ وَقَھَرَ عِبَادَہٗ بِالْمَوْتِ
مقصد دوسرا آداب غسل میت مین جب میت کو غسل دینے کی مقام پر لائی تو بہتر ہی کہ اسکو
تختہ پر لٹاوی اور غسل دینی کی وقت پاؤن میت کی قبلہ کی طرف کری جس طرح کہ وقت احتضار
رو بقبلہ کیی جاتی ہین اور بعض علما استقبال قبلہ واجب جانتی ہین اور چاہیی کہ باستثنائے
وقت نماز میت کو ہر حال مین رو بقبلہ رکھین اور وقت غسل بدن میت سی لباس اوتارنا اولی
ہی اور پیراہن مین بھی غسل ہوسکتا ہی بشرطیکہ ساتر عورتین ہو اور تنہا لنگ مین بلا پیراہن
بھی غسل ممکن ہی مگر بہتر یہ ہی کہ فقط عورتین مستور رہون اور تمام جسم برہنہ ہو بہر حال ستر

عورتین واجب ہی اور جب بدن میت سی پیراہن اوتارنا منظور ہو تو پاؤن کی طرف سی اوتارین اور اگر تنگ
ہو تو اوسکے وارث سی اجازت لی کی پہاڑ ڈالین اور سنت ہی کہ ایک گڑہا رو بقبلہ کہودین کہ غسل کا پانی اوسمین
جمع ہو اور مکان یا خیمہ کی اندر غسل دین کہ درمیان میت اور آسمان حائل رہی اور آب گرم سی نہلانا مکروہ
ہی اور لازم ہی کہ تینون غسلون سی پہلی بدن میت سی ازالہ نجاست کرین اور چاہیئے کہ غسل دینی والے
دو آدمی ہون کہ ایک پانی ڈالتا جای اور دوسرا میت کو ایک پہلو سی دوسری پہلو پر پلٹتا جای اور
سنت ہی کہ میت کی اونگلیونکو آہستہ آہستہ نرم کرین اور اگر دشوار ہوا ور ٹوٹنی کا خوف ہو تو انگلیون
کا سیدہا کرنا ضرور نہین ہی اور واجب ہی کہ بعد ازالہ نجاست تین غسل دین اول آب سدر سی یعنی
بقدر مسمی بیری کی پتی پانی مین ملکر میت کو غسل دین بعد اسکے آب کافور سی غسل دین بعد اسکے
آب خالص سی غسل دین اور سنت ہی کہ پہلی میت کی ہاتھون کو نصف ذراع تک تین مرتبہ دہوئین
اور عورتین کو بھی اوسکے تین مرتبہ کف سدر یا اوشنان سی دہوئین اور پانی زیادہ صرف کرین کہ
خوب پاک ہو جائی اور ہاتھ پر کوئی کپڑا لپیٹ لین تا عورتین سی مس نہ ہو بعد اسکے پیٹ پر آہستگی
دہواری ہاتھ رکہین اور اوپر سی نیچی کھینچین تا جو کچھ کہ فضلہ ہو وہ دفع ہو جائے اگر فضلہ نکلی تو
پھر مخرج کو دہوئین اور اگر عورت حمل سی ہوا ور بچی کی نکل آنی کا خوف ہو تو ہاتھ نہ پھیرین اور چاہی
کہ میت کا سر اور ڈاڑہی غسل سی پہلی کف سدر سی دہوئین اور احتیاط یہ ہی کہ میت کو وضو نہ کرائین
اور بعد ان امور مذکور کی غسل شروع کرین اور سنت ہی کہ غسل دینی والا میت کی دہنی طرف کہڑا
ہو اور اس طرح نیت کری کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب سدر سی واجب قربۃ الی اللہ
اور زاد المعاد مین جناب علامہ مجلسی رح نی فرمایا ہی کہ اگر ایک شخص پانی ڈالنی والا ہو اور دوسرا
میت کو حرکت دیتا ہو تو احوط یہ ہی کہ دونو غسل کی نیت کر لین بعد اسکے پہلے سر و گردن میت کو
آب سدر سی دہوئین اور سنت ہی کہ تین مرتبہ دہوئین پہر میت کو بائین پہلو لٹائین اور دا ہنی طرف
کو اوسکی دہوئین اور سنت ہی کہ تین دفعہ دہوئین اور جو شخص کہ میت پر پانی ڈالتا ہی چاہی کہ تسلسل
پانی کا موقوف نہ کری جبتک کہ پاؤن تک نہ پہونچی اور پانی گرانی کی وقت میت کی پیٹ پر ہاتھ

سنت غسل میت

پہیری اور میت کا ہاتہ پہلو سی جدا کری کہ پانی کل مقامات پر پہنچ جای اور لنگی کی نیچی سی عورتین پر اور
ران اور سب اعضا پر پانی کا جاری ہونا ضرور ہی بعد اسکی میت کو داہنی پہلو پر لٹای اور بائین جانب
بہی اسی طرح دہوی اور آب سدر مین بقدر اسیقدر سدر کا ملانا کافی ہی اسقدر بیری کی پتی نہ ملای کہ وہ پانی
مضاف کہلای بعد اسکی میت کو چت لٹائین اور ظروف آب دہو ڈالین کہ اثر سدر اوس سی دور ہوجای
اور غسال بہی ہاتہون کو اپنی دہوی پس تہوڑا کافور چورا کر کی پانی مین ملا دین اور ہاتہون کو اور
عورتین میت کو اسی طرح کافور کی پانی سی تین تین دفعہ دہوئین اور آہستہ آہستہ پیٹ پر ہاتہ کہینچین
اور بہتر یہ ہی کہ جسوقت میت کی پیٹ پر ہاتہ کہینچین تو اوسکے سر کو بلند کرین تاکہ فضلات نکل جائین

غسل میت

پہر نیت کری کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب کافور سی اسلیئے کہ واجب ہی قربۃً الی اللہ اور مثل غسل
سدر غسل کافور بہی دین یعنی سر میت کو دہووین پہر داہنی جانب پہر بائین جانب دہوئین اور یہ
سنت ہی کہ تین دفعہ دہوئین جیسا کہ غسل سدر مین بیان ہوا اور غسال بعد فراغ پہلے اپنی ہاتہون
کو دہوی بعد پانی کی ظروف کو دہوی تاکہ اثر کافور برطرف ہوجای اور اگر آب خالص کی لیے دوسرا
ظرف ہو تو بہتر ہی پہر ہاتہ اور عورتین میت آب خالص سی دہوی اور نیت کرئی کہ غسل دیتا ہون مین
اس میت کو آب خالص سی واجب قربۃً الی اللہ بعد اس کی اوسی نہج سی کہ جو مذکور ہوچکی ہی غسل دی
پس اگر نجاست نکلنے کا خوف ہو تو تہوڑی سی روئی مخرج پر رکہی اور کپڑی سی بدن میت کو خشک کری
اور اگر غسل دینی والا تکفین کی لیے غسل کری تو بہتر ہی اور چاہئی کہ غسل دینی کی حالت مین غسال کہ یہ
کہتا جای رَبِّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ

مقصد سوم کفن میت کے بیان مین

مقصد سوم کفن میت

غسل میت سی فارغ ہون تو اس طرح کفن میت درست کرین کہ پہلی دوسرا سری زمین پاک پر بچہا
دین بعد اسکی پیراہن اوسپر رکہین اس طرح کہ آدہا اوپر سی اولٹ دین اور بعد اسکے لنگ اور ران
پیچ اپنی جگہہ پر بچہائین اور میت کو اوسپر لٹائین اور ایک طرف ران پیچ پہاڑ کر مردہ کی کمر مین باندہین
اور دبر و فرج میت پر روئی رکہین اور دوسرا سرا ران پیچ کا نیچی سی نکال کر مثل لنگوٹ کے
باندہین اور مردی کی دونون رانین اوس سی لپیٹین اور جہان ران پیچ تمام ہو سرا اوس کا

اوسکی شتون مین چہپادین اور واجب ہی کہ میت کو کافور سی حنوط کرین یعنی سات موضع سجدہ مین کافور ملین اور وہ یہ ہین پیشانی دونو ہتہلیان دونو زانو دونو پاؤن کی انگوٹھی اور احوط ہی کہ ناک پر بہی کافور ملین بعد اسکی لنگ باندہی اور پیراہن پہناوی اور سنت ہی کہ دو جریدی یعنی درخت خرما اور اگر میسر نہو تو بیر یا انار کی درخت کی دو لکڑیان تر و تازہ والا درخت بید ساده کی بقدر ایک ہاتھ کی کفن مین رکہی ایک لکڑی جانب راست میت پیراہن مین متصل بدن اور دوسری جانب چپ پیراہن سی باہر اور سرتا سری کی اندر رکہدی اور چاہیی کہ سری دو لکڑی میت کی چنبر گردن تک پہونچین اور اگر ان درختہای مذکورہ کی تر لکڑی میسر نہو تو جس درخت سی چاہی دو لکڑیان لیکر رکہدی بشرطیکہ وہ لکڑیان تر و تازہ ہون اور اگرچہ پیٹین پر بہی روی لپیٹین تو خوب ہی کہ تری اوسکی جلد برطرف نہو اور سنت ہی کہ خاک کربلا سی دونو جریدون پر شہادتین لکہین اور عورتون کی لئی سینہ بند زیادہ کرنا بہتر ہی کہ اوس سینہ بند سی پستان باندہی جائین اور گرہ پیٹہ پر دیجاوی بعد اسکی پیراہن پہناوین اور مرد کی میت کی لئی عمامہ سنت ہی اور چاہیی کہ عمامہ تحت الحنک بہی رکہتا ہو اور عمامہ کی دونو سرے ٹہڈی کی نیچی سی نکال کر میت کی سینہ پر اس طور سی رکہی جائین کہ ایک سرا داہنی طرف سی لاکر بائین جانب سینہ پر رکہدیا جاے اور دوسرا بائین طرف سی نکال کر داہنی جانب رکہدیا جاوی اور اگر عورت ہو تو عمامہ کی عوض مین اوسکی سر پر مقنعہ باندہا جاے بعد اسکی میت کو ایک سرتا سرے مین لپیٹین پہر دوسری سرتا سری مین لپیٹین اور کفن اصل مال میت سی بہی لیا جاسکتا ہی گو میت قرضدار ہو اور چاہیی کہ کفن میت حریر محض اور پوست اور ریشم کا نہو بلکہ سوت کا ہو اور سفید رنگ ہو اور کپڑا اچہا اور قیمتی ہو مقصد چہارم نماز میت کی بیان مین واضح ہو کہ تمام احکام میت غسل سی دفن تک واجب کفائی ہین یعنی سب مسلمانون پر تکفل امور میت واجب ہی لیکن جسوقت ایک شخص بہی متکفل ہوجاوے گا تو سب سی وجوب ساقط ہوجاتا ہی از انجملہ ہر شیعہ اثنا عشر کی میت پر کہ جو بالغ ہو یا جس لڑکی کا پوری چہہ برس کا سن ہو تو موافق مذہب مشہور نماز اوسپر واجب ہی اور پیشنماز کو لازم ہی کہ رو بقبلہ کہڑا ہو اور سر جنازہ پیشنماز کی جانب دست راست ہو اور

کفن میت

مقصد چہارم نماز میت

باقی سو مین پیشنماز کی پیچھی کھڑی ہوون اور اگر مرد کی میت ہو تو پیشنماز کو مقابل کمر کھڑا ہونا بہتر ہی اور اگر
عورت کی میت ہو تو بنا بر مشہور سینہ کی برابر کھڑا ہونا چاہیی اور واجب ہی کہ پیشنماز نیت کری کہ مین
اس میت حاضر پر نماز پڑہتا ہون واجب قربۃً الی اللہ اور پانچ تکبیرین اس قسم سی کہی کہ پہلی تکبیر کی بعد
یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ
يَدَيِ السَّاعَةِ بعد اسکی دوسری تکبیر کہی اور یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ
الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پھر تیسری تکبیر کہی اور بعد اسکے یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ
الْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ چوتھی تکبیر کہے اور یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا
عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ
بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ
وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ
فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس پانچوین تکبیر کہی اور
نماز سی فارغ ہوا اور اگر عورت کی میت ہی تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ
وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ
بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ

كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِي إِحْسَانِهَا وَإِنْ كَانَتْ مُسِيئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا
وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِي أَعْلَىٰ عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلَىٰ أَهْلِهَا
فِي الْغَابِرِينَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور اگر نابالغ لڑکی کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کی
بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِأَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَأَجْرًا اور اگر
منافق اور بدمذہب کی میت ہو اور بضرورت نماز پڑہنے کا اتفاق ہو تو وسپر چار تکبیرین بدستور
کہے مگر یہ کہ بعد چوتھی تکبیر کے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اخْزِ عَبْدَكَ فِي عِبَادِكَ
اَللّٰهُمَّ أَصْلِهِ حَرَّ نَارِكَ اَللّٰهُمَّ أَذِقْهُ أَشَدَّ عَذَابِكَ
فَإِنَّهُ كَانَ يُوَالِي أَعْدَائَكَ وَيُعَادِي أَوْلِيَائَكَ وَيُبْغِضُ أَهْلَبَيْتِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اور پانچوین تکبیر نہ کہے اور اگر مستضعف اور ضعیف
العقل کی میت ہو کہ جو مذاہب مین تمیز نرکہتا ہو اور شیعون سے اوسکو بغض بھی نہ ہو تو اوسکی
لیے چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ اور سنت ہی کہ جبتک جنازہ کو نہ اوٹھا لیجائین اوسوقت تک
ہر شخص اپنے مقام پر کہڑا رہے خصوصاً پیش نماز کو اسکے مراعات زیادہ تر چاہیے مقصد

پانچوان آداب دفن میت مین سنت ہی کہ جب تک میت کو قبر مین دفن
نہ کر لین اوسوقت تک نہ بیٹہین اور میت کا دفن کرنا بہی واجب کفائی ہی اور اقل دفن یہ ہی کہ
میت کو اسقدر خاک مین چہپا دین کہ جثہ اوسکا جانورون سی محفوظ رہے اور بو بہی بدبو منتشر نہ ہو اور
سنت ہی کہ بقدر قد آدم قبر کہودین اور قبر کی اندر جانب قبلہ لحد بنائین اور لحد اسقدر کشادہ ہو
کہ میت اوس مین اوٹہکر بیٹہ سکے اور جب قبر کے نزدیک جنازہ پہونچی تو اگر مرد کی میت ہو تو جنازہ
کو پائنتی رکہین اور اگر عورت کی میت ہو تو روبقبلہ رکہین اور علما مین قول مشہور یہ ہی کہ جب قریب
قبر جنازہ پہونچے تو جنازہ کو رکہدین پہر قریب تر لیجائین اسی طرح تین مرتبہ رکہکر چوتھی مرتبہ میت کو
قبر مین لیجائین اور سنت ہی کہ اگر مرد ہو تو اوسکے سر کو آگے کرین اور پائنتی سی قبر مین اوتارین اور

مقصد پنجم در آداب دفن

اگر عورت ہو تو قبلہ کی طرف عرض قبر سے اوتارین اور جو شخص کہ قبر مین میت کو اوتارتا ہی چاہیئے کہ اپنی
بند قبا کی طرف کہولڈالے اور اگر چادر یا ردا اوڑہی ہو تو اوتار ڈالے اور ننگی سر اور ننگی پاؤن قبر مین
داخل ہو اور بہتر ہی کہ مرد کی میت کو اقارب قبر مین نہ اوتارین اور لکڑی یا تختہ وغیرہ سی قبر مین فرش
کرنا یا میت کو مع تابوت دفن کرنا مکروہ ہی مگر اوس حالت مین مباح ہی کہ زمین سی پانی نکلتا ہو
یا نمی حد سی زاید ہو اور سنت ہی کہ جب میت کو نزدیک قبر رکہین تو یہ کہین اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اور جب میت کو قبر مین رکہین تو کہین
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِلٰى رَحْمَتِكَ لَا
اِلٰى عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا
وَاِيَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ اور جب داخل قبر کرین تو بعد کفن اور منہ کہولدین اور داہنی رخسار
کو زمین پر رکہدین اور سر کی نیچی خاک سی تکیہ کی طور پہ بلند کر دین اور پیٹہہ کی پیچہی خشت رکہدین کہ میت
چت نہ ہو جائے اور سجدہ گاہ خاک پاک امام حسین رخسار سی نیچی یا سامنی رکہدین بعد اسکی عقائد
حقہ تلقین کرین اور بہتر ہی کہ داہنی ہاتہہ سی میت کی داہنی شانے کو اور بائین ہاتہہ سی بائین
شانے کو حرکت دین اور یہ تلقین پڑہین اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ (بنت / فلانۃ)
اگر میت عورت ہو تو یہ کہین اِسْمَعِىْ اِفْهَمِىْ اس مقام پر میت کا اور اسکی باپ کا نام لین هَلْ
اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِىْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ
وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ اِفْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِىَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِىٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ
مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِىَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِىٍّ وَعَلِىَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ
بْنَ عَلِىٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِىَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَاَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ (بنت / فلانۃ)

میت اگر عورت ہو تو ضمیر کو بحال مؤنث پڑہین

اِسْمَعِىْ اِفْهَمِىْ برای زن

اَنْتِ برای زن

اِذَا جَاءَكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَئَلَاكَ
عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ
فَلَا تَخَفْ وَقُلْ فِيْ جَوَابِهِمَا اللهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيِّيْ
وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ
طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نِ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ نِ الشَّهِيْدُ
بِكَرْبَلَا اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ
اِمَامِيْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَمُوْسَى الْكَاظِمُ اِمَامِيْ
وَعَلِيُّ نِ الرِّضَا اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّ نِ الْهَادِيْ
اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ
هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَسَادَتِيْ وَقَادَتِيْ
وَشُفَعَائِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّاُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
ثُمَّ اعْلَمْ يَا فُلَانَ بْنَ بِنْتِ فُلَانٍ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ
الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَقٌّ وَاَنَّ
الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ
وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَ
الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ
يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ پھر کہیں

اَفَهِمْتَ يَا فُلَانُ یعنی نام میت کا لیوے

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ تلقین کے بعد مردہ کہتا ہے کہ سمجھا میں بعد اسکے کہے ثَبَّتَكَ اللهُ ...

بالقول الثابت هداک الله الی صراط مستقیم عرف الله بینک وبین اولیائک فی
مستقر من رحمته پھر یہ کہے اللهم جاف الارض عن جنبیه (ها) واصعد
بروحه الیک ولقه منک بشری (ها) اللهم عفوک عفوک

اور اگر عورت کی میت ہو تو بجای ضمیر مذکر ضمیر مونث ذکر کریں اور جہان لفظ ابن ہو وہان بنت کہین
بعد اسکی خشت خام یا تختہ سے لحد کو بند کر دین اور درزونکو ڈھیلون سے یا گیلی مٹی سے بند کرین تا میت پر خاک
نہ گرے اور خشت رکھنے کے وقت یہ دعا پڑھین اللهم صل وحدته وآنس وحشته و
آمن روعته واسکن الیه من رحمتک رحمة تغنیه بها عن رحمة من
سواک فانما رحمتک للظالمین پھر اسکی سنت ہے کہ جو لوگ حاضر ہین پشت دست سے تین مرتبہ
قبر مین خاک گرائین اور اگر شکم دست سے یعنی ہتھیلی مین لیکر خاک ڈالین تو بھی جائز ہے اور اقربای میت
کو قبر مین خاک ڈالنا مکروہ ہے اور خاک گرانی کی وقت یہ کہنا چاہیے اللهم ایمانا بک وتصدیقا
بکتابک هذا ما وعدنا الله وما زادنا الا ایمانا وتسلیما

حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جو تین مرتبہ مٹی ڈالی اور یہ دعا پڑھے تو خداوند عالم بعدد ہر ذرہ خاک حسنات
اوسکی لیے لکھتا ہے اور بقدر چار انگشت قبر کا بلند کرنا اور اوسکا چوکھونٹا رکھنا سنت ہے اور بطور سینہ کے
خرپشتہ نہ کرین بعد اسکی سنت ہے کہ قبر پر پانی ڈالین چنانچہ حدیث مین وارد ہے جبتک قبر مین تری
رہتی ہے میت کو عذاب نہین کیا جاتا اور سنت ہے کہ قبلہ کی طرف کھڑی ہو کر قبر پر اس طرح پانی ڈالین
کہ سرہانے سے شروع کرین اور ایک طرف پانی ڈالتی ہوئی پائنتی تک چلی جائین اور پھر اسکی کہ پانی کا سلسلہ
قطع ہو دوسری جانب سے سرہانی تک پانی ڈالتی ہوئی چلی آئین پھر دونو طرف کی بیچ مین پانی ڈالین
اور سنت ہے کہ حاضران جنازہ بعد پانی ڈالنی کے قبر پہ ہاتھ رکھین اور انگلیون کو کھول کے بقوت
قبر پر رکھین تاکہ نشان پڑ جائے اور رو بقبلہ بیٹھ کر یہ دعا پڑھین اللهم جاف الارض
عن جنبیه (ها) واصعد الیک روحه ولقه منک رضوانا واسکن
قبره من رحمتک ما تغنیه بها عن رحمة من سواک اور سات مرتبہ سورۂ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھین اور سنت ہی کہ ولی میت یعنی وہ شخص کہ قریب قریبا ہو لوگون کی جانی کی بعد قبر کی سرہانی
بیٹھکر دوبارہ تلقین پڑھی اور اگر کسی غیر کو اپنی جانب سے نائب کر دی تو بھی جائز ہی اور قبر میت پر عمارت بنانا
اور بہت توقف کرنا اور گچ کاری کرنا باستثنای قبور انبیا و ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور قبور علما و صلحا
مکروہ ہی اور پوسیدہ ہو جانی کی بعد از سر نو قبر کا بنانا بھی مکروہ ہی اور بحالت اختیار مین دو مردون کو
ایک قبر مین رکھنا اور میت کو ایک شہر سے دوسری شہر مین لیجانا ممنوع ہی مگر قبور ائمہ علیہم السلام بلکہ مدفن صلحا
کی طرف نقل کرنا جائز ہی اور بعض علما فرماتی ہین کہ اگر تغیر جسم میت کا خوف نہ ہو بلا کراہت جائز ہی ورنہ
جائز نہین ہی اور قبر پر بیٹھنا اور راہ چلنا بھی مکروہ ہی مگر اگر زیارت قبور مومنین کی نیت جائی اور بضرورت
قبرون پر راہ چلی تو کراہت باقی نہ رہی گی اور نبش قبر اور نقل میت بعد دفن ناجائز ہی اور دفن کی اول
شب نماز ہدیہ میت پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہی چنانچہ سفینۃ النجاۃ مین مذکور ہی کہ نماز ہدیہ میت دفن کی
اول شب پڑھنا چاہئی اور وہ نماز دو رکعت ہی مابین مغرب و عشا اور جناب رسول خدا سے روایت کی ہی
کہ اپنی اموات پر صدقہ دینی کی ذریعہ سے رحم و مہربانی کرو اور اگر صدقہ نہ دے سکو تو دو رکعت نماز اس طرح
پڑھو کہ رکعت اول مین بعد سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور دوسری رکعت مین بعد حمد سورۂ اِنَّآ
اَنْزَلْنٰهُ دس مرتبہ اور بنابر بعض روایات کی پہلی رکعت مین بعد حمد سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور
رکعت دوم مین بعد فاتحہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دس مرتبہ پڑھی اور بعد سلام کے یہ کہی اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰى قَبْرِ
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ جب تم ایسا کرو گی تو خدا اوسی وقت ہزار ملک کو قبر میت پر بھیجے گا اور ہر فرشتہ کی ہمراہ
ایک حلہ بہشت ہوگا اور خدا اوسکی قبر کو اوسوقت تک کشادہ رکھیگا کہ جب تک قیامت قائم ہو اور
نماز کرنیوالے کو بقدر اوس چیزون کی کہ جنپر آفتاب درخشان ہوتا ہی ثواب دیگا اور سنت ہی کہ قبل دفن
و بعد دفن میت صاحب عزا کو امر بصبر و شکیبائی کرین اور اقل مرتبہ تعزیت یہ ہی کہ جائین اور صاحب
مصیبت اونہین دیکھی اور اگر منجر بہ دروغ نہ ہو تو میت کی خوبیان بیان کرنا اور نیکیان یاد کر کی رونا
جائز ہی اور باستثنای پدر و برادر کسی دوسری کی مصیبت مین گریبان چاک کرنا اور کپڑی پھاڑنا جائز

نہین ہی اور منھ نوچنا اور بال نوچنا بھی جائز نہین ہی اور سنت ہی کہ تین دن تک مومنین
خصوصًا جو ہمسایہ ہون صاحب ماتم کیواسطے کہانا بھیجین اور تین روز سے زیادہ غم و الم
کرنا نچاہیئے مگر عورت اپنے شوہر کے لیئے چار مہینے دس دن تک سوگ رکھے کہ رنگین
کپڑے نہ پہنے اور زینت نکرے اور سنت ہی کہ عصر کیوقت پنجشنبہ کو اور جمعہ کو زیارت
قبور مومنین کے لیئے جائے اور جب قبرستان مین داخل ہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنْ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَنْتُمْ لَنَا
سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اور جو شخص کہ قبر ہر دار مومنین پر سات مرتبہ سورہ
اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کا پڑہے تو خوف روز قیامت سے بیغم ہو جائیگا اور خدا اوسکو اور
صاحب قبر کو بخشدیگا اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ بعد مرگ مومن کو چھ چیزین پہونچتی
ہین اول یہ کہ فرزند اوسکا اوسکے لیئے استغفار کرے دوسرے مصحف یا کوئی کتب علم دین سے
بعد اوسکے باقی رہے کہ لوگ اوسکو پڑہین سوم کوئی درخت اوسنے بویا ہو اور آدمی اوس
نفع اوٹھاوین چہارم نہر بنائی ہو اور پانی کو جاری کیا ہو پنجم کنوان بنایا ہو کہ اوس سے
آدمی منتفع ہون ششم کوئی ایسی چیز چھوڑی ہو کہ خلق کو اوس سے ارشاد و ہدایت
حاصل ہو مثلًا کوئی کتاب علم دین مین تصنیف کی ہو کہ اوس سے خلق کو نفع پہونچے

باب تیسرا احکام نماز مین اور اس باب مین دو مقام ہین مقام اول

بیان فضائل نماز و بعض مقدمات مستحبہ نماز مین مثل ذکر مساجد و کیفیت اذان و اقامت اور
بیان صورت نماز اول سے تا آخر مع ترجمہ سورۂ حمد و اذکار وغیرہ اور اس مقام اول مین چار فصلین ہین

فصل پہلی بیان ثواب و فضائل نماز مین

کتاب جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ اہلبیت طاہرین ع سے ماثور ہی کہ بعد ایمان و معرفت کوئی عمل
اور کوئی عبادت نماز سے بہتر نہین ہی اور جب مومن مشغول نماز ہوتا ہی تو خدا اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی

بیان زیارت قبور مومنین

بیان نفع بعد موت

فصل پہلی فضائل نماز مین

اور اطراف آسمان سے اطراف زمین تک رحمت اوسپر نازل ہوتی ہی اور اوسکی اطراف کو
اوسکے قدمون سے آسمان تک ملائکہ گھیر لیتے ہین اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ اے بندۂ مومن
تو جو مشغول نماز ہوا ہی اگر تجھے معلوم ہو کہ کون تیری طرف متوجہ ہی اور کس سے گفتگو کرتا ہی تو
ہرگز اس جگہ سے دوسری جگہ تو نہ جائے اور ایک نماز ہزار حج سے بہتر ہی اور ایک حج تمام دنیا سے اور جو
کچھ دنیا مین نعمتین اور راحتین ہین ان سب سے بہتر ہی اور نماز کل عبادتون کا ستون ہی مانند ستون خیمہ کے اگر
ستون خیمہ مضبوط اور اپنے مقام پر ہوتا ہی تو پردے اور میخین اور طنابین سب برقرار رہتی ہین یا
خیمہ استادہ رہتا ہی اگرچہ وہ خیمہ کہنہ اور بوسیدہ ہو اور اگر ستون اپنی جگہ پر نہو تو خیمہ گر پڑتا ہی
اور قائم نہین رہتا اگرچہ وہ خیمہ پاکیزہ اور نیا ہو اور جو مومن کہ نماز فریضہ بجا لاتا ہی تو موافق عدد
مخالفان شیعہ اوسکے پیچھے فرشتے نماز پڑہتے ہین اور اوسکے لئے دعا کرتے ہین یہانتک کہ وہ نماز سے
فارغ ہو اور خدا کی طرف سے ایک فرشتہ ہی کہ ہر نماز کے وقت پر خدا سے نماز پڑہنے والون کے لئے ایک سند
لیتا ہی پس جب وقت صبح ہوتا ہی اور مومن اوٹھتے ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز صبح پڑہتے ہین
تو وہ فرشتہ خدا سے انکے لئے سند لیتا ہی اور اوسمین لکھا ہوتا ہی کہ مین ہون خدا ہمیشہ رہنے والا
اے بندو میرے تم میرے پناہ مین آؤ کہ مین تمکو اپنی حفظ و حمایت مین رکھون اور تمسے دست بردار
نہون اور گناہ تمہارے بخشے گئے تا وقت ظہر اور جب وقت ظہر ہوتا ہی اور مومن اوٹھتے ہین اور
وضو کرتے ہین اور نماز ظہر پڑہتے ہین تو وہ فرشتہ انکے لئے سند لیتا ہی اس مضمون کی کہ مین ہون
خدای توانا اے بندو میری مینے تمہارے گناہ بخش دئیے اور حسنات سے بدل دئیے اور تمکو مینے
مقام جلال مین جگہ دی اور جب وقت عصر آتا ہی اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز عصر پڑہتے ہین
تو وہ فرشتہ انکے لئے اس مضمون کی سند لیتا ہی کہ مین ہون خدائے بزرگوار اے بندو مینے تمہارے
جسد کو آتش جہنم پر حرام کیا اور تمکو نیکون کی مسکن مین ساکن کیا اور بدون کے شر کو تمسے
دور کیا اور جب وقت نماز شام آتا ہی اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز پڑہتے ہین تو وہ فرشتہ
انکے لئے اس مضمون کی سند لیتا ہی کہ مین ہون خدائے جبار بزرگ متعال اے بندو میرے فرشتے

تمہارے پاس سے راضی آئے حق ہی مجھپر کہ مین تمکو راضی کرون اور روز قیامت آرزوئین تمہاری
بر لاؤن اور جب وقت عشا آتا ہی اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز عشا پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ
انکے لیئے ہر ہفتمونکے سند لیتا ہی کہ مین ہون ایسا خدا کہ کوئی معبود سوا میرے نہین ہی اور کوئی
پروردگار سوا میرے نہین ہی اے بندو میرے لیئے گہرونمین تمنے وضو کیا اور میرے گہرمین آئے
اور میری ذکر مین مشغول ہوئے اور تمنے میرا حق پہچانا اور میری فرائض بجا لائے ای فرشتے تو اوٗ
سب فرشتے گواہ رہین کہ مین انسے راضی ہوا اور جو مومن کہ نماز فریضہ کو بجا لاتا ہی تو بعد اوسکے دعا
مستجاب ہوتی ہی اور ہر وقت نماز مین ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ ای لوگو اوٹھو اور اون آگونکو بجھاؤ
کہ جو تمنے اپنے دوش پر اپنے گناہون سے سلگائی ہین اور جب کوئی شخص ہر وقت کی نماز پڑھی تو گناہون سے
پاک ہوجاتا ہی اور جو کوئی پانچون نمازونکو اونکے وقت پر پڑھے اور اونکے شروط اور ارکانکی محافظت
کرے تو اوس نمازکو با حالت نورانی آسمانکی طرف لیجاتے ہین اور وہ نماز اسکو دعا دیتی ہی اور کہتی ہی کہ
جسطرح تونے میری محافظت کی اور مجھے ضایع نکیا خدا تیری محافظت کرے اور تجھکو ضایع نکرے اور
اگر بیوقت نماز پڑھے اور محافظت وقت نکرے تو وہ نماز سیاہ اور ظلمانی ہوکر پہرتی ہی اور کہتی ہی کہ
تونے مجھکو ضائع کیا خدا تجھکو ضائع کرے اور جو کوئی نماز کے ساتھ استخفاف کرے اور حدود اور
ارکان اوسکے ضائع کرے تو حوض کوثر سے بے نصیب اور شفاعت اہلبیتؑ سے محروم رہیگا حضرت
پیغمبرصؐ ایک روز مسجد مین تشریف رکہتے تھے کہ ایک شخص آیا اور اوسنے نماز کو جلد پڑھا اور رکوع و سجود
بلا طمانیت بجا لایا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مثل کوّے کے چونچین مارتا ہی اگر اسیطرح سے نماز پڑھتا ہوا مریگا
تو میرے دین پر نہوگا اور جو کوئی نماز کو بیتانی پڑھتا ہی تو خدا فرماتا ہی ایلائکہ دیکھو کہ یہ بندہ میرا
گمان رکھتا ہی کہ حاجتین اسکی سوا میری کسی دوسرے کے دست قدرت مین ہین اسکی وجہ سے عبادت مین
جلدی کرتا ہی اور نہین جانتا کہ اسکی حاجت کو سوا میرے کوئی نہین برلا سکتا اور جو کوئی عمداً ترک نماز
کرے تو کافر ہوگا اور ملت اسلام اوس سے بیزار ہوگی اور جامع الاخبار مین جناب رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کستی کرے الصلوٰۃ کے ایک لقمہ طعام سے

یا ایک کپڑے سے اعانت کرے تو گویا اوسنے ستر نبیوں کو قتل کیا کہ اول اونکے آدم علی نبینا و علیہ السلام ہین اور آخر اونکے جناب محمد مصطفےٰ ہین **فصل دوسری بیان فضائل مسجد مین** کتاب جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ اہلبیت طاہرین سے روایت ہی کہ ایک نماز مسجد جامع مین سَو نمازونکے برابر ہی اور ایک نماز مسجد محلہ مین پچیس نمازونکے برابر ہی اور ایک نماز مسجد بازار مین بارہ نمازونکے برابر ہی اور جو کوئی بقصد مسجد جاتا ہی تو جس مقام پہ قدم رکھتا ہی وہ مقام اوسکے لیے ساتوین زمین تک تسبیح کرتا ہی اور جو کوئی اپنے گھر مین طہارت کرے اور مسجد مین جائے تو گناہون سے پاک ہو جاتا ہی اور زیارت خدا کا اوسے اجر ملتا ہی اور حق ہی اس شخص کا اوسپر کہ جسکی زیارت کرتا ہی کہ وہ اپنی زیارت کرنیوالیکا اکرام کرے اور جو کوئی مسجد مین جاتا ہی تو خدا اوسکو ایک نعمت ان آٹھ نعمتون مین سے عطا فرماتا ہی یا اوسے کسی برادر مومن سے ملاقات ہوتی ہی یا کوئی علم تازہ اوسے حاصل ہوتا ہی یا اوسکو کوئی آیہ محکمہ ملتا ہی یا کوئی ایسا کلمہ سنتا ہی کہ وہ کلمہ اسے راہ رست کی ہدایت کرے یا اوسپر کوئی رحمت تازہ نازل ہوتی ہی کہ پیشتر نہ نازل ہوئی تھی یا ایسا کلمہ سنتا ہی کہ ہلاکت سے اوسکو نجات دے یا خوف خدا سے یا شرم و حیا سے کوئی گناہ ترک کرتا ہی اور بہتر سب مکانون مین مسجد ہی اور بہتر اہل مسجد مین وہ لوگ ہین کہ پیشتر سے آئین اور سبکے بعد جائین اور مروی ہی کہ جو کوئی مسجد مین آواز اذان سنی اور بے نماز پڑھے مسجد سے چلا آئے تو منافق ہی مگر یہ کہ پھر مسجد مین آنیکا ارادہ رکھتا ہو اور بہترین مساجد عورتونکے لیے اونکے مکان ہین اور مکانکی کوٹھری عورتونکو نماز کے لیے اصل مکان سے افضل ہی اور اصل مکان ایوان مکان سے افضل ہی اور ایوان مکان صحن مکان سے افضل ہی اور بام مکانسے صحن مکان افضل ہی اور جب مسجد کی طرف متوجہ ہوا اور گھر سے باہر نکلے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ وَاغْفِرْ لِاَبِیْ جبتک کہے گا تو خدا اوسکو ایمان اور حق کی ہدایت کریگا اور طعامہائے بہشت سے سیر فرمائیگا اور اوسکے گناہون کا

بیان ثواب نماز

کفارہ قرار دیگا اور خدا اسکی موت کو مثل شہدا کی موت کے اور اسکی حیات کو مثل سعدا کی حیات کے فرمائیگا
اور جو گناہ اسنے کیئے ہون اونہین بخشد یگا اگرچہ وہ گناہ کف دریا سے زیادہ ہون اور حکمت اور علم اوسکو
عطا فرمائیگا اور صلحائے گذشتہ اور آیندہ سے اوسکو ملحق کریگا اور اوسکو دفتر صادقین مین ثبت کریگا
اور منازل کریم جنت النعیم اوسکو عطا فرمائیگا اور گناہ اوسکے ماں باپ کے بخشیگا اور اس دعا کو
تحفۃ الدعوات اور عدۃ الداعی مین بھی اسی اسناد سے لکھا ہی پھر جمال الصالحین مین
مذکور ہی کہ جب چاہئے کہ داخل مسجد ہو تو کفش کو دیکھے کہ کوئی نجاست اور کوئی کثافت نرکھتی ہو اور
دہنا پاؤن آگے رکھے اور کہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاۤءِ
كُلِّهَا لِلّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَتَوْبَتِكَ وَاَغْلِقْ عَنِّيْ اَبْوَابَ مَعْصِيَتِكَ
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ زُوَّارِكَ وَعُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَمِمَّنْ يُّنَاجِيْكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَمِنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ الرَّجِيْمَ
وَجُنُوْدَ اِبْلِيْسَ اَجْمَعِيْنَ اور جب داخل مسجد ہو کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً
وَّاَصِيْلًا وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اگر ایسا کریگا تو یہ عمل اوسکا ایک حج مقبول کے برابر ہوگا اور اگر مسجد مین بیٹھنے کا ارادہ
رکھتا ہو تو بے طہارت نجائے اور شعر پڑھنا مسجد مین نچاہیئے کہ اگر کوئی مسجد مین شعر پڑھتا ہو تو روایت مین
وارد ہوا ہی کہ اوس سے ملائکہ کہتے ہین کہ فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ یعنے خدا تیرے منہ کو توڑے اور مسجد مین
تھوکنا ایک عذاب ہی اور کفارہ اوسکا یہ ہی کہ اوس تھوک کو دفن کرے اور اگر تعظیم مسجد کے لیئے کوئی آب
دہن یا آب دماغ نگلجائے تو خدا ایک حسنہ اوسکے لیئے تحریر فرماتا ہی اور اوسکا ایک گناہ محو کرتا ہی اور قوت
اوسکی زیادہ کرتا ہی اور کوئی کوفت اور کوئی مرض اوسے عارض نہو گا مگر یہ کہ خدا اوسکو زائل کردیگا اور
روز قیامت وہ شخص خوشحال اور خندان بہجوش ہوگا اور نامہ عمل اوسکا اوسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا

اور مسجد مین حرف باطل اور گفتگوی دنیا نکہے کہ مسجد عبادت کی جگہہ ہی اور کہوئی ہوئی چیز کو مسجد مین
نڈھونڈھے مروی ہی کہ جو شخص چیز گم شدہ مسجد مین ڈہونڈہتا ہی تو ملائکہ اوس سے کہتے ہین لا ردّ اللہ
علیک یعنے خدا تیری کہوئی چیز کو تجہہ تک نہ پہونچاوے اور مسجد مین آواز بلند نکہے اور لڑکونکو اور دیوانونکو
اور خرید اور فروخت کو مسجد سے دور کرنا چاہیے اور اگر کوئی مسجد مین تجارت کری تو ملائکہ اوس سے کہتے ہین
لا اربح اللہ تجارتک یعنے خدا تیری تجارت مین فایدہ نہ دیوے اور جو کوئی ایک چراغ مسجد مین روشن کرتا ہی
تو جبتک اوسکی روشنی باقی رہتی ہی تمام عرش اور ملائکہ اوسکے لیے استغفار کرتے ہین اور جو کوئی مسجد مین جہاڑو
دی تو گویا اوسنے ایک بندہ آزاد کیا اور اگر کوئی شخص بقدر ایک ذرہ کے کہ آنکہہ مین پڑجاتا ہی کسی قسم کی
کثافت مسجد سے نکالے تو خدا دو کفل رحمت اوسکو دیگا اور اگر کوئی مسجد مین روز پنجشنبہ اور شب جمعہ جہاڑو دی
اور بقدر سرمہ کہ آنکہہ مین لگاتے ہین مسجد سے کثافت باہر نکالے تو گناہ اوسکے بخشے جاینگے اور جب چاہی کہ مسجد سے
باہر آوی تو در مسجد پر استادہ ہو اور کہے اللّٰہم دعوتنی فاجبت دعوتک وصلیت مکتوبتک
وانتشرت فی ارضک کما امرتنی فاسئلک من فضلک العمل بطاعتک واجتناب
سخطک والکفاف من الرزق برحمتک اور باہر آنیکے وقت بایان پاؤن آگے رکہے اور بسم اللّٰہ کہے
اور صلوات پیغمبر اور اونکے اہلبیتؑ پر بہیجے اور کہے اللّٰہم اغفرلی وافتح لی ابواب فضلک اور
مرشد المومنین مین مذکور ہی کہ حمام مین اور مقبرون مین اور اون گہرون مین کہ جنمین شراب ہو یا نماز پڑہنے
والے کے سامنے آگ روشن ہو یا کوئی تصویر یا مصحف کہلا ہوا ہو تو بنا بر مشہور نماز مکروہ ہی اور اگر کسی حائل کو
اپنے روبرو رکہ لے اگرچہ عصا ہو تو بنا بر مشہور کراہت زائل ہو جاتی ہی **فصل تیسری فضائل و آداب
اذان و اقامت مین** کتاب جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ جب تو چاہے کہ نماز فریضہ شروع
کری تو اذان و اقامت کہہ اور اگر کوئی شخص اذان و اقامت دونو کہے تو دو صفین ملائکہ کی اوسکے پیچہے نماز پڑہتی ہین
اور اگر فقط اقامت کہے تو ایک صف ملائکہ نماز پڑہتے ہین کہ ہر ایک صف مشرق سے مغرب تک ہوتی ہی اور جو
موذن کہ رضائے خدا کے لیے اذان کہے اور اجرت دریا مقصود نہو تو روز قیامت بہشت مین ایک مشک کے ٹیلے پر کہڑا
ہوگا اور درمیان اذان و اقامت بیٹہنا اوس شہید کا ثواب رکہتا ہی کہ جو راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹتا ہو کسی نے

عرض کی یا رسول اللہ لوگ اذان دینے میں پیش دستی کرتے ہیں اور فرصت نہیں دیتے حضرت نے فرمایا
ایک زمانہ آتا ہے کہ اذان کہنا ازروئے تکبر ضعیفوں پر واگذار ہوگا اور گوشت انکا آتش جہنم پر حرام کیا گیا ہے
اور جو شخص کہ رضائے خدا کے لیے اذان کہے تو خدا چالیس ہزار شہیدوں کا ثواب اوسکو عطا کریگا اور
چالیس ہزار گنہگاروں کو اوسکی شفاعت سے بہشت میں لیجائیگا اور جب اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
کہے تو ستر ہزار فرشتے اوسکے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں اور روز قیامت وہ شخص سایہ عرش خدا میں رہیگا
جبتک لوگوں کا حساب تمام ہو اور جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ کہے
تو چالیس ہزار فرشتے اوسکا ثواب لکھیں گے اور اگر ایک برس تک کسی شہر میں شہرہائے اسلام سے
اذان کہے تو سب گناہ اوسکے بخشے جائینگے اگرچہ مثل کوہ احد ہوں اور بہشت اوسپر واجب ہوگا اور چاہیے
کہ اذان کو بتانی یعنی ٹھہر ٹھہر کے اور پکار کے کہے کہ آواز اوسکی جس خشک و تر پر پہونچیگی وہ سب گواہی دینگی اور
جسقدر آواز بلند ہوگی اوسقدر گناہ اوسکے بخشے جائینگے اور جو کوئی اوسکی اذان سنکے نماز پڑھیگا وہ اذان کہنے والا
اوسکے ثواب میں شریک ہوگا اور موافق عدد اون آدمیوں کے جو اوسکی آواز سنکے نماز پڑھیں اوسکے لیے
ایک ثواب لکھا جائیگا اور خدا نے ایک ہوا کو اذان پر موکل کیا ہے کہ آواز اذان آسمان پر لیجاتی ہے ملائکہ سنتے ہیں
تو کہتے ہیں کہ یہ آواز امت محمد کی ہے کہ توحید خدا کرتے ہیں پس انکے لیے ہم سب استغفار کریں یہانتک کہ نماز سے
فارغ ہوں اور اگر گھر میں پکار کے اذان کہے تو شیطان دور ہوتا ہے اور اطفال کے لیے صدائے اذان بہتر ہے کہ
آواز ایمان ہمیشہ سنا کریں اور صدائے اذان بیماری اور پریشانی زائل کرتی ہے راوی نے عرض کی میں اور اہلخانہ میری
ہمیشہ علیل رہتی تھی اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ کوئی باقی نہ رہتا تھا کہ خدمت کرے یہانتک کہ یہ حدیث میں نے سنی اور اوسپر
عمل کیا بیماری اور کدورت میرے گھر سے زائل ہوگئی اور ایک شخص نے بیماری اور بے فرزندی کی خدمت امام رضا علیہ السلام میں
شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھر میں پکار کے اذان کہو اوسنے اسیطرح کیا بیماری اوسکی زائل ہوگئی اور اوسکے
یہاں بکثرت اولاد ہوئی اور چاہیے کہ اقامت کو آہستہ اور رواں تر کہیں اور جب نام جناب سید الانام مذکور ہو
تو کہنے والے اور سننے والے صلوات بھیجیں اور اذان بیٹھ کے اور راہ چلنے میں اور سواری پر اور بلا استقبال قبلہ
اور بے طہارت کہہ سکتا ہے مگر شہادتین کہنے کے وقت رو بقبلہ ہونا چاہیے لکن اقامت کو بغیر ازالہ رعایت

نماز کہے اور اثنائے اذان اور اقامت مین بات کرنا جائز ہی لیکن ترک افضل ہی خصوصًا اثنائے اقامت مین اور جب
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہی جائے تو احادیث مین وارد ہی کہ موذن اور سب اہل جماعت پر بات کرنا حرام ہوتا ہی
مگر بقدر حاجت ہی کہ امامت کے لیے کسیکو کہین کہ آگے ایستادہ ہو اور بعض علما تکلم اون امور سے کہ جو متعلق نماز ہین
تجویز فرماتے ہین اور اگر اثنائے اقامت مین کلام کرے تو احوط یہہ ہی کہ از سر نو اقامت کا اعادہ کرے

بیان اذان واقامت مع ترجمہ

آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے رسالہ ترجمۃ الصلوٰۃ مین لکھا ہی کہ اذان مین چار مرتبہ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ کہے یعنے خدا اس سے بزرگ تر ہی کہ عقلین اوس تک پہونچ سکین اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰہُ کہے یعنے گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین ہی لائق پرستش سوائی اوس معبود یکتائی بحق کی
کہ جو موصوف ہی بجمیع صفات کمال اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے یعنے گواہی دیتا ہون
کہ محمد بھیجا ہوا خدا کا ہی اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے یعنے دوڑو نماز کی طرف اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی
الْفَلَاحِ کہے یعنے دوڑو اوس چیز کی طرف کہ جو موجب رستگاری آخرت ہی اور دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ
کہے یعنے دوڑو طرف اوس عمل کی کہ بہترین عملون کا ہی کہ وہ نماز ہی اور دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اور اگر بعد شہادتین ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ بقصد تبرک
کہے مگر نہ اس قصد سے کہ داخل اور جزء اذان ہی تو بہتر ہوگا یعنے گواہی دیتا ہون مین کہ علی ولی خدا ہی اور
صاحب اختیار امور خلائق ہی اور مرشد المومنین مین مذکور ہی کہ اقامۃ بھی مثل اذان ہی مگر
اقامت مین پہلے دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور بعد حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
کہے مولف کہتا ہی کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق برپا ہوئی نماز پھر مرشد المومنین
مین مذکور ہی کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ آخر مین ایک مرتبہ کہنا چاہیے پس
اقامت کی سترہ فصلین ہوئین اور ترتیب ان فصلون مین شرط ہی اور علی الاشہر فرائض یومیہ اور نماز جمعہ کے
لیے اذان و اقامت مستحب ہی اور احوط یہہ ہی کہ نماز صبح اور نماز مغرب کے لیے اقامت بلا اذان بھی ترک نکرے اور قبل
داخل ہونے وقت نماز کے اذان صحیح نہین ہی لیکن قبل صبح کے اذان آگاہ کرنے کے لیے جائز ہی

اور بعد داخل ہونے وقت کی پھر اعادہ اذان صبح مستحب ہی اور نمازہای قضا کے لئی ایک مرتبہ اذان اور
ہر نماز کی لئی اقامت کافی ہی اور یہ مستحب ہی کہ اذان کو بآواز بلند ٹھہر ٹھہر کے کہی اور اقامت بہت ٹھہر ٹھہر کی
نہ کہی لیکن اسقدر تعجیل نہ کری کہ وصل بسکون لازم آسکے اور عورتوں کو چاہیی کہ اذان و اقامت آہستہ
کہین اور اگر چاہین تو اکتفا تکبیر و شہادتین پر بھی کر سکتی ہین اور موذن کو دہنی اور بائین طرف منھہ
پھیرنا مکروہ ہی اور اثنای اذان مین کلام اجنبی کرنا کراہت رکھتا ہی اور اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ
جزو ایمان ہی لیکن داخل اذان نہین ہی اور ترجمۃ الصلوۃ مین مذکور ہی کہ درمیان اذان
و اقامت اس دعا کو پڑھنا سنت ہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَعَیْشِیْ قَارًّا وَرِزْقِیْ دَارًّا وَاجْعَلْ
لِیْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ مُسْتَقَرًّا وَقَرَارًا یعنی خدا
وندا میری دل کو نیکی کرنی والا فرما اور زندگانی میری خوشی و شادمانی مین بسر کرا اور رزق میرا
وسیع فرما اور محل قرار میرا حیات و ممات مین قریب روضہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ قرار دے
اور جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ درمیان اذان و اقامت ایک لحظہ کا فاصلہ کری کم سی
کم یہ کہ وہ فاصلہ بقدر یک نفس ہو یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے یا بیٹھ
جاسے یا سجدہ کرلے اگر بیٹھے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا الخ اور اگر سجدہ کری
تو سجدہ مین یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ سَجَدْتُ لَكَ خَاضِعًا خَاشِعًا
ذَلِیْلًا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اگر ایسا کرے گا تو خدا تعالی سب گناہ اوسکی بخش دیگا
اور اگر درمیان اذان و اقامت نماز مغرب بیٹھی تو مثل اسکی ہی کہ یہ شخص راہ خدا مین اپنے خون مین
لوٹا

فصل چوتھی بیان کیفیت نماز مین مع ادعیہ و اذکار مستحبہ اور ترجمہ سورہ حمد و سورہ
قدر و سورہ توحید و ترجمہ اذکار ترجمۃ الصلوۃ مین مذکور ہی کہ مرد کی لئی سنت ہی کہ جب
نماز کی واسطے کھڑا ہو تو اپنے دونو پاؤن مین باہمدیگر ایک بالشت کا فصل رکھی اور چار انگشت
کشادہ تک بھی بہتر ہی اور چاہیے کہ دونو پاؤن ایک دوسری کے برابر ہون اور انگلیان پاؤن

کی رو بقبلہ ہوں اور قبلہ سے منحرف نہ ہوں اور ہاتھوں کو لٹکا دے اور مقابل گھٹنوں کی زانو پر رکھے
اور انگلیاں کھلی نہ ہوں ایسے میں چسپیدہ ہوں پس سات مرتبہ اللّٰہُ اکبرُ کہے چھ مرتبہ بقصد
سنت اور یہ کہ تین مرتبہ پہلے اللّٰہُ اکبرُ کہے اور ہر تکبیر میں دونو ہاتھ کان کی لو تک اوٹھاوے اور
ہتھیلیاں ہاتھوں کی رو بقبلہ ہوں اور بعد اوسکے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
ذَنْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی خداوندا تو ہی بادشاہ ثابت اور روائم
نہیں ہے کوئی معبود سوا تیرے پاک جانتا ہوں میں اور منزہ سمجھتا ہوں میں تجکو اون چیزوں سے
کہ جو تیری لائق جلال ذات اور کمال صفات نہیں ہیں اور تیرا حمد اور شکر کرتا ہوں میں بد کیا میں نے
اور ستم کیا میں نے اپنے نفس پر پس بخشدے گناہ میرے تحقیق کہ نہیں بخشتا گناہوں کو سوا تیرے
کوئی پھر دو مرتبہ اللّٰہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑہے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ
یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ
ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ مِنْکَ وَبِکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی وَلَا مَفَرَّ
وَلَا مَھْرَبَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ وَحَنَانَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ
سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ یعنی استادہ ہوں میں تیری خدمت میں جو حق
استادہ ہونے کا ہے یعنی ہمیشہ تیری خدمت میں استادہ ہوں یا یہ کہ تو نے مجھے نماز کے لئے جو طلب
کیا ہے تو اب میں نے تیری اجابت کی ہے اور لبیک کہتا ہوا تیری خدمت میں استادہ ہوں اور
ہمیشہ تیرا فرمان بردار ہوں میں اور نیکیاں دنیا و آخرت کی سب تیری دست قدرت میں ہیں اور
بدی تجھسے نہیں ہے اور تیری طرف راہ نہیں رکھتی اور ہدایت یافتہ ہے وہ شخص کہ جسکو تو نے ہدایت
کی ہے میں تیرا بندہ اور تیرا کنیز زادہ اور غلام زادہ ہوں کہ تیری خدمت میں استادہ ہوں تجھ ہی
سے ہے ابتدائی وجود اور تجھ ہی سے ہے بقا اور پیا وری میری اور واسطے تیری ہیں کام میرے
اور طرف تیری ہے بازگشت میری نہیں ہے کوئی پناہ اور کوئی امیدگاہ اور کوئی بھاگنے کی جگہ تجھسے

اگر طرف تیری پاک اور منزہ جانتا ہون مین میدان کبریائی کو تیری غبار سی اوس چیز کی کہ تجھکو سزاوار نہین
ہی اور سچا ہی اور حالانکہ سوال کرتا ہون مین تجھسی رحمت اور مہربانی کا ہمیشہ بسبب برکتون کا تو ہی دنیا
اور عقبی مین اور بلند تر ہی تو ادراک اور عقلون اور وہمون سی پاک اور منزہ ہی تو اہی پروردگار
خانہ کعبہ یعنی معبود اور مقصود میرا تو ہی ہے نہ کعبہ اور رو بقبلہ ہوا ہون مین تیری فرمانے
سے پھر ایک مرتبہ تکبیر کہے اور نیت کرے کہ نماز صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا پڑھتا ہون مین
واسطے اسکے کہ واجب ہی قربۃً الی اللہ پس اَللّٰہُ اَکْبَرُ بقصد تکبیرۃ الاحرام کہے اور یہ دعا
پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ
وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
یعنی روی دل اپنا مین اوسکی طرف متوجہ کرتا ہون کہ جسنے بیمادہ و مدت نہایت کمال قدرت
سی آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا در انحالیکہ مین ملت یگانہ پرستی حضرت ابراہیم اور دین حق محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ اور طریق مستقیم علی مرتضی علیہ السلام پر اصول اور فروع دین مین ثابت
اور راسخ ہون اور شرک اور دین باطل چھوڑ کے تیری توحید کی طرف اور دین حق رسول خدا
اور آئمہ ہدی علیہم السلام کی طرف مائل ہون اور اونکے تمام امرون اور نہیون کا مطیع و فرمانبردار
ہون اور شرک کرنے والون مین سے نہین ہون نہ شرک جلی مانند بت پرستی اور نہ شرک خفی مانند
ریا و متابعت غیر آئمہ ہدی تحقیق کہ نماز میری اور قربانی میری یا حج میرا یا تمام عبادتین میری
اور زندگانی میری اور مرنا میرا یا جو کچھہ مین زندگی مین کرتا ہون اور جو کچھہ بعد میرے مرنے کے
مجھے پہنچیگا خالص ہی واسطے اوس خدا کے جو پروردگار تمام عالم کا ہے نہین ہی کوئی شریک
اوسکا پیدائش عالم اور معبودیت مین اور استحقاق عبادت مین یعنی عبادتون مین کسیکو مین اوسکا
شریک نہین کرتا اور خدا کی طرف سے مجھی اسی کا حکم ہوا ہی کہ مین حق سبحانہ و تعالی کو یکتا جانون

اوسکی عبادت کرون اور مین مطیعون اور فرمان برداروں مین سی ہون اور اسی کتاب مین مذکور ہی کہ بعد تکبیرۃ الاحرام اور دعای توجہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہے یعنی پناہ مانگتا ہون اور التجا کرتا ہون مین اوس معبود برحق اور خداوند مطلق سی کہ وہ خلائق کی جمیع باتین سننی والا ہی اور جمیع معلومات کا جاننی والا ہی خصوصًا اعمال ور بندونکی نیت سی بخوبی ماہر ہی شر سی اور وسوسہ دیو فریب دہندہ سرکش سے یا پناہ مانگتا ہون وسوسی سی اوس مردود درگاہ احدیت کی جو رحمت حق سی دور ہی اور ملائکہ نے اوسی تیر شہاب سی یا لعنت خدا اور لعنت خلق سی رجم کیا ہی اور چونکہ نماز مین سورۂ حمد کا پڑھنا واجب ہی اور بعد سورہ حمد بہتر مین سورہ اکثر نمازون مین سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ہی لہذا ان تین سورون کا ترجمہ مجمل نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی استعانت چاہتا ہون مین نام خدا سی ایسا خدا کہ جو سزاوار پرستش ہی اور جامع کل صفات کمالیہ ہی اور تمام خلق کی لئی نعمتہای عام سی بخشش کرنیوالا ہی اور مومنونکی لئی دنیا و آخرت مین رحمتہای خاص مبذول فرمانے والا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی کل ستائیشین مخصوص ہین اوس خدا کی لئی کہ جو پیدا کرنے والا اور تربیت کرنے والا تمام عالم کا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ تاکید اون معنی کی ہی کہ جو بسم اللہ مین مذکور ہوی یا یہ کہ بسم اللہ مین رحمان و رحیم سے رحمانیت اور رحیمیت دنیا مراد ہی اور اس مقام پر رحمانیت اور رحیمیت آخرت مقصود ہی کہ مومنونکو دوبارہ زندہ کرتا ہی اور دوبارہ بخشتا ہی اور داخل بہشت فرماتا ہی مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی جزا دینیوالا روز جزا کا یا متصرف امور روز جزا کا اور جماعت قاریہ نے مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑھا ہی بفتح میم و کسر لام بغیر الف یعنی بادشاہ روز جزا اور دونون طرح جائز ہی لیکن اکثر روایات مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر دلالت کرتی ہین شاید اختیار کرنا اوسی کا اولی ہوگا اور چونکہ بسبب استعاذہ شیطان رجیم اور بسبب استعانت نام خداوند رحیم اور بسبب ذکر صفات کمالیہ رب العالمین با قرار قیامت نماز پڑھنی والیکو جناب قدس الٰہی مین فی الجملہ نزدیکی حاصل ہوتی ہی اور مقام دوری سی گویا مجلس انس و حضوری مین پہنچتا ہی تو مخاطب ہو کی عرض کرتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ یعنے

(ترجمہ سورۂ حمد)

مخصوص ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور اس مقام پر نعبد کہ جمع کا صیغہ ہی اس وجہ سی مذکور ہوا
تا کہ سب بندگان حق پرست شامل ہو جائین اور مصداق مضمون مصرعہ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم
خداوند رحیم اس کی بھی عبادت قبول فرمائے اور چونکہ یہ کلام موہم تھا کہ قائل اپنی عبادت پر فخر رکھتا ہی
اور اپنی تئین عبادت مین مستقل جانتا ہی اس لئی خداوند عالم نے فرمایا کہ بعد اسکے کہے وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
یعنی مخصوص تجھی سی اعانت طلب کرتے ہین ہم سب امور مین خصوصاً عبادت مین اِھْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ یعنی ہدایت اور رہنمائی کر ہمکو راہ راست اور راہ حق کی طرف اسواسطے کہ راہ حق سیدھی ہے
بہشت صوری و معنوی کی طرف جاتی ہی بہشت صوری بہشت آخرت سی مراد ہی اور بہشت معنوی تقرب
خدا سی مراد ہی اور اس راہ راست مین افراط اور تفریط اور غلو اور تقصیر نہین ہی اسواسطی کہ جس امر مین جو
کوئی غلو کرتا ہی دہنی جانب سی گمراہ ہوتا ہی اور جو کوئی تقصیر کرتا ہی بائین جانب سی گمراہ ہوتا ہی چنانچہ
منقول ہی کہ راہ راست و چپ گمراہ کرنیوالی ہی اور راہ حق راہ وسط ہی اور توضیح اسکی یہ ہی کہ ایک
جماعت نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی باب مین غلو کیا ہی اور اونکی خدائی کی قائل ہوئے اور
اونکو پیغمبر خدا سی بہتر سمجھا اور گمراہ ہو گئی اور بعضی حضرت کی امامت کی بلا فاصلہ قائل نہین ہوئے
اور کافر ہو گئی اور راہ وسط اوس جماعت کی راہ ہی کہ جنھون نے جناب امیرؑ کی امامت کا بعد رسالت
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا فصل ہونے کا اعتقاد کیا اور حضرت کی گیارہ فرزندون کو
بترتیب بعد جناب امیر اپنا امام سمجھے اور متابعت انکی گفتار اور کردار مین اپنی اوپر واجب جانے یہ
وہ لوگ ہین کہ جس طرح دنیا مین صراط مستقیم پر ثابت رہی آخرت مین بھی بآسانی صراط سی گذر جائینگے
چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ صراط دو صراطین ہین ایک صراط دنیا کہ ولایت اور متابعت اہلبیت
رسالت ہی کہ وہ راہ دین حق ہی اور دوسری صراط آخرت کہ وہ راہ بہشت ہی مومنون کے لیئے
روی جہنم پر مثل پل کشیدہ ہی جو مومن کہ دنیا مین صراط دین حق پر ثابت ہی اوس صراط سی گذر کی
داخل بہشت ہوگا اور احادیث مستفیضہ سنی و شیعہ مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم علی ابن ابیطالب
علیہ السلام ہین یعنی ولایت اور متابعت حضرت کی اور حضرت کی گیارہ فرزندون انکی کی صراط

مستقیم ہی بالجملہ قائل کہتا ہی کہ مجھی ایمان پر ثابت رکھ اور کمال مرتبہ یقین پر پہونچا اور چونکہ کمال
ایمان بسبب محبت و ولایت اور متابعت انبیا و اوصیا حاصل ہوتا ہی لہذا خداوند عالم نے فرمایا کہ بندہ
کہے صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی صراط مستقیم راہ اوس گروہ کی ہی کہ جن لوگون پر تو نے اپنی نعمت
بذل فرمائی ہے اور مراد اس سی نعمت دنیا نہین ہی اسواسطے کہ نعمت دنیا مومنون اور کافرون اور
صالحون اور فاسقون سب کو عطا کی گئی ہی بلکہ کافرون اور فاسقون کو زیادہ عنایت ہوئی
ہی پس یہان نعمت سی مراد نعمت دین اور محبت اور معرفت اور قرب خدا ہی چنانچہ خداوند عالم نے
دوسری آیہ مین شیعیان اہلبیت کی شان مین ارشاد فرمایا ہی کہ جو اطاعت خدا اور رسول خدا کرے
ولایت علی ابن ابی طالب اور ولایت آئمہ علیہم السلام کی ساتھ پس بہشت مین وہ ایسی گروہ کے
ہمراہ ہونگے جنپر انعام کیا ہی خدا نے کہ وہ پیغمبرون سی اور صدیقون سی اور شہیدون سی اور
صالحون سی ہین اور یہ لوگ رفیق پسندیدہ ہین اور احادیث مین وارد ہوا ہی کہ پیغمبرون سی مراد
حضرت رسول خداؐ اور صدیقون سے حضرت امیر علیہ السلام ہین اور شہیدون سی مراد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین
علیہما السلام ہین اور صالحون سی مراد سب آئمہ ہین پس صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے
یہ مراد ہی کہ راہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ اونکی اہلبیت کی ہمکو دکھا اور ہمکو اونکا تابع
فرما اور جب اس آیہ مین ایک رکن کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ عمدہ ایمان ہی یعنی ولایت اور متابعت
دوستان خدا تو بیزاری دشمنان خدا بھی ارکان ایمان مین سی ہو گئی اور اسکی دو قسمین ہین ایک
یہ کہ دانستہ محض دنیا کے لئے راہ حق سی پھر جانا دوسری یہ کہ بسبب نادانی متابعت دشمنان خدا
کرنا جیسا کہ اکثر عوام کی حالت ہی لہذا قسم اول کی طرف خدا نے اشارہ فرمایا کر ارشاد کیا غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ یعنی نہ راہ اوس گروہ کی کہ غضب کیا ہی تو نے جنپر کہ دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہین پھر خدا نے اشارہ دوسری قسم کی طرف فرما کر ارشاد کیا وَلَا
الضَّالِّينَ یعنی اور نہ راہ اوس جماعت کی کہ نادانی سی گمراہ ہوئی ہی اور اکثر احادیث سی یہی مضمون
ظاہر ہوتا ہی اور بعضی کہتے ہین مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ یہودی ہین اور ضَالِّينَ نصاریٰ ہین

اور بعضی کہتے ہین کہ مغضوب علیہم وہ لوگ ہین کہ اصول دین مین گمراہ ہوے ہین و ضالین وہ لوگ ہین کہ فروع دین مین گمراہ ہوئے ہین اور ترجمہ سورہ قدر یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنی تحقیق کہ بھیجا ہم نے قرآن مجید کو شب قدر مین کہ تئیسوین یا اکیسوین یا انیسوین شب ماہ مبارک رمضان کی ہے اور حدیثین تئیسوین شب کی بارے مین بیشتر وارد ہوئی ہین یعنی وہ شب قدر کہ حق تعالے اوس سال کو اوس مین مقدر فرماتا ہے اور اس باب مین اختلاف ہے کہ قرآن مجید کا شب قدر مین نازل ہونا کیا معنی رکھتا ہے بعضے کہتے ہین کہ نازل ہونے کی ابتدا شب قدر سے ہوئی اور بعضی کہتے ہین کہ نازل ہونے کا خاتمہ شب قدر مین ہوا اور بعضی کہتے ہین کہ تمام قرآن شب قدر مین لوح محفوظ سے بیت المعمور مین نازل ہوا اور تئیس برس مین آیہ آیہ اور سورہ سورہ کرکے موافق مصلحت نازل ہوا وما ادراک ما لیلۃ القدر اور کس چیز نے آگاہ کیا تجھے کہ شب قدر کیا ہے اور کیا فضیلت رکھتی ہے جبتک ہم آگاہ نکرین لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہے کہ عبادت شب قدر بہتر ہے اون ہزار مہینون کی عبادت سے کہ جن مین شب قدر نہ ہوا اور بعضی حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ مثل بندرون کی سیری منبر پر جاتے ہین اور لوگ پچھلے قدم پھرتے ہین حضرت اس خواب سے ملول ہوئے جبرئیل علیہ السلام اس سورہ کو حضرت کی تسلی کی لئے لائے کہ شب قدر تمہاری اہلبیت اور شیعیان اہلبیت کی لیئے بسبب قربتون اور کرامتون کی کہ اونہین اس شب مین حاصل ہوتے ہین بنی امیہ کے ہزار مہینون کی بادشاہی سے بہتر ہے تنزل الملئکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر یعنی اوترتے ہین فرشتے اور فرشتہ روح کہ سب فرشتون مین بزرگ تر ہے شب قدر مین اور حاضر ہوتے ہین امام زمانکی خدمت مین بحکم پروردگار تاکہ ہر امر سے کہ جو ہر شخص کے لیئے مقدر ہوا ہے حضرت کو آگاہ کرین یا یہ کہ ہر شخص کے لیئے مصالح دین و دنیا سے اس شب مین مقدر ہوا ہے اوسے مطلع کرین سلام ہی حتی مطلع الفجر یعنی باعث سلامتی ہے یہ شب واسطے دوستان خدا کی طلوع صبح تک

یا ملائکہ اور روح صبح تک خدمت امام علیہ السلام مین آتی ہین اور سلام کرتے ہین یا یہ کہ خدا کی طرف سی
ہر ایک مومن پہ کہ جو نماز مین یا رکوع مین یا سجود مین یا دعا مین طلوع صبح تک مشغول ہی اوس پر سلام
کرتے ہین اور سورۂ توحید کی تفسیر یہ ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہی کہ چند یہودی خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین آئے اور کہا کہ اپنی پروردگار کا
ہم سے وصف بیان کیجیی اوسوقت یہ سورہ نازل ہوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی
کہو اے محمد کہ جس خدا کا تم نے سوال کیا وہ ایسا خدا ہی کہ مستحق عبادت ہی اور پیدا کرنے والا تمام ممکنات کا
ہی اور جامع کل صفات کمالیہ ہی اور عقلین اوسکی ذات و صفات مین حیران ہین اور وہ خدا واحد ہی
یعنی کسی طرح کی کثرت اوسکی ذات و صفات مین نہین ہی اور مرکب اعضا و اجزا سی نہین ہی اور بسیط
مطلق ہی اور اجزای خارجیہ و ذہنیہ و عقلیہ و وہمیہ نہین رکھتا اور صفت موجودنا اپنی ذات
پر نہین رکھتا اور خدائی مین اپنا کوئی شریک نہین رکھتا اَللّٰهُ الصَّمَدُ یعنی خداوند اور معبود برحق
صمد ہی یعنی تمام خلق سب امور مین اوسکی محتاج ہی اور وہ اپنی غیر کا محتاج نہین ہی اور تمام چیزین
بسبب اوسکے قائم ہین اور وہ کسی چیز کی وجہ سی قائم نہین ہے بلکہ اپنی فعل مین سب جہتون سی
کامل ہی اور محل حوادث و انفعالات نہین ہی لَمْ يَلِدْ کوئی اوس سی پیدا نہین ہوا بخلاف مقولہ
کفار مکہ کہ وہ کہتی ہین ملائکہ خدا کی لڑکیان ہین اور ترسا کہتے ہین کہ عیسیٰ خدا کی بیٹی ہین اور
یہود کہتے ہین کہ عزیر خدا کی بیٹی ہین اگر یہ باتین سچ ہوتین تو چاہیے تھا کہ خدا مثل انکی جسم بھی
رکھتا ہوتا اور حق تعالے انہین کی قسم مین سی ہوتا اور انواع ترکیبات سی مرکب ہوتا اور محتاج
و ممکن ہوتا اور کسی خالق کا اپنی پیدا کرنے مین محتاج ہوتا اور تفسیر لفظ صمد مین حضرت امام
حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ خدا سی کوئی کثیف چیز پیدا نہین ہوتی مانند فرزند اور بول و
غائط اور منی اور کل کثافتین کہ مخلوقین سی خارج ہوتی ہین اور نہ کوئی لطیف چیز مانند سانس
اور کلام اور آواز کی اوس سی پیدا ہوتی ہی اور خدا محل حوادث نہین ہی اونگھنی اور سونے
اور خطورات دل اور غم اور اندوہ اور خوشی اور ہنسی اور رونے اور دہشت اور امید اور رغبت

(تفسیر سورۂ توحید)

اور خوف اور ماندگی اور بھوک اور سیر ہونی سی مبرا ہی وَلَمْ يُولَدْ یعنی وہ کسی سی پیدا نہین ہوا اور
اوسکی باپ اور مان نہین ہین اور یہ آیہ رد نصاری مین نازل ہوا ہی وہ کہتی ہین کہ عیسیٰ بن مریم
خدا ہین حالانکہ خدا اپنی ذات سی موجود ہی اور ہونا اوسکا مستند کسی علت اور کسی سبب کا نہین ہی اور
جناب سید الشہدا علیہ السلام نی ارشاد فرمایا ہی کہ خدا کسی چیز سی پیدا نہین ہوا اور کسی چیز سی باہر نہین
نکلا جس طرح کہ اشیاء کثیفہ اپنی عناصر سی نکلتی ہین مانند حیوان کہ ایک حیوان دوسری حیوان سے
پیدا ہوتا ہی اور مانند گہانس کی کہ زمین سی اوگتی ہی اور مانند پانی کی کہ چشمی سی نکلتا ہی اور نہ خدا
مثل چیزہای لطیف نہین ہی کہ اپنی جای قرار سی نکلتی ہین مانند بینائی کہ آنکہہ سی متعلق ہی اور سماع کہ
کان سی متعلق ہوتا ہی اور سونگہنا کہ ناک سی تعلق رکہتا ہی اور چکہنا کہ منہہ سی علاقہ رکہتا ہی اور دانائی اور
تمیز کہ دل سی متعلق ہی اور آگ کہ پتہر سی نکلتی ہی بلکہ خداوند عالم صمد ہی یعنی کسی علت اور کسی سبب سی
بہم نہین پہونچا اور نہ کسی چیز مین داخل ہی کہ مکان رکہتا ہو مثل جسم کہ محتاج مکان ہی اور خدا مانند
عرض کے نہین ہی کہ محتاج جگہہ کا ہو مانند سیاہی اور سفیدی اور نہ خدا کسی چیز پر بیٹہا ہی مثل کسی
بادشاہ کی کہ تخت پر بیٹہا ہوا اور خدا نے تمام ممکنات کو نیست سی ہست کیا اور اپنی قدرت کاملہ سی
کل مخلوق کو خلعت ہستی پہنایا اور خدا جسکو چاہتا ہی اوسی فانی کرتا ہی اور جسکی بقا مین مصلحت جانتا
ہی اوسی باقی رکہتا ہی وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ یعنی کوئی ممکنات مین سی کفو اور مثل اور شبیہ اور نظیر
اوسکا نہین ہی پس وہ خدا نہ جسم ہی کہ مانند اور جسمون کے ہو اور نہ جوہر ہی کہ جوہرون کی شبیہ ہو اور نہ عرض ہی
کہ مانند عرضون کے محتاج جگہہ کا ہو اور خدا اپنی خداوندی مین کوئی عدیل اور کوئی شبیہ نہین
رکہتا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی لوگون نی اس سورہ کی تفسیر پوچہی حضرت نے ارشاد
فرمایا کہ خدا احد ہی لیے اسکی کہ تعداد اوسکی ذات اور صفات مین نہوا اور صمد ہی لیے اسکی کہ اعضا اور
اجزا رکہتا ہوا اور فرزند نہین رکہتا کہ وارث اوسکے بادشاہی کا ہو اسواسطے کہ جو فرزند رکہتا ہے
وہ جسم ہی اور فانی ہی اور اوس سے دوسرے کو بادشاہی پہنچتی ہی اور خدا کسی سی پیدا نہین
ہوا ہی اسلیے کہ اگر کسی سی پیدا ہوتا تو وہ شخص خدائی کا سزاوار تر ہوتا اور کم سی کم شریک

اس خدا کا ہوتا اور تفسیر مین اس سورہ کی اگر کتابین لکھی جائین تو بھی عشر عشیر اسکا بیان نہ ہو سکے سنت ہی کہ جب اس سورہ سی فارغ ہو نماز مین خواہ غیر نماز تین مرتبہ کذلک اللہ ربی کہی یعنی ایسا ہی ہی وہ خدا کہ پروردگار میرا ہی اور بہترین سورہ کہ نماز مین پڑہی جائین یہ دو سورے ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہی حضرت فرماتے ہین کہ عجب رکہتا ہون مین اوس شخص سی کہ جوان دو سورون کو نماز مین نہین پڑہتا اوسکی نماز کیونکر مقبول ہوتی ہی اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہی کہ رکعت اول مین سورۂ انا انزلناہ پڑہی کہ یہ سورہ حضرت رسولؐ اور اونکی اہلبیت کا ہی اور انکو درگاہ خدا مین اپنا شفیع گردانی اور انسے متوسل ہوا ور دوسری رکعت مین سورۂ توحید پڑہی کہ بعد اسکے دعا مستجاب ہی یا یہ کہ جو دعا قنوت مین پڑہی وہ مستجاب ہوتی ہی اور اسی کتاب مین مذکور ہی کہ جب سورہ تمام ہو تو کسی قدر توقف کری بعد اسکے ہاتھ اوٹہائے اور رکوع مین جانے کی لیے اللہ اکبر کہے اور رکوع مین جہکنا اسقدر واجب ہی کہ ہاتھ زانو تک پہونچین اور بہتر یہ ہی کہ تین مرتبہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہے یعنی پاک اور پاکیزہ اور مقدس اور منزہ جانتا ہون مین اپنی پروردگار بزرگ کو اون چیزون سی کہ لائق اوسکی عظمت وجلال کی نہین ہین اور اوسکی کبریائی اور جبروت کی سزاوار نہین ہین حالانکہ شکر وثنا کرتا ہون مین اوسکے اس لئے کہ اوسنی مجہکو اپنے پاک ومنزہ جاننے کی توفیق کرامت فرمائی جب ذکر ختم ہو تو پہر سیدہا کہڑا ہو کر سمع اللہ لمن حمدہ الحمد للہ رب العالمین کہے یعنی خدا نے سنا اور قبول کیا اور جزای خیر دی اوس شخص کو کہ جسنے تعریف کی اوسکی کل ثنا مین اور تعریفین اوس خدا کی لیے ہین کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور فقط سمع اللہ لمن حمدہ کہنا بہی کافی ومستحب ہی بعد اسکی تا نرمۂ گوش ہاتھ اوٹہای اور اللہ اکبر کہے اور جب اللہ اکبر کہہ چکے تو سجدہ مین جای اور جسوقت ساتون عضو خاک پر یا جا نماز پر پہنچ لین تو اوسوقت تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہے اور ایک مرتبہ بہی کافی ہی اور ترجمہ اسکا یہ ہی کہ منزہ اور مقدس جانتا ہون مین اپنی پروردگار کو اون سب چیزون سے کہ جو اسکی بلندی ورفعت کی سزاوار نہین ہین حالانکہ مشغول ہون مین اوسکی ستایش وثنا مین اسلیے

کہ اوسنے مجھے توفیق دی ہی کہ مین اوسی پاک جانون اور بعد سجدۂ اول کی سیدہا بیٹھی اور پشت دہنی پاؤن کی بائین پاؤن کی شکم پر رکھی پھر ہاتھ اوٹھائی اور اَللهُ اَكْبَرُ کہے بعد اسکے اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے یعنی طلب آمرزش کرتا ہون مین اپنی پروردگار سی اور رجوع کرتا ہون مین طرف اوسکی بعد اسکے ہاتھ اوٹھا کر اَللهُ اَكْبَرُ کہے اور مثل سجدۂ اول دوسرا سجدہ بجالاوی بعد اسکے درست بیٹھی اور اَللهُ اَكْبَرُ کہے اور جسوقت دوسری رکعت کی لئی اوٹھنے کا قصد کری تو پہلی گھٹنونکو زمین سی اوٹھائے پھر ہاتھون کو اوٹھاوی اور اوٹھنے کی وقت بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہے یعنے بسبب مددگاری بسبب قدرت و توانائی پروردگار عالم اوٹھتا ہون مین اور بیٹھتا ہون مین اور جب دوسری رکعت کی لئی استادہ ہو تو بہ نیت واجب سورہ حمد پڑہی اور دوسرا سورہ بہ نیت قربت پڑہی اور بہتر یہ ہی کہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ پڑھی پھر بقصد قنوت ہاتھ اوٹھا کر اَللهُ اَكْبَرُ کہے اور ہاتھون کو منھ کی سامنی اور ہتھیلیون کو آسمان کی طرف رکھی اور قنوت مین احتیاطاً قصد قربت کری اور بہتر یہ ہی کہ کلمات فرج پڑہی اور وہ کلمات یہ ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ یعنی نہین ہی کوئی معبود بجز خدای یکتا کہ جامع جمیع صفات و کمال ہی اور بردبار اور بخشنی والا ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ یعنی نہین ہی کوئی معبود سوای معبود بحق کہ سزاوار پرستش ہی اور بلند مرتبہ اور بزرگوار ہی سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی پاک اور منزہ اور مقدس ہی وہ خدا کہ پروردگار ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کا ہی اور پروردگار اون چیزون کا ہی کہ جو ان آسمانون اور زمینون مین ہین اور جو چیزین کہ ان چیزون کی درمیان مین ہین اور پروردگار عرش عظیم ہی یعنی وہ تخت کہ خدانے آسمانون اور کرسی اور پردون اور سراپردون کے اوپر پیدا کیا ہی اور وہ تخت سب جسمون سی بزرگتر ہی اور بعض حدیثون مین تفسیر عرش علم حق تعالی سے کی ہی اور سب تعریفین خاص اوس خدا کی لئی ہین کہ جو پروردگار تمام جہانون کا ہی اور اس دعا کو کلمات فرج کہتے ہین یہ بہترین دعا ہی

اور نمازوں کی قنوت میں مستحب ہی خصوصاً نماز جمعہ اور نماز وتر اور تلقین میت اور وقت جان کندن
انسانی قبض روح کی لئی نہایت خوب ہی پس بہتر ہی کہ بعد ان کلمات فرج کی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے کہ یہ بہترین دعا ہی اور بے محمد اور آل محمد پر صلوات بہیجی دعا مستجاب نہین ہوتی یعنی خداوندا
رحمت اور درود اور ثنا اور تحیہ بہیج محمد اور آل محمد پر کہ جناب علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور گیارہ
فرزند انکی ہیں پیشوای خلق ہین پہر دعا ہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا
وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی خداوندا بخش
گناہ میری اور رحم کر مجھپر اور عاقبت دی مجہکو دردون اور بیماریون اور فتنون سی اور عفو کر
مجھسے خطائین میری سرای دنیا و آخرت مین بہ تحقیق کہ تو سب چیزون پر قادر و توانا ہے اور
قنوت مین جسقدر زیادہ دعائین پڑہے بہتر ہی اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جس شخص کا قنوت
طولانی تر ہی راحت اوسکی آخرت مین بیشتر ہی اور اگر فقط کلمات فرج یا فقط دعای اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا
پڑہی یا فقط صلوات پڑہ کی اقل قنوت پر اکتفا کری اگرچہ ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ بھی ہو تو کافی ہوگا
اور قنوت کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع مین جای اور مثل رکعت اول آداب رکوع بجالائے
اور جب دوسری سجدہ سی سر اوٹھائی تو بائین ران پر زور دی کی بیٹھی اور دونون پاؤن کو
دہنی طرف باہر نکالدی اور پشت دہنی پاون کی بائین پاؤن کی شکم پہ رکھے اور ہاتھون کو
رانون پہ رکھے اور او نگلیونکو آپس مین ملائے اور اپنے دامن پہ نظر رکھے اور تشہد پڑہی
اور عورت کو وقت تشہد اسطرح بیٹھنا سنت ہی کہ رانون کو ایک دوسری سی ملائے اور گہٹنون
کو زمین سی اوٹہائے اور اگر بیٹھی اور اگر گہٹنون کو زمین سی نہ اوٹہائے تو اس طرح بیٹھی کہ اعضا
اور رانین آپس مین چسپیدہ رہین اور جب درست بیٹھ لی تو اس طرح تشہد پڑہے اَشْھَدُ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ نہین ہی کوئی معبود
سوا اوس خدا کی کہ جامع سب کمالون کا اور مستحق سب عبادتون کا ہی ایسی حال مین کہ یکتا اور
فرد ہی خدائی مین اور استحقاق عبادت مین اوسکا کوئی شریک نہین ہی وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور پیغمبر بھیجا ہوا اوسکا ہے اور بہتر یہ ہے کہ بعد رسولہ کے یہ کہے اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَشْہَدُ اَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّارَیْبَ فِیْہَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ہَدٰنَا لِہٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَہْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ہَدٰنَا اللّٰہُ یعنی بھیجا ہے اوسکو خدا نے براستی و درستی بیشک وبے شبہ ایسے حالت مین کہ وہ بشارت دینے والا ہے رحمت اور فضل خدا کا اوس شخص کو جو دین حق کا اقرار کرے اور ڈرانے والا ہے عقوبت و عدل خدا سے اوس شخص کو جو دین حق سے نکل جائی یا گناہان کبیرہ پر اصرار کرے اور وہ قریب زمانہ قیامت مبعوث ہوا ہے یعنی کوئی اور پیغمبر بعد اوسکے مبعوث نہ ہوگا اور گواہی دیتا ہون مین کہ پروردگار میرا پسندیدہ پروردگار ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ محمد رسول پسندیدہ ہے اور بہ تحقیق کہ قیامت آنے والی ہے اور اس مین شک اور شبہہ نہین ہے اور بہ تحقیق کہ خدا اوٹھاتا ہے اور زندہ کرتا ہی اون لوگون کو جو قبرون مین دفن ہین ثنا اور ستائش خاص اوس خدا کے لیے ہے جس نے اپنے فضل سے ہمکو راہ دکھلائے ان اعتقادات کی اور ہم ایسے نہ تھے کہ اپنی قوت سے ان اعتقادات کی راہ پا سکتے اگر خدا ہمکو راہ نہ دکھلاتا پھر اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے یعنی خداوندا درود بھیج محمد اور آل محمد پر یعنی تعظیم کر اونکی بسبب اونکی ارتفاع دین اور اظہار دعوت اور عظمت ذکر اور بقاء شریعت کی اور آخرت مین بسبب قبول کرنے اونکی شفاعت کی اونکی امت کی حق مین اور اونکی ثواب دوچند کرنیکی وجہ سی اور اونکی فضیلت اولین وآخرین پر ظاہر کرنیکے سبب سی اور اونکی تمام انبیا اور مرسلین پر تقدم کی وجہ سی اور مذکور ہوچکا ہی کہ مراد آل محمد سی بارہ امام اور حضرت فاطمہ علیہم السلام ہین بعد صلوٰت وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ قبول کر شفاعت اون حضرت کی اونکی امت کی لیے اور بلند کر درجے

کہی یعنی

اونکی بہشت مین پس سنت ہی کہ بعد اسکی دو مرتبہ یا تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے پس اگر نماز دو رکعتی ہو تو سلام کہکر نماز تمام کری اور اگر نماز سہ رکعتی یا چار رکعتی ہو تو تشہد پڑہ کی اوٹہی بِحَوْلِ اللّٰہِ وَ قُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہے اور مصلی کو آخر کی دو رکعتون مین یا ایک رکعت مین اختیار ہی چاہی سورۂ حمد پڑہی چاہی تسبیحات اربعہ پڑہے اور بعد تشہد آخر چاہیئے کہ بقصد قربت سلام کہے اور بہتر یہ ہے کہ اس طرح کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سلام پہلا سلام سنت ہی اور داخل تشہد ہی اور آخر کی دو سلامون مین سی جسکو پہلی کہے گا اسکی کہنے سے نماز سے باہر نکل جاے گا معنی اسکی یہ ہین کہ سلام ہو آپ پر ای پیغمبر خدا اور رحمتین خدا کی اور برکتین اوسکی اور سلام ہو ہمپر اور بندگان شائستۂ خدا پر اور سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی یعنی زیادتی اوسکی نیکیون کی اور چاہیئی کہ بندگان شائستہ سی انبیا اور ائمہ کا قصد کری اور سلام آخر مین دو فرشتی کہ ہر شخص کی ہمراہ رہتی ہین اون کا اور سب ملائکہ اور مومنین اور مومنات کا قصد کرے اور اگر پیشنماز ہو تو ماموین کو قصد مین داخل کر لے اور اگر ماموم ہو تو پیشنماز اور سب ماموین کا قصد کر لے

مقام ثانی مسائل نماز اور تفصیل نمازہائے واجبی و سنتی مین

اس مقام مین ایک مقدمہ اور سات فصلین ہین اور یہ مسائل رسالہ زبدۃ الفتاوی سی نقل کی گئی ہین کہ سب فتاوی جناب شیخ زین العابدین دام ظلہ کے ہین اسواسطے کہ تقلید مجتہد حی کی واجب ہی اور یہ رسالہ ترجمہ کیا ہوا جناب سید ولایت علی صاحب غازیپوری کا ہی کہ اونہون نے رسالہ زینۃ العباد جناب شیخ مدظلہ سے ترجمہ کیا ہی

مقدمہ مقدمات نماز مین اور اس مین چند مقاصد ہین **مقصد پہلا** اعداد نماز واجب مین مخفی نرہی کہ نمازین واجب چھ ہین پہلے نماز یومیہ دوسرے نماز جمعہ تیسرے نماز عیدین چوتھے نماز آیات پانچوین نماز طواف چھٹے وہ نماز کہ بسبب امر خارج واجب ہو جاتی ہے مثل نذر و عہد و قسم و اجارہ اور نمازہاے پدر پشت بہ پسر واضح ہو کہ نماز یومیہ کی حضر مین سترہ

مقام ثانی مسائل نماز

رکعتین

رکعتین ہین ظہر اور عصر اور عشا ہر ایک کی چار رکعتین اور مغرب کی تین رکعتین اور صبح کی دو رکعتین اور
سفر مین نماز چہار رکعتی سے دو رکعتین آخر کی کم ہو جاتی ہین مقصد دوسرا اوقات نماز یومیہ مین
واضح ہو کہ ابتدای وقت نماز ظہر اول زوال آفتاب سے ہی اور انتہا یہ ہی کہ وقت مغرب مین بقدر ادا
نماز عصر زمانہ باقی رہجای اور بعد اسکے جب اول وقت نماز ظہر بجالاوی تو ابتدای وقت نماز عصر ہی
اور غروب آفتاب تک وقت منتہی ہو جاتا ہی پس اول وقت ظہر سے تا بمقدار ادای نماز ظہر موافق حال مصلے
وقت مختص نماز ظہر ہی اور اسی طرح آخر وقت مین بقدر ادای نماز عصر موافق حال مصلی وقت مختص نماز عصر ہے
اور باقی اوقات ظہر و عصر مین مشترک ہین پس اگر آخر وقت مین شخص حاضر کی لئے نماز عصر کی چار ہی رکعت پڑھنے کا
زمانہ باقی رہجای تو چاہئی کہ یہ شخص نماز عصر کو ادا کرے اور بعد اسکے نماز ظہر بہ نیت قضا بجالای مگر جس صورت مین
شخص حاضر کی لئے آخر وقت مین پانچ رکعت پڑھنے کا زمانہ باقی رہی تو دونو نمازین بقصد ادا بجالا شےاور
اگر شخص مسافر کے لیے تین رکعت نماز پڑھنے کا زمانہ باقی رہے تو وہ بھی ظہر و عصر بہ نیت ادا پڑھے
اور نماز مغرب کا وقت بعد غروب آفتاب آتا ہی اور علامت غروب آفتاب کی یہ ہی کہ حمرت مشرقیہ
نصف آسمان سے گذر جاے اور آخر وقت مغرب کا یہ ہی کہ نصف شب مین چار رکعت نماز عشا پڑھنے
کا زمانہ باقی رہجاے اور وقت عشا بعد بمقدار ادای نماز مغرب آجاتا ہی اور نصف شب تک باقی
رہتا ہے اور نماز صبح کا وقت اوسوقت داخل ہوتا ہے کہ جسوقت مشرق کی طرف عرض مین کنارہ
آسمان پر ایک سفیدی ظاہر ہو اور مثل چادر سفید کے پہیلتی جاے اور انتہاے وقت نماز صبح
طلوع آفتاب تک ہی اور دخول وقت نماز داخل ہونے مین گمان کافی نہین ہے ہر چند وہ گمان ایک
عادل کی گواہی یا موذن معتمد کی اذان سے حاصل ہو مگر جس صورت مین حصول یقین دشوار
ہو بسبب ابر یا بسبب شب ماہ وغیرہ تو بضرورت گمان پر اکتفا جائز ہے مقصد تیسرا قبلہ کی
بیان مین واضح ہو کہ جو لوگ کعبہ کو دیکھتے ہین اونہین استقبال کعبہ واجب ہی اور جو لوگ نہین
دیکھتے اونکا قبلہ جہت کعبہ ہے یعنی وہ جانب کہ جس جانب خانہ کعبہ واقع ہوا ہے لیکن مقصود
نہین ہے کہ وہ جانب بتمامہ قبلہ سمجہا جاے گا بلکہ اوتنی مقدار مطلوب ہی کہ اگر نماز پڑھنے والے

بجہت قبلہ

فصل بیان ...

کے مقام سجدہ سی ایک خط کھینچا جاے تو وہ خط کسی جزو کعبہ تک پہونچی اور خانہ کعبہ کی شناخت ستارون سی اور قبور مسلمین اور مساجد اور علم ہیئت سی حاصل ہوتی ہی اور اگر علم ممکن نہ ہو تو گمان بھی کافی ہے اگرچہ وہ گمان کسی کافر یا مرد فاسق کی کہنی سی حاصل ہو جاے اور اگر بعد نماز کے ظاہر ہو کہ پشت بقبلہ نماز پڑہی ہی پس اگر وقت نماز باقی ہو تو اعادہ کری اور اگر وقت باقی نہ ہو تو اوس نماز کے قضا واجب نہین ہی لیکن احوط یہ ہی کہ بقصد قضا اوس نماز کو ادا کرے اور اگر معلوم ہو جاے کہ قبلہ سی عین دہنی یا بائین جانب تہا تو اعادہ نماز لازم ہی اور قضا لازم نہین ہی اور اگر قبلہ دھنی اور بائین جانب کی درمیان مین واقع ہو تو نہ اعادے کی احتیاج ہی نہ قضا کی حاجت ہی مقصد چوتھا مکان مصلی مین اوس مین دو امر واجب ہین پہلا امر مکان کا مباح ہونا کہ مکان غصبی نہ ہو پس اگر غصبی ہو تو اذن مالک لازم ہی اور اذن کے لئی فحوی کافی ہی مثل اسکے کہ کوئی شخص کہی کہ مین راضی ہون کہ تم میری مکان کو بیچ ڈالو پس اس بیچ کی تقریب سی نماز پڑہنی کی اجازت بطریق اولی پائی جاتی ہی اور مہمان کی لئی شاہد حال کافی ہی اگر مہمان نماز پڑہنا چاہی تو اوسی اذن صریح کی ضرورت نہین ہی اور مثل صحرا اور کاروان سرا اور مانند ان مقامات کی بھی نماز جائز ہی دوسرا امر خالی ہونا مکان کا ہی اوس نجاست سی کہ وہ نجاست لباس اور بدن مصلی کو نجس کرے حالانکہ وہ نجاست معفو نہ ہو لیکن مقام سجدہ کا طاہر ہونا لازم ہی اور جس صورت مین کشتی سی اوترنا ممکن نہ ہو اوس صورت مین بلکہ اختیاراً بھی کشتی پہ نماز پڑہنا جائز ہی لکن احوط یہ ہی کہ اگر زمین پر اوترنا ممکن ہو تو اوترکر نماز پڑہے اور جمیع افعال نماز مین روبقبلہ ہونا بشرط امکان واجب ہی اور اگر کل افعال مین استقبال قبلہ ممکن نہ ہو تو جسقدر ممکن ہو سکے تکبیرۃ الاحرام مین روبقبلہ ہونی کی رعایت ملحوظ رکھے **مقصد پانچوان** بیان لباس مصلی مین لباس مصلی مین پانچ امر واجب ہین **پہلی** یہ کہ لباس غصبی نہ ہو جیسا کہ مکان مصلی مین مذکور ہوا **دوسری** یہ کہ مرد کے لئی حالت اختیار مین محض ریشم کا لباس نہ ہو لیکن حالت ضرورت مین مثل سرمای شدید جائز ہی **تیسری** طلا نہ ہو کہ مرد کی نماز لباس اور زیور طلا پہنکر

بیان مکان مصلی

بیان لباس مصلی

صحیح نہین ہی اور طاہر مسکوک اور غیر مسکوک حالت نماز مین رکہنا حرام نہین ہی چوتہے لباس کا
طاہر ہونا مگر اون نجاستون کا ہونا کہ جو معفو ہین مضایقہ نہین رکہتا پس مخفی نرہی کہ زخم اور دمل
کا خون جبتک وہ زخم یا دمل اچہا نہو معفو ہی اور وہ نجاست کہ ازالہ مین اوسکی مشقت شدید اور
عسر صریح ہو وہ بہی معفو ہی اور نجاست اوس لباس کی کہ دور کرنا اوس لباس کا باعث اذیت
شدید ہو وہ بہی معفو ہی اور اوس شخص کی بول کی نجاست کہ جو عارضہ سلس البول رکہتا ہو اگر
ہر روز ایک مرتبہ طاہر کری تو معفو ہی اور نجاست اوس عورت کی لباس کی جو بچی کو پرورش
کرہی لڑکا ہو خواہ لڑکی بول ہو خواہ غائط اگر ہر روز ایک مرتبہ طاہر کری اور دوسرا لباس نرکہتی
ہو تو معفو ہی اور خون کمتر از درہم کہ مقدار اوسکے بقدر ہتیلی کی گرہی کی ہی بنابر قوی معفو ہی اور
نجاست اوس لباس کی جس سی عورتین نہ چہپی وہ بہی معفو ہی پانچوین یہ کہ پوست اور کل
اجزا حیوان حرام گوشت کی نہ ہون یعنی بال یا کہال سی جانور حرام گوشت کی نماز درست نہین ہی
اور جانور حلال گوشت کی کہال پہنکر نماز درست ہی بشرطیکہ میتہ نہو اور بال مین بہی اوسکی نماز جائز
ہی اور پوست خز اور سنجاب اور اجزا انسان اگر طاہر ہون مثل بال اور ہڈی اور پسینہ اور
دودہ وغیرہ کی تو یہ سب مخل نماز نہین ہین اور موم شہد اور شہد اور مچہر کا خون اور مثل اسکی بعض حشرات
الارض بہی قباحت نہین رکہتی **فصل پہلی** واجبات نماز مین اور وہ آٹہہ ہین پہلی قیام مخفی نرہی
کہ نماز واجب مین حالت تکبیرۃ الاحرام مین کہڑا ہونا واجبات سی ہی اور حمد اور سورہ پڑہنی کی
حال مین اور بعد رکوع بہی قیام واجب ہی اور حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام متصل برکوع رکن
ہی اور مراد رکن نماز سی یہ ہی کہ عمداً اور سہواً ترک کرنا اوسکا نماز کو باطل کرتا ہی اور واجب غیر رکن
کی عمداً ترک کرنے سی نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سہواً ترک کری تو مضائقہ نہین ہی اور قیام مین
چہہ چیزین واجب ہین پہلی **استقلال** یعنی تکیہ کسی چیز پر نہ کرے اس طرح سی کہ اگر وہ چیز جدا ہو
تو مصلی گر پڑی اور بعض کی لئی تکیہ کرنا بیٹہنی پر اور بی تکیہ کرکے بیٹہنا تکیہ کرنی پر اور سیدہا
بیٹہنا خم ہونی پر مقدم ہی اگر مطلق بیٹہنی سی عاجز ہو تو دہنی پہلو سی لیٹنا بائین پہلو پر اور بائین

پہلے سے چت لیٹنا مقدم ہے دوسری سیدہا کہڑا ہونا تیسری دونوں پاؤں سے بطور متعارف کہڑا ہو
اور نیچون سے یا ایڑیون سے اور شل لگی کہڑا ہونا کافی نہین ہے چوتہی پاؤن کو بہت دور نہ رکہنا کہ عرف
مین اوسے کہڑا ہونا نہ کہا جاے پانچوین استقرار کہ رادہ نہ ہلے چہٹی طمانینت کہ حرکت نہ کرے دوسرا
واجب نیت ہے اور نیت آرادہ کرنا کسی فعل کا ہے اور لازم ہے اوس مین تعین کرنا فعل کا اگر مشترک
ہو اور ضرور ہے قصد قربت اور نیت شرط خارج ہے نہ جزو داخل اور اسی قدر کافی ہے کہ مثلاً قصد کرے
کہ نماز صبح پڑہتا ہون مین قربۃً الی اللہ اور قصد وجوب اور ادا احوط ہے تیسرا واجب تکبیرۃ الاحرام
ہے یہ واجب بھی ہے اور رکن بھی ہے اور سات چیزین اس مین واجب ہین پہلی عربی مین کہنا
دوسری بعد نیت کی فوراً کہنا تیسری لفظ اللہ اکبر کا ترتیب اور موالات کی ساتھ ادا کرنا
اور درمیان حرفون کی فاصلہ قرار نہ دینا چوتہی ہمزہ اکبر کو وصل نہ کرنا اور اسی طرح ہمزہ اللہ مین
احتیاطاً وصل نہ کرنا پانچوین اس طرح کہنا کہ دوسرا سنے یا خود سنے چہٹی حرفون کو مخرجون سے
ادا کرنا ساتوین بالخصوص اللہ اکبر کہنا اور عوض مین دوسری مثلاً اللہ اعظم کہنا جائز نہ ہوگا
چوتہا واجب قراءت ہے یعنی حمد اور سورۃ کا مع بسم اللہ نماز صبح مین اور پہلی دو رکعتون مین
نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی پڑہنا اور مغرب کی ایک رکعت آخر اور چہار رکعتی نمازون
مین اختیار ہے چاہے سورۂ حمد پڑہے یا تسبیحات اربعہ پڑہے لیکن تسبیحات اربعہ پڑہنا افضل ہے
اور تسبیحات اربعہ کا ایک مرتبہ پڑہنا واجب ہے اور علاوہ اسکی دو مرتبہ مستحب ہے اور صورت
تسبیحات اربعہ کی یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور قراءت مین
چند چیزین واجب ہین پہلی ادا کرنا حرفون کا مخارج سے اس طرح سے کہ تمیز درمیان حرفون کے
عرف عرب مین حاصل ہو جاے اور زیادہ اس سے لازم نہین ہے دوسری صحیح پڑہنا
لفظون کا اور اعراب کا تیسری عربی مین پڑہنا چوتہی ترتیب درمیان حمد اور سورۃ اور
انکے آیتون اور کلمون کی پانچوین موالات عرفی الفاظ اور آیات مین اس طرح سے کہ فاصلہ
زیادہ درمیان حرفون اور کلمات اور آیات کی نہ ہو کہ سلسلہ نظم قراءت ٹوٹ جاے چہٹی تعین

کرنا سورہ کا قبل شروع کرنے بسم اللہ کی اور عادت بمنزلہ تعیین کی ہی بلکہ لازم ہونی مین تعیین سورہ
کی تامل ہی لیکن احوط تعیین ہی ساتوین مردون کی لئی نماز صبح اور دو رکعت اول نماز مغرب او
عشا مین جہر اور اوسکی سوا مین اخفات چاہئی اور جہر اور اخفات فقط حمد و سورہ مین ہی اور باقی مین
لازم نہین ہی ہان بسم اللہ مین جہر مستحب ہی اگرچہ نماز اخفاتی مین ہو اور عورت کو مقام جہر مین
اختیار ہی درمیان جہر اور اخفات کی اگر آواز اوسکی نامحرم نہ سنی اور جائز ہی ایک سورہ کو چھوڑ
کے دوسری سورہ کو پڑہنا قبل نصف پڑہنی کی لیکن سورۂ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا
الکافرون نہ ہو کہ شروع کرکے چھوڑنا انکا نماز فریضہ یومیہ مین جائز نہین ہی **پانچوان** واجب
رکوع ہی یہ رکن ہی ایک دفعہ ہر رکعت مین اور چند چیزین اس مین واجب ہین **پہلی** خم ہونا اس
طرح سے کہ ممکن ہو پہونچنا کسی قدر انگلیون کی باطن کا زانو پر اور ہاتھ زانو پر رکھنا واجب نہین
ہی **دوسری** ذکر یعنی کہنا ایک مرتبہ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ وَبِحَمدِہٖ یا تین مرتبہ سُبحَانَ اللہ کا
تیسری صحیح کہنا ذکر کا اور ادا کرنا اوسکے حرفون کا مخارج سے **چوتھی** ذکر شروع کرنے کے وقت تنا
ٹہرنا کہ وہ ذکر تمام ہو جاوی **پانچوین** سر اوٹہانا **چھٹی** ٹہرنا بعد سر اوٹہانے کے **چھٹا** واجب ہر رکعت
مین دو سجدون کا بجا لانا ہی اور دونون سجدی ملکی ایک رکن ہو جاتا ہی اور چند چیزین ان مین
واجب ہین **پہلی** سات اعضا کو زمین پر بقدر مسمی رکھنا اور وہ اعضا پیشانی اور دو کف دست
اور دو زانو اور دو انگوٹھی پاؤن کی ہین اور جو جانب انگوٹھون کا زمین پر رکھے کافی ہی
دوسری سب اعضا پر کل بدن کا بار ڈالنا **تیسری** پیشانی رکھنے کی جگہ کا اونچی ہونی
کی جگہ سے زیادہ چار انگل سی پست اور بلند نہ ہونا اور بلندی اور پستی پانچ اعضاء باقی ماندہ
کی مضائقہ نہین رکھتے **چوتھی** ذکر کرنا یعنی ایک مرتبہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی وَبِحَمدِہٖ یا تین مرتبہ
سُبحَانَ اللہ کہنا **پانچوین** شروع ذکر سے جبتک کہ ذکر تمام کری توقف کرنا **چھٹی** پیشانی
کا خاک پر یا اوس چیز پہ کہ خاک سی اوگی ہو رکھنا لیکن وہ چیز کہانے اور پہننے کی نہو **ساتوین**
سر اوٹہانا اور درمیان دو سجدون کی توقف کرنا **آٹھوین** ذکر کا صحیح کہنا اور اسکی حرفون کا

مخارج سی ادا کرنا ساتوان واجب تشہد ہی کہ نماز دو رکعتی مین ایکمرتبہ اور سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین دو مرتبہ اسکا کہنا واجب ہی اور چند چیزین تشہد مین واجب ہین پہلے شہادتین کو اسطرح ادا کرنا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ دوسرے تشہد کا حالت نشست مین پڑہنا تیسری رعایت طمانیت اور پڑہنے کی حال مین بدن کو مستقر رکہنا چوتھے صحیح پڑہنا اور ادا کرنا حرفون کا مخرج مخارج سی پانچوین موالات اور ترتیب مذکور کی ساتھ پڑہنا آٹھوان واجب سلام ہی اور یہ جز نماز ہی اور صیغہ اوس کا یہ ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور دونو صیغون مین جسکو پہلی کہی گا نماز سی خارج ہو جائیگا اور کہنا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا احتیاط ہی اور واجبات سلام کی مثل واجبات تشہد کے ہین

خاتمہ ادعیہ تعقیبات نماز پنجگانہ اور سجدہ شکر کے بیان مین اس باب مین آٹھ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین ادعیہ تعقیب نماز پنجگانہ کی کتاب خلاصۃ الاعمال مین لکہا ہی کہ جناب باری نی کلام مجید مین فرمایا ہے فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حاصل معنی اس آیہ کی یہ ہین کہ جب نماز سی فارغ ہو تو تعقیب اور دعا مین مشغول ہو اور حاجات اپنی حق تعالے سی طلب کرو اور امید اپنی قطع نہ کرو اور اونہین حضرت سی منقول ہی کہ حق سبحانہ وتعالے نے بہترین ساعات مین نمازونکو واجب کیا ہی پس چاہئی تمکو کہ بعد ہر نماز کے دعا کرو اور حضرت امیر المومنین سے منقول ہی کہ تعقیب بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر روزی کو زیادہ کرتی ہی از انجملہ کتاب عین الحیوۃ مین بسند معتبر حضرت صادق سی منقول ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مکہ معظمہ کو فتح کیا تو نماز ظہر کو نزدیک حجر الاسود اپنی اصحاب کے ساتھ ادا فرمایا اور جب سلام سی فارغ ہوئی تین مرتبہ دست مبارک کو اوٹہایا اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا پس یہ دعا پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

(فصل (۱) تعقیب نماز)

وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پس آپ نے فرمایا کہ ان تین تکبیروں کو اور اس دعا کو بعد ہر نماز واجب کی ترک نہ کرو
جو شخص کہ بعد سلام نماز اسکو پڑھتا ہی تحقیق کہ وہ ادا کرتا ہی جو کچھ کہ اوسپر شکر حق تعالی سی تقویت
اسلام اور اہل اسلام سے واجب ہی اور مقباس المصابیح و جمال الصالحین اور مصباح کفعمی مین
بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ تسبیح جناب فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا ہی اسکی فضیلت مین
بے انتہا حدیثین وارد ہوی ہین چنانچہ مقباس المصابیح مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی
کہ حکم کرتے ہین ہم اپنی اطفال کو مزاولت تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کا جیسا کہ حکم کرتے ہین ہم انکو
نماز کے لئی پس اسکو ترک نہ کرو جو شخص کہ اسپر مداومت کری بدبخت اور شقی نہین ہوتا اور روایت
معتبر مین وارد ہوا ہی کہ ذکر کثیر کہ خدا قرآن مجید مین اوسکی طرف حکم فرماتا ہی وہ تسبیح حضرت فاطمہ
زہرا ہی اور جو کہ بعد ہر نماز کے اسپر مداومت کری تو اوس نے خدا کو بہت یاد کیا اور آیہ کریمہ
وَاذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا پر عمل کیا اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو
شخص تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مزاولت کری بعد اسکے استغفار کرے تو خدا اوسکو بخشدیتا
ہی اور یہ تسبیح زبان سے سو مرتبہ ادا ہوتی ہی مگر ترازوی عمل مین اسکے لیئے ہزار مرتبہ ہوتے
ہین اور یہ تسبیح خدا کو خوش کرتی ہی اور شیطان کو دور کرتی ہی اور بسند ہای صحیح حضرت صادق
سی منقول ہی کہ جو شخص تسبیح حضرت فاطمہ بعد ہر نماز پڑھی قبل اسکے کہ اپنی پاؤنکو صورت نشست
نماز سے پھیرے بخشدیا جاتا ہی اور بہشت اوسپر واجب ہوتا ہی اور حدیث معتبر مین حضرت نی
فرمایا کہ تسبیح فاطمہ زہرا کو بعد ہر نماز کے پڑھنا بہتر ہی اوس سی کہ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھی
اور روایت معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سی مروی ہی کہ عبادت الہی نہین کی گئی ہی ساتھ
کسی چیز کے تمجید اور تعظیم سی کہ بہتر تسبیح فاطمہ سی ہو اور اگر اوس سی کوئی چیز بہتر ہوتی تو
حضرت رسولؐ اوسی حضرت فاطمہ کو عطا کرتے اور حدیثین فضیلت مین اسکی بہت وارد ہین
یہ کتاب گنجائش اونکی ذکر کی نہین رکھتی اور کیفیت مین اوس تسبیح کی حدیثون مین اختلاف

ہی اور اشہر یہ ہی کہ چونتیس مرتبہ اللّٰہُ اَکبَر اور تینتیس مرتبہ اَلحَمدُ لِلّٰہ پھر تینتیس مرتبہ سُبحَانَ اللّٰہ
کہے اور بعض روایات مین سبحان اللہ پہلی الحمد للہ کے وارد ہوا ہی اور بعضی علما نی اس طرح
جمع کیا ہی کہ بعد نماز کی بطریق اول پڑہی اور سونی کی وقت بطریق ثانی پڑہی اور بطریق اول
کہ مشہور ہی مطلقاً اولی ہی اور سنت ہی کہ بعد تمام کرنے تسبیح فاطمہ علیہا السلام کی ایک مرتبہ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو شخص بعد نماز فریضہ تسبیح فاطمہ
علیہا السلام پڑہے اور بعد اوسکے ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے تو خدا اُس کو بخش دیتا ہے
اور بہتر یہ ہی کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام پر پڑہی اور یہ امر سب اذکار مین سنت ہی
اور ہمیشہ تسبیح تربت حضرت امام حسین علیہ السلام کو ہمراہ رکہنا مستحب ہی اور ہر بلا کے لئی حرز
ہی اور باعث ثواب بی انتہا کا ہی اور منقول ہی کہ ابتدا مین حضرت فاطمہ علیہا السلام نے
بالون کا ڈورا بٹا تہا اور اوس مین گرہین دی ہتین اور اوسپر ذکر تسبیح فرماتے ہتین یہان
تک کہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب شہید ہوی پس حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اون شہید
بزرگوار کی خاک تربت لی اور تسبیح بنائی اور اوسپر تسبیح پڑہتی ہتین بلکہ اور آدمیون نی بھی
ایسا ہی کیا اور جب سید الشہدا حسین بن علی شہید ہوی تو سنت ہوا کہ تربت سی اون امام
مظلوم علیہ السلام کی تسبیح بنائین اور اوسپر ذکر خدا کیا کرین اور حضرت صاحب الامر علیہ
السلام سی روایت ہی جو شخص تسبیح تربت امام حسین کو ہاتھ مین رکھتا ہوا ور ذکر کو بہول جا
تو ثواب ذکر اوسکے لئی لکھا جاتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ تسبیح تربت
امام حسین ع نے اسکی کہ آدمی ذکر کری بنفسہ خود ذکر و تسبیح خدا بجا لاتی ہی اور حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ ایک ذکر یا استغفار کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام پر کیا جاے وہ ستر
ذکر و استغفار کے برابر ہی اور اگر بلا ذکر اس تسبیح کو پھرا دی تو پھروانہ پھرانے کے عوض
مین سات تسبیحین اوسکے لئے لکھی جاتی ہین اور دوسری روایت مین وارد ہی اگر ذکر کے
ساتھ پھرائے تو ہر دانے پر چالیس حسنہ اوسکے لئی لکھی جاینگے اور اگر ذکر بہول جائے

اور پھر آئی تو ہر دانی کی عوض مین بیس حسنہ اوسکی لئی لکھی جائینگے اور روایت مین وارد ہوا ہی کہ حوران بہشت جب کسی فرشتی کو دیکھتی ہین کہ زمین پر جاتا ہی تو اوس سی التماس کرتی ہین کہ تسبیح تربت حضرت امام حسین علیہ السلام ہماری واسطی لانا اور حدیث صحیح مین حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ مومن کو چاہئی کہ پانچ چیزون سی خالی نہ ہو مسواک اور کنگھی اور جانماز اور تسبیح کہ اوس مین چونتیس دانہ ہون اور انگشتر عقیق ہر چند تسبیح خام و پختہ دونون خوب ہین مگر کچی تسبیح بہتر ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو تسبیح تربت حسین علیہ السلام پر ایک تسبیح پڑھی تو حق تعالی اسکی لئی چارسو حسنہ تحریر فرماتا ہی اور چارسو گناہ اوسکی محو کرتا ہی اور چارسو حاجتین اوسکی بر لاتا ہی اور اوسکی لئی چارسو درجہ بہشت مین بلند کرتا ہی اور مستحب ہی کہ ڈورا اوسکا نیلا ہو برنگ آسمان از انجملہ تسبیحات اربعہ ہین چنانچہ بسند صحیح عین الحیوۃ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے اپنی اصحاب سی ارشاد فرمایا کہ جو کچھ لباس و ظروف سی اپنی پاس رکھتی ہو اگر اوسی تلی اوپر رکھو تو وہ آسمان تک پہونچین گے یا نہ سب نے کہا یا رسول اللہ ایسا نہین ہی حضرت نی فرمایا چاہتی ہو کہ مین تمکو دلالت کرون اوس عمل پر کہ جڑ اوسکی زمین مین ہی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین اصحاب نی عرض کی یا رسول اللہ ارشاد کیجیے حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تم مین سی جب نماز سی فارغ ہو تو تیس مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھی بدرستیکہ جڑ اوسکی زمین مین ہی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین اور مزاولت اسکی آدمی کو جلنی سی اور ڈوبنی سی اور مکان کی نیچی دبنی سی اور کنوین مین گرنی سی اور مرگ بدسی محفوظ رکھتی ہی اور یہ تسبیحات باقیات الصالحات مین سی ہین اور کتاب مقیاس المصابیح اور جنۃ الواقیہ اور تہذیب الاحکام مین بھی اس مضمون کو ذکر کیا ہی اور بسند معتبر تفسیر میر سید علی صاحب مرحوم مین حضرت ابی جعفر سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی تسبیحات اربعہ پڑھے تو حق تعالی ہر تسبیح کی عوض مین اوسکی لئی دو درخت بہشت مین لگاتا ہی کہ اون مین جمیع انواع

فضیلت تسبیحات اربعہ

کی میوہ پہلتی ہین اور یہ بہی اوسی تفسیر مذکور مین پیغمبر خدا سی روایت ہی کہ شب معراج مینی فرشتونکو دیکہا کہ زمین بہشت پر عمارت بناتی ہین کہ اوس مین ایک خشت طلا کی ہی اور ایک نقرہ کی ہی اور بعض ہنگام مین اوسکی بنا نی مین توقف کرتی ہین مین نے اونسی اسکا سبب پوچہا اونہون نی کہا کہ جسوقت ہمکو خرچ ملتا ہی توہم اسکی بنانے مین مشغول ہوتے ہین مین نے استفسار کیا کہ خرچ کیا ہی اونہون نے عرض کی کہ تسبیحات اربعہ کا پڑہنا جسوقت بندہ خدا التسبیحات اربعہ پڑہتی مین مشغول ہوتا ہی توہم عمارت بنانے مین مشغول ہوتے ہین و الا ترک کرتے ہین اور کتاب عدۃ الداعی مین بھی یہی مضمون لکہا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ جناب کلینی بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد نماز فریضہ قبل اسی کہ اپنی پاؤن کو پہیرے تین مرتبہ اس دعا کو پڑہے تو خدا اوسکے گناہون کو بخشدیتا ہی اگرچہ وہ گناہ زیادتی میں مانند کف دریا ہون اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ ذُو الجَلَالِ وَالاِکرَامِ وَاَتُوبُ اِلَیہِ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص اس استغفار کو ہر روز پڑہے تو حق تعالے چالیس گناہ کبیرہ اوسکے بخشدیتا ہی اور مصباح کفعمی اور جمال الصالحین اور جنۃ الواقیہ اور عین الحیوۃ مین بہی اس استغفار کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین برقی بسند موثق حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد فراغ نماز قبل اسکے کہ زانوؤن کو اپنی جگہ سی حرکت دی دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہی تو حق تعالی چالیس ہزار گناہ اوسکے محو کرتا ہی اور چار لاکہ حسنہ اوسکے لئی تحریر فرماتا ہی اور مثل اسکے ہی کہ اس شخص نے بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا اور حضرت عؑ نے فرمایا کہ مین سو مرتبہ پڑہتا ہون اور تمکو دس مرتبہ کافی ہی وہ تہلیل یہ ہے اَشھَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ اِلٰھًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَم یَتَّخِذ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا اور فضیلت اس تہلیل کے بہت وارد ہوی ہی خصوصاً تعقیب نماز صبح اور شام مین اور وقت طلوع و غروب آفتاب از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی رحمہ اللہ اور شیخ طبرسی رحمہ اللہ

اور کفعمی رحمہ اللہ اور اور علما باسند معتبر حضرت امام موسی بن جعفر سی روایت کرتی ہین
کہ منجملہ حقوق واجبہ ہماری شیعون پر یہ امر ہی کہ اون نماز فریضہ جب تک یہ دعا نہ پڑھ لین اوسوقت
تک عنوان نشست کو نہ بدلین وہ دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ بِرُّكَ الْقَدِيمُ وَرَأْفَتُكَ
بِبَرِيَّتِكَ اللَّطِيفَةِ وَشَفَقَتُكَ بِصَنْعَتِكَ الْمُحْكَمَةِ وَقُدْرَتُكَ
بِسِتْرِكَ الْجَمِيلِ وَعِلْمِكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَحْيِ قُلُوبَنَا
بِذِكْرِكَ وَاجْعَلْ ذُنُوبَنَا مَغْفُورَةً وَعُيُوبَنَا مَسْتُورَةً وَفَرَائِضَنَا
مَشْكُورَةً وَنَوَافِلَنَا مَبْرُورَةً وَقُلُوبَنَا بِذِكْرِكَ مَعْمُورَةً
وَنُفُوسَنَا بِطَاعَتِكَ مَسْرُورَةً وَعُقُولَنَا عَلٰى تَوْحِيدِكَ
مَجْبُورَةً وَاَرْوَاحَنَا عَلٰى دِينِكَ مَفْطُورَةً وَجَوَارِحَنَا عَلٰى
خِدْمَتِكَ مَقْهُورَةً وَاَسْمَائَنَا فِي خَوَاصِّكَ مَشْهُورَةً
وَحَوَائِجَنَا لَدَيْكَ مَيْسُورَةً وَاَرْزَاقَنَا مِنْ خَزَائِنِكَ
مَدْرُورَةً اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَقَدْ فَازَ مَنْ وَالَاكَ
وَسَعِدَ مَنْ نَاجَاكَ وَعَزَّ مَنْ نَادَاكَ وَظَفِرَ مَنْ رَجَاكَ وَغَنِمَ مَنْ
قَصَدَكَ وَرَبِحَ مَنْ تَاجَرَكَ ۱ه از جملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ جب نماز
سی فارغ ہو تو سنت ہی کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَجِرْنِي مِنَ النَّارِ
وَارْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِي الْحُورَ الْعِينَ چنانچہ حدیث معتبر مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام
سی منقول ہی بندہ کو چاہئی کہ نماز سی فارغ نہ ہو مگر یہ کہ حق تعالی سی بہشت کا سوال کرے اور
خدا کی پناہ مین آتش جہنم سی پناہ مانگی اور عرض کری کہ حق تعالی اوس سی حور العین کو تزویج
فرمائی اور حضرت نی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ چار چیزین ہین کہ حق تعالی نے سخن خلائق کو سنا اور وہ
اونہین اون چار چیزون کو عطا کیا کہ ایک اون مین سی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور
دوسری بہشت تیسری دوزخ چوتھی حور العین پس جسوقت بندہ نماز سی فارغ ہو تو چاہئی

کہ حضرت رسالت پناہ پر صلوات بھیجی اور خدا سی بہشت کا سوال کری اور آتش جہنم سی پناہ مانگی اور
خدا سی حور العین طلب کری اس لئے کہ جو شخص حضرت پر صلوات بھیجتا ہی دعا اوسکی مستجاب ہوتی ہی
اور جو کہ بہشت کو خدا سی طلب کرتا ہی تو بہشت کہتا ہی کہ پروردگار اپنی بندے کو عطا کر جو کچھہ کہ اسنی
سوال کیا ہی اور جو شخص خدا سی امان جہنم کا طالب ہوتا ہی تو جہنم کہتا ہی پروردگار اپنی بندی کو
امان دی اوس چیز سے کہ جیسے اس نے امان طلب کی اور جو کہ خدا سی حور العین کا سوال کرتا ہی تو
حورین کہتی ہین پروردگار اعطا کر اپنی بندی کو جو کچھہ تجہسی اسنی طلب کیا ہی اور بسند صحیح حضرت
صادق علیہ السلام سے قریب اس مضمون کی دوسری روایت مین بہی وارد ہوا ہی اور آخر مین
اوسکی مذکور ہی کہ جو بندہ جانماز سی اوٹھی اور خدا سی بہشت اور حور العین اور خلاصی جہنم کا
سوال نہ کری تو حوران بہشت کہتی ہین کہ یہ بندہ ہمارا طالب نہین ہی اور بہشت کہتا ہی کہ یہ بندہ
میری طرف رغبت نہین رکہتا اور جہنم کہتا ہی کہ یہ بندہ میری شدت عذاب کو نہین جانتا اور
حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام یا صلوات
بہیجتا ہی البتہ وہ ہدیہ اوسکا حضرت تک پہنچتا ہی اور حضرت اوس سلام اور صلوات کو سنتے
ہین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فراموش نہ کرو دو چیزون کو کہ تمہارے
اوپر واجب ہوئی ہین پہلی یہ کہ بہشت کو طلب کرو دوسری یہ کہ خلاصی جہنم کے لئے دعا کرو
اور بسند معتبر حضرت صادق سی منقول ہی کہ اگر ایک حور بہشت کی اہل دنیا پر نظر کری اور ایک
گیسو اپنا انکو دکہائے تو ہر آئینہ سب اہل دنیا اوسکی مفتون اور عاشق ہو جائین اور جو شخص
نماز سے فارغ ہو کر حور العین کو خدا سی طلب نہین کرتا تو حورین کہتی ہین کہ یہ بندہ ہماری
طرف سی کسقدر بے رغبت ہی اور تفسیر حضرت حسن عسکری علیہ السلام مین مذکور ہی کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ شب معراج قصرہای بہشت مجہکو دکہائی گئے مین نے دیکہا
کہ وہ قصر سونی اور چاندی کی اینٹون سی بنائی گئی ہین اور بجای گچ اوس مین مشک و عنبر
صرف ہوا ہی لیکن بعض کنگری بلند ہین اور بعض بلند نہین ہین جب مین نے جبرئیل سے

اسکا سبب پوچھا تو اونہون نے بیان کیا کہ جو قصر کنگرہ نہین رکہتی وہ اوس جماعت کی قصر ہین کہ جو نماز کی بعد آپ پر اور آپ کی آل پر صلوات نہین بہجتی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ سی بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ شیبہ ہذیلی خدمت مین حضرت رسالت پناہ کی حاضر ہوا اور اوس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین پیر ہو گیا ہون قبل ازین مجہی جن اعمال کی عادت تہی مثل نماز و روزہ او حج و جہاد اب میری قوت وفا نہین کرتی کہ مین ان اعمال کو بجا لاؤن لہذا مجہکو وہ کلام تعلیم فرمائے کہ خدا مجہے بسبب اوسکی نفع بخشی اور وہ مجہپر سبک اور آسان ہو حضرت نی فرمایا کہ پہر کہہ اوسنی تین مرتبہ اس سخن کو بیان کیا حضرت نے فرمایا کوئی درخت اور کوئی سنگ ریزہ تیری گرد و پیش باقی نہین رہا مگر یہ بجہپر ترحم کرکے تیری لئے اوسنی گریہ کیا پس جسوقت تو نماز صبح سی فارغ ہو تو دس مرتبہ یہ دعا پڑہ مولف نی اس دعا کو یہان ترک کیا انشاء اللہ تعقیب صبح مین بیان ہوگی پہر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ خدا تجہکو اس دعا کی برکت سی کوری اور دیوانگی اور خورہ اور پیسی اور پریشانی اور غرق ہونے سی محفوظ رکہیگا شیبہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ تو میری دنیا کی لئی ہی آخرت کی لئی بہی کوئی چیز فرمائی حضرت نے فرمایا کہ بعد ہر نماز کے یہ دعا پڑہا کیا کر اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ بعد اسکے حضرت نی فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو بعد ہر نماز کی پڑہی اور مرنے کی وقت تک عمداً ترک نہ کری تو جسوقت صحرای محشر مین آئیگا آٹھون دروازے بہشت کی اوسکے لئی کہولی جائینگی اور تہذیب الاحکام اور مصباح کفعمی و عدۃ الداعی مین بہی یہ دعا لکہی ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ مفید رحمہ اللہ کتاب مجالس مین محمد بن حنفیہ سی روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنین گرد خانہ کعبہ طواف کرتے تھے ناگاہ ایک شخص کو دیکہا کہ ہاتہ سی پردہ کعبہ تہامی ہوئے یہ دعا پڑہتا ہی جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تیری یہی دعا ہی اوس نی عرض کی

(دعا بعد ہر نماز)

ہان کہا آپ نی میری دعا کو سماعت فرمایا حضرت نی ارشاد کیا کہ ہان مین نی سنا بعد اسکی حضرت
نے کہا کہ بعد ہر نماز کی اس دعا کو پڑہا کر سجدا جو مومن کہ بعد ہر نماز کی اس دعا کو پڑہے ہی تو حق تعالی
اوسکے گناہونکو بخشدیتا ہی ہر چند بعدد ستارہ ہای آسمان اور قطرہ ہای باران اور ریگ
زمین اور ذرہ ہای خاک ہون پس حضرت امیر المومنین نی فرمایا کہ مین اس دعا کو جانتا ہون
اور حق تعالی واسع العطا اور کریم ہی اوس شخص نی عرض کی یا امیر المومنین علیہ السلام آپ
ہر دانا سی دانا تر ہین آپ نی سچ فرمایا اور وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام تہی دعا یہ ہے
یَا مَنْ لَا یَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَا مَنْ لَا یُغَلِّطُهُ السَّائِلُوْنَ یَا مَنْ لَا یُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ
اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ سید
ابن طاوس نے بسند معتبر جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص خدمت حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام مین آیا اور اوسنے عرض کیا کہ ای مولا میری سن میرا زیادہ ہوگیا ہی اور
عزیز میری مرگئی ہین اور مین کوئی مونس نہین رکہتا ڈرتا ہون کہ مین بہی نہ مرجاؤن حضرت
نے فرمایا کہ برادران مومنین صالحین انس کی لیے اقارب سے بہتر ہین اگر تو اپنی عزیزون اور
دوستون کی درازی عمر چاہتا ہی تو اس دعا کو بعد ہر نماز کے پڑہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ رَسُوْلَكَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ
صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ اِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ كَتَرَدُّدِیْ
فِیْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ اَللّٰهُمَّ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ لِاَوْلِیَائِكَ الْفَرَجَ وَالْعَافِیَةَ وَ
النَّصْرَ وَلَا تَسُؤْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَلَا فِیْ اَحَدٍ مِّنْ اَحِبَّتِیْ ۵
اور اگر منظور ہو تو ایک ایک کا اپنے دوستون مین سے نام لے وَلَا فِیْ
فُلَانٍ وَّلَا فِیْ فُلَانٍ راوی کہتا ہی کہ مین نی جب اس دعا پر مداومت کی تو اسقدر میری عمر
دراز ہوئی کہ مین اپنی زندگی سی ملول ہوگیا اور یہ دعا نہایت معتبر ہی از مجمل کتاب

مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی لسند معتبر محمد بن سلیمان دیلمی سی روایت کرتے
ہین کہ مین نی حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی کہ آپ کی شیعہ کہتی ہین کہ ایمان کی دو
قسمین ہین ایک تو یہ کہ مستقر و ثابت ہی اور دوسری یہ کہ امانت سونپا گیا ہی اور زائل ہوجاتا ہی
لہذا مجھکو ایسی دعا تعلیم فرمائے کہ جسوقت مین اوس دعا کو پڑھون تو ایمان میرا کامل ہوجاتی
اور زائل نہ ہو حضرت نی فرمایا کہ بعد ہر نماز واجب کے یہ دعا پڑھا کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رضیت باللہ ربا و بمحمد صلی اللہ علیہ و آلہ نبیا و بالاسلام دینا و بالقرآن کتابا
و بالکعبۃ قبلۃ و بعلی ولیا و اماما و بالحسن و الحسین و علی بن الحسین
و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد
بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی و الحجۃ بن الحسن صلوات اللہ
علیہم ائمۃ اللہم انی رضیت بہم ائمۃ فارضنی لہم
انک علی کل شیء قدیر

تہذیب الاحکام مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی ازانجملہ کتاب مقباس
المصابیح مین مذکور ہی کہ کفعمی روایت کرتی ہین کہ رسالت پناہ نی شب معراج ایک
فرشتہ کو دیکھا کہ ہزار ہزار سر رکھتا تھا اور ہر ایک سر مین ہزار ہزار چہری رکھتا تھا اور ہر ایک
چہرہ مین ہزار ہزار منھ رکھتا تھا اور ہر ایک منھ مین ہزار ہزار زبانین رکھتا تھا اور ہر ایک زبان
مین ہزار ہزار لغت رکھتا تھا ایک دن اوسنی خدا سی سوال کیا کہ آیا کوئی تیرا بندہ ہی کہ اوسکی
عبادت مثل میری عبادت کی ہو حق تعالی نی اوسپر وحی نازل فرمائی کہ زمین پر میرا
ایک بندہ ہی کہ عبادت اوسکی تجھسی زیادہ تر اور تسبیح اوسکی تجھسی بیشتر ہی فرشتہ نے حق تعالی
سے رخصت طلب کی کہ اوسکی زیارت کے ای جائے جب رخصت پائے تو زمین پر آیا کوئی
عبادت اوسکی نہ دیکھی مگر یہ کہ بعد ہر نماز یہ تسبیح پڑھتا تھا سبحان اللہ کے کلما

سُبْحَانَ اللّٰهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُسَبَّحَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اَنْ يُحْمَدَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُهَلَّلَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُكَبَّرَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى عَدَدِ كُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَ بِهَا عَلَيَّ وَعَلٰى كُلِّ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِمَّنْ كَانَ اَوْ يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اَرْجُوْ وَمِنْ خَيْرِ مَا لَا اَرْجُوْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَا اَحْذَرُ

اور کتاب مصباح کفعمی اور جنۃ الواقیہ وغیرہ مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ کلینی بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد ہر نماز فریضہ کی تین مرتبہ یَامَنْ یَّفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ اَحَدٌ غَیْرُہٗ کہے جو حاجت کہ طلب کرے گا روا ہو گی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین بسند موثق حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جب حق تعالیٰ نی حکم فرمایا کہ ان آیات کو زمین پر لائین تو یہ آیات عرش الٰہی سی متعلق ہو گی اور اونہون نے عرض کی کہ ای پروردگار تو ہمکو اہل خطا اور گنہگارون کی طرف بھیجتا ہی پس حق تعالیٰ نی ان آیات کی طرف وحی فرمائے کہ تم زمین پر جاؤ مین اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ آل محمد اور اونکے شیعون سی کوئی شخص تمہاری تلاوت نہ کرے گا مگر یہ کہ مین اپنی چشمہای پوشیدہ سی اوسکی طرف ستر مرتبہ نظر رحمت

کرونگا اور ہر ایک نظر مین ستر حاجتین اوسکی بر لاؤنگا اور توبہ اوسکی قبول کرونگا ہر چند گناہ
اوسکی عظیم ہوں روایت ہین ہی کہ جو شخص ان آیات کو بعد ہر نماز کی پڑہی تو مین اوسکو خطیرہ
قدس مین مقیم کرونگا ہر چند کسی ہی قسم کا گناہ رکہتا ہوا اور اگر ایسا نہ کرونگا تو ہر روز اوسکی
طرف اپنی رحمت خاص سے دیکہونگا اور اگر ایسا نہ کرونگا تو اوسکی ستر حاجتین بر لاؤنگا کہ ادنے
اون حاجتوں مین سی عفو سیئات ہی اور اگر یہ بہی نہ کرون گا تو اوسکو ہر دشمن کی شر سی اپنی
پناہ مین رکہونگا اور اوسکے دشمنون کی مقابلہ مین اوسکی مدد کرونگا اور بہشت مین داخل
ہونے سی بجز موت کوئی شی اوسی مانع نہ ہوگی وہ آیات یہ ہین سورۃ الفاتحۃ الخ اور آیۃ الکرسی
تا وھو العلی العظیم اور اگر ھم فیہا خالدون تک پڑہے تو بہتر ہے اور آیۃ الکرسی یہ ہے

(آیۃ الکرسی)

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ
کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ
یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ
لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ
النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۵

اور آیۃ شہادت

(آیۃ شہادت)

شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ
مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ

اور آیۂ ملک قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اور بسند معتبر حضرت موسی بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو بعد نماز فریضہ کے پڑھے تو اوسکو کسی گزند سے ضرر نہین پہونچتا اور حدیث معتبر مین وارد ہے کہ رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ تم سبکو چاہیے کہ بعد ہر نماز فریضہ کی تلاوت آیۃ الکرسی کرو تحقیق کہ آیۃ الکرسی کی مزاولت و محافظت نہین کرتا مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بعد ہر نماز کی آیۃ الکرسی پڑھے تو نماز اوسکی مقبول ہوتی ہے اور وہ امان خدا مین رہتا ہے اور خدا اوسکو بلاؤن سے اور گناہون سے محفوظ رکھتا ہے ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہے کہ کفعمی حضرت رسالت پناہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے حضرت سے شکایت بیماری اور تنگدستی کی حضرت نے فرمایا تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی شدت مجھپر وارد نہین ہوئی مگر یہ کہ جبرئیل میرے لیے متمثل ہوے اور کہا ہون نے کہا کہ یہ دعا پڑھو اور بکثرت احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ وسواس سینہ اور قرض اور پریشانی اور بیماری کی نفی کیلیے اس دعا کو پڑھنا چاہیے اور بعضی روایات مین پہلی اس دعا کی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ بھی منقول ہے ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہے کہ شیخ طوسی اور کلینی بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کرتے ہین کہ حضرت بعد ہر نماز فریضہ کی چار مرد اور چار عورتون پر لعنت کرتی تھی اور اونکی نام لیتی تھی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانَةَ وَفُلَانَةَ وَفُلَانَةَ وَفُلَانَةَ مولف کہتا ہے کہ باسم اون مردون اور عورتون کی شل

شیطان کی مشہور ہیں احتیاج تصریح کی نہیں ہے شیخ طوسی بسند معتبر حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جا نماز سے نہ اوٹھو یہانتک کہ بنی امیہ پر لعنت
کرو پس چاہیئے کہ بعد ہر نماز اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ ازانجملہ کتاب
مقباس المصابیح میں مذکور ہے کہ شیخ طوسی اور کفعمی اور علامہ حلی وغیرہ رحمہم اللہ
اوعیہ معتبر میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
کہ حق تعالے نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر وحی نازل فرمائی کہ اے
محمد جو شخص تمھاری اُمت میں سے چاہیئے کہ میں اُس کی نماز ہائے فریضہ اور
نافلہ قبول کروں تو اوسے چاہیے کہ بعد ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے یہ دعا پڑھے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا بَشَّارٍ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الدِّيْنَ الْقَيِّمَ دِيْنًا رَاضِيًا بِهٖ مِنْهُمْ لِنَفْسِهٖ
وَيَا خَالِقَ مَنْ سِوَى الْخَلِيْقَةِ وَيَا خَالِقَ مَنْ سِوَى الْمَلٰٓئِكَةِ مِنْ خَلْقِهٖ لِلْاِبْتِلَاءِ
بِدِيْنِهٖ وَيَا مُسْتَخِصًّا مِنْ خَلْقِهٖ لِدِيْنِهٖ رُسُلًا اِلٰى مَنْ دُوْنَهُمْ وَيَا مُجَازِيَ
اَهْلِ الدِّيْنِ بِمَا عَمِلُوْا فِي الدِّيْنِ اجْعَلْنِيْ بِحَقِّ اسْمِكَ الَّذِيْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرَاتِ
مَنْسُوْبٌ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ دِيْنِكَ الْمُؤْثِرِيْنَ بِاِلْزَامِهِمْ حَقَّهٗ وَتَفْرِيْغِكَ قُلُوْبَهُمْ لِلرَّغْبَةِ
فِيْ اَدَاءِ حَقِّكَ فِيْهِ اِلَيْكَ لَا تَجْعَلْ بِحَقِّ اسْمِكَ الَّذِيْ فِيْهِ تَفْصِيْلُ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
شَيْئًا سِوٰى دِيْنِكَ عِنْدِيْ اَبْيَنَ فَضْلًا وَّلَا اِلَيَّ اَشَدَّ تَحَبُّبًا وَّلَا بِيْ لَاصِقًا وَّلَا
اَنَا اِلَيْهِ مُنْقَطِعًا وَاَغْلِبْ بَالِيْ وَهَوَايَ وَسَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَاسْفَعْ بِنَاصِيَتِيْ
اِلٰى كُلِّ مَا تَرَاهُ لَكَ مِنِّيْ رِضًا مِنْ طَاعَتِكَ فِي الدِّيْنِ ط
اور ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح میں مذکور ہے کہ ابن بابویہ
اور شیخ طوسی اور کفعمی وغیرہ حضرت امیر المومنین ؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص
چاہے کہ اوسی موافق اُس پیمال کے کہ وافی ترین پیمانوں کا ہے اجر
و ثواب عطا کیا جاے تو بعد تعقیب نماز کے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ

الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کے کتاب
مقباس میں بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہوا اول وہ چیز کہ بعد
نماز فریضہ عصری ہے وہ یہ دعا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عَافِيَتَكَ فِیْ اُمُوْرِیْ
كُلِّهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اور اسنجا بسند معتبر منقول ہے کہ محمد بن
ابراہیم نے خدمت امام موسی کاظم علیہ السلام میں عریضہ لکھا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی دعا
تعلیم فرمائے تاکہ میں بعد ہر نماز کے پڑھوں اور حق تعالے بسبب اسکے خیر دنیا و آخرت
میرے لئے جمع کرے حضرت نے جواب میں لکھا کہ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَعِزَّتِكَ
الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَقُدْرَتِكَ الَّتِیْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَیْءٌ مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا بیشتر اکثر اخبار ابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ نے
بسند ہائے معتبر حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ بعد
ہر نماز فریضہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ
رُفِعَتِ الْاَصْوَاتُ وَلَكَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَاِلَيْكَ
التَّحَاكُمُ فِی الْاَعْمَالِ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ اَعْطٰى يَا صَادِقُ
يَا بَارُّ يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا مَنْ اَمَرَ بِالدُّعَاءِ وَتَكَفَّلَ بِالْاِجَابَةِ
يَا مَنْ قَالَ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ
سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ يَا مَنْ قَالَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ
قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ
وَيَا مَنْ قَالَ يَا عِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ هَا اَنَا ذَا
بَيْنَ يَدَيْكَ الْمُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِیْ وَاَنْتَ الْقَائِلُ يَا عِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ

لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم

از انجملہ کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ نے بسندہائے صحیح حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیل حضرت یوسف علیہ السلام پاس
قید خانہ میں آئے اور ان سے کہا کہ بعد ہر نماز کے اللّٰهم اجعل لي
فرجا ومخرجا وارزقني من حيث احتسب ومن حيث لا احتسب پڑھا کرو
از انجملہ ابن بابویہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تسبیح فاطمہ علیہا السلام
سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑھے اللّٰهم انت السلام ومنك السلام ولك السلام
واليك يعود السلام سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على
المرسلين والحمد لله رب العالمين السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام على الائمة الهادين المهديين السلام على جميع
انبياء الله ورسله وملائكته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
السلام على علي امير المؤمنين السلام على الحسن والحسين سيدي
شباب اهل الجنة اجمعين السلام على علي ابن الحسين زين العابدين
السلام على محمد بن علي باقر علم النبيين السلام على جعفر بن
محمد ن الصادق السلام على موسى بن جعفر ن الكاظم السلام
على علي بن موسى الرضا السلام على محمد بن علي ن الجواد السلام
على علي بن محمد ن الهادي السلام على الحسن بن
علي ن الزكي العسكري السلام على الحجة بن الحسن القائم المهدي
پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے از انجملہ کلینی نے بسند
معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب نماز
سے فارغ ہو تو اللّٰهم اجعلني مع محمد وآل محمد في كل عافية وبلاء واجعلني مع محمد

وآل محمد فی کل مثوی ومنقلب اللهم اجعل محیای محیاهم ومماتی مماتهم
واجعلنی معهم فی المواطن کلها ولا تفرق بینی وبینهم انک علی کل شیء قدیر کہ
کلینی اور اور علما نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ جو شخص بعد نماز فریضہ یہ دعا پڑھے تو جبرئیل کے پروں میں سے ایک پر اسکو گھیر لیتا
ہے اور مال اسکا اور جان اس کی اور اہل اسکی ہر بلا سے محفوظ رہتے ہیں
استودع الله العظیم الجلیل نفسی واهلی ومالی وولدی ومن یعنینی امره واستودع
الله المرهوب المخوف المتضعضع لعظمته کل شیء نفسی واهلی ومالی وولدی ومن
یعنینی امره شیخ مفید علیہ الرحمہ نے مقنعہ میں ہر نماز کے تعقیب میں اس دعا کو لکھا ہے
اللهم انفعنا بالعلم وزینا بالحلم وجملنا بالعافیة وکرمنا بالتقوی ان ولی الله
الذی نزل الکتب وهو یتولی الصلحین کلینی نے اور علاوہ اُن کے اور
علما نے بسند معتبر حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی
ہے کہ اس دعا کو بعد ہر نماز فریضہ کے پڑھے کہ جان اُس کی اور گھر اسکا
اور مال اُس کا اور فرزند اسکے ہر بلا سے محفوظ رہینگے اور عامہ اور
خاصہ نے اس دعا کو اور سندوں سے حضرت رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ سے بھی روایت کیا ہے دعا یہ ہے
بسم الله الرحمن الرحیم اللهم اغفر لی ما قدمت وما
اخرت وما اعلنت وما اسررت واسرافی علی نفسی وما انت اعلم به
منی اللهم انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت بعلمک الغیب و
بقدرتک علی الخلق اجمعین ما علمت الحیوة خیرا لی فاحینی وتوفنی اذا علمت
الوفاة خیرا لی اللهم انی اسئلک خشیتک فی السر والعلانیة وکلمة الحق فی الغضب
والرضا والقصد فی الفقر والغنی واسئلک نعیما لا ینفد وقرة عین لا تنقطع واسئلک

الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَ
شَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا
بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرَّشَادِ وَالثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ
شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عَافِيَتِكَ وَاَدَاءَ حَقِّكَ وَاَسْئَلُكَ يَا رَبِّ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا
صَادِقًا وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِمَّا
مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔

از کتاب سید ابن طاؤس رضی اللہ عنہ نے بسند صحیح حضرت صادق علیہ
السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا
پڑھے اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے تو حق تعالیٰ تمام گناہ اسکے
بخشدیتا ہے اور جس وقت سے یہ دعا پڑھے گا ایک سال تک تنگدستی
اور دیوانگی اور جذام اور برص و رسوت پیدا و زہر بلا سے کہ جو آسمان سے
زمین پر نازل ہوتی ہے محفوظ رہے گا اور بسبب اس دعا کے اس کے لئے
تا روز قیامت گواہی اخلاص مع ثواب اخلاص لکھی جائیگی اور ثواب
اخلاص بہشت ہے راوی نے عرض کی کہ یہ ثواب اس شخص کے لئے ہے کہ جو
ہر دن تک ہر روز اس دعا کو پڑھا کرے حضرت نے ارشاد کیا
نہ بلکہ تمام سال میں اگر ایک مرتبہ بھی پڑھے تو اسکے لئے بھی ثواب ہے دعا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لَبَّيْكَ رَبَّنَا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

بَرَكَاتُهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ التَّسْلِيمَ مِنَّا لَهُمْ وَالْاِئْتِمَامَ بِهِمْ وَالتَّصْدِيقَ لَهُمْ رَبَّنَا آمَنَّا وَ
صَدَّقْنَا وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ وَآلَ الرَّسُولِ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اَللّٰهُمَّ صُبَّ
الرِّزْقَ عَلَيْنَا صَبًّا صَبًّا بِلَا عَنَاءٍ بِالْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلَا نَكَدٍ وَلَا مَنٍّ
مِنْ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ اِلَّا سَعَةً مِنْ فَضْلِكَ وَطَيِّبًا مِنْ وُسْعِكَ مِنْ يَدِكَ
الْمَلْاٰى عَفَافًا لَا مِنْ اَيْدِي لِئَامِ خَلْقِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ النُّورَ
فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَالْاِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالسَّعَةَ
فِي رِزْقِي وَذِكْرَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عَلٰى لِسَانِي وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي
اَللّٰهُمَّ لَا تُجْهِدْنِي حَيْثُ هَدَيْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَنِي وَارْحَمْنِي اِذَا تَوَفَّيْتَنِي اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

از انجملہ بسند صحیح قرب الاسناد اور سوا اس کے اور کتب معتبرہ
سے روایت کی ہے کہ بزنطی نے حضرت امام رضا علیہ السلام
سے عرض کی کہ حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ
و آلہ پر بعد ہر نماز کے کس طرح سلام کرنا چاہیے حضرت نے فرمایا اس طرح کہے کہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ ابْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِينَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهُ
حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَآلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

از انجملہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ نے بسندہائے معتبر حضرت
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص چاہے

گروہن سے اُس حالت مین انتقال کرے کہ اپنے گناہون سے
مثل روز بخشش پاک ہوا ور اُس شخص سے قیامت مین کسی مظلمہ کے
پرسش نہ کیجائے تو بعد ہر نماز فریضہ کی بارہ مرتبہ سورہ قل ہو اللہ کی تلاوت
کرے اور ہاتھون کو آسمان کی طرف کھول کر یہ دعا پڑھے بعد اسکے حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک راز ہے کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ نے تعلیم فرمایا اور حکم کیا کہ مین حسن اور حسین صلوات اللہ علیہما کو تعلیم
کرون دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ
وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَسُلْطَانِكَ الْقَدِيْمِ يَا وَاهِبَ الْعَطَايَا يَا مُطْلِقَ
الْاُسَارٰى يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْتِقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَّتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ
اٰمِنًا وَّاَنْ تَجْعَلَ دُعَائِيْ اَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ صَلَاحًا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
از انجملہ دعا حضرت امام حسین ہے چنانچہ رسالہ رجعت وغیرہ مین حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہو کہ جب نماز سے فارغ ہو دران حالیکہ بیٹھا ہو تو یہ دعا پڑھو
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَاَرْضِكَ
وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لِيْ فَقَدْ رَهِقَنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرٌ
فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ عُسْرِيْ يُسْرًا ؕ
جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے خدا اوسکی امور آسان کرتا ہے اور سینہ اُسکا
علم و معرفت سے کھول دیتا ہے اور اوسکو وقت مرگ شہادت کلمہ توحید
تلقین کرتا ہے اور سوا اسکے اور فضائل بھی اس دعا کے منقول ہین
اور کتاب مصباح کفعمی مین حضرت علی ابن ابیطالب امیر المومنین
یعسوب الدین علیہ الاسلام سے منقول ہے کہ بعد ہر نماز واجب کے پڑھے

إلهي هذه صلاتي صليتها لا لحاجة منك إليها ولا رغبة
منك فيها إلا تعظيما وطاعة وإجابة لك إلى ما أمرتني به
إلهي إن كان فيها خلل أو نقص في ركوعها أو سجودها فلا تؤاخذني
وتفضل علي بالقبول والغفران برحمتك يا أرحم الراحمين
کتاب مفتاح الفلاح میں از جملہ تعقیبات نماز یہ دعا مذکور ہے کہ مطالب عالیہ پر مشتمل ہے
اللهم صل على محمد وآل محمد في النهار إذا تجلى وصل على محمد
وآل محمد في الليل إذا يغشى وصل على محمد وآل محمد في الآخرة
والأولى وصل على محمد وآل محمد ما لاح الجديدان وصل على محمد
وآل محمد ما اطرد الخافقان وصل على محمد وآل محمد ما حدى الحاديان
وصل على محمد وآل محمد ما عسعس ليل وما ادلهم ظلام
وما تنفس صبح وما أضاء فجر اللهم اجعل محمدا صلى الله عليه
وآله خطيب وفد المؤمنين إليك والمكسو حلل الأمان
إذا وقف بين يديك والناطق إذا خرست الألسن بالثناء
عليك اللهم أعل منزلته وارفع درجته وأظهر حجته
وتقبل شفاعته وابعثه المقام المحمود الذي وعدته واغفر
له ما أحدث المحدثون من أمته بعده اللهم إني أسألك موجبات
رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة
من كل إثم وأسألك الفوز بالجنة والنجاة من النار
اللهم صل على محمد وآل محمد واجعل لي في صلاتي ودعائي
بركة تطهر بها قلبي وتؤمن بها روعتي وتكشف بها كربي
وتغفر بها ذنبي وتصلح بها أمري وتغني بها فقري

وَتُذْهِبُ بِهَا ضُرِّيْ وَتُفَرِّجُ بِهَا هَمِّيْ وَتُسَلِّيْ بِهَا غَمِّيْ وَتَشْفِيْ بِهَا سُقْمِيْ
وَتُؤَمِّنُ بِهَا خَوْفِيْ وَتَجْلُوْ بِهَا حُزْنِيْ وَتَقْضِيْ بِهَا دَيْنِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا
شَمْلِيْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِّيْ اور کتاب مذکور میں
مسطور ہے کہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ
اَدْعُوْكَ لِهَمٍّ لَا يُفَرِّجُهُ غَيْرُكَ وَلِرَحْمَةٍ لَا تُنَالُ اِلَّا بِكَ
وَلِحَاجَةٍ لَا يَقْضِيْهَا اِلَّا اَنْتَ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ كَمَا كَانَ
مِنْ شَاْنِكَ مَا اَرَدْتَنِيْ بِهٖ مِنْ ذِكْرِكَ وَاَلْهَمْتَنِيْهِ مِنْ شُكْرِكَ
وَدُعَائِكَ فَلْتَكُنْ مِنْ شَاْنِكَ الْاِجَابَةُ لِيْ فِيْمَا دَعَوْتُكَ وَ
النَّجَاةُ مِمَّا فَزِعْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ فَاِنْ لَّمْ اَكُنْ اَهْلًا اَنْ
اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ فَاِنَّ رَحْمَتَكَ اَهْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِيْ وَتَسَعَنِيْ
لِاَنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَاَنَا شَيْءٌ فَلْتَسَعْنِيْ رَحْمَتُكَ
يَا مَوْلَايَ کافی میں ہے کہ بعد نماز واجب کے یہ دعا پڑھے تا جان اور مکان و اولاد و ہر بلا سے بچے
اُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَدَارِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِاللّٰهِ
الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ وَاُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَدَارِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِرَبِّ
الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي
الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَاُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ
وَدَارِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ وَاُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَدَارِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ
مِنِّيْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اور منجملہ تعقیبات دعاے حافظا اور دعاے اداے دین ہی کہ باب ادعیہ دفع نسیان اور باب ادعیہ اداے دین مین مذکور ہی ہونگے اور تعقیبات مین زیارت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام ہے کہ باب زیارات مین انشاء اللہ تعالے بیان ہوگی فصل دوسری بیان ادعیہ تعقیب نماز ظہر مین از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہے کہ ابن ادریس بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ محمد و آل محمد پر درمیان نماز ظہر و عصر صلوات بھیجنا ستر رکعت نماز کا ثواب رکھتی ہے اور کفعمی او ہنین حضرت سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز صبح اور بعد نماز ظہر اللھم صل علی محمد وال محمد وعجل فرجھم کہے تو نہ مرے گا یہان تک کہ قائم آل محمد کی زیارت سے مشرف ہو از انجملہ کتاب عدۃ الداعی مین مذکور ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور باپ اوسکا اوسکی جد سے اور جد اوسکا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت کرتا ہی کہ جبرئیل شاد و خورم ہنستی ہوی آسمانسے اس دعا کو حضرت پاس لائی اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ حضرت نبی فرمایا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اے جبرئیل کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ حق تعالی نے آپ کی پاس ایک ہدیہ بھیجا ہی حضرت نبی فرمایا وہ کیا ہدیہ ہی جبرئیل نے عرض کی کہ وہ چند کلمے ہین خزانہای عرش سے کہ حق تعالے نے ان کلمون سے آپ کا اکرام کیا ہے حضرت نبی فرمایا کہ وہ کلمے کون سے ہین جبرئیل نے کہا کہ کہیے یَا مَنْ اَظْھَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَۃِ وَلَمْ یَھْتِکِ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ یَا

الرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى وَمُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ
يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَغَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ يَا
اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَّا تُشَوِّهَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ ان کلمات کا ثواب کیا ہے جبرئیل نے عرض کی ہیہات ہیہات اگر ساتون آسمانون
اور ساتون زمینون کے فرشتے جمع ہون اور اس امر پر اتفاق کرین کہ ثواب ان کلمون کا روز قیامت
تک بیان کرین تو ہزار حصون مین سے ایک حصہ بھی بیان نہ کرسکین گے جسوقت بندہ یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ
وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ کہتا ہے تو حق تعالی گناہ اوسکے چھپا دیتا ہے اور دنیا مین اوسپر رحم کرتا ہے اور آخرت مین حال
اوسکا نیک کرتا ہے اور دو جہان مین ہزار پردے اوسکے پوشیدہ فرماتا ہے اور جسوقت بندہ یَا مَنْ لَّمْ
يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ کہتا ہے تو حقتعالی اوسکے حساب سے روز قیامت در گذر کرتا ہے اور جس روز
کہ سب پردے فاش ہونگے ہین پردہ اوسکا فاش نہین کرتا اور جسوقت بندہ یَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ کہتا ہے
تو حق تعالی گناہ اوسکے بخشدیتا ہے اگرچہ مثل کف دریا ہون اور جسوقت بندہ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ کہتا ہے
تو حق تعالی اوسکے جمیع اعمال بد سے حتی کہ چوری اور شراب خواری اور سوا ان کے گناہان کبیرہ سے
در گذر فرماتا ہے اور جسوقت بندہ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ کہتا ہے تو حق تعالی اوسکے لئے ستر در رحمت کھولتا ہے
اور وہ بندہ رحمت حق تعالی مین غرق ہوجاتا ہے یہانتک کہ دنیا سے انتقال کرے اور جسوقت
بندہ یَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ کہتا ہے تو حق تعالی دست قدرت اپنا برحمت اوس پر مبسوط
فرماتا ہے اور جسوقت بندہ یَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى وَمُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى کہتا ہے تو حق تعالی اوسکو دنیا
و آخرت مین اجر ہر مزدوری اور ثواب ہر مصیبت زدہ کا اور ثواب اوسکا کہ جو کہ سالم ہے اور ثواب
ہر بیمار کا اور ہر نابینا کا اور ہر مسکین اور ہر فقیر اور صاحب مصیبت کا عطا کرتا ہے اور جسوقت بندہ
یَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ کہتا ہے تو حق تعالی اوسکو وہ کرامت عنایت فرماتا ہے کہ جو پیغمبرون کا ہے اور جسوقت
بندہ یَا عَظِيْمَ الْمَنِّ کہتا ہے تو حق تعالی اوسکو روز قیامت اوسکی آرزو اور آرزوے جمیع خلائق
کرامت کرتا ہے اور جسوقت بندہ یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا کہتا ہے تو حق تعالی اوسکو بعدد

اون لوگون کی ثواب دیتا ہی کہ جو نعمتہای حق تعالی کا شکر کرتی ہین اور جسوقت بندہ یا دَیّانُ وَ سَیِّدَہُ
کہتا ہی تو تعالی فرماتا ہی کہ ای فرشتو گواہ رہو کہ مین نی اس بندیکو بخشدیا اور موافق عدد اون آدمیونکی
کہ مین نی پیدا کئی ہین اور موافق عدد بہشت و دوزخ اور سات آسمان اور سات زمینون اور آفتاب
اور ماہتاب اور ستارے اور قطرہ ہای باران اور طرح طرحکی چیزین کہ مین نی خلق کین اور بقدر پہاڑون
اور خاک اور پتہرون اور عرش اور کرسی کی اسی اجر و ثواب دیا اور جسوقت بندہ یا مولانا کہتا ہی تو حق تعالی اسکے دلکو ایمان سی
بہر دیتا ہی اور جسوقت بندہ یا غایۃ رغبتا کہتا ہی تو حق تعالی اسکو قیامت مین جس شی کی طرف رغبت رکہتا ہو مثل رغبت خلایق اسی وہ شی کرامت
فرماتا ہی اور جسوقت بندہ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْ لَا تُشَوِّہَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ کہتا ہی تو خدای جبار
جل جلالہ فرماتا ہی کہ میری بندی نی دوزخ سی نجات طلب کی ای فرشتو گواہ رہو کہ مین نی اسکو اور اسکے
باپ اور ماں اور بہائیون اور بہنون اور اہلبیت اور فرزندون اور ہمسایون کو آتش دوزخ سے
آزاد کیا اور اسی اجازت شفاعت دی کہ ہزار آدمیون کی لئی جن پر جہنم واجب ہو گیا ہو شفاعت
کری اور مین نی اسی آتش دوزخ سی بری کیا جبرئیل نی عرض کی کہ یا محمد ان کلمونکو متقین کو تعلیم فرمائی
اور منافقون کو تعلیم نکیجیے بتحقیق کہ یہ کلمات اوس شخص کی لئی دعای مستجاب ہین کہ جو اوسکی لئی ان
کلمون کو کہی انشاء اللہ تعالی اور یہ دعای اہلبیت المعمور ہی مولف کہتا ہی کہ اس کتاب سے
اختصاص اس دعا کا تعقیب ظہر مین ظاہر نہین ہوتا اور مقباس المصابیح مین بہی یہ دعا مع
چہاردہ معصوم علیہم السلام کی نامون کی لکہی ہی چونکہ عبارت بڑہی ہوئی تہی لہذا دوبارہ یہ دعا
لکہی جاتی ہی چنانچہ کفعمی وغیرہ تعقیب ظہر مین اس دعا کو نقل کرتے ہین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یَا مَنْ اَظْہَرَ الْجَمِیْلَ وَ سَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَۃِ وَ لَمْ یَہْتِکِ السِّتْرَ یَا
عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَۃِ یَا صَاحِبَ کُلِّ حَاجَۃٍ
یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ یَا مُفَرِّجَ کُلِّ کُرْبَۃٍ یَا مُقِیْلَ الْعَثَرَاتِ یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ ا
الْمَنِّ یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِہَا یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ یَا غَایَۃَ رَغْبَتَاہُ
اَسْئَلُکَ بِکَ وَ بِمُحَمَّدٍ وَ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَۃَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ وَ عَلِیِّ بْنِ

الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی
بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی و القائم المہدی
الائمۃ الہادیۃ علیہم السلام ان تصلی علی محمد و آل محمد
و اسئلک یا اللہ یا اللہ ان لا تشوہ خلقی بالنار و ان تفعل بی ما انت اہلہ

شیخ کفعمی اور شیخ ابن فہد حلی نے ایک روایت اس دعا کی فضیلت و ثواب مین نقل فرمائی ہے لیکن اس
روایت سے اختصاص تعقیب ظہر ظاہر نہین ہوتا اور شیخ طوسی نے اس دعا کو تعقیب نوافل عصر مین ذکر
کیا ہے اور مصباح کفعمی اور مفاتیح النجات عباسی وغیرہ مین اس دعا کو تعقیب نماز ظہر
مین ذکر کیا ہے فصل تیسری بیان ادعیہ تعقیب نماز عصر مین ازانجملہ کتاب
مقباس المصابیح مین مذکور ہے کہ شیخ طوسی وغیرہ بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے
روایت کرتے ہین کہ ایک شخص حضرت رسول کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوسنے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ مجھکو وہ عمل تعلیم فرمائیے کہ جسے مین بجا لاؤن تا اسیرے اور بہشت کی درمیان مین کوئی حائل
نہ ہو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ وہ عمل مشروط ہے باین شرط کہ تو کسی شخص پر غصہ نکر اور کسی فرد بشر سے
کسی شی کا سائل نہو اور اپنی برادران ایمانی کی لئے وہ امر پسند کر جو اپنی ذات خاص کے لئے پسند
کرتا ہے اوسنے عرض کی یا رسول اللہ زیادہ فرمائے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز عصر کو پڑھکر
تو ستر مرتبہ استغفار کیا کر تیری ستر سال کی گناہ بخشدیے جائینگے اوسنے عرض کی میرا ستر
سال کا نہین ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بقیہ بہ تا اپنی باپ اور مان اور عزیزون کے
لئے قرار دے اور ابن بابویہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص
بعد نماز عصر ستر مرتبہ استغفار کرے تو حق تعالی اوسکی اوس روز کی سات سو گناہ بخشدیتا ہے
اور اگر سات سو گناہ نہ رکھتا ہو تو اوسکی باپ کی گناہ بخشتا ہے اور اگر اوسکی باپ کی اتنی گناہ
نہ ہون تو اوسکے مان کی گناہ بخشتا ہے اور اگر اوسکے مان کی اتنی گناہ نہ ہون تو اوسکے بھائی
کے گناہ بخشتا ہے اور اگر بھائی کے اتنی گناہ نہ ہون تو اوسکی بہن کی گناہ بخشتا ہے اور اگر بہن کے

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اسی تہلیل کا ادعیہ صبح و شام میں بھی ذکر ہوگا از انجملہ کتاب
مقباس المصابیح میں مذکور ہے کہ سید ابن طاؤس بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں کہ جو شخص بعد نماز مغرب اور نماز صبح سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي
كُلَّهَا جَمِيعًا فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ كُلَّهَا جَمِيعًا إِلَّا أَنْتَ کہے تو حق تعالے ملائکہ کو
وحی کرتا ہے کہ میرے بندے کی لیے اوسکے گناہوں کی آمرزش لکھیں اسلیئے کہ یہ بندہ جانتا ہے اور
اقرار کرتا ہے کہ گناہونکو سوا میرے کوئی نہیں بخشتا **فصل پانچویں بیان ادعیہ تعقیب
نماز عشا میں** از انجملہ کتاب مقباس المصابیح میں مذکور ہے کہ سید ابن طاؤس رضی اللہ
عنہ عبید بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص خدمت حضرت صادق
علیہ السلام میں آیا اور اوس نے تنگدستی کی شکایت کی اور عرض کیا کہ ہر چند میں طلب روزی
کی لئے شہروں میں پھرتا ہوں لیکن تنگی معیشت میری زیادہ ہوتی جاتی ہے حضرت نے فرمایا
کہ جب نماز عشا سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھ راوی نے بیان کیا کہ بعد تھوڑی مدت کی حال
اوس شخص کا بہتر ہوگیا اور اوسے مال کثیر دستیاب ہوا دعا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِيْ وَاِنَّمَا اَنَا اَطْلُبُهُ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰى
قَلْبِيْ فَاَجُوْلُ فِيْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ وَاَنَا فِيْمَا اَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ لَا اَدْرِيْ اَفِيْ سَهْلٍ
هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ اَمْ فِيْ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَاءٍ اَمْ فِيْ بَرٍّ اَمْ فِيْ بَحْرٍ وَعَلٰى يَدَيْ مَنْ
وَمِنْ قِبَلِ مَنْ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهُ عِنْدَكَ وَاَسْبَابَهُ بِيَدِكَ وَاَنْتَ الَّذِيْ
تَقْسِمُهُ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهُ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَاجْعَلْ يَا رَبِّ
رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعًا وَمَطْلَبَهُ سَهْلًا وَمَاْخَذَهُ قَرِيْبًا وَلَا تُعَنِّنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ
فِيْهِ رِزْقًا فَاِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَاَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَ
جُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ آ در مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی وغیرہ

مین اس دعا کو تعقیب نماز عشا مین لکھا ہی اور کلینی باسند معتبر اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین سی روایت کرتی ہین کہ بعد نماز عشا پڑہنا چاہیئے اور بعض علما نے اس دعا کو بعد نماز مغرب ذکر کیا ہی
اَللّٰهُمَّ بِيَدِكَ مَقَادِيرُ اللَّيْلِ وَمَقَادِيرُ النَّهَارِ وَمَقَادِيرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَقَادِيرُ الْمَوْتِ وَالْحَيٰوةِ وَمَقَادِيرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِيرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلَانِ وَمَقَادِيرُ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَفِي جَسَدِي وَاَهْلِي وَوَلَدِي اَللّٰهُمَّ ادْرَأْ عَنِّي فَسَقَةَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاجْعَلْ مُنْقَلَبِي اِلٰى خَيْرٍ دَائِمٍ وَنَعِيمٍ لَا يَزُولُ
اور کتاب طب الائمہ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جو شخص بعد نماز عشا اس دعا کو پڑہی تو وہ اس رات اور اس دن چورونکی ضرر سے محفوظ رہے گا
اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوذُ بِمَغْفِرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ الَّذِي هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاَعُوذُ بِكَرَمِ اللّٰهِ وَاَعُوذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَشَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَكُلِّ مُغْتَالٍ وَسَارِقٍ وَعَارِضٍ وَمِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَالْعَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ صَغِيرَةٍ اَوْ كَبِيرَةٍ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَفُجَّارِهِمْ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّي اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
ازانجملہ باسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص بعد نماز عشا سات مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑہی تو صبح تک ضمانت الٰہی مین رہتا ہی ازانجملہ کتاب طب الائمہ مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ محافظت کرو اپنی عورتون و فرزندون اور مال کی اس دعا کے پڑہنی سی کہ بعد نماز عشا سی پڑہا کرو
اُعِيذُ نَفْسِي وَذُرِّيَّتِي وَدِينِي وَاَهْلَ بَيْتِي وَمَالِي بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ
ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ جعفر بن احمد قمی کتاب

مسلسلات مین حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کرتی ہین کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ
حق تعالی نی مجھی آیۃ الکرسی اوس خزانہ سی عطا فرمائی ہی کہ جو خزانہ زیر عرش ہی اور مجھ سی پہلے کسی
پیغمبر کو یہ آیت نہین دی گئی حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ مین ہر شب تین مرتبہ اس آیہ
شریفہ کو پڑہتا ہون اول تو بعد نماز عشا دوسری سونی کی وقت تیسری وقت سحر قبل نماز وتر
حضرت نی فرمایا کہ جب سی مین نے حضرت رسول سے اس حدیث کو سنا کسی شب اس آیہ بزرگ کا پڑہنا
ترک نہین کرتا

فصل چھٹی بیان ادعیہ تعقیب نماز صبح اور ادعیہ صباح مین حدیثین فضیلت
مین خصوص اس تعقیب کی بہت ہین چنانچہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ روایات
کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی درمیان مین فرزندان آدم کو رزق
تقسیم کیا جاتا ہی جو کہ اسوقت مشغول عبادت اور دعا اور تلاوت ہو روزی اوسکی زیادہ
ہوتی ہی اور جو کہ اسوقت سوتا ہی زیادتی روزی سی محروم رہتا ہی اور سوتا اسوقت کا شوم
ہی اور روزی کو دور کرتا ہی اور چہرہ کا رنگ زرد کرتا ہی اور منھہ کو قبیح کرتا ہی حذر کرو ایسی
سونے سی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو دن فرزند آدم پر وارد
ہوتا ہی وہ اوس سی کہتا ہی کہ مین تجھپر نیا دن ہون تیری اعمال وافعال کی مین گواہی دونگا
پس مجھہ مین کار نیک کر اور سخن نیک منھہ سی نکال تاکہ مین تیری لیے روز قیامت گواہی
دون کہ بعد اسکے تو مجھکو نہ دیکھیگا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ذکر خدا بعد
نماز صبح طلوع آفتاب تک بہتر ہی اوس روزی کی تحصیل کرنی سے کہ جو سفر خشکی سی حاصل ہو
اور حضرت رسول صلعم سی منقول ہی کہ جو شخص طلوع صبح سی طلوع آفتاب تک اپنی جا نماز پر بیٹھا
رہی اور تعقیب مین مشغول ہو تو خدا اوسکو آتش جہنم سی محفوظ رکھتا ہی اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سی منقول ہی کہ طلوع صبح سی طلوع آفتاب تک شیطان اپنے لشکر کو پھیلاتا ہی اور یہی شیطان
کا لشکر غروب آفتاب سی تا زوال سرخی مغرب منتشر کرتا ہی پس خدا کو ان دو وقتوں مین

فصل چھٹی در فضیلت تعقیب نماز

بہت یاد کرو کہ ان دونو ساعتون مین شیطان آدمی کو عبادت خدای تعالی سے غافل کرتا ہے اور
بسند صحیح و معتبر منقول ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام جب خراسان مین نماز صبح پڑھتے تھی طلوع
آفتاب تک اپنی مصلے پر بیٹھے رہتے تھی پس ایک تھیلی حضرت کی واسطے لاتی تھی کہ اوس مین مسواکین
ہوتی تھین حضرت اون مین سے ایک ایک مسواک کرتے تھی پس تھوڑا کندر چباتی تھی پس قرآن کو
لیتے تھے اور تلاوت کرتی تھی اور حضرت رسول سے منقول ہی کہ جو شخص طلوع صبح سے طلوع آفتاب
تک مشغول تعقیب رہے تو ثواب حج اوسکے واسطے لکھا جاتا ہے اور دوسری روایت مین وارد
ہی کہ اگر جا نماز پر تا طلوع آفتاب ذکر خدا کری تو ثواب زیارت حضرت رسول لکھا جاتا ہے اور
دعائین تعقیب صبح کی کہ جو بعد مغرب بھی پڑہی جاتی ہین بیان ہوچکین اور خاص صبح کی لیے
بھی ادعیہ کثیرہ وارد ہین از انجملہ کتاب مقباس مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی جو
شخص بعد نماز صبح رَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰهلِ بَيْتِه کہے تو خدا اوسکی منھ کو آتش
جہنم سے محفوظ رکہیگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص بعد نماز صبح
ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے تو خدا اوسکو بخشدیگا اگرچہ اوسنے اوس روز ستر ہزار
گناہ کیے ہون اور بسندہای معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ جو شخص
بعد نماز صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ
الْعَظِيْمِ کہے تو خدا اوسکو نابینائی اور دیوانگی اور جذام اور فقر و پریشانی اور شدت ضعف
پیری سے محفوظ رکہے گا اور منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام بعد نماز صبح یہ دعا پڑھتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا عَبِيْدُكَ وَاَبْنَاءُ عَبِيْدِكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ
حَيْثُ نَحْتَفِظُ وَمِنْ حَيْثُ لَا نَحْتَفِظُ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا مِنْ حَيْثُ نَحْتَرِسُ وَمِنْ حَيْثُ
لَا نَحْتَرِسُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا مِنْ حَيْثُ نَسْتَتِرُ وَمِنْ حَيْثُ لَا نَسْتَتِرُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِالْغِنٰى
وَالْعَافِيَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَارْزُقْنَا الشُّكْرَ بِالْعَافِيَةِ

اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہو کہ جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑھے
تو جو حاجت طلب کرے گا وہ حاجت بر آئیگی اور حق تعالے اوسکی مہمات کو آسان فرمائیگا
دعا یہ ہو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللهِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ
اِلَى اللهِ اِنَّ اللهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقٰهُ اللهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ
وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ
وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ مَا شَآءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ مَا شَآءَ اللهُ
لَا مَا شَآءَ النَّاسُ مَا شَآءَ اللهُ وَاِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ
حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ حَسْبِيَ الَّذِيْ
لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ مُنْ كَانَ مُذْ كُنْتُ حَسْبِيْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ حَسْبِيَ اللهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور منقول ہو کہ حضرت رسول اس
دعا کو پڑھتے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ
الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَبَوَارِ الْاَيِّمِ وَالْغَفْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْقَسْوَةِ وَالْعَيْلَةِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عَيْنٍ لَا تَدْمَعُ وَمِنْ
دُعَآءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ صَلٰوةٍ لَا تَنْفَعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنِ امْرَاَةٍ تُشَيِّبُنِيْ
قَبْلَ اَوَانِ مَشِيْبِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَلَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ مَالٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَاحِبٍ خَدِيْعَةٍ اِنْ
رَاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَاٰى سَيِّئَةً اَفْشَاهَا
بِفَاجِرٍ عَلَيَّ يَدًا وَلَا مِنَّةً اِذَا نَجْلُ
کافی میں منقول ہے کہ بعد نماز صبح پڑھے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً خَالِداً مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً
لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيَّتِكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ اللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكَى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَى نِعَمِهِ كُلِّهَا حَتَّى
يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَى حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضَى از انجملہ مقباس مین مذکور ہو کہ بعد نماز صبح
اسکو پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَ
الْأَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ وَأَجِرْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ
اللّٰهُمَّ امْدُدْ لِي فِي عُمُرِي وَأَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَانْشُرْ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ
وَإِنْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ شَقِيّاً فَاجْعَلْنِي سَعِيداً
فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ از انجملہ کتاب بلد الامین
مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہو کہ جو شخص چاہی کہ خدا عمر اوسکی دراز کری اور اوسکو دشمنون پر
غالب کری اور مرگ بد سے بچاوے اور اسکو بچایا تو چاہی کہ ہر صبح و شام اس دعا کے پڑہنے کا التزام کرے
سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ
اور تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ
الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَ
مُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے اَللّٰهُ أَكْبَرُ
مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ
اور مقباس مین منقول ہو کہ ایک شخص نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے شکایت کی کہ مین جو کام کرتا ہون
فائدہ نہین ہوتا اور جو حاجت طلب کرتا ہون وہ روا نہین ہوتی حضرت نے فرمایا کہ بعد نماز

صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَسْئَلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ پڑھا کرو راوی کہتا ہے کہ مین نے اس دعا کی تھوڑی زمانی تک مداومت کی آخرالامر مجھے مال کثیر ہاتھ آیا اور اب تک مین محتاج نہین ہون مکارم الاخلاق مین مروی ہے راوی کہتا ہے کہ مین نے حضرت سے عرض کی کہ مجھے وہ دعا تعلیم فرمایئے کہ جو آسان ہو اور دنیا و آخرت کی لئے جامع ہو حضرت نے مجھے دعاے مذکور تعلیم فرمائی حال بہت بہتر ہو گیا ازانجملہ مقباس المصابیح مین قطب راوندی رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز صبح سے فارغ ہوتی تھی تو یہ دعا پڑھتی تھی اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَیْنَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ ثَارِیْ فِیْ عَدُوِّیْ و ازانجملہ کتاب مذکور مین مسطور ہے کہ سید بن باقی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حمائل شمشیر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام پر مین نے لکھا دیکھا مین نے پوچھا یا امیرالمومنین علیہ السلام یہ کیا لکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ گیارہ کلمہ ہین کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تعلیم کیے ہین تو چاہتا ہے کہ مین تجھکو وہ کلمات تعلیم کرون کہ بسبب اوسکی سفر و حضر مین اور رات اور دن کو جان اور مال اور فرزند تیری باذن خدا سے محفوظ رہین مین نے عرض کی ہان یا امیرالمومنین حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا عَالِمًا بِکُلِّ خَفِیَّۃٍ یَا مَنِ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِہٖ مَبْنِیَّۃٌ یَا مَنِ الْاَرْضُ بِقُدْرَتِہٖ مَدْحِیَّۃٌ یَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِہٖ مُضِیْئَۃٌ یَا مَنِ الْبِحَارُ بِقُدْرَتِہٖ مُجْرِیَّۃٌ یَا مُنْجِیَ یُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِیَّۃِ یَا مَنْ یَصْرِفُ کُلَّ نَقْمَۃٍ وَبَلِیَّۃٍ یَا مَنْ حَوَائِجُ السَّائِلِیْنَ عِنْدَہٗ مَقْضِیَّۃٌ یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ حَاجِبٌ یُغْشٰی وَلَا وَزِیْرٌ یُرْشٰی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاحْفَظْنِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَحَضَرِیْ وَلَیْلِیْ وَنَھَارِیْ وَیَقْظَتِیْ وَمَنَامِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ

ازانجملہ عین الحیوۃ مین بسند صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ
جو شخص سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بعد نماز صبح گیارہ مرتبہ پڑہے تو اوس روز کوئی گناہ
اوسپر نہین رہتا ہرچند شیطان کی ناک خاک پر ملے جائے ازانجملہ وہ دعائین
ہین کہ جو دعاہاے صبح اور شام مین بیان ہونگی اور سوا ادعیۂ صباح بہت ہین
بخیال طول ترک کی گئین ازانجملہ کتاب بحار الانوار کی تیرہوین جلد مین لکہا ہی
کہ علی بن طاؤس کتاب مصباح الزائر مین جناب جعفر بن محمد صادق
علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص چالیس صبح اس عہدنامہ
کے ذریعہ سے درگاہ الٰہی مین دعا کرے تو خدا اوسکو وقت ظہور صاحب الامر
علیہ السلام اُسکے قبر سے باہر نکالتا ہی اور عوض مین ہر کلمہ کے ہزار حسنہ اُسکو
عطا فرماتا ہے اور ہزار گناہ اُسکے نامۂ عمل سے مٹاتا ہی اور وہ عہدنامہ یہ ہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَالْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ
التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ وَ
مُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ
بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ يَا حَيًّا قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ
حَيٍّ يَا حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى مُمِيْتَ الْاَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَائِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا عَنِّيْ وَعَنْ وَالِدَيَّ

من الصلوات زنة عرش الله ومداد كلماته وما احصاه علمه واحاط به
كتابه اللهم اني اجدد له في صبيحة يومي هذا وما عشت من ايامي عهدا
وعقدا وبيعة له في عنقي لا احول عنها ولا ازول ابدا اللهم اجعلني من
انصاره واعوانه والذابين عنه والمسارعين اليه في قضاء حوائجه والمحامين
عنه والسابقين الى ارادته والمستشهدين بين يديه اللهم ان حال بيني
وبينه الموت الذي جعلته على عبادك حتما فاخرجني من قبري مؤتزرا كفني
شاهرا سيفي مجردا قناتي ملبيا دعوة الداعي في الحاضر والبادي اللهم
ارني الطلعة الرشيدة والغرة الحميدة واكحل بصري بنظرة مني
اليه وعجل فرجه وسهل مخرجه واوسع منهجه واسلك بي محجته و
انفذ امره واشدد ازره واعمر اللهم به بلادك واحي به عبادك فانك
قلت وقولك الحق ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس
فاظهر اللهم لنا وليك وابن بنت نبيك المسمى باسم رسولك
حتى لا يظفر بشيء من الباطل الا مزقه ويحق الحق ويحققه واجعله
اللهم مفزعا لمظلوم عبادك وناصرا لمن لا يجد له ناصرا غيرك ومجددا
لما عطل من احكام كتابك ومشيدا لما ورد من اعلام دينك
وسنن نبيك صلى الله عليه وآله واجعله ممن حصنته من باس
المعتدين اللهم وسر نبيك محمدا صلى الله عليه وآله وسلم
برؤيته ومن تبعه على دعوته وارحم استكانتنا بعده اللهم
اكشف هذه الغمة عن الامة بحضوره وعجل لنا ظهوره
انهم يرونه بعيدا ونريه قريبا برحمتك يا ارحم الراحمين
پس تین مرتبہ ہاتھ ران راست پر مارے اور ہر مرتبہ کہے العجل یا مولای یا صاحب الزمان

اور کتاب مفاتیح النجات میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی جو شخص
اس دعا کو بعد نماز صبح جس حاجت کی لیے حاجت ہاے دنیا و آخرت سی پڑھے اور حاجت اپنی طلب
کرے تو دعا اوسکی مقرون باجابت ہوگی اور اگر تمام عالم پر بلا نازل ہوگا تو کچھ ضرر اس دعا کی
پڑھنے والے کو نہ پہونچے گا اس دعا کا پڑھنے والا چشم خلایق میں معزز و مکرم ہوگا اور
کوئی دشمن اوسپر غالب نہ آوے گا اور جو کوئی قصداً اوسکی بدی کا کرے گا تو وہ بدی
پھر کے اوسی کی طرف عاید ہوگی اور خداے تعالی اس دعا کے پڑھنے والے کیواسطے
دس لاکھ حسنہ تحریر فرماے گا اور اوسکے دس لاکھ گناہ محو کرے گا اور وبا اور طاعون
اور مرگ مفاجات سی محفوظ رکھیگا اور اوسکو اوس مقام سے رزق پہونچے گا کہ جہاں سے
گمان نہ رکھتا ہوا اور دنیا سے باایمان جائے گا اور جسوقت کہ قبر سے باہر نکلے گا تو ایک
فرشتہ ایک براق لے کے آئے گا اور اسکے سامنے آکے کھڑا ہوگا اور اوسکو اوس براق
پر سوار کر کے بہشت میں پہونچا دیگا اور جو کہ باعتقاد صحیح اس دعا کو پڑھے تو دنیا و آخرت
میں ذلیل و حقیر نہ ہوگا اور بزرگان زمانہ اس دعا کی پڑھنے پر مداومت کرتے آئے
ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس دعا کا نام مفتاح الفتوح و رمز الکنوز
رکھا ہوا اور ایک سید بزرگ نے بیان کیا کہ میں نے ایک سفینہ میں یہ دعا خط جناب
امیر المومنین علیہ السلام سے لکھے ہوئے دیکھی بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهِ وَسَرَّحَ قِطَعَ اللَّيْلِ
الْمُظْلِمِ بِغَيَاهِبِ تَلَجْلُجِهِ وَاَتْقَنَ صُنْعَ الْفَلَكِ الدَّوَّارِ فِيْ مَقَادِيْرِ تَبَرُّجِهِ
وَشَعْشَعَ ضِيَاءَ الشَّمْسِ بِنُوْرِ تَاَجُّجِهِ يَا مَنْ دَلَّ عَلٰى ذَاتِهِ بِذَاتِهِ
وَتَنَزَّهَ عَنْ مُجَانَسَةِ مَخْلُوْقَاتِهِ وَجَلَّ عَنْ مُلَائَمَةِ كَيْفِيَّاتِهِ يَا مَنْ
قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُوْنِ وَبَعُدَ عَنْ مُلَاحَظَةِ الْعُيُوْنِ وَعَلِمَ
بِمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ يَا مَنْ اَرْقَدَنِيْ فِيْ مِهَادِ اَمْنِهِ وَاَمَانِهِ

وَاَیقظنی اِلیٰ مَا منحنی بِہٖ مِنْ مننہٖ وَاِحسانہٖ وَکفّ اَکُفّ السُّوءِ عَنّی
بِیَدِہٖ وَسُلطانہٖ صَلِّ اللّٰھُمَّ عَلَی الدَّلِیلِ اِلَیکَ فِی اللَّیلِ الاَلیَلِ وَالْمَاسِکِ
مِنْ اَسبابِکَ بِحَبلِ الشَّرفِ الاَطوَلِ وَالنَّاصِعِ الحَسَبِ فِی ذِروَۃِ الکَاھِلِ
الاَعبَلِ وَالثَّابِتِ القَدَمِ عَلیٰ زَحَالِیفِھَا فِی الزَّمَنِ الاَوَّلِ وَعَلیٰ اٰلِہِ الطَّیِّبِینَ
الاَخیَارِ وَالاَئِمَّۃِ المُصطَفَینَ الاَبرَارِ وَافتَحِ اللّٰھُمَّ لَنَا مَصَارِیعَ الصَّبَاحِ
بِمَفَاتِیحِ الرَّحمَۃِ وَالفَلَاحِ وَالبِسنِی اللّٰھُمَّ مِنْ اَفضَلِ خِلَعِ الھِدَایَۃِ
وَالصَّلَاحِ وَاغرِسِ اللّٰھُمَّ بِعَظَمَتِکَ فِی شِربِ جَنَانِی یَنَابِیعَ الخُشُوعِ
وَاَجرِ اللّٰھُمَّ لِھَیبَتِکَ مِنْ اٰمَاقِی زَفَرَاتِ الدُّمُوعِ وَاَدِّبِ اللّٰھُمَّ
نَزَقَ الخُرقِ مِنّی بِاَزِمَّۃِ القُنُوعِ اِلٰھِی اِنْ لَمْ تَبتَدِئنِی
الرَّحمَۃُ مِنکَ بِحُسنِ التَّوفِیقِ فَمَنِ السَّالِکُ بِی اِلَیکَ فِی وَاضِحِ الطَّرِیقِ
وَاِنْ اَسلَمَتنِی اَنَاتُکَ لِقَائِدِ الاَمَلِ وَالمُنیٰ فَمَنِ المُقِیلُ عَثَرَاتِی مِنْ کَبَوَاتِ
الھَویٰ وَاِنْ خَذَلَنِی نَصرُکَ عِندَ مُحَارَبَۃِ النَّفسِ وَالشَّیطٰنِ
فَقَدْ وَکَلَنِی خِذلَانُکَ اِلیٰ حَیثُ النَّصَبِ وَالحِرمَانِ اِلٰھِی اَتَرَانِی مَا اَتَیتُکَ
اِلَّا مِنْ حَیثُ الاٰمَالِ اَمْ عَلِقتُ بِاَطرَافِ حِبَالِکَ اِلَّا حِینَ بَاعَدَتنِی
ذُنُوبِی عَنْ دَارِ الوِصَالِ فَبِئسَ المَطِیَّۃُ الَّتِی امتَطَت نَفسِی مِنْ
ھَوَاھَا فَوَاھًا لَھَا لِمَا سَوَّلَت لَھَا ظُنُونُھَا وَمُنَاھَا وَتَبًّا لَھَا لِجُرْاَتِھَا
عَلیٰ سَیِّدِھَا وَمَولَاھَا اِلٰھِی قَرَعتُ بَابَ رَحمَتِکَ بِیَدِ رَجَائِی وَھَرَبتُ
اِلَیکَ لَاجِئًا مِنْ فَرطِ اَھوَائِی وَعَلِقتُ بِاَطرَافِ حِبَالِکَ اَنَامِلَ وَلَائِی
فَاصفَحِ اللّٰھُمَّ عَمَّا کَانَ اَجرَمتُہٗ مِنْ زَلَلِی وَخَطَائِی وَاَقِلنِی اللّٰھُمَّ مِنْ صَرعَۃِ
رِدَائِی فَاِنَّکَ سَیِّدِی وَمَولَایَ وَمُعتَمَدِی وَرَجَائِی وَغَایَۃُ مُنَایَ فِی
مُنقَلَبِی وَمَثوَایَ اِلٰھِی کَیفَ تَطرُدُ مِسکِینًا التَجَاَ اِلَیکَ مِنَ الذُّنُوبِ ھَارِبًا

اَمْ كَيْفَ تُخَيِّبُ مُسْتَرْشِدًا قَصَدَ اِلٰى جَنَابِكَ سَاعِيًا اَمْ كَيْفَ
تَرُدُّ ظَمْاٰنًا وَرَدَ اِلٰى حِيَاضِكَ شَارِبًا كَلَّا وَحِيَاضُكَ مُتْرَعَةٌ فِىْ ضَنْكِ
الْمُحُوْلِ وَبَابُكَ مَفْتُوْحٌ لِلطَّلَبِ وَالْوُغُوْلِ وَاَنْتَ غَايَةُ السُّؤْلِ
وَنِهَايَةُ الْمَامُوْلِ اِلٰهِىْ هٰذِهٖ اَزِمَّةُ نَفْسِىْ عَقَلْتُهَا بِعِقَالِ مَشِيَّتِكَ
وَهٰذِهٖ اَعْبَاءُ ذُنُوْبِىْ دَرَاْتُهَا بِرَاْفَتِكَ وَعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ وَهٰذِهٖ
اَهْوَائِىَ الْمُضِلَّةُ وَكَلْتُهَا اِلٰى جَنَابِ لُطْفِكَ وَكَرَمِكَ وَرَاْفَتِكَ
وَعَفْوِكَ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ صَبَاحِىْ هٰذَا نَازِلًا عَلَىَّ بِضِيَاءِ الْهُدٰى وَالسَّلَامَةِ
فِى الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَمَسَائِىْ جُنَّةً مِّنْ كَيْدِ الْعِدٰى وَوِقَايَةً مِّنْ مُرْدِيَاتِ
الْهَوٰى اِنَّكَ قَادِرٌ عَلٰى مَا تَشَاءُ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ
الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ مَنْ ذَا يَعْرِفُ قُدْرَتَكَ
فَلَا يَخَافُكَ وَمَنْ ذَا يَعْلَمُ مَا اَنْتَ فَلَا يَهَابُكَ اَلَّفْتَ بِقُدْرَتِكَ الْفِرَقَ
وَفَلَقْتَ بِرَحْمَتِكَ الْفَلَقَ وَاَنَرْتَ بِكَرَمِكَ دَيَاجِىَ الْغَسَقِ وَاَنْهَرْتَ
الْمِيَاهَ مِنَ الصُّمِّ الصَّيَاخِيْدِ عَذْبًا وَّاُجَاجًا وَاَنْزَلْتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً
ثَجَّاجًا وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِلْبَرِيَّةِ سِرَاجًا وَّهَّاجًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ
تُمَارِسَ فِيْمَا ابْتَدَاْتَ بِهٖ لُغُوْبًا وَّلَا عِلَاجًا فَيَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَاءِ
وَقَهَرَ عِبَادَهٗ بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَتْقِيَاءِ
وَاسْتَمِعْ نِدَائِىْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِىْ وَاَهْلِكْ اَعْدَائِىْ وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ
اَمَلِىْ وَرَجَائِىْ يَا خَيْرَ مَنْ دُعِىَ اِلَيْهِ لِكَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَامُوْلِ

لِكُلِّ عُسْرٍ يُسْرٌ بِكَ أَنْزَلْتُ حَاجَتِيْ فَلَا تَرُدَّنِيْ يَا سَيِّدِيْ مِنْ سَنِيِّ مَوَاهِبِكَ خَائِبًا يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَجْمَعِيْنَ پس سجدہ کر اور کہہ اِلٰهِيْ قَلْبِيْ مَحْجُوْبٌ وَعَقْلِيْ مَغْلُوْبٌ وَنَفْسِيْ مَعْيُوْبٌ وَهَوَائِيْ غَالِبٌ وَطَاعَتِيْ قَلِيْلٌ وَمَعْصِيَتِيْ كَثِيْرٌ وَلِسَانِيْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَكَيْفَ حِيْلَتِيْ يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ وَيَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ يَا شَدِيْدَ الْعِقَابِ يَا غَفُوْرُ يَا حَلِيْمُ اِقْضِ حَاجَتِيْ بِحَقِّ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

فصل ساتوین ادعیہ صبح و شام کے بیان مین باسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے جو شخص قبل از طلوع آفتاب اور پیش از غروب آفتاب دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اوس شخص کے اوس روز کی تمام گناہون کا کفارہ ہوتا ہے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ سنت لازم ہے کہ تہلیل مذکور کو دس مرتبہ پڑھے اور دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ يَحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کہے اور اگر ان دونو ذکر و نکو ان دونو وقتون مین فراموش کرے تو جس طرح نماز کی قضا بجا لاتا ہے اوسی طرح ان کی بھی قضا بجا لاوے اور کتاب عین الحیوۃ مین باسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو شخص وقت طلوع دس مرتبہ اس تہلیل مذکور کو پڑھے اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اور پینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور پینتیس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور پینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو وس صبحکو اوسکا نامۂ اعمال مین نہ لکھین گے اور اگر یہی ذکر شام کو زبان پر جاری کرے تو اوسے

اوس رات کو غافلون مین نہ لکہینگے از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ ابن بابویہ وغیرہ
بسندہاے بسیار معتبر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کرتے ہین کہ جو شخص وقت شام سو مرتبہ اللّٰہ اکبر کہے تو مثل اسکے ہی کہ اوسنے سو بندے
آزاد کئے اور دوسرے سند صحیح سی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص سو
مرتبہ قبل طلوع اور پیشتر از غروب آفتاب اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو حق تعالے ثواب سو بندے
آزاد کرنے کا اوسکے نامۂ اعمال مین لکہتا ہی اور بسند معتبر کتاب عین الحیوۃ مین حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کو چار مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے تو تحقیق
کہ اوسنے اوس دنکا شکر ادا کیا اور اگر شام کو چار مرتبہ کہے تو اوسنے اوس شام کا شکر ادا
کیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کہ قدرت نہ رکہتا ہو کہ اپنے
گناہون کا کسی چیز سے کفارہ دے سکے تو محمد صلعم اور آل محمد صلعم پر بکثرت صلوات بھیجا کرے
کہ اپنے گناہون سے اس طرح پاک ہو جائیگا کہ جیسا ماں کی پیٹ سی پیدا ہوا تہا اور عین الحیوۃ
مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح اور شام مین مرتبہ رَضِیْتُ
بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ بَلَاغًا وَّبِعَلِیٍّ
اِمَامًا وَّبِالْاَوْصِیَاۗءِ مِنْ وُّلْدِہٖ اَئِمَّۃً عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کہے تو البتہ حقتعالی پر لازم ہی کہ روز قیامت اسکو
راضی کرے اور کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر وارد ہوی کہ وہ اپنی باغ مین درخت بوتا تہا حضرت کہڑے
ہو گئے اور فرمایا تو چاہتا ہی کہ مین تجکو اوس درخت بونے کی طرف رہنمائی کرون کہ جسکی جڑ
ثابت تر ہی اور میوہ اوسکا جلد تر پہنچنے والا اور پسندیدہ تر اور باقی تر ہو اوسنے عرض کی
ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ ہر صبح و شام سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہا کر حقتعالے
بعد دس تسبیح تجکو دس درخت بہشت مین کرامت فرمائیگا کہ اون درختون مین طرح طرح کے
میوے ہونگے از انجملہ کتاب بلد الامین مین حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہی حضرت فرماتے

ہین کہ مین نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی تفسیر مقالید یعنی کلیدہاے حاجات
اور سعادات کو استفسار کیا حضرت نے فرمایا کہ دس مرتبہ صبح کو اور دس مرتبہ شام کو یہ دعا پڑہ
کہ جو شخص اس دعا کو پڑہیگا تو خدا چہ خصلتین اوسکو عطا فرمائیگا اول یہ کہ شیطان کو اور اوسکی لشکر
کو اوس شخص پر دست رس نہ ہوگا دوسری یہ کہ ایک قنطار ثواب اوسکو عطا کیا جائیگا کہ اوسکی
ترازوی عمل مین کوہ احد سی سنگین تر ہوگا تیسری یہ کہ اوسکو ایک درجہ دیا جائیگا کہ سوا نیکوکارون
کی کوئی اوس درجہ پر نہ پہونچیگا چوتھی یہ کہ خدا حورون کو اوس سی تزویج کریگا پانچوین یہ کہ
بارہ فرشتی دعا پڑہنی کے وقت حاضر ہونگی اور اپنی نامہ مین اس دعا کو لکہین گے اور روز
قیامت اوسکی لئے گواہی دین گے چہٹی یہ کہ گویا اس نے توریت اور انجیل اور قران کی تلاوت
کی اور مثل اسکی ہی کہ یہ شخص حج اور عمرہ مقبول بجا لایا اور اگر اوس رات یا اوس دن مرجائیگا
تو اوسکو زمرۂ شہدا مین لکہین گے وہ دعا یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ از انجملہ کتاب جنۃ الواقیہ مین وارد ہی کہ ایک شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوسنی فقر و بیماری کی شکایت کی حضرت نے فرمایا
کہ ہر صبح و شام یہ دعا پڑہ اوسنے تین دن یہ دعا پڑہی اوس سی فقر و بیماری زائل ہوگئی
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ
مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا از انجملہ دعاء صحیفہ کاملہ ہی کہ اوسی ہر صبح و شام پڑہنا چاہی انشاء اللہ
تعالی جلد ثانی مین مذکور ہوگی فصل آٹہوین بیان سجدۂ شکر اور ادعیہ سجدۂ شکر مین ثواب
سجدۂ شکر کا بیحد و بی انتہا ہی چنانچہ مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ علماء شیعہ کا اجماع ہی کہ
سجدۂ شکر وقت حصول نعمت اور زوال نعمت سنت ہی اور بہترین اقسام سجدہ بعد

ہر نماز سجدۂ شکر ادا ہی نماز کا ہی اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو مومن خدا
کو سوا نماز کے کسی اور نعمت کی عوض مین سجدہ کرتا ہی تو حق تعالی واسطے اوسکی دس حسنہ لکھتا ہی
اور اوسکی دس گناہ مٹاتا ہی اور بہشت مین اوسکی لئی دس درجی بلند کرتا ہی اور بسند ہای معتبر
اونہین حضرت علیہ السلام سی منقول ہی کہ خدا سی بندی کی لئی نزدیک ترین حالات وہ حالت
ہی کہ بندہ سجدہ مین ہوا اور گریان ہوا اور دوسری حدیث صحیح مین حضرت نے ارشاد
فرمایا کہ ہر مسلمان پر سجدۂ شکر واجب ہی تمام کرتے ہو تم سجدۂ شکر سے اپنی نماز کو اور خوش
کرتی ہو تم سجدۂ شکر سے اپنی پروردگار کو اور خوش کرتے ہو تم اور تعجب مین لاتے ہو تم
ملائک کو تحقیق کہ جسوقت بندہ نماز پڑہتا ہی اور بعد اوسکے سجدۂ شکر کرتا ہی تو پروردگار
عالمیان بندہ اور ملائکہ کی درمیان سی پردہ حجاب اوٹھا دیتا ہی اور ارشاد فرماتا ہی کہ ای
ملائکہ میرے میری بندی کی طرف دیکھو اوسنی میرا فرض ادا کیا اور میرا عہد تمام کیا اور مجھے
اون نعمتون کی شکر مین سجدہ کیا کہ جو مین نے اسکو دی ہین ای ملائکہ میری اسکو کیا دینا
چاہیے ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا اسی اپنی رحمت کرامت فرما پس حق تعالے فرماتا ہی
کہ اور کیا دینا چاہیے فرشتے عرض کرتے ہین پروردگارا اسی بہشت عنایت فرما پھر خداوند
عالم ارشاد فرماتا ہی کہ اور کیا دینا چاہیے ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا اسکی مہمات
آسان کر اور اوسکی حاجتین بر لا پس حق تعالی ملکہ سوال کرتا ہی اور ملائکہ جواب دیتی
ہین یہانتک کہ ملائکہ کہتے ہین پروردگارا ہم کچھ نہین جانتی اوسوقت خدا کریم فرماتا ہی
کہ مین اوسکا شکر کرتا ہون جس طرح اوس نے میرا شکر کیا اور مین اسکی طرف اپنی فضل کی
نظر کرونگا اور قیامت مین اوسے اپنی رحمت عظیم دکہاؤنگا بسند موثق حضرت امام
رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ بعد نماز واجب سجدہ کرنا شکر خدا ہی اس لیئے کہ بندہ نے
فرض خدا ادا کیا اور کمسے کم جو کچھہ کہ اس سجدی مین کہنا چاہیے یہ ہی کہ تین مرتبہ شکراً للہ
کہے راوی نی پوچھا شکراً للہ کیا معنی رکہتا ہی حضرت نے فرمایا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ

یہ سجدہ میرا شکر خدا کا ہی اس لئے کہ اوسنے مجھکو توفیق دی کہ مین نے اوسکی خدمت مین قیام کیا
اور فرض اوسکا ادا کیا اور یہ شکر خدا موجب مزید نعمت اور توفیق طاعت ہی اور اگر نماز مین کسی
قسم کی تقصیر واقع ہوا اور وہ تقصیر نماز کی نافلہ سے بھی تمام نہ ہوئی ہو تو اس سجدہ مین تمام
ہو جاتی ہی اور کیفیت اس سجدہ کی یہ ہی کہ اگر زمین پہ ہو اور مثل سجدہ نماز کے سات عضو پہ
سجدہ کرے اور پیشانی کو اوس چیز پر رکھی کہ جسمین پہ نماز مین رکھتا ہی تو احوط ہوگا اور افضل
یہ ہی کہ برخلاف سجدہ نماز ہاتھونکو زمین سے متصل کر دے اور سینہ اور شکم کو بھی زمین پہ
پہونچا دے اور سنت ہی کہ پہلی پیشانی کو زمین پہ رکھی پھر دہنی رخسار کو پھر بائین رخسار کو
پھر دوبارہ پیشانی کو زمین پہ رکھے اور اس سبب سے انہیں دو سجدہ شکر کہتے ہین اور ظاہرا
بدون ذکر بھی سجدہ شکر ہو سکتا ہی مگر سنت ہی کہ اس سجدے مین ذکر کیا جاوے اور بہتر ہی کہ
وہ اذکار اور ادعیہ مین سے ہو کہ جو مذکور ہونگی اور مستحب ہی کہ سجدے کو طول دے چنانچہ منقول
ہی کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام بعد طلوع صبح وقت زوال تک سجدے مین رہتے تھی
اور بعد عصر شام تک سجدے کو طول دیتے تھی اور بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام
اسقدر سجدے مین رہتے تھی کہ سجدے کی سنگریزی حضرت کی پسینے سے تر ہو جاتی تھی اور دونون
رخسار اپنی حضرت زمین سجدے سے متصل فرماتی تھی اور افضل یہ ہی کہ سجدۂ شکر بعد سب تعقیبات
کے اور قبل نوافل کے اور نماز مغرب مین بعد نوافل کے عمل مین لائے اور بعض علما نماز مغرب
مین بھی قبل نوافل تجویز فرماتی ہین ظاہر آ دونون صورتین خوب ہین مگر نوافل سے پہلی بجالانا افضل
ہی اور دعائین اس سجدہ کی بہت ہین ازانجملہ تحفۃ الدعوات مین جناب ستارۃ العلما اعلی
اللہ مقامہ نے لکھا ہی کہ بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ اگر تو چاہے تو
سو مرتبہ شُکْراً شُکْراً کہہ خواہ سو مرتبہ عَفْواً عَفْواً کہہ ازانجملہ رسالہ مذکور مین
مسطور ہی کہ سید ابن طاوس علیہ الرحمہ روایت کرتے ہین کہ جو شخص سجدۂ شکر مین اس
دعا کو پڑھے ہر قبل اسکے کہ سر اوٹھاوے حاجت اوسکی بر آتی ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ قَصَدْتُ

وَاِلَیْكَ اعْتَمَدْتُ وَاَرَدْتُ وَبِكَ وَثِقْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمَا اَرَدْتُ ازانجملہ مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ روایات معتبرہ مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام اور حضرت موسی کاظم صلوات اللہ علیہما سجدہ شکر مین اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ مکرر فرمایا کرتے تھی اور بعض روایتوں مین وَالْاَمْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ وارد ہی ازانجملہ تحفۃ الدعوات مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہی کہ بہترین سخن حق تعالی کی نزدیک یہ ہی کہ بندہ سجدی مین تین مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ کہے ازانجملہ مقباس المصابیح مین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ حضرت سجدی مین سَجَدَ وَجْهِیَ اللَّئِیْمُ لِوَجْهِ رَبِّیَ الْكَرِیْمِ کہتے تھی ازانجملہ کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ ابن بابویہ بسند معتبر حضرت صادق سی روایت کرتے ہین کہ جسوقت بندہ سجدی مین تین مرتبہ یَا اللّٰهُ یَا رَبَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ کہتا ہی تو خداوند کریم اوسکو جواب دیتا ہی لَبَّیْكَ ای بندی میرے اور مکارم الاخلاق مین روایت کی ہی کہ جسوقت بندہ سجدے مین یَا رَبَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ اسقدر کہے کہ ایک سانس تمام ہو جائے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اپنی حاجت طلب کر ازانجملہ مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ کلینی وغیرہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جسوقت کوئی شخص بیماری و آزار رکہتا ہو تو بعد نماز کے سجدہ گاہ خاک شفا پر ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑہے پھر مقام درد پر ہاتھ پھیری اور اسی طرح سات مرتبہ عمل مین لاے یَا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَی الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهٖ اَحْسَنَ الْاَسْمَاءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَافِنِیْ مِنْ كُلِّ سُقْمٍ وَّدَاءٍ وَاقْضِ حَوَائِجِیْ كُلَّهَا پس اپنی حاجتین طلب کرے۔ فصل دوسری مبطلات نماز مین مطالب ایسے زبدۃ الفتاوی سی نقل کیی گیی ہین واضح ہو نماز واجب کا حالت اختیار مین بدون سبب توڑ ڈالنا جائز نہین ہی اور نماز کی باطل کرنیوالی چند چیزین ہین پہلی وہ چیز کہ جو وضو کو

(فصل (۳) بیان سجدۂ سہو)

غسل و تیمم کو باطل کری خواہ وہ مبطل عمداً عمل مین آئی خواہ سہواً اختیار سی ہو خواہ اضطرار سی
دوسری وہ چیز کہ جس سے صورت نماز باقی نہ رہی مثل اسکے کہ اسقدر سکوت کری کہ اہل اسلام اگر مطلع
ہون تو اوسکے اوس حال کو دیکھکر کہین کہ یہ شخص نماز نہین پڑہتا ہی تیسری قہقہہ مارنا اگرچہ بے
اختیاری سی ہو چوتھی عمداً کلام دو حرفی زبان پر جاری کرنا یا ایک حرف بامعنی زبان پر جاری
کرنا پانچوین عمداً نیت کی یا امور دنیا کے لئی گریہ کرنا لیکن خوف آخرت مین اور اہلبیت علیہم
السلام کے لئی رونا مضائقہ نہین رکہتا چھٹی بدون تقیہ بعد سورہ حمد آمین کہنا ساتوین بدون
تقیہ ہاتھ باندہ کی نماز پڑہنا آٹھوین کسی واجب کو واجبات نماز سی عمداً ترک کرنا یا زیادہ کرنا
نوین کسی رکن کو ارکان نماز سے عمداً خواہ سہواً کم یا زیادہ کرنا دسوین قبلہ سی عمداً منحرف
ہونا اور اگر کوئی شخص نماز پڑہتا ہو اور دوسرا شخص اثنای نماز مین اگر سلام کرے تو اس
نماز پڑہنی والی پر واجب ہی کہ اونہین الفاظ سی یہی جواب سلام دی فصل تیسری بیان مین
اون خللون کے جنکی سبب سی دو سجدی واجب ہوتی ہین اور اس فصل کی بھی مطالب
زبدۃ الفتاوی سے نقل کئے گئے ہین اور وہ چند سبب ہین پہلا سبب ایک سجدہ کا بھول جانا
دوسرا سبب تشہد کا اور اجزاء تشہد حتی درود کا فراموش کرنا تیسرا سبب درمیان چار اور
پانچ رکعتون کی بعد بجا لانی دونون سجدونکے شک کرنا چوتھا سبب غیر محل سلام کہنا پانچوان
سبب کلام بیجا بغیر ذکر و دعا و قرآن ازروی سہو زبان پر جاری کرنا مثل اسکے کہ نماز
مین بھولے سے بات کری اور علاوہ ان پانچ صورتون کے اگر جس مقام پر بیٹھنا چاہیئے
وہان کھڑا ہو جاوے اور جہان کھڑا ہونا چاہیے وہان بیٹھ جاوے یا سہواً کسی امر مین کمی
وزیادتی واقع ہو تو اوسکے تلافی مین دو سجدہ سہو بجا لانا احوط اور ان سجدون مین
نیت کرنا واجب ہی اور چاہیے کہ ذکر ان دونون سجدون کا اسطرح بجا لائے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور چاہیے کہ تشہد خفیف پڑہے وہ یہی ہی اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

سجدہ دونون سلامون مین سی ایک سلام کہوا اور ان دونون سجدون مین استقبال قبلا و طہارت اور کل وہ چیزین کہ جو نماز مین معتبر ہین احتیاطاً پر ضرور ہین اور لازم ہی کہ بعد نماز کے فوراً یہ دونو سجدے بجالا ای اور اگر بہول جای تو جسوقت یاد آئی اوسی وقت بجالا ای اور اگر ان دونو سجدون کی بجالانے مین تاخیر ہو جای تو بہی احوط یہ ہی کہ ان دونو سجدون کا بجالانا ترک نکری اور چاہئی کہ جو چیز فراموش ہو گئی ہوا اوسکو بہی ادا کری لیکن اوسکی و سجدہ سہو بجالا ئی فصل چہٹی بیان مین شک عدد رکعات کی مخفی نرہی کہ اگر نماز دو رکعتی اور سہ رکعتی مین شک واقع ہو تو یہ شک مبطل نماز ہی اور اسی طرح اگر یہ نجانتا ہو کہ کتنی رکعتین پڑہین ہر چند چار رکعتی نماز ہو تو بہی نماز باطل ہی اور اسی طرح اگر یہ شک ہو کہ آیا ایک رکعت پڑہے یا ایک سے زیادہ تو بہی نماز باطل ہی اور اگر یہ شک ہو کہ دو رکعت نماز پڑہی یا دو سی زیادہ تو حکم اوسکا انشاء اللہ تعالے آگے مذکور ہو گا اور مجرد شک بلکہ بعد استقرار شک بہی بطلان نماز کا حکم نہین کیا جا سکتا چنانچہ سوچنا اور یاد کرنا بہی بنابر اقوی لازم نہین ہی مگر احوط یہ ہی کہ فکر کری تا شاید کچہ یاد آجاے اور نماز چار رکعتی مین شک کی چند قسمین ہین پہلی شک نماز چار رکعتی مین درمیان دو اور تین رکعتون کی اگر یہ شک قبل کامل ہو جانی دونو سجدونکی ہو تو نماز باطل ہی اور اگر بعد کامل ہونی دونو سجدون کے شک ہو کہ دو رکعتین پڑہین یا تین پڑہین تو بنا تین رکعت پر کرکے نماز کو تمام کری بعد اوسکے ایک رکعت نماز احتیاط کہڑے ہو کے خواہ دو رکعت بیٹہ کے بجالا ئی اور دو سجدون کا کامل ہونا اوسوقت حاصل ہوتا ہی کہ جسوقت دوسری سجدی سے سر اوٹہا ئی دوسری شک ہونا تین اور چار رکعتون مین پس یہ شک خواہ قبل دونو سجدون کے ہو خواہ بعد بنا چار رکعت پر کرکے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کہڑی ہو کے خواہ دو رکعت بیٹہ کے بجالاے تیسری شک درمیان دو اور چار رکعتون کی پس اگر یہ شک قبل کامل ہونے دونو سجدون کے واقع ہو تو نماز باطل ہی اور بعد کامل ہونی دونون سجدون کے ہو تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کہڑے ہو کے پڑہی

چوتھی شک درمیان دو اور تین اور چار رکعتوں کی ہی پس اگر یہ شک قبل کامل ہوجانی دو سجدون
کے واقع ہو تو نماز باطل ہی اور بعد کامل ہوجانی دو سجدونکی ہو تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کرکے
نماز کو تمام کری اور دو رکعت نماز احتیاط پہلی کہری ہوکی بعد اسکے دو رکعت بیٹھ کے پڑہے
پانچوین شک درمیان چار اور پانچ رکعت کی ہی پس اگر یہ شک دوسری سجدیسے سر اوٹہانی کے
بعد واقع ہو تو بنا چار پر کرکی نماز کو تمام کری اور دو سجدی سہو کی بجا لائی اور اگر یہ شک قبل رکوع
کی ہو تو بیٹھ جانے اور بنا چار پر کرکی نماز کو تمام کری اور ایک رکعت نماز احتیاط کہری ہوکی یا دو
رکعت بیٹھ کے پڑہی اور علاوہ ان دو قسمونکی اگر شک ہو تو نماز باطل ہی چھٹی شک درمیان تین اور
پانچ رکعتون کی ہی پس اگر یہ شک کہری ہونیکی حالت مین ہو تو بیٹھ جای اور رجوع اس شک کی دو و
چار کی طرف ہوگی اور حکم اوسکا بیان ہوچکا ہی ساتوین شک درمیان تین اور چار اور پانچ رکعتونکی
ہی پس اگر یہ شک کہری ہونی کی حال مین ہو تو بیٹھ جای اور یہ شک دو اور تین اور چار کی طرف رجوع کرتا
ہی اور حکم اسکا بھی مذکور ہوچکا ہی آٹھوین شک درمیان پانچ اور چھ رکعتون کی ہی اگر یہ شک کہری ہونے
کی حال مین ہو تو بیٹھ جای اور یہ شک چار و پانچ کی طرف رجوع کرتا ہی اور حکم اسکا بھی مذکور ہوچکا ہی اور
واجب ہی کہ نماز احتیاط کو فوراً قبل اسکی کہ کوئی مبطل نماز عمل مین لائی بجا لاوی اور اس نماز مین حمد
کا پڑہنا ضرور ہی تسبیحات اربعہ پڑہنا کافی نہو گا لیکن بعد سورۂ حمد دوسرا سورہ پڑہنا ساقط ہی اور نماز
احتیاط کا اخفات سی پڑہنا احوط اور اولی ہی اور اگر نماز احتیاط مین شک ہو تو اکثر پر بنا رکھی لیکن جس
صورت مین اکثر پر بنا رکہنا مفسد نماز ہو تو اقل پر بنا رکھی جای گی اور نماز احتیاط مین وہ سب شرطین
کہ جو نماز یومیہ مین واجب ہین معتبر ہین اور اس نماز مین تشہد اور سلام اور ذکر رکوع اور سجود
اور سب ارکان اور افعال بجا لانا واجب ہی اور اگر قبل نماز احتیاط کوئی امر منافی
نماز واقع ہو یا نماز احتیاط کی پڑہنے مین اس قدر تاخیر ہوجاے کہ عرف مین اطلاق فوریت
باقی نہ رہی تو احتیاط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو بجا لاے اور اصل نماز کا بھی اعادہ کری اور جو کچھ
لازم ہی وہ فقط اعادہ اصل نماز ہے اور اگر سجدہ سہو اور اجزاء فراموش شدہ در نماز

احتیاط یہ تینون امر جمع ہوجاوین تو نماز احتیاط کو اجزاء فراموش شدہ پر مقدم کری اور سجدۂ سہو سب کی آخر مین بجالاے پس اگر اول نماز مین سہو آیات کی ہوا ور تشہد اول کو بھی فراموش کیا ہو اور درمیان تین اور چار رکعتون کی شک اثنا شک واقع ہوا ہو تو پہلی نماز احتیاط پڑہی بعد اوسکے تشہد کی قضا کری بعد اوسکے سجدۂ سہو بجالاے **فصل پانچوین مسائل متفرقہ مین کہ جو بطریق تتمہ زبدۃ الفتاوی مین مذکور ہین** مسئلہ حالت اختیار مین ترک کرنا سورہ کا نماز سنتے مین جائز ہی اور اسی طرح نماز سنتی بیٹھ کی پڑہنا بھی جائز ہی مسئلہ بعد فرض عجز و قصور درست کرنے مین تجوید کی ہر چند درستی تجوید منحصر بسفر ہو کہ وہ سفر بدون عسر و حرج ممکن ہو تو نماز صحیح ہی خصوصا اوسوقت مین کہ نماز جماعت بھی پڑہنا ممکن نہ ہو لیکن مدار اخراج حروف کا مخارج مقررہ ہی نہین ہی بلکہ مدار اس امر پہ ہی کہ اہل خبرہ کی نزدیک دو حرف متشابہ مین تمیز حاصل ہوجاے خواہ یہ شخص خود اہل خبرہ اور اہل لسان کی طرف رجوع کری یا دو شاہد عادل سی تصدیق کرے مسئلہ اگر کسی پیشنماز کو دیکھی کہ اوسکی پیچھی بہت مومنین نماز پڑہتے ہین اگر یہ امر سبب وثوق اور اطمینان عدالت ہوجاے تو پیچھی اوسکے نماز جائز ہی مسئلہ مضطر کو بعد نصف شب نماز عشا کا بقصد قربت پڑہنا بدون تعرض ادا و قضا اولی ہے مسئلہ عورت کو نماز مین چھپانا باطن قدم اور پشت دست اور کف دست کا لازم نہین ہی مسئلہ زیور بجنس اگر عورت کے بدن مین ہو تو نماز صحیح ہی مسئلہ وال بیشم اور جو چیز ریشم کی کہ اوسی لباس نہ کہہ سکین نماز مین جائز ہی بلکہ پاس رکہنا لباس حریر کا بھی نماز مین جائز ہی مسئلہ سنجاف حریر جسمین مقدار رکو عرفا مین سنجاف کہین الستعمال اوسکا نماز اور غیر نماز مین مردون کو جائز ہے مسئلہ ماموم کو قضای نماز صبح کا پڑہنا امام کی نماز ظہر کے ساتھ اور قضای عصر کا پڑہنا امام کی نماز مغرب کے ساتھ یا نماز مغرب کو امام کی عشا کی ساتھ یا برعکس صحیح ہی سوای اون نمازون کی کہ جنکی ہیئت مین اختلاف ہو مثل نماز صبح کہ اسی نماز آیات کے ساتھ پڑہنا مشکل ہی مسئلہ معنی سلام جملہ السلام علیک مین واسطے میت کے رحمت خدا اور زندہ کے لئے سلامتی کی ہین مسئلہ جو

شخص کہ مشغول لازمہ ہو کسی دوسری واجب کی سبب سے مثل حج و زکوٰۃ و نماز یومیہ وغیرہ تو نماز یومیہ حاضر کو وقت وسیع میں پڑھ سکتا ہے مسئلہ لباس پشمی کہ جو کفار سے لیا جاوے اور وہ لباس مجہول الحال ہو اور یہ نہ معلوم کہ یہ بال کس حیوان کی ہیں تو لباس طاہر سمجھا جائے گا مگر اوس لباس میں نماز جائز نہ ہوگی بشرطیکہ شک عقلائی ہو کہ حیوان حلال گوشت سے ہے یا نہیں لیکن بانات کے بارے میں قول اکثر لوگوں کا اور اکثر عقلا کا یہ ہے کہ بانات حیوان حلال گوشت کے بالوں سے بنتی ہے لہذا بانات کا لباس پہنکر نماز جائز ہے مسئلہ وہ جوراب کہ جو بند کیونکو نہ چھپائے پہننا اوسکا نماز میں جائز ہے مسئلہ ادغام بقاعدہ یرملون لازم نہیں ہے مسئلہ وقف بحرکت جائز ہے اور وصل بسکون بھی بنا بر اقوی جائز ہے بشرطیکہ بعد اسکے ہمزہ وصل نہ ہو اور اگر ہمزہ وصل ہو تو فی الجملہ فصل کرے مسئلہ ادغام صغیر کہ ایک لفظ میں واقع ہو مثل جد وغیرہ تو اس ادغام کا بجا لانا لازم ہے اور ادغام کبیر کہ دو لفظوں میں ہوتا ہے مثل جاءت تلک تو اس ادغام کا بجا لانا سنت ہے مسئلہ مد حروف مقطعات مثل الم اور مد متصل کہ لفظ واحد میں واقع ہو مثل جاء اس مد کا ظاہر کرنا واجب ہے اور مد منفصل کہ دو لفظوں میں ہوتا ہے مثل لا الٰہ الا اللہ تو اس مد کا ظاہر کرنا مستحب ہے مسئلہ وقف میں بقدر ایک نفس کی سکوت کرنا ثابت نہیں ہے سکوت قاطع وصل کافی ہے مسئلہ مد بقدر چار الف یا کم ثابت نہیں ہے مد عرفی کفایت کرتا ہے مسئلہ عورت کا مرد کی پہلو میں یا اسکے آگے بدون دس ہاتھ کی فاصلہ کی یا بدون حائل کی نماز پڑھنا جائز ہے مسئلہ حکم جہر و اخفات فرائض یومیہ کی واسطے ہے اور نمازوں میں اختیار ہے چاہے جہر کرے چاہے باخفات پڑھے مسئلہ سنگ غیر معدنی پر باوجود زمین کے ہونے کی سجدہ نماز جائز ہے اور گچ پر بھی سجدہ کرنا کہ وہ گچ سوختہ نہ ہو تو جائز ہے اور گچ سوختہ پر اور تسبیح اور خشت پختہ پر بھی جائز ہونا سجدہ کا خالی قوت سے نہیں ہے مسئلہ جس شخص کے ذمہ نماز واجب قضا ہو تو وہ نماز مستحب پڑھ سکتا ہے مسئلہ اگر کاغذ کہانے اور پہننے کی چیز سے بھی بنا ہو تو سجدہ اوسپر صحیح ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے لکھا نہ ہو کہ سجدہ اوسپر صحیح نہیں ہے بجا لا پیشانی کا اوس مقام پر رکھنا لازم ہوگا

کہ جو مانع سی خالی ہو مسئلہ اگر کوئی شخص آٹھہ فرسخ سی کم اور چار فرسخ سی زیادہ چادی یا چار فرسخ
ایک روز مین جا لے اور دوسری دن قبل دس روز رہنی کے پھر آئے تو بنا بر اقوی اوسی نماز قصر
پڑہنا چاہیے مگر احوط یہ ہی کہ اتمام و قصر دونو بجالائی مسئلہ جس مقام پہ نماز قصر ہی وہان روزہ
بھی ساقط ہی اور جس جگہہ روزہ ساقط ہی وہان نماز بھی قصر ہی مگر بعض مواضع مستثنی ہین مسئلہ
توطن مین اسی قدر کافی ہی کہ یہ شخص کسی بلد مین رہنی کا قصد کری اور اوس بلد کو اپنی رہنی کا مکان
قرار دی اور ملک ہونی کی ضرورت اور چھہ مہینی رہنی کی شرط معلوم نہین ہوتی مسئلہ
دس روز اقل اقامہ ہی مسئلہ حد ترخص مین پوشیدہ ہونا دیوار ہای شہر کا یا نہ سنا جانا محلہ کہ
اذان کا قصر نماز کے لئے کافی ہے مسئلہ جسوقت مسافر کسی مقام مین دس روز رہنی کا
قصد کرے اور ایک نماز بھی تمام پڑھ لے تو جبتک اوس مقام پر رہیگا حکم مقیم مین ہے
روزہ بھی رکھیگا اور نماز بھی تمام پڑھیگا پس اگر بعد قصد اقامہ کی اور ایک نماز تمام پڑھ لینے
کے یہ شخص اپنی رہنے مین متردد ہو جاے یا عزم سفر کر لے تو اس صورت مین بھی جب تک
اوس بلد سی بقصد سفر باہر نہ نکلے گا اوسوقت تک نماز تمام پڑھا کرے گا اور روزہ رکھا کریگا
مسئلہ اگر کوئی شخص رکوع بھول جاے اور قبل سجدی کی یاد آئے تو سیدہا کھڑا ہوا اور
رکوع بجا لاے مسئلہ اگر طمانینت اور ذکر رکوع فراموش کری اور قبل سجدی کے یاد آئے
تو ذکر طمانینت ساقط ہی بسبب اسکے کہ محل ان دونو نکا گذر جائیگا اور عود انکی طرف باعث
زیادتی رکن ہو جائیگا مسئلہ اگر قیام بعد رکوع یا اوس قیام مین توقف کرنا کوئی شخص
فراموش کری اور قبل سجدی کے اوسی یاد آئے تو چاہیے کہ سیدہا کھڑا ہوا اور درنگ کری اور
اگر بعد سجدہ کی یاد آئے تو اعتنا نکی جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص ایک سجدہ کو بھول جای اور
قبل رکوع اوسی یاد آئے تو سجدہ کرنا واجب ہی اور مراعات ترتیب کی بھی اقوال و افعال
مین لازم ہے مسئلہ اگر کسی شخص کو دونون سجدون مین یا ایک سجدے مین تشہد پڑھنے
کے حال مین شک ہو تو اوس شک کا اعتبار نہین ہی مسئلہ الحاق مقدمات کا بھی فعال

کے ساتھ مشکوک ہین قوی ہی مسئلہ اگر کسی شخص کو قیام متصل برکوع مین بعد ختم ہونے کے اور
قبل پہونچنے حد رکوع مین شک ہو تو اوس شک کا بنا برا قوی اعتبار نہین ہی مسئلہ اگر کسی
شخص کو قبل سجدہ کے قیام بعد رکوع مین شک ہو یا اوس مین درنگ کرنے کا شک ہو تو
اوس شک کا اعتبار نہین ہی بشرطیکہ ختم ہو چکا ہی مسئلہ درمیان دو سجدہ سہو کے بیٹھنا اور
درنگ کرنا مطابق فتوی ایک جماعت کے واجب ہی لیکن بقصد قربت بجالانا بہتر ہے مسئلہ
شک فعال نماز دو رکعتی اور دو رکعت اول نماز سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین مبطل نماز نہین
ہی مسئلہ نماز احتیاط مین بسم اللہ کو سورہ حمد کے جہر سے پڑھنا مستحب ہی بنا برا قوی مسئلہ
قضا ی سجدہ اور تشہد اور صلوات فراموش شدہ مین طہارت اور جمیع شرائط نماز کے معتبر
ہین مسئلہ اگر کوئی شخص سجدہ یا تشہد یا درود بہول جاے اور بعد محل کے اوسی یاد آئے
پس اگر بعد سلام کے حدث صادر ہوا ہی تو احتیاط یہ ہی کہ قبل طہارت اور بعد طہارت اوسکو
بجالائے اور اعادہ اصل نماز بھی کرے

فصل چہٹی کیفیت نماز جمعہ اور عیدین مین

یہ بحث مطابق نخبہ کی ہے کہ جو نسخہ مع حواشی موافق فتواے سرکار
حضرت میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی مطبوع ہوا ہے بیان نماز جمعہ وجوب
نماز جمعہ مین غیبت امام علیہ السّلام مین درمیان علما کی خلاف ہی اور مذہب اکثر علماے
عصر کا یہ ہی کہ نماز جمعہ واجب تخییری ہی یعنی مکلف کو اختیار ہی چاہے نماز جمعہ پڑہے چاہے
نماز ظہر پڑہے مگر نماز جمعہ پڑہنا افضل ہے اور احوط یہ ہی کہ نماز جمعہ پڑہکر بقصد قربت فرادۃ
نماز ظہر بھی پڑہ لے اور نماز جمعہ مین جماعت کا ہونا شرط لازم ہے
اور نماز جمعہ مین کم سے کم پانچ آدمیون کی جماعت ہونا ضرور ہی کہ ایک شخص اون مین سی
پیشنماز اور خطیب ہو اور باقی چار ماموم ہون اور پیشنماز کیواسطے عادل ہونا لازم ہے
اور اول وقت نماز جمعہ وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہی اور اسوقت تک باقی
رہتا ہے کہ سایہ شاخص شاخص کے برابر پہونچ جاے اور نماز جمعہ بھی مثل نماز صبح دو رکعت ہی

اور نخبہ مین خاص سورون کا ذکر نہین ہی مگر کتب دیگر مین مذکور ہی کہ مستحب ہی کہ رکعت اول
مین بعد سورۂ حمد سورۂ جمعہ پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد سورۂ حمد سورۂ منافقون
پڑہی اور سنت ہی کہ اس نماز مین بنا بر مشہور دو قنوت پڑہی ایک رکعت اول مین قبل رکوع اور
دوسرا رکعت دوم مین بعد رکوع اور واجب ہی کہ قبل نماز جمعہ دو خطبہ پڑہی جائین اور احوط
یہ ہی کہ وہ خطبہ حمد و ثنای خدا تعالی اور صلوۃ پیغمبر خدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام اور مضامین
وعظ پر مشتمل ہو اور آخر خطبہ مین ایک سورہ مختصر پڑہا جائی اور اگر ایک شہر مین دو مقام پر نماز
جمعہ پڑہی جاوی تو باہم دیگر فاصلہ ایک فرسخ کا یا زیادہ ایک فرسخ سی ہونا ضرور ہی اور اگر فاصلہ کم ہوگا
اور دونون نمازین برابر شروع ہون گی تو دونون نمازین باطل ہین اور جو شخص پہلی پڑہیگا
اوسکی نماز صحیح ہوگی اور نماز جمعہ آٹھ آدمیون سی ساقط ہی اول عورت سی دوم بندہ سی سیوم
مسافر سی چہارم نابینا پنجم پیر عاجز سی ششم بیمار عاجز سی ہفتم اوس شخص سی کہ جو راہ چلنے سے عاجز
ہو اور اوسی نماز جمعہ مین آنا باعث حرج ہو ہشتم اوس شخص سی کہ جسکا مکان مسجد جامع سے مسافۃ
دو فرسخ سے زیادہ ہو اور سوای نماز جمعہ کی بیس رکعت نماز نافلہ جمعہ پڑہنا بھی مستحب ہی جس وقت
چاہی بجا لاوی لیکن افضل یہ ہی کہ چھ رکعت صبح کو اور چھ رکعت آفتاب بلند ہونے کی وقت
اور چھ رکعت وقت زوال اور دو رکعت نزدیک زوال پڑہی بیان نماز عیدین یہ
نماز حضور امام علیہ السلام مین واجب ہی اور غیبت امام مین سنت ہی پس افضل یہ ہی کہ نماز
عیدین جماعت کی ساتھ بجا لاوی اور تنہا بھی پڑہنا مستحب ہی اور یہ نماز دو رکعت ہی رکعت
اول مین بعد قرات حمد و سورہ پانچ تکبیرین ہین اور ہر تکبیر کے بعد ایک مرتبہ دعاء قنوت
ہی اور رکعت دوم مین چار تکبیرین اور چار قنوت ہین اور جو قنوت کہ نماز یومیہ مین پڑہتی
ہین اوسکو بھی پڑہ سکتے ہین لیکن قنوت مخصوص نماز عیدین کیواسطے یہ ہی اور پڑہنا
اسکا بہتر ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ
وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى

بیان نماز عیدین

وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَمَزِيْدًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ
تُدْخِلَنِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ فِيْهِ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنْ
كُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَاَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُ

بیان نماز آیات یعنی نماز کسوف و خسوف و زلزلہ وغیرہ مخفی نرہے کہ جب کسوف واقع ہو
یعنی سورج کو گہن لگی یا خسوف ہو یعنی چاند کو گہن لگے خواہ وہ گہن تمام چاند سورج مین ہو خواہ
بعض مین یا زلزلہ ہو جاے باعث خوف ہو یا نہ ہو نماز واجب ہی اور اسی طرح جب آندہی
سیاہ یا سرخ آئے یا رعد گرجی یا برق چمکی اس شدت سے کہ خلاف متعارف ہو تو بہی نماز واجب
ہی بشرطیکہ یہ چیزین موجب خوف اکثر خلق ہون اور کیفیت اس نماز کی یہ ہی کہ ہر رکعت
مین پانچ رکوع اور دو سجدے ہین اور ہر مرتبہ دوسری رکوع کی قبل ایک قنوت پڑہنا
سنت ہی اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ پہلی نیت کرے کہ دو رکعت نماز کسوف یا خسوف یا زلزلہ
پڑہتا ہون مین واجب قربۃً الی اللہ بعد اسکے تکبیر کہے اور حمد و سورہ پڑہ کے رکوع
مین جاوے جب رکوع سے سر اوٹہاوے تو پھر تکبیر کہے بعد اوسکے حمد و سورہ کی قرارت
کرے اور قنوت پڑہے اور پھر رکوع مین جاوے اور پھر کھڑا ہو اسی طرح پانچ مرتبہ قرائت
و رکوع بجا لاوے غرض جب پانچوین رکوع سے سر اوٹہاوے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہے
بعد اوسکے دو سجدے بجا لاوے اور دوسری رکعت بہی بدستور رکعت اول پڑہے اور یہ بہی ہو سکتا
ہی کہ اول مرتبہ سورہ حمد پڑہ کے سورہ تمام نہ پڑہے بلکہ ایک آیت یا چند آیتین سورہ کی پڑہ
کے رکوع مین جاوے اسی طرح ایک سورہ پانچ رکوع پر تقسیم کرے تاکہ ایک سورہ پانچ رکوع
مین تمام ہو جاوے اور سورہ حمد اس صورت مین دوبارہ پڑہنے کی ضرورت نہین ہے
مثلاً پہلی رکعت مین الحمد پڑہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور رکوع مین جاوے پھر رکوع

سی اوٹھہ کی سجدہ ہا کہ الہا ہو وہ قل ہو اللہ احد پڑہی پہر رکوع بجا لاکی پہر اوٹھہ کر اللہ الصمد کہی پہر رکوع مین جاکی پہر اوٹہی اور لم یلد و لم
یولد کہی اور پہر رکوع بجا لاکی پہر اوٹہی اور ولم یکن لہ کفوا احد کہی پہر رکوع بجا لا بعد اسکی سجدتین بجا لاکی پہر اوٹہکر دوسری رکعت مثل
رکعت اول بجا لاکی اور اگر تمام آفتاب یا تمام ماہتاب مین گہن لگا ہو اور نماز کو عمداً خواہ سہواً ترک کیا ہو خواہ اوسوقت اطلاع
گہن کی ہوئی ہو یا بعد خبر ہوئی ہو تو ان سب صورتون مین قضا اس نماز کی واجب ہی اور اگر تمام
قرص مین گہن نہ لگا ہو بلکہ بعض مین لگا ہو تو اس صورت مین اگر گہن کی اطلاع نہ ہوئی تھی اور بسبب
عدم اطلاع نماز نہ پڑہی تھی تو قضا واجب نہین ہی اور اگر اوسوقت معلوم تہا کہ گہن لگا ہی تو قضا واجب
ہی خواہ عمداً نماز نہ پڑہی خواہ سہواً لیکن باقی آیات مثل زلزلہ وغیرہ پس اگر وقت پر علم تہا تو قضا چاہی
اور احتیاط یہ ہی کہ اگر علم نہ ہو تو بہی احتیاطاً قضا بجا لاوی اور کسوف و خسوف کی کل صورتون مین
اگر نماز نہ پڑہی ہو تو قضا پڑہے مگر نماز زلزلہ ظاہراً تمام عمر ادا ہی اور احتیاط یہ ہی کہ نماز زلزلہ جب
فوری ہو پس امکان کی وقت سی تاخیر نہ کرنا چاہیے فصل ساتوین نمازہای مستحب کی بیان
مین اس فصل مین چند مطلب مین مطلب پہلا ثواب نوافل یومیہ مین یعنی جو نوافل ہر روز
فرایض کی ساتھ مقرر ہوئی ہین واضح ہو کہ ثواب ان نوافل کا عظیم ہی اور حدیثون مین تاکید
شدید وارد ہی خصوصاً نماز شب اور نافلہ مغرب کی باب مین اور احادیث اہلبیت علیہم السلام مین
منقول ہی کہ اگر فرائض مین کوئی سہو اور کوئی نقصان ہو تو خدا اوسکو بسبب نوافل کی تمام
کرتا ہی اور نوافل کا بی ضرورت و بی عذر ترک کرنا نہ چاہی جس طرح کہ فریضہ کا ترک کرنا کفر ہی
اور اگر نافلہ فوت ہو جاوی تو اوسکی بہی قضا چاہیے جیسا کہ حدیث مین وارد ہی کہ خداوند عالم مباہات
کرتا ہی اوس شخص پر جو نماز شب کی قضا دن کو بجا لاوی اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ ای
ملائکہ دیکہو میرا بندہ اوس عبادت کو کہ جو مین نی اوسپر فرض نہین کی تہی اوسکی قضا بجا لاتا ہی
گواہ رہو کہ مین نے اوسکی گناہ بخشدی اور فضائل نماز شب کی مطلب سوم مین بیان ہونگی
انشاء اللہ مطلب دوسرا نافلہ نماز پنجگانہ کی بیان مین نجات العباد وغیرہ مین مذکور ہی
کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سی شروع ہوتا ہی یہانتک کہ سایہ شاخص دو قدم تک پہونچی

فصل ساتوین نمازہای مستحب کی بیان مین

یعنی شاخص کی سات حصّون مین سی دو حصہ تک سایہ پہونچی اِس مدت مین نماز نافلہ و نماز ظہر دونون
ہو جانا چاہیئے اور اِسی طرح نافلۂ عصر مع نماز عصر اوسوقت تک پڑھ سکتا ہی کہ سایہ شاخص چار
قدم تک شاخص کے پہونچے یعنی چار حصہ تک سات حصون سی پہونچی اور وقتِ نافلہ مغرب اُسوقت
تک ہی کہ جسوقت تک جانب مغرب سی حمرت زائل نہ ہوا اور وقت نافلہ عشا کا نصف شب تک باقی
رہتا ہی اور وقتِ نافلہ صبح طلوع صبح کاذب سی شروع ہوتا ہی یہانتک کہ سرخی افق ظاہر ہونی مین
مقدار نماز صبح باقی رہجا ہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ نافلہ مثل ہدیہ کی ہے جسوقت بجالائیگا
قبول ہوگا اور سوا اس روایت کی اور چند روایتین بھی ہین پس جسوقت شخص نوافل کے
بجالانی مین اوقات معین پر تقصیر کری تو چاہی کہ بہ نیت قضا بجالای بنابر مشہور نوافل یومیہ
چونتیس رکعتین ہین نافلہ صبح قبل فریضہ دو رکعت اور نافلہ ظہر قبل نماز ظہر آٹھ رکعت کہ مثل نماز صبح دو
دو رکعتین پڑھنا چاہیے اور نافلہ عصر قبل نماز عصر آٹھ رکعت یہ بھی ہے دو دو رکعتین کرکی مثل نماز
صبح پڑھنا چاہیے اور نافلۂ مغرب کی بعد نماز مغرب چار رکعتین ہین مثل نماز صبح دو دو رکعت کرکے
پڑھی جاتی ہین اور نافلہ عشا کی بعد نماز عشا دو رکعتین ہین یہ نماز بیٹھ کر پڑھی جاتی ہی کہ شمار مین
ایک رکعت محسوب ہوتی ہی اور سفر مین نافلہ ظہرین اور نافلہ عشا ساقط ہوجاتی ہی اور نوافل
مین بلا ضرورت بھی سورۂ فاتحہ پر اکتفا ممکن ہی **مطلب تیسرا بیان فضائل اور ثواب نماز شب**
مین عین الحیوٰۃ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ نماز شب چہرہ کو روشن
کرتی ہی اور آدمی کو خوشبو کرتی ہی اور روزی کو زیادہ کرتی ہی اور باعث ادای قرض ہوتی ہی
اور رنج و غم کو دور کرتی ہی اور چشم کو جلا دیتی ہی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو اشخاص
اپنے گھرون مین نماز شب پڑھتی ہین اور نماز مین تلاوت قرآن کرتے ہین وہ اہل آسمان کو روشنی
بخشتی ہین جس طرح کہ ستاری اہل زمین کو روشنی بخشتے ہین اور کتاب مذکور مین جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ جن اشخاص کو عورتون یا مردون مین سی خدا تعالیٰ نماز شب
پڑھنے کی توفیق دیتا ہی اور وہ مخصوص خدا کی لئے اوٹھتے ہین اور وضو کامل کرتے ہین اور

مطلب تیسرا بیان فضائل اور ثواب نماز شب

خدا کی نیت صادق نماز شب پڑھتی ہین اور دل انکے امور دنیوی سے سالم اور بدن اونکے خشوع کنندہ اور
آنکھین اونکی گریان ہوتی ہین تو حق تعالی اونکی بھی توصیفین ملائکہ کی مقرر فرماتا ہی کہ تعداد اون ملائک
سکے کہ جو ہر صف مین ہوتی ہین سوا خدا کی اور کوئی نہین کرسکتا اور ایک سرا ہر صف کا مشرق مین
ہوتا ہی اور دوسرا سرا مغرب مین ہوتا ہی پس جب بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہی تو موافق اون ملائک کے
اوسکے لئے درجات لکھی جاتی ہین اور بسند صحیح اوسی کتاب مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے منقول ہی کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بندہ رات کو اوٹھتا ہی اور نیند اوسپر غالب ہوتی ہی اور وہ بسبب
غلبہ نوم داہنی اور بائین طرف جھکتا ہی اور ذقن اوسکا سینے سے ملتا ہی یعنی اونگتا ہی تو حق تعالے
حکم فرماتا ہی کہ دروازے آسمان کھولدی جائین اور ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہی کہ میرے بندے کو دیکھو کہ یہ
مجھسے تقرب کی لئے اپنی اوپر کسقدر زحمت گوارا کرتا ہی حالانکہ مین نے اوسپر نماز شب واجب نہین
کی تھی اور مجھسے تین چیزون مین سے ایک چیز کا متر صد ہی کہ یا مین گناہ اوسکے بخشدون یا اوسکے توبہ
قبول کرون یا روزی اوسکی زیادہ کردون ای ملائکہ مین تمہین گواہ کرتا ہون کہ مین نے تینون
باتین اوسکو عطا کین تہذیب الاحکام مین لکھا ہی کہ بعض اصحاب فی ابی عبد اللہ علیہ السلام
سے روایت کی ہی حضرت نے ارشاد فرمایا نماز شب بہ تحقیق کہ وہ تمہارے نبی کے سنت ہی اور
اون صالحون کے آداب مین سے ہی کہ جو تمسے پہلے تھے اور باعث دور ہونے تمہاری آزار ونکا
تمہاری بدنون سے ہی اور پھر کتاب مذکور مین ابو بصیر سے روایت کی ہی کہ ابو عبد اللہ نے
ارشاد کیا کہ مجھسے میری پدر بزرگوار نے اور اون سے اونکے پدر نے اور اونسے علی بن ابی طالب
علیہ السلام نے فرمایا کہ کھڑا ہونا رات کو نماز کے لیے بدن کا چاق کرنے والا ہی اور باعث رضا
پروردگار ہے اور پیروی کرنا پیغمبرون کے اخلاق کی ہی اور متعرض ہونا ساتھ رحمت حق تعالی
کے ہے مطلب چوتھا تر کیب اور کیفیت اجمالی نماز شب مین واضح ہو کہ وقت نماز شب
بعد نصف شب کی آتا ہی اور طلوع صبح صادق تک باقی رہتا ہی اور نماز شب کے آٹھ رکعتین
ہین اور وہ آٹھ رکعتین دو دو رکعت کرکے مثل نماز صبح پڑھے جاتے ہین پس یہ آٹھ رکعتین

جس سورہ سی کہ چاہی پڑھی اور بعد آٹھ رکعت بجالانے کی دو رکعت نماز شفع جس سورہ سی چاہے
بجالاوی اور نماز شفع مین قنوت نہین ہی اور بعد اوسکے ایک رکعت وتر پڑھی کہ اس نماز وتر کو بھی
نماز شفع پڑھنا چاہیے اور اس ایک رکعت مین قنوت پڑھنا چاہیے پس مجموع گیارہ رکعتین ہوئین
آٹھ نماز شب کی اور دو شفع کی اور ایک وتر کی اور کبھی مجموع ان گیارہ رکعتون کو نماز شب کہتے
ہین اور نماز وتر کی قنوت مین دعای مغفرت مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین
کی تاکید ہی بلکہ منقول ہی کہ چالیس مومن کی لئی نام بنام دعای مغفرت کری اور مناسب یہ ہی کہ
دو دو رکعت کی بعد حوائج مشروعہ کو خدا سی طلب کری کہ دعا اوسوقت کی مقرون باجابت ہی اور
باادعیہ و مسنونات اس نماز کا بجالانا بہتر ہے اور ثواب اوس مین بیشتر ہی جیسا کہ مطلب آئندہ
مین بتفصیل مذکور ہوگا مگر جب وقت تنگ ہو یا نفس راغب طول وغیرہ پر نہ ہو تو مختصر پڑھے
اور نماز شب ترک نہ کرے **مطلب پانچوان مقدمات اور کیفیت تفصیلی نماز شب مین**
مخفی نہ رہے کہ بعد فراغ ضروریات وضو کری اور دعائین اور آداب وضو کے مشہور ہین پس
جبکہ وضو سے فارغ ہو تو اپنے کپڑون مین اور بدن مین عطر ملے اسواسطے کہ اکثر حدیثون مین ثواب اوس
عطر لگانے کی بکثرت مذکور ہی چنانچہ منقول ہی کہ دو رکعت نماز اوس شخص سے کہ جو عطر لگاکے
بجالاوے بہتر ہے ستر رکعتون سے کہ بے عطر کے پڑھی ہون پس مستحب ہے کہ رو بقبلہ بیٹھے اور اس
دعا کو پڑھے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام رات کو اس دعا کو پڑھا کرتے تھی

مطلب (۵) نماز شب

إِلٰهِي غَارَتْ نُجُومُ سَمَاوَاتِكَ وَنَامَتْ عُيُونُ أَنَامِكَ وَهَدَأَتْ أَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَأَنْعَامِكَ وَ
غَلَّقَتِ الْمُلُوكُ عَلَيْهَا أَحْرَاسَهَا وَاحْتَجَبُوا عَمَّنْ يَسْأَلُهُمْ حَاجَةً وَيَنْتَجِعُ مِنْهُمْ فَائِدَةً وَأَنْتَ إِلٰهِي
حَيٌّ قَيُّومٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَشْغَلُكَ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ أَبْوَابُ سَمَاوَاتِكَ لِمَنْ دَعَاكَ مُفَتَّحَاتٌ
وَخَزَائِنُكَ غَيْرُ مُغْلَقَاتٍ وَأَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَيْرُ مَحْجُوبَاتٍ وَفَوَائِدُكَ لِمَنْ سَأَلَكَ غَيْرُ
مَحْظُورَاتٍ بَلْ هِيَ مَبْذُولَاتٌ أَنْتَ إِلٰهِي الْكَرِيمُ الَّذِي لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ سَأَلَكَ وَلَا
تَحْتَجِبُ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَلَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ وَلَا

يقضيها احد غيرك اللهم وقد تراني وقوفي وذل مقامي بين يديك تعلم سري وتطلع
على ما في قلبي وما يصلح به امر اخرتي ودنياي اللهم ان ذكر الموت واهوال المطلع والو
قوف بين يديك نغصني مطعمي ومشربي واغصني بريقي واقلقني عن وسادي ومنعني
رقادي كيف ينام من يخاف ملك الموت في طوارق الليل والنهار بل كيف ينام العاقل وملك الموت
لا ينام لا بالليل ولا بالنهار ويطلب روحه بالبيات او في اناء الساعات جب حضرت ان سے فارغ
ہوتے تھے تو سجدہ کرتے تھے اور اپنی جبا رخسارہ کو خاک پر رکھکر فرماتے تھے اسئلك الروح والراحة عند الموت والعفو
حين القاك واضح ہو کہ جب نماز شروع کرے تو پہلے یہ کہے اللهم اني اتوجه اليك بنبيك نبي الرحمة
واله واقدمهم بين يدي حوائجي فاجعلني بهم وجيها في الدنيا والاخرة ومن المقربين
اللهم ارحمني بهم ولا تعذبني بهم واهدني بهم ولا تضلني بهم وارزقني بهم ولا تحرمني بهم وا
قض لي حوائج الدنيا والاخرة انك على كل شيء قدير وبكل شيء عليم بعد دعا کے
نماز شب کو شروع کرے اس طرح سے کہ پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہے اور اس دعا کو پڑھے اللهم
انت الملك الحق المبين لا اله الا انت سبحانك وبحمدك عملت سوءا وظلمت نفسي
فاغفر لي ذنوبي فانه لا يغفر الذنوب الا انت بعد اسکے دو تکبیریں کہے اور اس دعا کو پڑھے
لبيك وسعديك والخير في يديك والشر ليس اليك والمهدي من هديت عبدك
وابن عبديك ذليل بين يديك منك وبك واليك لا ملجا ولا منجا ولا مفر ولا
مهرب منك الا اليك سبحانك وحنانيك تباركت وتعاليت سبحانك ربنا
ورب البيت بعد اسکے ایک تکبیر اور کہکے نیت کرے کہ نماز شب بجا لاتا ہوں
میں سنت قربۃ الی اللہ اور متصل نیت تکبیرۃ الاحرام کہے اور اس دعا کو پڑھے وجهت وجهي
للذي فطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة على ملة ابراهيم ودين محمد ومنهاج علي
حنيفا مسلما وما انا من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك
له وبذلك امرت وانا من المسلمين جب اس دعا کو پڑھ چکے تو سورۂ حمد اور جو سورہ چاہے

پڑھے لیکن مستحب یہ ہی کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ حمد تیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں
بعد سورۂ حمد سورۂ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے اور باقی چھ رکعتوں میں سورہ
ہای بزرگ مثل سورۂ انعام اور کہف اور سورۂ یسین اور حوامیم اور مثل ان سوروں کے
پڑھے اور اگر یہ سورے یاد نہوں تو قرآن میں بھی دیکھ کے پڑھ سکتا ہی اور اگر ان سوروں کا پڑھنا
دشوار ہو تو مختصر سورے پڑھے پس تکبیر کہکے رکوع و سجود مثل نماز صبح کی بجا لاوی اور سنت ہی کہ رکوع میں
اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعَصَبِي
وَعِظَامِي وَمَا أَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ
بعد اس دعا کی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہے اور سجدہ میں یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
بعد اسکے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ کہے اور جس وقت کہ دونوں سجدوں سے فارغ ہو تو
دوسری رکعت کی لیے اوٹھ کھڑا ہو اور سورۂ حمد اور دوسرا سورہ پڑھے اور قنوت پڑھے اور دعاے قنوت
مشہور ہی اور اگر اس دعا کو قنوت میں پڑھے تو افضل ہی کہ قنوت میں طول دینا بہتر ہی بسبب اسکے کہ وقت بہت
وسیع ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہی کہ جس شخص کا تم میں سے دنیا میں قنوت زیادہ
اور طولانی ہی قیامت کی دن اسکو راحت زیادہ ہی اور ادعیہ قنوت کی کتب ادعیہ میں حضرات ائمہ علیہم السلام
سے بکثرت منقول ہیں اور یہ قنوت کہ ان قنوتوں سے مختصر ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی
اگر اسکو بجا لاوی تو بہتر ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بعد اسکے قنوت میں یہ دعا پڑھے إِلٰهِي كَيْفَ أَدْعُوكَ وَقَدْ عَصَيْتُكَ
وَكَيْفَ لَا أَدْعُوكَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّكَ فِي قَلْبِي وَإِنْ كُنْتُ عَاصِيًا مَدَدْتُ إِلَيْكَ يَدًا
بِالذُّنُوبِ مَمْلُوَّةً وَعَيْنًا بِالرَّجَاءِ مَمْدُودَةً مَوْلَايَ أَنْتَ عَظِيمُ الْعُظَمَاءِ وَأَنَا أَسِيرُ الْأُسَرَاءِ أَنَا الْأَسِيرُ

بَدَنِي الْمُرْتَهَنِ بِجُرْمِي اِلٰهِي لَئِنْ طَالَبْتَنِي بِذَنْبِي لَاُطَالِبَنَّكَ بِكَرَمِكَ وَلَئِنْ طَالَبْتَنِي
بِجَرِيْرَتِي لَاُطَالِبَنَّكَ بِعَفْوِكَ وَلَئِنْ اَمَرْتَ بِي اِلَى النَّارِ لَاُخْبِرَنَّ اَهْلَهَا اَنِّي كُنْتُ
اَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الطَّاعَةَ تَسُرُّكَ وَالْمَعْصِيَةَ لَا تَضُرُّكَ
فَهَبْ لِي مَا يَسُرُّكَ وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَضُرُّكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس جس وقت کہ قنوت سے فارغ ہو تو رکوع
اور سجود کو بطریق مذکور بجا لاوے اور تشہد مشہور پڑھے اور مستحب ہے کہ تشہد نشست تورک پڑھے چونکہ
تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے اور سنت ہے اگر اس تشہد کو پڑھے تو مناسب ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلِّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ
رَبِّي نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ
فِي اُمَّتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ پس سلام اسطرح سے کہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهُ جب سلام پھیر چکے تو دو رکعت نماز تمام ہوگئی پس سنت ہے کہ بعد فراغ ہر دو رکعت
کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور اگر اس دعا کو بھی بعد ہر دو رکعت
کے پڑھے تو سنت ہے اور بہتر ہے اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ وَلَمْ
يُسْئَلْ مِثْلُكَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْاَلَةِ السَّائِلِيْنَ وَمُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ اَدْعُوْكَ وَلَمْ
يُدْعَ مِثْلُكَ وَاَرْغَبُ اِلَيْكَ وَلَمْ يُرْغَبْ اِلٰى مِثْلِكَ وَاَنْتَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ
الْمُضْطَرِّيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَسْاَلُكَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِهَا وَاَعْظَمِهَا يَا اَللّٰهُ يَا
رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ وَبِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَنِعَمِكَ الَّتِي لَا تُحْصٰى وَبِاَكْرَمِ
اَسْمَائِكَ عَلَيْكَ وَاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَاَقْرَبِهَا مِنْكَ وَسِيْلَةً وَاَشْرَفِهَا عِنْدَكَ
مَنْزِلَةً وَاَجْزَلِهَا لَدَيْكَ ثَوَابًا وَاَسْرَعِهَا فِي الْاُمُوْرِ اِجَابَةً وَبِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْاَكْبَرِ
الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِي تُحِبُّهُ وَتَهْوَاهُ وَتَرْضٰى بِهِ عَمَّنْ دَعَاكَ وَاسْتَجَبْتَ لَهُ

دعاوہ وحق علیک ان لاترد سائلک وبکل اسم ھو لک فی التوریۃ والانجیل والزبور والفرقان
العظیم وبکل اسم دعاک بہ حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک واھل طاعتک
من خلقک ان تصلی علی محمد وال محمد وان تعجل فرج ولیک وابن ولیک وتعجل خزی
اعدائہ وان تفعل بی کذا وکذا اور بجای کذا وکذا اپنی حاجتکو ذکر کری بعد دعا مانگنے
کے دو سجدہ شکر بجا لاے اور اگر ایک سجدی مین اور دو سجدون مین اس دعا کو پڑہی تو بہتر ہی
اسواسطے کہ یہ دعا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی طرف منسوب ہی اور مشتمل مضامین عالیہ اور
تضرع وزاری پر ہی وہ دعا یہ ہی الھی وعزتک وجلالک وعظمتک لو انی منذ بدعت
فطرتی من اول الدھر عبدتک دوام خلود ربوبیتک بکل شعر فی کل طرفۃ عین سرمد
الابد بحمد الخلائق وشکرھم اجمعین لکنت مقصرا فی بلوغ اداء شکر خفی نعمۃ من
نعمک علی ولو انی کربت معادن حدید الدنیا بانیابی وحرثت ارضھا باشفار
عینی وبکیت من خشیتک مثل بحور السموات والارضین دما وصدیدا
لکان ذلک قلیلا من کثیر ما یجب من حقک علی ولو انک الھی عذبتنی
بعد ذلک بعذاب الخلائق اجمعین وعظمت للنار خلقی وجسمی و
ملات طبقات جھنم منی حتی لا یکون فی النار معذب غیری ولا یکون لجھنم
حطب سوای لکان ذلک بعدلک علی قلیلا من کثیر ما استوجبتہ من عقوبتک
پس اسی طرح دو دو رکعت کر کے آٹھون رکعتونکو یہ آداب وشرائط مذکورہ بجا لای یہانتک کہ آٹھون رکعتونسی فارغ ہو
جب آٹھون رکعتین پڑہ چکے تو اسکے بعد اس دعا کو پڑہی یا اللہ یا اللہ دس مرتبہ صل علی محمد وال
محمد وارحمنی وثبتنی علی دینک ودین نبیک ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی
وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد آٹھون رکعت
کے اس دعا کو پڑہتے اللھم انی اسئلک بحرمۃ من عاذ بک ولجا الی عزک
واستظل بفیئک واعتصم بحبلک ولم یثق الا بک یا جزیل العطایا یا مطلق

الاسمائی یا من سمّی نفسه من جوده بها یا ادعوك راغبا وراهبا وخوفا وطمعا
والحاحا والحافا وتضرعا وتملقا وقائما وقاعدا وراكعا وساجدا و
راكبا وماشیا وذاهبا وجائیا وفی كل حالاتی اسئلك ان تصلی علی
محمد وآل محمد وان تفعل بی كذا وكذا اور بجای کذا وکذا مطلب اپنا
ذکر کری اور دعا مانگے کہ مقرون باجابت ہی یہ ترکیب بھی نماز شب کی با ادعیہ و قنوت مختصرہ سے
اور بہت سی دعائیں اس نماز کی کتب ادعیہ مین جابجا مذکور ہین اس رسالہ مین فقط ادعیہ مختصرہ ذکر
کی گئین تتمہ بیان کیفیت نماز شفع اور وتر مین جسوقت آٹھون رکعت نماز شب کے فارغ
ہو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر کی طرف متوجہ ہو اور بہترین اوقات
شفع و وتر درمیان صبح صادق اور کاذب ہی یعنی جسوقت کہ صبح کاذب شروع ہو اوس وقت
سے طلوع صبح صادق تک وقت فضیلت نماز شفع اور وتر کا ہی اور اگر بعد آٹھ رکعت نماز شب کے
بجالائے تو بھی کچھ مضائقہ نہین ہے پس جب نماز شفع شروع کری تو چاہیے کہ دونو رکعتون مین
بعد سورہ حمد کے سورۂ توحید پڑہی اور اگر چاہے کہ بعد سورہ حمد قل اعوذ برب الفلق پہلی رکعت
مین اور دوسری رکعت مین قل اعوذ برب الناس پڑھے اور قنوت نماز شفع مین نہین ہے
پس جسوقت کہ نماز شفع سے فارغ ہو تو سنت ہے کہ اس دعا کو پڑھے الٰهی تعرّض
لك فی هذا اللیل المتعرضون وقصدك فیه القاصدون وامّل فضلك
ومعروفك الطالبون ولك فی هذا اللیل نفحات وجوائز وعطایا ومواهب
تمنّ بها علی من تشاء من عبادك وتمنعها من لم تسبق له العنایة
منك وها انا ذا عبدك الفقیر الیك المؤمّل فضلك ومعروفك فان كنت
یا مولای تفضّلت فی هذه اللیلة علی احد من خلقك وعدت علیه بعائدة
من عطفك فصلّ علی محمد وآله الطیبین الطاهرین الخیّرین الفاضلین وجُد
علیّ بطولك ومعروفك یا ربّ العالمین وصلّی الله علی محمد خاتم النبیین

وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ بعد اسکے ایک رکعت مین نماز وتر کی مشغول ہووے پس سنت ہے کہ پہلی وہ تینوں دعائین کہ جو قبل نماز مستحب ہین بجا لاوے مع تکبیرات ہفت گانہ کہ ایک اون مین سے تکبیرۃ الاحرام ہے اور بعد نیت اور تکبیرۃ الاحرام سورہ حمد ایک مرتبہ اور تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے کہ یہ امر سنت ہے والا اختیار رہے جو سورہ چاہے پڑھے بعد اسکے مستحب ہے کہ ہاتھون کو قنوت کے لیے منھ کے برابر اوٹھاوے اور غمگین ہووے اور بگریہ وزاری اس دعا کو پڑھے سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ هٰذِهِ يَدَايَ قَدْ مَدَدْتُهُمَا اِلَيْكَ بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةً وَعَيْنَايَ بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَةً وَحَقٌّ لِمَنْ دَعَاكَ بِالنَّدَمِ تَذَلُّلًا اَنْ تُجِيْبَهُ بِالْكَرَمِ تَفَضُّلًا سَيِّدِيْ اَمِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ خَلَقْتَنِيْ فَاُطِيْلَ بُكَائِيْ اَمْ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ خَلَقْتَنِيْ فَاُبَشِّرَ رَجَائِيْ سَيِّدِيْ اَلِضَرْبِ الْمَقَامِعِ خَلَقْتَ اَعْضَائِيْ اَمْ لِشُرْبِ الْحَمِيْمِ خَلَقْتَ اَمْعَائِيْ سَيِّدِيْ لَوْ اَنَّ عَبْدًا اسْتَطَاعَ الْهَرَبَ مِنْ مَوْلَاهُ لَكُنْتُ اَوَّلَ الْهَارِبِيْنَ مِنْكَ لٰكِنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ لَا اَفُوْتُكَ سَيِّدِيْ لَوْ اَنَّ عَذَابِيْ مِمَّا يَزِيْدُ فِيْ مُلْكِكَ لَسَاَلْتُكَ الصَّبْرَ عَلَيْهِ لٰكِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَزِيْدُ فِيْ مُلْكِكَ طَاعَةُ الْمُطِيْعِيْنَ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ مَعْصِيَةُ الْعَاصِيْنَ سَيِّدِيْ مَا اَنَا وَمَا خَطَرِيْ هَبْ لِيْ بِفَضْلِكَ وَجَلِّلْنِيْ بِسِتْرِكَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِيْخِيْ بِكَرَمِ وَجْهِكَ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ اِرْحَمْنِيْ مَصْرُوْعًا عَلَى الْفِرَاشِ تُقَلِّبُنِيْ اَيْدِيْ اَحِبَّتِيْ وَارْحَمْنِيْ مَطْرُوْحًا عَلَى الْمُغْتَسَلِ يُغَسِّلُنِيْ صَالِحُ جِيْرَتِيْ وَارْحَمْنِيْ مَحْمُوْلًا قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَاءُ اَطْرَافَ جَنَازَتِيْ وَارْحَمْ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ الْمُظْلِمِ وَحْشَتِيْ وَغُرْبَتِيْ وَوَحْدَتِيْ بعد اس دعا کی ستر مرتبہ

بیان نماز وتر کے طریقے کا

استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ کہے اور سنت ہے کہ چالیس برادران مومن کے
لیے دعای مغفرت کریں اور اگر اس طرح کہیں تو افضل ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّ فُلَانٍ نام ہر ایک کا ذکر کرے
بعد اس قنوت کے رکوع اور سجود اور تشہد اور سلام بطریق سابق بجا لاے جب نماز
سے فارغ ہوے تو تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور اگر اس
مناجات کو بعد تسبیح کے بجالاے تو بہتر ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُنَاجِیْکَ یَا مَوْجُوْدًا
فِیْ کُلِّ مَکَانٍ لَعَلَّکَ تَسْمَعُ نِدَائِیْ فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِیْ وَ قَلَّ حَیَائِیْ مَوْلَایَ مَوْلَایَ
اَیَّ الْاَھْوَالِ اَتَذَکَّرُ وَ اَیَّھَا اَنْسٰی وَ لَوْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا الْمَوْتُ لَکَفٰی کَیْفَ وَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ
اَعْظَمُ وَ اَدْھٰی مَوْلَایَ مَوْلَایَ حَتّٰی مَتٰی وَ اِلٰی مَتٰی اَقُوْلُ لَکَ الْعُتْبٰی مَرَّۃً
بَعْدَ اُخْرٰی ثُمَّ لَا تَجِدُ عِنْدِیْ صِدْقًا وَّ لَا وَفَاءً فَیَا غَوْثَاہُ ثُمَّ وَا غَوْثَاہُ بِکَ
یَا اَللّٰہُ مِنْ ھَوًی قَدْ غَلَبَنِیْ وَ مِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَکْلَبَ عَلَیَّ وَ مِنْ دُنْیَا قَدْ تَزَیَّنَتْ
لِیْ وَ مِنْ نَفْسٍ اَمَّارَۃٍ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اِنْ کُنْتَ رَحِمْتَ
مِثْلِیْ فَارْحَمْنِیْ وَ اِنْ کُنْتَ قَبِلْتَ مِثْلِیْ فَاقْبَلْنِیْ یَا قَابِلَ السَّحَرَۃِ
اِقْبَلْنِیْ یَا مَنْ لَمْ اَزَلْ اَتَعَرَّفُ مِنْہُ الْحُسْنٰی یَا مَنْ یُغَذِّیْنِیْ بِالنِّعَمِ صَبَاحًا
وَّ مَسَاءً اِرْحَمْنِیْ یَوْمَ اٰتِیْکَ فَرْدًا شَاخِصًا اِلَیْکَ بَصَرِیْ مُقَلَّدًا
عَمَلِیْ قَدْ تَبَرَّاَ جَمِیْعُ الْخَلَائِقِ مِنِّیْ نَعَمْ وَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ وَ مَنْ کَانَ
لَہٗ کَدِّیْ وَ سَعْیِیْ فَاِنْ لَّمْ تَرْحَمْنِیْ فَمَنْ یَّرْحَمُنِیْ وَ مَنْ یُّؤْنِسُ فِی الْقَبْرِ
وَحْشَتِیْ وَ مَنْ یُّنْطِقُ لِسَانِیْ اِذَا خَلَوْتُ بِعَمَلِیْ وَ سَاَلْتَنِیْ عَمَّا اَنْتَ
اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ فَاَیْنَ الْمَھْرَبُ مِنْ عَدْلِکَ وَ اِنْ قُلْتُ لَمْ اَفْعَلْ
قُلْتَ اَلَمْ اَکُنِ الشَّاھِدَ عَلَیْکَ فَعَفْوَکَ عَفْوَکَ یَا مَوْلَایَ قَبْلَ سَرَابِیْلِ
الْقَطِرَانِ عَفْوَکَ عَفْوَکَ یَا مَوْلَایَ قَبْلَ اَنْ تُغَلَّ الْاَیْدِیْ
اِلَی الْاَعْنَاقِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

بعد اسکے سجدۂ شکر مین جاے اور سجدے مین کم سے کم تین مرتبہ ورنہ سو مرتبہ شُکرًا لِلّٰہِ
کہے اور اگر اس دعا کو سجدے مین پڑہے تو خوب ہی یَا خَیْرَ مَنْ رُفِعَتْ اِلَیْہِ اَعْنَاقُ
الرَّاغِبِیْنَ وَیَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدِنِ الطَّیِّبِیْنَ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ وَشَاْنُکَ کُلِّہٖ
پس جو چاہے خداوندتعالے سے طلب کرے کہ دعا آخر شب کی مقبول اور مقرون باجابت
ہوتی ہے فائدہ واضح ہو کہ نمازہاے سنتی بلا عذر بیماری وغیرہ بیٹہکے پڑہنا جایز ہے پس
نماز شب کھڑے ہوکے اور بیٹہکے دونو طرح پڑہ سکتا ہے مگر بلا عذر کھڑے ہوکر پڑہنا بہتر ہی
اور اگر وقت تنگ ہوا اور رات کم رہگئی ہو تو فقط سورۂ حمد اور سورۂ توحید ہر رکعت مین
پڑہنا کافی ہے بلکہ اگر وقت زیادہ تنگ ہو تو ہر رکعت مین خالی سورۂ حمد پڑہ سکتا ہے اور
رکوع اور سجود کو مخفف بجا لاکر واحد کرکے نماز کو جلد تمام کرنا بہتر ہے اور اگر صبح طالع ہوجاے
تو نماز صبح کو مقدم کرے اسکے بعد نماز شب کی قضا بجالاے اور مخفی نہ ہو کہ صاحب عذر اور مغلوب
النوم کیواسطے بعض علماے اجازت دی ہی کہ نماز شب قبل نصف شب پڑہ سکتا ہی اور
بعض علماے قبل از وقت پڑہنے سے قضا پڑہنے کو افضل جانا ہی مطلب چھٹا بیان نماز
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین جناب علامہ مجلسی علی المقامہ کتاب زاد المعاد
مین تحریر فرماتے ہین کہ سید ابن طاوس رحمہ اللہ نے بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ حضرت سے بعض اصحاب نے کیفیت نماز جعفر طیار استفسار کی حضرت امام رضا
علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیون غافل ہو شاید پیغمبر
خدا نے نماز جعفر طیار نہ پڑہے ہوا ور شاید جعفر طیار علیہ السلام نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو بجالاتے ہون راوی نے عرض کی آپ مجہے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
تعلیم فرماے حضرت نے فرمایا کہ وہ دو رکعت ہی بایں ترکیب کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ
حمد پندرہ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑہے بعد اسکے رکوع مین جاے اور حالت رکوع

مطلب ۶ بیان نماز جناب رسول [illegible]

مین پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہے پس رکوع سی سر اوٹہاوے اور سیدہا کھڑا ہوکے پہر وہی
سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑہے بعد اسکے سجدے مین جاوے اور سجدۂ اول مین پندرہ مرتبہ اوسی
سورہ کو پڑہے پس سجدے سے سر اوٹہاوے اور درست بیٹھکر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے
دوسرا سجدہ کرے اور دوسرے سجدے مین بطریق سابق پندرہ مرتبہ سورہ مذکورہ پڑہ کے
سر کو سجدے سے اوٹہاوے اور درست بیٹھے اور پہر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے دوسری
رکعت کیواسطے کہڑا ہو پس دوسری رکعت کو مثل رکعت اول بجا لاوے اور جب دوسری
رکعت کی سجدۂ ثانیہ سے فارغ ہوکر درست بیٹھے تو پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہکے تشہد اور
سلام بجا لاوے حضرت فرماتے ہین کہ جب تو نماز سے فارغ ہوگا تو درمیان تیرے اور خدا
کے کوئی گناہ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ بخشا جاوے گا اور جو حاجت کہ طلب کرے گا وہ روا
ہوگی اور بعد نماز کے اس دعا کو پڑہنا سنت ہے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ
وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ
الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ
لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ
يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ
اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِيْ
وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

بیان نماز جناب امیر علیہ السلام

مطلب ساتوان بیان نماز جناب امیر علیہ السلام مین کتاب زاد المعاد مین بسندہاے صحیح وحسن ومعتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص چار رکعت نماز دو دو رکعت کرکے باین طریق بجالاے کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ حمد پچاس مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد پڑہے جسوقت نماز سے فارغ ہوتا ہے تو درمیان اوس شخص کے اور حق تعالے کے کوئی گناہ باقی نہین رہتا اور سید مرتضے علم الہدے اور شیخ ابو جعفر طوسی رحمہما اللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص چار رکعت نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام بجالائے تو اپنے گناہون سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے کہ جس طرح لڑکا روز ولادت اپنی مان کے شکم سے پاک وپاکیزہ گناہون سے متولد ہوتا ہے اور حوائج اوس شخص کی برآتی ہین ہر رکعت مین بعد سورۂ حمد پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہے جب چارون رکعتون سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيْدُ مَعَالِمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ اَحَدًا فِيْ اَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ پس یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مَنْ عَفٰى عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِ بِهَا ارْحَمْ عَبْدَكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اَنَا عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ اَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ بِكَ اِلٰهِيْ بِكَيْنُوْنَتِكَ يَا اَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ يَا غِيَاثَاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيْلَةَ لَهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُجْرِيَ الدَّمِ فِيْ عُرُوْقِ عَبْدِكَ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَالِكَاهُ اَيَا هُوَ اَيَا هُوَ يَا هُوَ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ عَبْدُكَ

عَبْدُكَ لَا حِيلَةَ لِي وَلَا غِنًى بِي عَنْ نَفْسِي وَلَا أَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا
أَجِدُ مَنْ أُصَانِعُهُ تَقَطَّعَتْ أَسْبَابُ الْخَدَائِعِ عَنِّي وَاضْمَحَلَّ كُلُّ مَظْنُونٍ
عَنِّي أَفْرَدَنِي الدَّهْرُ إِلَيْكَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ هٰذَا الْمَقَامَ يَا إِلٰهِي بِعِلْمِكَ
هٰذَا كَانَ كُلُّهُ فَكَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ بِي وَلَيْتَ شِعْرِي كَيْفَ تَقُولُ لِدُعَائِي
أَتَقُولُ نَعَمْ أَمْ تَقُولُ لَا فَإِنْ قُلْتَ لَا فَيَا وَيْلِي يَا وَيْلِي يَا وَيْلِي يَا عَوْلِي يَا عَوْلِي يَا عَوْلِي يَا شِقْوَتِي
يَا شِقْوَتِي يَا شِقْوَتِي يَا ذُلِّي يَا ذُلِّي إِلَى مَنْ وَمِمَّنْ أَوْ عِنْدَ مَنْ أَوْ كَيْفَ
أَوْ مَاذَا أَوْ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ أَلْجَأُ وَمَنْ أَرْجُو وَمَنْ يَجُودُ عَلَيَّ بِفَضْلِهِ حِينَ تَرْفُضُنِي يَا وَاسِعَ
الْمَغْفِرَةِ وَإِنْ قُلْتَ نَعَمْ كَمَا هُوَ الظَّنُّ بِكَ وَالرَّجَاءُ لَكَ فَطُوبٰى لِي أَنَا السَّعِيدُ وَأَنَا
الْمَسْعُودُ فَطُوبٰى لِي وَأَنَا الْمَرْحُومُ يَا مُتَرَحِّمُ يَا مُتَرَئِّفُ يَا مُتَعَطِّفُ يَا مُتَجَبِّرُ
يَا مُتَمَلِّكُ يَا مُقْسِطُ لَا عَمَلَ لِي بِنَجَاحِ حَاجَتِي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ
فِي مَكْنُونِ غَيْبِكَ وَاسْتَقَرَّ عِنْدَكَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْكَ إِلَى شَيْءٍ سِوَاكَ اللّٰهُمَّ بِكَ
وَبِكَ وَبِكَ أَجَلُّ وَأَشْرَفُ أَسْمَائِكَ لَا شَيْءَ لِي غَيْرُ هٰذَا وَلَا أَحَدَ أَعْوَدُ
عَلَيَّ مِنْكَ يَا كَيْنُونُ يَا مُكَوِّنُ يَا مَنْ عَرَّفَنِي نَفْسَهُ يَا مَنْ أَمَرَنِي بِطَاعَتِهِ يَا مَنْ
نَهَانِي عَنْ مَعْصِيَتِهِ وَيَا مَدْعُوُّ وَيَا مَسْئُولُ يَا مَطْلُوبًا إِلَيْهِ رَفَضْتُ وَصِيَّتَكَ الَّتِي
أَوْصَيْتَنِي بِهَا وَلَمْ أُطِعْكَ وَلَوْ أَطَعْتُكَ فِيمَا أَمَرْتَنِي لَكَفَيْتَنِي مَا قُمْتُ
إِلَيْكَ فِيهِ وَأَنَا مَعَ مَعْصِيَتِي لَكَ رَاجٍ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ مَا رَجَوْتُ
يَا مُتَرَحِّمًا لِي أَعِذْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَمِنْ فَوْقِي
وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ كُلِّ جِهَاتِ الْإِحَاطَةِ بِي اللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِي
وَبِعَلِيٍّ وَلِيِّي وَبِالْأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اجْعَلْ عَلَيْنَا
الْوَافِيَةَ صَلَوَاتَكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَأَوْسِعْ عَلَيْنَا مِنْ رِزْقِكَ
وَاقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَجَمِيعَ حَوَائِجِنَا يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

مطالب (۹) ان نماز حضرت (۴)

مطلب آٹھوان بیان نماز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام مین

زاد المعاد مین سید ابن طاوس علیہ الرحمہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ مادر گرامی میری حضرت فاطمہ علیہا السلام دو رکعت نماز پڑھتے تہین اور یہ نماز وہ ہین جبرئیل نے تعلیم کی تھی پہلے رکعت مین بعد سورۂ حمد سو مرتبہ سورۂ قدر دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑہتے تہین اور جب سلام کہتے تھین تو یہ دعا پڑہتے تہین

سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدَّى بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَرَى أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ يَرَى وَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَيْرُهُ

جناب سید تحریر فرماتے ہین کہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ بعد اس نماز کے تسبیح مشہور حضرت فاطمہ علیہا السلام کہ بعد ہر نماز کے پڑہے جاتی ہی پڑہے اور بعد اسکے سو مرتبہ محمد و آل محمد پر صلوات بہیجی اور شیخ رحمہ اللہ مصباح مین اس نماز کو روایت کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جب سلام کہے تو تسبیح فاطمہ علیہا السلام کو پڑہے اور اس دعا کو بہی پڑہے یعنی وہ دعا کہ پہلے مذکور ہوے بعد اسکے فرماتے ہین کہ جو شخص اس نماز کو پڑہے اور دعاے مذکور سے فارغ ہو تو اپنے گھٹنونکو اور اپنے ہاتھونکو کہنیونتک برہنہ کرے اور سجدے مین جاے اور ساتون عضو سجدہ خاک پر پہونچائی کہ کپڑا درمیان مین مانع نہو اور دعا کرے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے اور یہ دعا پڑہے

يَا مَنْ لَيْسَ غَيْرَهُ رَبٌّ يُدْعَى يَا مَنْ لَيْسَ فَوْقَهُ إِلٰهٌ يُخْشَى يَا مَنْ لَيْسَ دُونَهُ مَلِكٌ

يُنْقِى يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ وَزِيرٌ يُؤْتَى يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجِبٌ يُرْشَى يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ
بَوَّابٌ يُغْشَى يَا مَنْ لَا يَزْدَادُ عَلَى كَثْرَةِ السُّؤَالِ إِلَّا كَرَمًا وَجُودًا وَعَلَى كَثْرَةِ
الذُّنُوبِ إِلَّا عَفْوًا وَصَفْحًا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذَا پس وَافْعَلْ بِي كَذَا
کے مقام پر اپنی حاجتوں کو بیان کرے مطلب نوان بیان نماز حضرت جعفر طیار میں زاد المعاد میں مذکور ہے
کہ نماز حضرت جعفر طیار از انجملہ متواترات ہے اور علمائے شیعہ و سنی اس نماز کو سندہائے بسیار روایت
کرتے ہیں اور مخالفین مذہب بھی اس نماز کو سنت جانتے ہیں مگر کم اور اکثر اہل سنت بسبب عداوت
باطنی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے رکھتے ہیں اس نماز کو عباس عم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
کی طرف منسوب کرتے ہیں پھر تقدیر سوائے نوافل شبانہ روز اور کوئی نماز بحسب صحت سند اور
کثرت ثواب اس نماز کو نہیں پہونچتی اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدین سے منقول ہے کہ جس وقت
جعفر طیار برادر حیدر کرار نے ہجرت حبشہ سے مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تھا کہ اسی روز جناب
امیر المومنین علیہ السلام نے فتح خیبر کی تھی پس جعفر طیار جس وقت آئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم بقدر مسافت ایک تیر کے بسرعت تمام استقبال جعفر رضی اللہ عنہ کے لیئے تشریف لے گئے
جب جعفر طیار کی نظر جمال عدیم المثال جناب رسول خدا پر پڑی تو نشتا تانہ پیغمبر خدا کی طرف
دوڑے پیغمبر خدا نے اونکو اپنے سینہ سے لگایا اور اپنے ہاتھ جعفر کی گردن میں ڈالکر تا یکساعت باتین
کیں بعد اوسکے جناب رسول خدا ناقہ عضبا پر سوار ہوئے اور جعفر کو حضرت نے اپنے پیچھے بٹھا لیا جب
وہ ناقہ چلا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے جعفر اے برادر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں
بخشش عظیم اور عطیہ گران بہا اور بیش قیمت عطا کروں حضرت کی اس کلام سے لوگوں نے گمان
کیا کہ آج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جعفر کو مال کثیر کہ جو غنیمت خیبر سے حضرت کے ہاتھ
لگا ہے عنایت کرینگے جعفر نے عرض کی کہ ہاں اور ماں باپ میرے آپ پر فدا ہوں عنایت فرمایئے
پس حضرت نے صلوات التسبیح جعفر کو تعلیم فرمایا اور دوسری روایت معتبر میں منقول ہے کہ
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اگر ہر روز تم اس نماز کو بجا لاؤ تو تمام دنیا و ما فیہا سے تمہارے لیے بہتر ہوگا

اور اگر ایک روز درمیان اس نماز کو بجالاؤ تو جو گناہ کہ تمہی درمیان دو نمازون کے کئی ہونگے وہ سب بخشے جائینگے اور اگر ہر جمعہ کو یا ہر مہینہ مین ایک مرتبہ بجالاؤ یا سال مین ایک دفعہ پڑہو تو جو گناہ کہ دو نمازون کے درمیان مین کئے ہونگے حق تعالی اپنے فضل سے وہ ہین بخشدے گا اور دوسری روایت معتبرہ مین منقول ہی کہ اگر بقدر ریگ دریاہا و بعدد ریگ بیابان گناہ ہونگی تو سب کو خداوند رحیم بخشدے گا اور اگر کوئی شخص جہاد سے بہاگ گیا ہو کہ یہ گناہ سب گناہونسے زیادہ اور بدتر ہی تو اللہ اوسکو بھی بخشدے گا اور دوسری روایت مین منقول ہی کہ اگر ہوسکے تو ہر روز اس نماز کو بجالاے اور اگر ہر روز نہ ہوسکے تو ہفتہ مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینہ مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو سال بھر مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو اپنی تمام عمر مین ایک مرتبہ اس نماز کو پڑہے تا خداوند کریم گناہان کبیرہ اور صغیرہ تازہ اور کہنہ کہ جو عمداً و خطاءً واقع ہوئے ہین سبکو بخشدے گا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ ترکیب اس نماز کی یہ ہی کہ یہ نماز چار رکعت ہی بدو تشہد اور بدو سلام پہلی رکعت مین بعد سورۂ حمد سورۂ اذا زلزلت الارض پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد سورۂ والعادیات اور تیسرے رکعت مین بعد حمد سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور چوتھی رکعت مین بعد حمد قل ہو اللہ احد پڑہے اور ہر رکعت مین بعد از قرأت سورہ پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع مین اور بعد رکوع کی اور سجدۂ اول مین اور بعد سجدۂ اول کے اور سجدۂ ثانیہ مین اور بعد سجدۂ ثانیہ کے دس دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجالاے یعنے پہلے رکعت مین بعد سورۂ حمد سورۂ اذا زلزلت الارض پڑہے بعد اوسکے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع مین جاے پس رکوع مین دس مرتبہ انہین تسبیحات اربعہ کو پڑہے پس رکوع سے سر اوٹہاے اور سیدہا ہوکے پھر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ پڑہے پس سجدہ مین جاے اور حالت سجدہ مین دس مرتبہ کہے پس سر سجدہ سے اوٹہاوے اور درست بیٹہے اور پھر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ کہے پس دوسرا

بیان تسبیحات اربعہ کا

سجدہ

سجدہ کری اور دوسری سجدی مین بھی اسی طرح کہی پس سجدۂ ثانیہ سی سراوٹھا کر درست بیٹھے اور
دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو پڑھ کے دوسری رکعت کیواسطے کھڑا ہوا ور سورہ حمد اور والعادیات
موافق دستور رکعت اول پندرہ دفعہ اور رکوع و سجود وغیرہ مین موافق معمول رکعت اول دس
دس مرتبہ تسبیحات کہکے نماز کو تمام کرے بعد اسکے پھر نیت کرکے دو رکعت اسی صورت سی بجا لاے
مگر ان دو رکعتون کی پہلے رکعت مین بعد حمد سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور دوسری رکعت
مین بعد حمد سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اول بجا
لاکے نماز کو تمام کرے پس چارون رکعتون کو بترتیب و ترکیب مذکورہ بدو تشہد و دو سلام
دو دو رکعت کرکے بجا لاے کہ چارون رکعتون مین مجموع تین سو مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہو جاے اور وہ دعائین کہ جو اس نماز مین مستحب ہین
کلینی رحمہ اللہ نے بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہی کہ سنت ہے کہ چوتھی رکعت
کے دوسری سجدی مین یعنی سجدۂ آخر مین جب تسبیحات اربعہ پڑھ چکے تو حالت سجدی مین اس
دعا کو پڑھے سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْوَقَارَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ
وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى
كُلَّ شَيْءٍ عِلْمُهٗ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ
وَالْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ
وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ
الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ الَّتِي تَمَّتْ صِدْقًا
وَعَدْلًا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ پس حاجتونکو
اپنی ذکر کری مخفی نہ رہے کہ شیخ نے کتاب مصباح مین اس دعا کو بعد لفظ الامر یا مین زیادتی نقل
کیا ہی سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ
ذِي الْقُوَّةِ وَالطَّوْلِ اور شیخ ابو جعفر طوسی و سید ابن طاؤس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ

مفضل کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑھتے دیکھا پس بعد نماز حضرت نے اس دعا کو پڑھا یَا رَبِّ یَا رَبِّ بقدر ایک نفس یعنی جسقدر کہ ایک سانس میں کہا جاوے یَا رَبَّاہُ یَا رَبَّاہُ بقدر ایک نفس رَبِّ رَبِّ بقدر ایک نفس یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بقدر ایک نفس یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ بقدر ایک نفس یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ سات مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سات مرتبہ بعد اسکے اس دعا کو اس جناب نے پڑھا اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِکَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَیْکَ وَاُمَجِّدُکَ وَلَا غَایَۃَ لِمَدْحِکَ وَاُثْنِیْ عَلَیْکَ وَمَنْ یَبْلُغُ غَایَۃَ ثَنَائِکَ وَاَمَدَ مَجْدِکَ وَاَنّٰی لِخَلِیْقَتِکَ کُنْہُ مَعْرِفَۃِ مَجْدِکَ وَاَیَّ زَمَنٍ لَمْ تَکُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِکَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِکَ عَوَّادًا عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ بِحِلْمِکَ تَخَلَّفَ سُکَّانُ اَرْضِکَ عَنْ طَاعَتِکَ فَکُنْتَ عَلَیْہِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِکَ جَوَادًا بِفَضْلِکَ عَوَّادًا بِکَرَمِکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

بیان دعا نماز جعفر طیار

جب حضرت نماز سے فارغ ہوئی تو مجھ سے فرمایا کہ اے مفضل جسوقت کہ تجھکو کوئی حاجت ضروری ہو تو نماز جعفر طیار بجالا اور اس دعا کو پڑھ اور اپنے حوائج حق تعالی سے طلب کر کہ انشاء اللہ حوائج تیرے بر آئینگے اور شیخ ابو جعفر طوسی اور سید مرتضٰی علم الہدی نے ایک اور بھی دعا بعد نماز جعفر طیار روایت کی ہے اور وہ دعا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَتَرَدّٰی بِہٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ جَلَّ جَلَالُہٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِہٖ وَخَلْقِہٖ بِقُدْرَتِہٖ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْکَرَمِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ

وَ مُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَ كَلِمَاتِكَ
التَّامَّاتِ الَّتِيْ تَمَّتْ صِدْقًا وَ عَدْلًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ
الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَ اَنْ تَجْمَعَ لِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ بَعْدَ عُمُرٍ
طَوِيْلٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ
الْبَدِيْئُ الْبَدِيْعُ لَكَ الْكَرَمُ وَ لَكَ الْمَجْدُ وَ لَكَ الْمَنُّ
وَ لَكَ الْجُوْدُ وَ لَكَ الْاَمْرُ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا وَاحِدُ
يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَ يَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ يَا شَكُوْرُ اَنْتَ اَبَرُّ بِيْ مِنْ اَبِيْ وَ اُمِّيْ وَ اَرْحَمُ
بِيْ مِنْ نَفْسِيْ وَ مِنَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ يَا كَرِيْمُ يَا جَوَادُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ
هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَ طَلَبَ نَائِلِكَ وَ مَعْرُوْفِكَ
وَ رَجَاءَ رِفْدِكَ وَ جَائِزَتِكَ وَ عَظِيْمِ عَفْوِكَ وَ رِضْوَانِكَ
وَ قَدِيْمِ غُفْرَانِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْفَعْهَا
فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَ اجْعَلْ نَائِلَكَ وَ مَعْرُوْفَكَ
وَ رَجَاءَ مَا اَرْجُوْ مِنْكَ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ مَا جَمَعْتَ
مِنْ اَنْوَاعِ النَّعِيْمِ وَ مِنْ حُسْنِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَ اجْعَلْ جَائِزَتِيْ مِنْكَ الْعِتْقَ
مِنَ النَّارِ وَ غُفْرَانَ ذُنُوْبِيْ وَ ذُنُوْبِ وَالِدَيَّ وَ مَا وَلَدَا وَ جَمِيْعِ
اِخْوَانِيْ وَ اَخَوَاتِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ
الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ وَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ دُعَائِيْ وَ تَرْحَمَ
صَرْخَتِيْ وَ نِدَائِيْ وَ لَا تَرُدَّنِيْ خَائِبًا خَاسِرًا وَ اَقْلِبْنِيْ مُنْجِحًا مُفْلِحًا
مَرْحُوْمًا مُسْتَجَابًا دُعَائِيْ مَغْفُوْرًا لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

يا عظيم يا عظيم يا عظيم قد عظم الذنب من عبدك فليحسن العفو منك يا حسن التجاوز يا واسع المغفرة يا باسط اليدين بالرحمة يا نفاحا بالخيرات يا معطي المسؤلات يا فكاك الرقاب من النار صل على محمد وال محمد وفك رقبتي من النار واعطني سؤلي واستجب دعائي وارحم صرختي وتضرعي وندائي واقض لي حوائجي كلها الله نيای واخرتی و دینی ماذکرت منها ومالم اذکر واجعل لي في ذلك الخيرة ولا تردني خائبا خاسرا واقلبني مفلحا منجحا مستجابا لي دعائي مغفورا لي مرحوما يا ارحم الراحمين يا محمد يا ابا القاسم يا رسول الله يا امير المؤمنين انا عبدكما ومولاكما غير مستنكف ولا مستكبر بل خاضع ذليل عبد مقر متمسك بحبلكما معتصم من ذنوبي بولايتكما اتقرب الى الله تعالى بكما واتوسل الى الله بكما واقدمكما بين يدي حوائجي الى الله جل وعز فاشفعا لي في فكاك رقبتي من النار وغفران ذنوبي واجابة دعائي اللهم فصل على محمد واله وتقبل دعائي واغفر لي يا ارحم الراحمين

بیان دعاء نماز جعفر طیار

باب چوتھا بیان روزہ مین

باب چوتھا بیان روزہ مین

اور اس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین اور کل مسائل زبدۃ الفتاوی جناب شیخ زین العابدین اعلی اللہ مقامہ سے منقول ہین مقدمہ نجاۃ العباد وغیرہ مین احادیث ائمہ علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ روزہ افضل عبادات ہے اور باعث قرب درگاہ رب العزت ہے اور ثواب اسکا علم خدا مین مخزون ہے اس فقرہ سے شاید یہ مراد ہو کہ ثواب روزہ کا تیان عمل نہین جان سکتے اور صوم زکوۃ بدن ہے اور سپر آتش دوزخ ہے اور فقر و بلا اور خواہشہاے نفسانی کو دور کرتا ہے اور

بلغم اور فراموشی کو زائل کرتا ہی اور عقل و فکر کو جلا دیتا ہی اور باعث دخول جنت ہی اور سبب
دوری شیطان ہی بلکہ روزہ دار سی بقدر بعد مغرب و مشرق شیطان دور ہو جاتا ہی اور روزہ دار
کا سونا عبادت ہی اور سانس لینا اور خاموش رہنا ثواب تسبیح خدا رکھتا ہی اور روزہ دار
کے واسطے فرشتی دعا اور استغفار کرتے ہین اور عمل روزہ دار مقبول ہوتا ہی اور دعا اسکی
مقبول درگاہ خدا ہوتی ہی اور روزہ دار کی روح باغ جنت کی سیر کرتی ہی اور جبتک روزہ
دار روزہ افطار نہ کری تو کاتبان اعمال اسکی عمل بد نہین لکھتی اور بوی دہن روزہ دار خدا
کے نزدیک بوی مشک سی بہتر ہی اور ملائکہ روزہ دار کی منہ کو مسح کرتے ہین اور بشارت بہشت
دیتی ہین جاننا چاہیی کہ یہ فضیلت مطلق صوم کی ہی اور جو خاص روزی سنت موکدہ ہین
مثل روزہ ہای رجب و شعبان اور عیدہای مخصوصہ انکی فضیلت اس سی زیادہ تر ہی کہ معرض
بیان مین آسکی اور فضیلت صوم ماہ رمضان کی بیحد و انتہا ہی چنانچہ زاد المعاد وغیرہ مین
کسی قدر فضائل صوم مرقوم ہین مخفی نہ رہی کہ افطار صوم ماہ رمضان گناہ کبیرہ ہی کتاب کافی
وغیرہ مین منقول ہی کہ بنای اسلام پانچ چیز پر ہی نماز و زکوۃ و حج و صوم و ولایت اہل بیت
علیہم السلام پس ترک صوم بنای اسلام کا ترک کرنا ہی اور کتاب من لا یحضر مین ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص بلا عذر ایک دن بھی ماہ رمضان کا روزہ
ترک کری تو روح ایمان اس شخص سے نکلجاتی ہی اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ جو شخص ماہ
رمضان مین تین روزی نہ رکھی اور حاکم شرع کی سامنی تین مرتبہ عقوبت ترک روزہ مین گرفتار
ہو چکا ہو تو تیسری مرتبہ واجب القتل ہوگا **فصل پہلی اقسام روزہ مین** جاننا چاہیے کہ روزی
کی چار قسمین ہین واجب و حرام اور سنت اور مکروہ روزہ واجب کے کئی قسمین ہین روزہ
رمضان مبارک روزہ کفارہ روزہ قضا روزہ بعوض قربانی حج روزہ عہد روزہ نذر روزہ
قسم اور روزہ روز سوم اعتکاف اور وہ روزہ جو بسبب اجارہ لازم ہوتا ہی یا وہ روزہ
کہ اپنے باپ کا اسکی بڑی بیٹی پر واجب ہو جاتا ہے **فصل دوسری چاند ثابت ہونیکی بیان مین**

مخفی نہ رہی کہ ماہ رمضان کے یا اور مہینون کی پہلی تاریخ بسبب چند چیزون کی ثابت ہوتی ہی پہلی چاند
دیکھنے سی بشرطیکہ دیکھنی والی کو رویت ہلال کا یقین حاصل ہوجای دوسری بسبب شیاع تیسرے
یہ کہ دو عادل رویت کی گواہی دین چوتھی یہ کہ مہینہ کی تیس دن تمام ہوجاوین پانچوین بسبب
حکم حاکم شرع بشرطیکہ اسکی خطا کا یقین نہ ہو اور اگر یوم الشک ہو یعنی رویت ہلال کا یقین حاصل
نہ ہوا ہو اور بہ نیت روزہ ماہ رمضان روزہ رکھی یا یہ قصد کرے کہ اگر آج غرہ ماہ رمضان ہی
تو روزہ میرا روزہ ہای ماہ رمضان المبارک مین شامل ہو اور اگر آج آخر ماہ شعبان ہی تو روزہ
ہای آخر شعبان مین محسوب ہو تو اس صورت مین روزہ باطل ہوگا اور اگر بقصد آخر شعبان
بہ نیت سنت یا بقصد روزہ قضای واجب بہ نیت واجب روزہ رکھے اور بعد غروب
معلوم ہو کہ آج ماہ رمضان کی پہلی تاریخ تھی تو وہ روزہ روزۂ رمضان مین محسوب ہوگا اور حقیقت
روزہ یہ ہی کہ مکلف اپنی نفس کو وقت مخصوص مین مخصوص چیزون سی باز رکھی اور انشاء اللہ
تعالی تفصیل اسکی آگی بیان ہوگی اور ابتدای وقت روزہ طلوع صبح صادق سی ہی اور آخر وقت
زوال حمرت مشرقیہ ہی اور وقت نیت روزہ غیر معین مین مثل قضای رمضان اور نذر مطلق اول
شب سی قبل زوال آفتاب تک ہی اور روزہ ماہ رمضان اور نذر معین کی نیت کا وقت حالت
اختیار مین اول شب سی صبح صادق تک ہی اور اگر بھول گیا ہو یا مسافر حکم حاضر مین ہو جای
یا مریض صحیح ہو جاوے تو لازم ہی کہ قبل ظہر فوراً نیت کر لی اور ہو سکتا ہی کہ شب اول ماہ رمضان
مین نیت کرلے کہ مین رضای خدا کی لئی تمام ماہ رمضان کی روزی رکھتا ہون لیکن بہتر یہ ہی
کہ روزۂ ماہ رمضان مین ہر شب تجدید نیت کرے اور اپنے دل مین کہے کہ مین کل روزہ ماہ رمضان
رکھونگا قربۃً الی اللہ ٭ فصل تیسری بیان مین اُن چیزون کے جنسے روزہ ٹوٹ
جاتا ہی اور وہ دس چیزین ہین بعض ان مین بنا بر فتوی اور بعض بنا بر احوط موجب
قضا اور کفارہ ہوتے ہین پہلے اور دوسری کہانا اور پینا اُن چیزون کا جنکو از روے
عادت کہاتے اور پیتی ہون مثل روٹی اور پانی کے یا عادۃً کہاتے اور نہ پیتے ہون مثل

فصل تیسری مفطرات روزہ

ریگ اور شیرہ درخت کی اور جو خلط کہ دماغ یا سینہ سے مثل بلغم منھ میں آتی ہی تو اسکے نکلنے سے
علی الاحوط پرہیز چاہیئے البتہ اگر بلغم فضای دہن سے باہر نکل آئے اور کوئی پھر اُسے مونھ میں لیجا کے
بلع کرجاے تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا بلکہ اس صورت مین تینون کفارہ دینا احوط ہی تیسرے
اپنے تئین عمداً اور اختیاراً جنب کرنا لیکن اگر دن کو سونے مین احتلام ہوجاے تو روزہ باطل نہین
ہوتا چوتھی بنا بر احوط عمداً جھوٹ خدا اور رسول اور ائمہ ہدا اور انبیا اور جناب فاطمہ زہرا علیہم السلام کی طرف
نسبت دیکے روایت وغیرہ یا مسئلہ دروغ بیان کرنا پانچوین بنا بر احوط کی ارتماس ہی یعنی تمام سر کا
پانی مین ڈبونا اور اگر بقصد غسل عمداً ارتماس کرے تو روزہ اور غسل دونون باطل ہین بشرطیکہ
اسی دن کی روزے کا اتمام اُس شخص پر واجب ہو چھٹی جنب کا پہلی مرتبہ سو رہنا باوجود اطلاع
جنابت اس ارادے سے کہ تا صبح غسل نہ کرونگا اور صبح تک بیدار نہ ہونا پس یہ سونا حرام اور باعث
قضا اور کفارہ ہوگا اور اگر بقصد غسل بعد اطلاع جنابت باحتمال بیداری سو رہے اور صبح تک
بیدار نہ ہو تو سونا جائز ہے اور روزہ صحیح ہی اور اگر سو رہے لیکن نہ یہ قصد رکھتا ہو کہ غسل کرونگا یا غسل
نکرونگا یعنی بقصد محض سوے اور صبح تک بیدار رہو تو سونا جائز اور روزہ صحیح ہوگا مگر اسصورت مین قضاے روزہ
بجالانا بلکہ کفارہ دینا بھی احوط ہی یہ سب حکم خواب اول کے ہین اور دوسری دفعہ سونا یعنی بعد اسکے کہ جنابت پہ
مطلع ہوکر سو رہے اور بیدار ہو بعد اسکے دوسری مرتبہ سو جاے اور بیدار ہونا ممکن ہو اور ترک غسل کا عزم
نرکھتا ہو تو اسصورت مین سونا جائز اور قضا لازم اور کفارہ احوط ہی بلکہ دوبارہ سونا بھی خلاف احتیاط ہو اور
تیسری دفعہ سونے مین احتیاط اشد پیدا ہی لیکن اگر باوجود احتمال بیداری سو جاے تو کلام جناب شیخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ
حرام نہین ہی لیکن مبطل روزہ اور باعث قضا بلکہ بنا بر احوط موجب کفارہ بھی ہے ساتوین طلوع
صبح تک جنابت پر باقی رہنا روزہ رمضان المبارک اور روزہ نذر معین کو باطل کرتا ہی اور
روزہ قضاے رمضان بھی اس سے باطل ہوتا ہی اگرچہ عمداً نہ ہو آٹھوین غبار کا حلق مین
پہونچانا نوین بنا بر احوط مائعات سے حقنہ لینا یعنی اُن چیزون سے احتقان کرنا جو مثل پانی
اور عرق کی سائل و اروان ہون دسوین قی کرنا عمداً اور اختیاراً اور اگر بے اختیار قی آجاوے

تو روزہ باطل نہین ہوتا اور سہواً بدون قصد ان مفطرات کی عمل مین آجانی سی روزہ صحیح رہتا ہی
لیکن اگر غسل جنابت یا غسل حیض یا نفاس ماہ رمضان مین بھول جاسے یہانتک کہ روزی تمام
ہوجائین تو قضا ہی روزہ بنا بر احوط بجالائی اور چاہیے کہ جو نمازین بی غسل پڑھی ہون انہین
ازسرنو ادا کری اور جس حالت مین تیمم کا حکم ہو تو بقدر امکان و اختیار بعد تیمم صبح تک بیدار
رہے اور اگر حالت بی اختیاری مین سوجاسے تو مضائقہ نہین ہے اور روزہ دار ون کو میت
کے تئین غسل دینا جائز ہے اور اگر غسل مس میت یا اسکے عوض مین تیمم نہ کری یہانتک کہ صبح ہوجائے
تو روزہ صحیح ہوگا یعنی حدث مس میت پر باقی رہنی سے روزہ باطل نہین ہوتا اور غسل حیض و نفاس
کو بھی بعد خون بند ہونے کے قبل صبح بجالای ورنہ قضا لازم اور کفارہ دینا احوط ہوگا اور
اگر وقت تنگ ہو یعنے غسل جنابت یا حیض یا نفاس نکر سکے تو اوس حالت مین تیمم کرے
اور اگر باعتقاد وسعت وقت غسل کرے اور اثنا سے غسل مین صبح ہوجاسے تو روزہ صحیح ہی
اور مستحاضہ اگر اون غسلون کو جو نماز صبح اور نماز ظہر اور عصر کے لئے اوسپر واجب ہین ترک کرے تو روزہ
اوسکا صحیح نہ ہوگا اور قضا لازم ہوگی مگر وجوب کفارہ ثابت نہین ہے اور جس شخص کے لیے غسل یا تیمم
ممکن نہ ہو تو اس سی تکلیف طہارت ساقط ہی اور روزہ اسکا صحیح ہی اور روزۂ ماہ رمضان
کے کفارہ مین خواہ ایک بندہ آزاد کری خواہ ساٹھ روزے رکھی مگر ان روزون مین اکتیس
روزی پے در پے رکھنا لازم ہین یا ساٹھ مسکینون کو پیٹ بھر کے کہانا کہلا ہی اور اگر ماہ رمضان
کا روزہ قضا بعد ظہر افطار کری تو دس مسکینون کو کھانا کہلا ہی اور اگر اسپر قادر نہ ہو تو پے
در پے تین روزے رکھے فصل چوتھی بیان مین ان چیزون کے جو بدون کفارہ
فقط باعث قضا سے صوم ہوتے ہین (۱) قبل تفحص حال صبح با وجود امکان بلا
ملاحظہ آسمان ماہ رمضان مین کسی مفطر کا استعمال کرنا بشرطیکہ وقت استعمال مفطر صبح ہوچکی ہو
اور صبح ہونا ثابت بھی ہوجاسے تو چاہیے کہ اس روزی کی قضا کرے دوسرے کسی
شخص کے کہنے پر اعتماد کرکے با وجود قدرت بالتفحص کیفیت صبح مفطر صوم کا استعمال کرنا حالانکہ
وقت استعمال مفطر صبح ہوچکی ہو تیسری اگر کوی شخص کہے کہ صبح ہے اور یہ شخص اسکے کہنے

پر اعتماد نہ کری بلکہ اسی یہ گمان ہو کہ یہ شخص ہنسی ہی کہتا ہی حالانکہ وہ اپنی مقولہ میں صادق ہو
اور یہ شخص بلا تفحص حال مفطر صوم عمل میں لائی چوتھی شخص غیر کی کہنی سی افطار صوم کرنا پس اگر کوئی شخص
کہی کہ مغرب کا وقت آگیا ہی اور در حقیقت وقت نہ آیا ہو باوجودیکہ وہ مخبر عادل ہو اور اِس شخص کو
اُسکی کہنی پہ عمل کرنا شرعاً جایز بھی ہو پس اگر قبل مغرب افطار صوم کیا ہی تو قضا اُس روزی کی واجب
ہوگی اور اگر شخص غیر عادل کی کہنی سے روزہ کہولا ہی تو قضا و کفارہ دونون واجب ہونگی پانچوین
بسبب تاریکی افطار کرنا پس اگر بسبب تاریکی وقت کی داخل ہونی مین یقین حاصل ہوگیا ہو تو محض
قضا کافی ہوگی اور اگر شک یا گمان ہو تو قضا و کفارہ دونون لازم ہونگی اور اگر بسبب ابر کے
تاریکی ہوا اور اسوجہ سے روزہ کہول ڈالی تو قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہ ہوگا چھٹی یہ کہ اگر کوئی
غرض صحیح نہ ہو اور روزہ دار منھ مین کلی لی اور حلق مین بی اختیار پانی اتر جائی تو قضائے
صوم واجب ہوگی

فصل پانچوین احکام مسافر و مریض مین

واضح ہو کہ صحیح ہونا روزۂ واجب کا مشروط ہی باین شرط کہ سفر شرعی مین روزہ نہ رکہا جائی اور اگر مسافر قبل ظہر وطن
یا محل اقامت تک یعنی جہان دس دن کامل رہنی کا عزم ہو پہونچ جاسے پس اگر حد ترخص تک
پہونچنے سے قبل افطار کر چکا ہو تو اسدن کا روزہ اُس شخص پر واجب نہین ہی اور نہ وہ روزہ
صحیح ہی اور اگر افطار نہ کیا ہو تو واجب ہی کہ روزی کی نیت کرکے وہ روزہ تمام کری کہ وہ روزہ
صحیح ہوگا اور اگر قبل ظہر کے سفر کری تو واجب ہی کہ بعد گذر جانی حد ترخص کی خواہ شب کو روزہ
کے نیت کی ہو یا نہ کی ہو بہر حال روزہ افطار کری اور اگر بعد ظہر کی سفر کری تو چاہیے کہ اُس
روزی کو تمام کری کہ وہ روزہ صحیح ہی اور مسافر جبتک کہ وطن سی یا محل اقامہ سی حد ترخص پہ
پہونچی افطار نہ کری ورنہ قضا اور کفارہ دونون لازم ہوجائینگے اور صحیح ہونا روزہ کا مشروط
بصحت ہی پس روزہ اُس شخص کا کہ جانتا ہی کہ بسبب روزی کی لائق اعتنا ضرر نہ پہونچیگا تو وہ
روزہ صحیح ہوگا اگرچہ فی الحال بیمار نہ ہو یا بسبب روزہ بیماری کی پیدا ہونے کا یا بیماری
کے طول کھینچنے کا خوف ہو اور طبیب کہی کہ روزہ ضرر نہ کریگا یا کہیگا کہ ضرر کریگا تو چاہیے کہ یہ شخص اپنی مظنہ پر

(فصل ۵ احکام مسافر و مریض)

عمل کرے یعنی جبتک مظنہ ضرر و عدم ضرر خود اس شخص کو حاصل ہوا سوقت تک قول طبیب حجت نہیں ہی اور صورت
شک ضرر مین بھی روزہ نہ رکھنا چاہیے لیکن اگر با وجود مظنہ ضرر روزہ رکھ لیا ہو تو قضا کرنا چاہیے اور اگر قبل ظہر کے
مرض برطرف ہوجاے اور یہ شخص پیش از ظہر افطار کرچکا ہو تو روزہ کی نیت کرنا واجب نہین ہی اور نہ وہ روزہ صحیح ہوگا
اور اگر افطار نکیا ہو تو اس شخص پر اسروز کا تمام کرنا واجب ہی اور اگر اثناے روزہ مین عذر عارض ہو تو مریض
کو چاہیے کہ روزہ افطار کر ڈالے خواہ وہ عذر قبل ظہر عارض ہو خواہ بعد ظہر مگر یاین شرط کہ روزہ کا تمام کرنا اس
مریض کے لیے مضر بھی ہو اور اگر ایک ماہ رمضان سے دوسرے ماہ رمضان تک علی الاتصال کوئی شخص بیمار رہے
اور بسبب مرض روزہ نہ رکھ سکے تو قضا ان روزون کی ساقط ہی اور ہر روزہ کی عوض مین
ایک مد کفارہ دینا احوط ہی **تتمہ بیان مسائل متفرقہ مین** مسئلہ چاہیے کہ حائض اور نفسا کو
جسوقت حیض ونفاس عارض ہو تو اسوقت روزہ کھول ڈالے اگرچہ غروب آفتاب مین کم
وقت باقی رہا ہو یا طلوع صبح سے بعد ایک لحہ کی بھی خون منقطع ہوا ہو تو بھی اُسدن روزہ نہ رکھے
مسئلہ پیر مرد اور زن پیر اور وہ شخص کہ بسبب مرض تشنگی پیاس کے تاب نہ لاسکے اگر یہ سبب
روزہ رکھنے سے بالمرہ عاجز ہون تو روزہ نہ رکھین اور انپر فدیہ بھی لازم نہین ہی اور اگر انکو
روزہ رکھنے مین بڑے محنت اور مشقت ہو تو بھی روزہ نہ رکھین لیکن اگر اثناے سال مین
روزہ قضا رکھ سکین تو انپر قضا واجب ہی والا ہر روزہ کے واسطے ایک مد فدیہ دینا واجب ہوگا
مسئلہ اگر حاملہ کو وضع حمل کا زمانہ نزدیک ہوا اور روزہ رکھنے مین ضرر کا خوف ہو تو روزہ
نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالاوے مسئلہ دودھ پلانی والی عورت کا دودھ اگر کم ہو
اور خوف اپنی یا بچے کی ضرر کا ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالاوے اور ہر روزہ
کے واسطے اپنے مال سے ایک مد کفارہ دیوے مسئلہ قضاے روزہ رمضان مین اگرچہ
چند سال کی ہون قصد ترتیب واجب نہین ہی مگر سنت ہی مسئلہ روزہ مستحب کا صحیح ہونا اُس
شخص سے کہ جسکے ذمہ روزہ واجب ہی محل خلاف ہی بعض علما منع کرتے ہین اگرچہ صحت خالی
از قوت نہین ہے لیکن احتیاط یہ ہی کہ جسپر روزہ واجب ہے وہ روزہ مستحب نہ رکھے اور اگر

روزه واجب رکھیگا تو امید ہی کہ خداوند عالم روزہ سنتے سے زیادہ ثواب رحمت فرمائیگا

باب پانچوان بیان زکوة مین

باب پانچوان بیان زکواة

اس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین اور مسائل اسکے مجتہد سی حسب حواشی حجۃ الاسلام جناب میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی مرقوم ہین نقل کیے گئے ہین تا انکی فتوی سی مطابق ہون

مقدمہ بیان عقاب تارک زکوة مین حق سبحانہ و تعالے فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ یعنی جو لوگ جمع کرتے ہین طلا و نقرہ کو اور حقوق الٰہی کو نہین دیتی اور راہ خدا مین صرف نہین کرتے پس بشارت دو انکو عذاب دردناک سے اس روز کے کہ گرم کرین اس طلا و نقرہ کو آتش جہنم مین اور داغ کرین اس سی پیشانی کو اور پہلو کو اور پشت انکا اور کہینگے انسے یہ وہی مال ہی کہ جمع کیا تھا تم لوگون نے اپنے واسطے چکھو عذاب اس مال کا کہ جسے تمنے جمع کیا تھا زاد المعاد مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک قیراط زکوة سے نہ دی کہ بیسوان حصہ دینار کا ہوتا ہی وہ نہ مومن ہی نہ مسلمان اور وہ شخص مرنے کی وقت استغاثہ کرے گا کہ مجہکو دنیا مین پھر بیجاؤ تا مین زکوة کو دون اور حضرت سید المرسلین و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سی بطریق صحیح منقول ہی کہ جو شخص طلا و نقرہ رکھتا ہوا اور زکوة اسکی نہ دی تو حق تعالے اسکو روز قیامت اس زمین پر محشور فرمایگا کہ لغزندہ ہوا اور پاؤن اسکے اس زمین پر نہ ٹہرینگے اور اس شخص پر ایک سانپ کو مسلط کریگا کہ زہر اسکا اور سانپون سے زیادہ ہوگا اور وہ سانپ اس شخص کے پیچھے دوڑے گا اور وہ اسکے آواز سے بھاگے گا جب سانپ اس تک پہونچیگا اور وہ جانے گا کہ اس سی جان بری نہ ہوگی تو اپنی ہاتھ کو اسکے منہ مین دیگا پس مثل اسکے اس طرح اس مین فرو ہونگے کہ جیسے شیر نر کسی چیز مین اپنی دانتون کو فرو کری اور وہ سانپ اسکی گردن مین مثل ایک طوق کے

(فصل بیان اجناس زکوۃ)

ہوجاے گا **فصل پہلی اُن جنسوں کے بیان مین جس مین زکوۃ واجب ہوتی ہی**

وہ نو چیزین ہین پہلی طلا یعنے سونا سکہ دار جبکہ بقدر بیس دینار شرعی ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ دینا
چاہیے اور دینار موافق تحقیق جناب غفران مآب قبلہ سید دلدار علی اعلی اللہ مقامہ اٹھارہ ماشہ
اور تین رتی کا ہوتا ہی پس بیس دینار وزنا ساڑہے پانچ تولہ اور ڈیڑہ ماشہ کے ہوتے ہین اگر
یہ مقدار سال بھر بجنسہ رہجاے تو زکوۃ دینا واجب ہی اور احتیاط یہ ہی کہ پانچ تولہ اور پانچ ماشہ مین
بھی زکوۃ دی پھر جب سونا سکہ دار بقدر چار دینار کہ بقدر ایک تولہ ڈیڑہ ماشہ ہوتا ہی زیادہ ہو تو
اس زیادتی کی زکوۃ چالیسوان حصہ پھر دینا ہوگی اسی طرح جب چار چار دینار بڑہتے جائین تو زکوۃ
دینا چاہیے اور اگر زیادتی چار سے کم ہو تو اس مین زکوۃ نہین ہی اور احتیاط یہ ہی کہ جب ایک تولہ
ایک ماشہ بڑہی تو چالیسوان حصہ زکوۃ مین دی دوسری نقرہ یعنی چاندی جب بقدر دو سو
درہم شرعی کی ہو اور سال بھر رہی تو چالیسوان حصہ یعنی پانچ درہم زکوۃ دی اور ایک درہم
بقدر دو ماشہ اور کچھ کم تین رتی ہوتا ہی پس دو سو درہم ظاہرا برابر اکتالیس روپیہ چہرہ دار
انگریزی اور ایک ماشہ کے ہونگے زکوۃ مین اسکا چالیسوان حصہ دی اور احتیاط یہ ہی کہ پوری
اکتالیس مین بھی زکوۃ دی بعد اسکے دوسرا نصاب چالیس درہم شرعی ہین جب چالیس درہم
اور ہون علاوہ مقدار سابق کے تو اسی حساب سے ہر چالیس درہم مین ایک درہم دیا کرے
اور چالیس درہم بقدر آٹھ روپیہ چہرہ دار اور اڑہائی ماشہ کے ہوتے ہین یعنی جب آٹھ
روپیہ چہرہ دار اور اڑہائی ماشہ اضافہ ہون تو زکوۃ دی اور اگر اس سے کم اضافہ ہون تو زکوۃ
واجب نہین ہی سوم شتر اسکے بارہ نصاب مین ہین پانچ نصاب پانچ پانچ کے ہین پس جب
پانچ شتر ہووین تو عوض مین اسکے ایک گوسفند سال بھر کا مل کا یا ایک بز دو برس کامل کا کہ
تیسرے سال مین داخل ہوا ہو دینا چاہیے اور یہ بھی لازم ہے کہ گوسفند یا بز جو دی تو وہ
بیمار نہ ہو اور کوئی عیب نہ رکھتی ہو اور تازہ جنی نہو اور زکوۃ اسوقت واجب ہوتی ہے کہ
حیوان چرتے ہون دانہ اور گہانس انکو نہ ملتا ہو اور انپر ایک سال گذر جاے اور بوجھ

اُٹھانے والے نہ ہون اور پانچ اونٹ سی زیادہ مین زکوۃ نہین ہی جبتک دس نہ ہون جب دس ہوئین تو دو
گوسفند یا دو بزدی اور جب پندرہ ہون تو تین گوسفند یا تین بز اور جب بیس ہون تو چار گوسفند
یا چار بز اور جسوقت پچیس ہون تو پانچ گوسفند یا پانچ بز بنابر مشہور دی چھٹی نصاب بنابر مشہور چھبیس
مین ہی جب چھبیس شتر ہون تو ایک شتر مادہ کہ وہ ایک برس تمام کرکی دوسرے برس مین داخل ہوئی
ہوا اور اگر شتر مادہ نہ رکھتا ہو تو اُس حالت مین ایک شتر بز دو برسکا کہ تیسرا سال اسی شروع ہوا ہو دینا چاہئے
ساتوین نصاب چھتیس مین ہی جب چھتیس شتر ہون تو زکوۃ اُسکی ایک شتر مادہ ہی کہ تیسری برس مین
ہوئی ہوا اور آٹھوین نصاب چھیالیس مین ہی زکواۃ اسکی ایک شتر مادہ ہی کہ چوتھی برس مین داخل ہوئی ہو نوین نصاب اکسٹھ
مین ہی جب اکسٹھ شتر ہون تو اُس حالت مین زکوۃ ایک شتر مادہ ہی کہ پانچوین برس مین داخل ہوئی
ہوا اور دسوین نصاب چھہتر مین ہی جب چھہتر شتر ہون تو زکوۃ اُسکی دو شتر مادہ ہین کہ تیسری برس مین
داخل ہوئے ہون گیارہوین نصاب بنابر مشہور اکانوین ہی زکوۃ اوسکی دو شتر مادہ ہین کہ چوتھے
سال مین داخل ہوے ہون بارہوین نصاب ایک سو اکیس مین ہی ہر پچاس مین ایک شتر مادہ کہ چوتھے
سال مین داخل ہوئے ہو یا چالیس مین دو شتر مادہ جو تیسری برس مین داخل ہوئے ہو دوسی چہارم گاؤ کے نصاب
عدد مین تیس ہون اور تیس سی کم مین زکوۃ نہین ہوتی اور تیس مین ایک بچہ گاؤ جو دوسری برس مین
داخل ہوا ہو دینا چاہیے اور مادہ کا دینا ظاہرا احوط ہی اور جب چالیس ہون تو ایک مادہ گاؤ کہ پورے
دو برس کی ہو اور تیسری برس مین داخل ہوئی ہو دوسے پنجم گوسفند جب چالیس ہون تو زکوۃ اُسکی
ایک گوسفند ہی اور جب ایک سو اکیس ہون تو دو گوسفند اور جب دو سو ایک ہون تو تین گوسفند
دینا واجب ہوتے ہین اور جب تین سو ایک ہون تو اُس حال مین بنابر قول احوط چار گوسفند
دینا چاہیے اور جب چار سو ہون یا اُس سی زیادہ ہون تو اُسوقت لازم ہی کہ سو سو راس
مین ایک راس زکوۃ مین دی اور جس عدد مین زکواۃ واجب ہوتی ہی اُسکو اصطلاح فقہا مین
نصاب کہتے ہین پس ان چیزون مین سی جو چیز کہ حد نصاب سی کم ہو یا دو نصاب مین واقع ہو
اور دوسری نصاب تک نہ پہونچی ہو تو اُس مین زکوۃ واجب نہین ہی ششم گندم ہفتم جو ہشتم خرما نہم مویز

کہی شرطین ہین شرط اول یہ کہ آپ خود بوے کہ جو اور گیہون دانہ سخت ہونی سی پہلی اور خربا زرد اور سرخ
ہونے سے پہلے اور انگور دانہ بندھنے سی پہلے مالک کی ملک مین داخل ہون اور اگر بعد دانہ بندھنی یا
زرد و سرخ ہونی کی ملک مین آوین تو بنا بر قول بعض علما زکوۃ واجب نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ اگر
قبل اسکے مالک ہو کہ جب گندم پر اطلاق گندم ہو یا دانہ سخت نہ ہوا ہو تو زکوۃ دی اور اگر دو وصفون
مین سی کوئی وصف پا یا جا وی تو زکوۃ دینا ضرور نہین ہی اور جو وغیرہ کا بھی یہی حکم ہی دوم یہ کہ
حد نصاب کو پہونچی اور نصاب ان چیزون کا تین سو صاع شرعی ہین اور صاع شرعی کا وزن سیر قدیم
لکہنو سے کہ چہیانوے روپئے گیارہ ماشہ کی روئی سے ہی دو سیر و نصف سیر تخمیناً ہوتا ہے وہ
تین سو صاع تخمیناً اٹھارہ من تیس سیر ہوی اور جو کچھ نصاب پر زیادہ ہوا گرچہ کمتر ہو زکوۃ
اسکی واجب ہی اور زکوۃ ان چیزون کے دس حصہ مین ایک حصہ ہی بشرطیکہ مینہہ کی پانی سی
پیدا ہوے ہون یا آب جاری مثل چشمہ وغیرہ بی مشقت حاصل ہوے ہون اور اگر کنوین کے
پانی سے خواہ کھینچکر یا ہاتھ سے یا اونٹ اور گاؤ وغیرہ کی اعانت سی پانی نکال کر دین تو چاہیئے
کہ بیس حصہ مین ایک حصہ زکوۃ دیجا ی اور اگر باران وغیرہ سی بھی اور کنوین کی پانی سے بھی
زراعت حاصل ہوئی ہو تو حکم اوپر اغلب کی کیا جائے گا **فصل دوسری زکوۃ فطرہ کی بیان**
مین زکوۃ فطرہ ہر مکلف پر واجب ہی بشرطیکہ وہ مکلف اپنی عیال واجب النفقہ کی قوت یکسالہ
پر قادر ہو پس چاہیئے کہ اپنی ذات کا اور اپنی واجبان نفقہ کی ذات کا فطرہ نکالی اور عیال کا فطرہ
اوس صورت مین واجب ہی کہ اگر شب فطر اسکی عیال دوسری شخص کی عیال نہ ہو جائین پس
اگر شب فطر اس شخص کے عیال کا نفقہ دوسری سی متعلق ہو جاے گا تو اس شخص پر فطرہ واجب
نہ رہیگا اور مہمان کا فطرہ بلکہ اس شخص کا جو روز آخر ماہ رمضان قبل شام کسی کے مکان پر اکر
شریک افطار ہو تو اسکا بھی فطرہ دی اور جو شخص کہ اپنی اور اپنی عیال کی قوت یکسالہ پر قادر نہ
ہو تو اوسکو فطرہ دینا مستحب ہی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ آدمی فطرہ نکالے اور اپنی عیال مین کسیکو دی
اور وہ دوسری کو دی پھر آخر مین کسی مستحق کو دیدی یہ اوس صورت مین ہی کہ سب عیال بالغ

فصل دوم
بیان فطرہ

اور مکلف ہون اور فطرہ نکالنی کا وقت شب عید کی اول شام سے ہے اور صبح عید کو پیش از نماز عید بھی نکال سکتا ہی اور نماز کی بعد تک تاخیر کرنا نہ چاہیے اور احوط ہی کہ رات کو فطرہ نکالی اور عید کی نماز کے پہلے دی اور اگر فطرہ نکال چکا ہوا اور دوسری روز تک بسبب مستحق نہ ملنی کی تاخیر کری تو کچھہ مضائقہ نہین ہی اور مقدار فطرہ کے ایک صاع ہی اور صاع کا وزن سابق مین لکھا گیا ہی کہ بحساب سیر قدیم لکھنو تخمیناً اڑہائی سیر ہوتا ہی مگر پونے تین سیر بحساب سیر قدیم دینا احوط ہی اور فطرہ مین اُس جنس کو دینا چاہیے کہ اکثر اوقات اُس شخص کا قوت ہو مثل گندم وغیرہ اور قیمت دینا بھی کافی ہی اور اگر ظہر روز عید تک فطرہ نہ دیا ہو تو احوط ہی کہ شام تک بقصد قربت دی اور قصد ادا و قضا نہ کری اور اگر عید کا دن گذر جاوی تو بعد اُسکے بقصد قربت دی اور خاص فطر کیا قصد نہ کری اور فطرہ دینے کے وقت یہ نیت کری کہ مین زکوۃ فطرہ دیتا ہون واجب قربۃً الی اللہ

فصل تیسری بیان مین مستحقان زکوۃ کے

جاننا چاہیے کہ مستحق زکوۃ سات فرقی ہین اول و دوم فقرا و مساکین یعنی وہ شخص کہ اپنے اور اپنی عیال کا قوت یکسالہ نہ رکہتا ہوا اور کوئی صنعت بھی نہ جانتا ہو کہ وہ صنعت نفقہ کی لئی کافی ہو سوم وہ لوگ کہ امام علیہ السلام یا مجتہد کی طرف سی تحصیل زکوۃ کی لئی یا جمع زکوۃ اور حساب لکھنی کی واسطے مقرر و معین ہون پس اپنا حصہ مال زکوۃ سے جسقدر کہ امام مقرر کری پاسکتے ہین چہارم وہ کافر کہ جنکو اہل اسلام مدد کے واسطے اپنا شریک کرین مگر اس زمان غیبت امام ہین یہ مصرف زکوۃ محل کلام ہی پنجم وہ غلام کہ اپنی آقا کے خدمت مین مشقت اور آزار کہینچتا ہو اُسکو مال زکوۃ سے مول لینا اور راہ خدا مین آزاد کرنا ہو سکتا ہی اسی طرح وہ غلام کہ جو اپنے آقا سے مکاتب ہو یعنی آقا نے اُسے یہ کہا ہو کہ اگر تو مبلغ معین پہونچاوے گا تو آزاد ہو جاوے گا اور وہ غلام حاصل کرنی سی کل مبلغ مشروط یا بعض کی عاجز ہو اس صورت مین تمام یا بعض مبلغ مال زکوۃ سی لے کر اُسکے آقا کو دینا جائز ہی تا وہ غلام آزاد ہو جاوے ششم وہ جماعت کہ قرضدار ہوا اور وہ قرض امور معصیت مین نہ کیا ہو اگر ادا کرنے سے اُسکے وہ لوگ عاجز ہون تو مال زکوۃ سے لے

سکتے ہین تاکہ اپنی قرضکو ادا کرین ہفتم خدا کی راہ مین صرف کرنا مثل خرچ جہاد اور حاجیون کا اور زائران
آئمۂ اطہار علیہم السلام کو دینا اور پل یا مسجد بنانا یا مدرسہ کا طلبۂ علوم کے لیئے بنا کرنا تاکہ وہ علوم دینکی
تحصیل مین مشغول ہون ہشتم وہ شخص کہ مسافرت مین پریشان پڑا ہوا اور اپنی گھر کے جانے کا خرچ
نہ رکھتا ہو اسی اسقدر دینا چاہیئے کہ مکان پر پہونچ جای بشرطیکہ سفر اُسکا سفر معصیت نہ ہو اور یہ بھی
شرط ہے کہ مستحقین زکوۃ سوای قسم چہارم شیعۂ اثنا عشریہ ہون اور اگر عادل بھی ہون تو احوط ہے
مگر عادل ہونا لازم نہین ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ جس شخص کو زکوۃ دی جای وہ زکوۃ دینے والے کا
واجب النفقہ نہ ہو اور واجب النفقہ وہ لوگ ہین کہ جنکا نفقہ آدمی پر واجب ہو مثل پدر و مادر و جد
و جدہ اور فرزند اور فرزندون کی فرزند اور زوجہ اور بندہ اور غیر سید کی زکوۃ سید کو لینا جائز
نہین ہے اور غیر سید پر مباح ہے اور احوط یہ ہے کہ شریف کو زکوۃ نہ دین شریف اُسکو کہتے ہین کہ باپ
اُسکا غیر سید ہو اور مان اُسکی سیدہ ہو

باب چھٹا مسائل خمس کے بیان مین

یہ باب بھی رسالہ تحفۂ سی کہ جو مطابق فتاوی جناب میرزا مد ظلہ ہے مطابق کیا گیا ہے اس مین دو فصلین
ہین

فصل اول بیان مین اُس جنس کی ہے کہ جس مین خمس دینا واجب ہے

اور وہ سات ہین اول لوٹ کا مال کہ جو کفار حربی سے جہاد مین ہات آئے خواہ جنگگاہ مین دستیاب ہو خواہ
جنگگاہ سے باہر دستیاب ہو دوم معادن یعنی کان جس چیز کی ہو خواہ طلا و نقرہ و مس و سرب
کی ہو خواہ یاقوت و زبرجد یا سرمہ و قیر و نفط و گندگ کی ہو ان سب مین یہ شرط ہے کہ بعد وضع
اخراجات ضروری مثل خرچ کھودنے و صاف کرنے کی جسقدر رکہ باقی رہی اُسکا خمس دیوی سوم
جو کچھ کہ دریا مین غوطہ لگا کے نکالا جای مثل موتی یا مونگی وغیرہ کی بشرطیکہ قیمت اُسکی ایک مثقال
طلا ہو یا زیادہ چہارم جب وقت مال حلال مال حرام مین ملجای اور صاحب مال کو مقدار حرام
معلوم نہ ہو تو پانچوان حصہ اُسکا نکالنا چاہیے اور اگر مقدار حرام کو صاحب مال جانتا ہے تو اُس
مقدار حرام کو نکال کر اگر مالک اسکو جانتا ہے تو اُسی حوالہ کردی اور اگر مالک کو جانتا ہے مگر مقدار
کو نہین جانتا تو لازم ہے کہ صاحب مال سی صلح کری یا زیادہ دے کی اُسی راضی کری اور اگر مقدار

بیان خمس

حرام کو جانتا ہی لیکن مالک کو نہین جانتا تو اُس صورت مین سعی و تلاش لازم ہی شاید کہ صاحب مال مل جاوی
اور اگر بعد سعی اُسکی ملنی سی نا اُمید ہو تو اُسقدر مال کو اُسکی لئی تصدق کر دی اس صورت کو اور صورت
اول کو رد مظالم کہتی ہین پنجم وہ زمین کہ کافر ذمی مسلمان سی خرید کری ششم گنج یعنی وہ مال کہ زمین مین گڑا
ہوا ملی اگر بلاد کفار مین دستیاب ہو خواہ اثر اسلام اُس مال مین پایا جاوی یا نہ پایا جاوی خمس اُسکا
نکالنا واجب ہی اور اگر بقدر نصاب زکوۃ ہو تو بعد اخراج خمس جسقدر باقی رہی وہ اُسکا مال ہی کہ جسنے
پایا ہی اور اگر بلاد اسلام مین زمین غیر آباد مین پایا جاوی کہ جس زمین پر کسی مسلم کا قبضہ نہ ہوا اور اثر
اسلام بھی اُس مال مین نہ ہوا اور قرائن سی پتہ ثابت نہ ہو کہ یہ مال کنوز اسلام سی ہی تو اُس صورت مین
بھی یہی حکم ہی ہفتم جو فائدہ کہ تجارت یا زراعت یا حرفہ وغیرہ سی حاصل ہوی اگر وہ فائدہ تمامی اخراجات
سال سی اس شخص کی زیادتی ہو تو واجب ہی کہ اُس زیادتی سی پانچوان حصہ نکالی مثلاً سو روپے
تجارت سی کسیکو حاصل ہوی اور اخراجات سال کی لائق حال ساٹھ روپے ہوتی ہین تو لازم ہی
کہ چالیس روپے سی پانچوان حصہ کہ آٹھ روپے ہوتے ہین نکالی **فصل دوم بیان تفصیل مستحقان**
خمس مین خمس کی چھ حصہ ہوتے ہین تین حصہ اُس مین مخصوص مال حضرت صاحب الزمان علیہ السلام
ہین اور نصف باقی ماندہ اُن سادات کو دینا چاہئیے کہ جو یتیم اور مسکین اور ابن السبیل ہون مراد سید سی
وہ شخص ہی کہ باپ کی جانب سی اُسکا نسب حضرت ہاشم جد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہونچے
اور یتیم اُس لڑکی کو کہتے ہین کہ باپ نہ رکھتا ہو اور یتیم مین بھی فقیر ہونا شرط ہی اور ابن السبیل سے مراد
مرد مسافر ہی کہ غربت مین کسی بلد غیر مین معطل پڑا ہو تو مال خمس مین سی اُسی اُسقدر دینا چاہیے کہ اپنی
شہر مین پہونچ جاوی اور زمان غیبت مین حصہ سادات اگر مجتہد جامع شرائط کی خدمت مین
پہونچا دین تو اُس سی بہتر ہی کہ اپنی ہاتھ سی تقسیم کرین اسلیے کہ مجتہد مستحق خمس کو بہتر پہچانتا ہی لیکن
حصہ صاحب الزمان علیہ السلام کہ نصف خمس ہی اُسی واجب لازم ہی کہ مجتہد کو دین یا باجازت مجتہد
سادات مستحقین کو تقسیم کرین **باب ساتوان بیان حج و عمرہ اور زیارت حضرت رسول**
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور زیارت ائمہ بقیع مین مسائل اس باب کی مسائلہ

حج حجۃ الاسلام مرحوم شیخ مرتضی النجفی اعلی اللہ مقامہ سی نقل ہوی ہین کہ جو تحشی مجتہد العصر حجۃ الاسلام میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی محشی ہی اور قبل اسکے ایک مقدمہ مین فضائل و ثواب حج و عقاب ترک حج مین چند حدیثین لکھی جاتی ہین مقدمہ جان تو کہ فضیلت حج و عمرہ کی حد سی زیادہ ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو شخص مرجاوی اور حجۃ الاسلام نہ بجالای اس حال مین کہ اسی حج کرنے سے کوئی حاجت ضروری یا مرض شدید یا ممانعت بادشاہ جابر مانع نہ ہو تو ایسا شخص دنیا سی مانند موت یہودی یا نصرانی کی انتقال کریگا اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ ایک اعرابی جناب پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوا اسنی عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے گھر سے بارادہ حج نکلا تھا لیکن حج کو نہ پہونچ سکا اور میری پاس مال بہت ہی پس آپ مجھی کسی ایسے عمل خیر کا حکم دیجیے کہ بسبب اسکے مجکو ثواب حج ملی پیغمبر خدا نے یہ سنکر منہ اپنا اسکی طرف کیا اور فرمایا کہ تو اس کوہ ابو قبیس کو دیکھ تحقیق کہ اگر یہ کوہ ابو قبیس تمام طلای سرخ ہو جای اور تو اسکا مالک ہو اور اس طلا کو تمامیہ در راہ خدا مین صرف کری تو بھی تجھی ثواب حج نہ ملیگا بعد اسکے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحقیق کہ جسوقت حاج تہیہ حج کرتا ہی تو کوئی چیز نہین اٹھاتا اور کسی چیز کو نہین رکھتا مگر یہ کہ خداوند عالم اسکے لیئے دس حسنہ تحریر فرماتا ہی اور اسکے دس گناہ محو کرتا ہی اور اسکے لیے دس درجے بلند فرماتا ہی پس جسوقت وہ اونٹ پر سوار ہوتا ہی تو اونٹ اسکا قدم نہین اٹھاتا اور زمین پر قدم نہین رکھتا مگر یہ کہ بعوض قدم اٹھانے اور بعد و قدم رکھنے کی دس حسنہ ملائکہ اسکے نامہ عمل مین ثبت کرتے ہین اور دس گناہ اسکے محو کرتے ہین اور اسکے لیے دس درجہ بلند کرتے ہین پس جسوقت طواف خانہ کعبہ کرتا ہی تو گناہون سے اپنے نکل جاتا ہی پس جسوقت درمیان صفا و مروہ سعی کرتا ہی تو اسوقت گناہون سے بری ہو جاتا ہی پس جسوقت وقوف عرفات کرتا ہی تو اسوقت اسپر کوئی گناہ باقی نہین رہتا پس جب وقوف مشعر الحرام کرتا ہی تو سیئات سی پاک ہوتا ہی پس جب رمی جمرات کرتا ہی یعنی سنگریزے لگاتا ہی تو معصیت سی مبرا ہو جاتا ہی پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک ایک

ثواب حج

وقوف

موقف کو فرماتی تھی یہانتک کہ آخر عمل کو ارشاد فرمایا کہ جسوقت حاج اس عمل کو عمل مین لاتا ہی تو
اپنی گناہون سی منزہ ہوجاتا ہی پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہوسکتا ہی کہ کوئی شخص کسی عمل و
ثواب حج کنندہ کو پہونچ سکے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ چار مہینتک
بعد حج کی ملائکہ حاج کی گناہ نہین لکھتی اُسکے حسنات ہی لکھتی ہین مگر یہ کہ گناہ کبیرہ کری حضرت امام محمد
باقر علیہ السلام جسوقت مکہ مین تشریف رکھتی تھے اور لوگون سے حدیثین بیان فرماتی تھی تو حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص انصار مین سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین ایک مسئلہ
دریافت کرنی کی لئی حاضر ہوا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر تجھے منظور ہو تو
خود سوال کر ورنہ مین تجھی خبر دون کہ تو مجھسے کیا سوال کرنی آیا ہی یہ سنکر اُس مرد انصاری نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہی مجھے میری سوال سی خبر دیجیے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو مجھسے یہ سوال کرنے آیا ہی کہ تیرے واسطے حج اور عمری مین کیا ثواب
ہوتا ہی پس بدرستیکہ جسوقت تو راہ حج کا متوجہ ہوتا ہی اور اپنی راحلہ پر سوار ہوتا ہی اور بسم اللہ
والحمد للہ کہتا ہی اور راحلہ تیرا راہ چلتا ہی تو وہ راحلہ زمین پر قدم نہین رکھتا اور قدم نہین
اُٹھاتا مگر یہ کہ ملائکہ تیرے واسطے حسنہ لکھتی ہین اور تیری گناہ محو کرتے ہین پس جب تو احرام
باندھتا ہی اور تلبیہ کہتا ہی تو بعد ہر تلبیہ کی ملائکہ تیری نامہ عمل مین دس حسنہ لکھتی ہین اور دس
گناہ محو کرتے ہین پس جب تو سات مرتبہ گرد بیت اللہ الحرام پھرتا ہی تو بسبب اُسکے تجھکو حق سبحانہ
وتعالی کی جانب سے ایک عہد اور ذخیرہ حاصل ہوتا ہی کہ خداوند عالم کو شرم آتی ہی کہ بعد اُسکے
پھر کبھی تجھپر عذاب کری پس جب دو رکعت نماز طواف عقب مقام ابراہیم بجالاتا ہی تو بسبب
اُن دو رکعت نماز کے دو ہزار رکعت مقبول کا ثواب حق سبحانہ وتعالی تجھکو عطا فرماتا ہی پس جب
تو سعی درمیان صفا و مروہ کرتا ہی تو خداوند عالم تجھکو اُس شخص کا ثواب عطا کرتا ہی جسنے اپنی شہر
سے پیادہ حج کیا ہوا اور ثواب اُس شخص کا دیتا ہی کہ جسنے ستر بندہ مومن راہ خدا مین آزاد کیے
ہون پس جب تو وقوف عرفات کرتا ہی تو تونین کو ذبیحہ کے غروب آفتاب تک اگر تجھپر گناہ مثل

ریگ بیابان ہون یا بعدد ستارہ ہای آسمان یا بعدد قطرات باران ہون تو اُن سبکو خدا بخشدیتا ہی پس جب تو سنگریزی لگاتا ہی تو حق سبحانہ وتعالی بعدد ہر سنگریزی کی دس حسنہ تجھی عنایت فرماتا ہی کہ وہ حسنہ تیری عمر آیندہ کی لئی تحریر ہوتے ہین پس جب تو سر منڈاتا ہی تو بعدد ہر بال کے تیری عمر آیندہ کے لئی حسنہ لکہا جاتا ہی پس جب تو اپنی ہدی کو ذبح کرتا ہی یا اپنے اونٹ کو نحر کرتا ہی تو عوض مین اسکے ہر قطرۂ خون کے تیری عمر آیندہ کے واسطے حسنہ مرقوم ہوتا ہی پس جب تو خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہی اور دو رکعت نماز عقب مقام ابراہیم بجالاتا ہی تو ایک فرشتہ تیری دونون شانون پر ہاتھ مارتا ہی اور تجھسے کہتا ہی کہ خداوند عالم نے تیرے گناہ گذشتہ و آیندہ بخشدیے ایک سو بیس دن تک تیرے گناہ نامہ عمل مین نہین لکہے جائینگے **کیفیت اعمال حج بطور اجمال رسالہ جناب شیخ مرتضی النجفی سے نقل ہوئے ہین** جاننا چاہیے کہ حجۃ الاسلام تمام عمر مین ہر مکلف پر جبکہ شرطین وجوب کی پائی جائین ایک مرتبہ واجب ہوتا ہی اور حج کی تین قسمین ہین حج تمتع حج قران حج افراد چونکہ اہل فارس و اہل ہند کو بیشتر حج تمتع کا اتفاق ہوتا ہے لہذا اس رسالہ مین اسی قسم خاص کے بیان پر اکتفا منظور ہی جاننا چاہیے کہ حج تمتع مرکب ہی دو عبادتون سی ایک کو عمرہ تمتع کہتے ہین دوسری کو حج تمتع کہتے ہین حج تمتع کا اطلاق دو عبادتون پر ہوتا ہی اور ایک جزو مرکب پر بھی اطلاق ہوتا ہی جزو اول یعنی عمرہ تمتع مقدم ہے حج تمتع پر مثل اسکے کہ اگر کسی کو ممکن نہ ہو کہ عمرہ تمتع قبل از حج تمتع بجالاوی بسبب کسی عذر کی اس صورت مین حج افراد ہوگا بعد از فراغ بیان افعال عمرہ انشاء اللہ تعالے تفصیل اسکی مذکور ہوگی اور جاننا چاہیے کہ مکلف کو جس طرح قبل از شروع نماز اجزای نماز پر مطلع ہونا لازم ہے اسی طرح قبل از شروع صورت اجمالی حج تمتع پر مطلع ہونا ضرور ہی اور صورت اجمالی اسکی یہ ہے کہ حج کنندہ عمرہ تمتع کی لئی پہلے احرام باندہیگا چنانچہ تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی اور جب وقت داخل مکہ معظمہ ہوگا طواف عمرہ کریگا یعنی سات مرتبہ خانہ کعبہ کی گرد پھریگا اور ہر اسکے ہر دوری کو شوط کہتے ہین بعد اسکے مقام ابراہیم علی نبینا وآلہ علیہ السلام مین دو رکعت

بیان حج و عمرہ تمتع

نماز طواف پڑہیگا پہر درمیان صفا و مروہ کہ یہ نام دو مقاموں کا ہے سات مرتبہ سعی کریگا یعنی آ چلیگا اور جانا صفا سے مروہ تک ایک مرتبہ حساب کیا جائیگا اور پہر نامروہ سے صفا تک دوسرا مرتبہ حساب کیا جائیگا بعد اسکے تقصیر کریگا یعنی تہوڑے سے بال یا ناخن اپنے کاٹیگا جسوقت ان امور سے فارغ ہوگا وہ چیزین کہ بسبب احرام کے اسپر حرام ہوگئی تہین وہ سب حلال ہوجائینگی چنانچہ اسی عمرہ تمتع اور اسکے حج کو حج تمتع اسو جہ کہتے ہین کہ شخص مکلف بعد ادا اسکے عمرہ ہوسکتا ہے کہ تمتع ہو یعنی وہ چیزین کہ بعد احرام اسپر حرام ہوگئین تہین انسے منتفع اور متلذذ ہو اور جب نوین تاریخ نزدیک ہوگی پہر دوبارہ حج کے لیئے مکہ سے احرام باندہیگا اور عرفات کی طرف جائیگا عرفات ایک مقام کا نام ہے کہ وہ مکہ معظمہ سے چار فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے اور ذیحجہ کی نوین تاریخ ظہر کے وقت سے تا وقت مغرب عرفات مین رہیگا شبکو وہانسے کوچ کریگا اور مشعر الحرام مین آئیگا یہ بہی ایک مقام ہے جسکا فاصلہ اسمقام سے اور مکہ معظمہ سے دو فرسخ کا فاصلہ ہوگا وہان روز عید قربان طلوع صبح سے تا غروب آفتاب رہیگا پہر منی مین آئیگا اور یہ بہی ایک مقام کا نام ہے اور یہ مقام قریب مکہ واقع ہے وہان تین عمل بجا لائیگا پہلے رمی یعنی جمرہ عقبہ پر سنگریزی مارے گا دوسری ہدی کو ذبح کرے گا یا نحر کرے گا تیسرے سر منڈائیگا یا بال یا ناخن کاٹے گا بعد اسکے مکہ مین مراجعت کرے گا اور بدستور سابق طواف زیارت بجا لائیگا بعد ازین بعنوان سابق درمیان صفا و مروہ سعی کرے گا پہر طواف نسا بجا لائیگا اور طواف نسا مین زن و مرد و بچہ ایک حکم مین ہین بعد اسکے دو رکعت نماز طواف پڑہے گا پہر منی مین رہنے کے لیئے آئیگا گیارہوین شب اور بارہوین شب اور گیارہوین دن اور بارہوین دن دوبارہ رمی جمرات کریگا بعد بجا لانے ان اعمال کے منی مین تمام اعمال حجۃ الاسلام سے کہ اوسپر بجا لانا اونکا واجب تہا فارغ ہوگا اور اگر شخص مکلف نے حج ابتدای احرام مین ان اعمال سے لا علم ہو لکن حج واجب جو اسکے ذمہ ہے اوسکے بجا لانیکا قصد کرے کہ بعد ازین ان اعمال مین مشتغل ہوگا اور اوسکو کیفیت مشخص ہوگی جیسا کہ اکثر عوام قصد کرتے ہین کہ موافق رسالہ کے جو اونکے پاس ہوتا ہے اعمال بجا لائینگے یا موافق اقوال ان مجتہدین کی کہ اونکے ہمراہ ہوتے ہین عمل کرین گے ظاہرا عمل ایسی شخص کا صحیح ہوگا جیسا کہ بعض روایات و مستفاد ہوتا ہے اور

بیان حج تمتع

حج تمتع کی صورت تفصیلی یہ ہی کہ اول فعال حج تمتع سی عمرہ تمتع ہوتا ہی چنانچہ سابق ازین معلوم ہوا
اور چونکہ واجبات عمرہ کی پانچ ہین اور واجبات حج کی پندرہ ہین اور یہ مجموعاً بیس واجبات ہوے
ان سب کا بیان دو باب اور بارہ فصلون مین ہوگا **باب اول بیان عمرہ مین** ہی اور اس
مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** بیان مین احرام و عمرہ کی ہی اور اس مین چند مقصد ہین
مقصد اول بیان مین مستحبات کی ہی کہ قبل احرام و درمیان احرام و بعد احرام ان مستحبات
کو بجالانا چاہیے اور مکروہات احرام بھی اس مقصد مین مذکور ہوی ہین جاننا چاہیے کہ وقت
احرام مستحب ہی کہ یہ شخص احرام کی لیٔ ارادہ ہوا ور اپنا بدن کثافات سی پاک کرے اور ناخن
کاٹے اور شارب لی اور بغل کی بال اور موی زہار نوری سی دور کرکے غسل کرے اور اگر
بعد غسل وہ لباس پہنے یا وہ چیز کہای کہ محرم کو جائز نہین ہی تو اعادہ غسل مستحب ہی اور جس
صورت مین خوف اس بات کا ہوگا کہ میقات مین پانی دستیاب نہ ہوگا تو جائز ہے کہ پہلے سے
غسل کرلے اور اگر میقات پر پہونچکر پانی دستیاب ہو تو مستحب ہی کہ پھر غسل کرے اور اگر
شب کے لیٔ اول روز یا دن کے لیٔ شب کو غسل کرے تو بھی کافی ہوگا اور اگر پیشاب یا
پاخانے یا سوجانے یا ریح کی صادر ہونے کی وجہ سے غسل مین خلل واقع ہو تو اعادہ کرے
اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي نُوْرًا وَّطَهُوْرًا وَّ
حِرْزًا وَّاَمْنًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَّسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ قَلْبِي
وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا قُوَّةَ لِي
اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِي التَّسْلِيْمُ لَكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اور جس وقت احرام باندہے تو دو کپڑے ہونا چاہیے تا ایک کو لنگ قرار دے اور دوسرے
کو چادر اور احرام باندہنے کے وقت یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاُؤَدِّيْ فِيْهِ فَرْضِيْ وَاَعْبُدُ فِيْهِ رَبِّيْ
وَاَنْتَهِيْ فِيْهِ اِلٰى مَا اَمَرَنِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِيْ وَاَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِيْ وَ

باب اول بیان عمرہ میں

قَبْلِي وَلَوْ يَقْطَعُ بِي وَجْهَ مَا أَرَدْتُ فَسَلِّمْنِي فَهُوَ حِصْنِي وَكَهْفِي وَحِرْزِي وَظَهْرِي وَمَلَاذِي وَرَجَائِي وَمَنْجَايَ وَذُخْرِي وَعُدَّتِي فِي شِدَّتِي وَرَخَائِي

اور مستحب ہے کہ بعد ظہر احرام باندہے اور اگر بعد نماز ظہر ممکن نہ ہو تو کسی اور نماز واجبی یا نماز قضا کے بعد احرام باندہے اور اگر اُس شخص کی ذمہ نماز قضا نہ ہو تو چھ رکعت نماز نافلہ پڑھکر احرام باندہے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دو رکعت نماز اِس نہج پر پڑھے کہ پہلی رکعت مین بعد حمد قل ہو اللہ احد اور دوسرے رکعت مین بعد حمد قل یا ایہا الکافرون پڑھے بعد نماز احرام کی نیت کرے اور قبل از نیت حمد و ثنای الٰہی بجا لاوے اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور اِس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَآمَنَ بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعَ أَمْرَكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَفِي قَبْضَتِكَ لَا أُوقَى إِلَّا مَا وَقَيْتَ وَلَا آخُذُ إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ وَقَدْ ذَكَرْتَ الْحَجَّ فَأَسْأَلُكَ أَنْ تَعْزِمَ لِي عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتُقَوِّيَنِي عَلَى مَا ضَعُفْتُ وَتُسَلِّمَ لِي مَنَاسِكِي فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَفْدِكَ الَّذِي رَضِيتَ وَارْتَضَيْتَ وَسَمَّيْتَ وَكَتَبْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَأَنْفَقْتُ مَالِي ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لِي حَجَّتِي وَعُمْرَتِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَإِنْ عَرَضَ لِي عَارِضٌ يَحْبِسُنِي فَحُلَّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي بِقَدَرِكَ الَّذِي قَدَّرْتَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ إِنْ لَمْ تَكُنْ حَجَّةٌ فَعُمْرَةٌ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَعَصَبِي مِنَ النِّسَاءِ وَالثِّيَابِ وَالطِّيبِ أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ

اور جسوقت کہ احرام کی نیت کرے تو سنت ہے کہ الفاظ نیت زبان پر جاری کرے اور بوقت نیت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيًا

إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تُبْدِئُ وَالْمَعَادُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَيُفْتَقَرُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْغُوبًا وَمَرْهُوبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَّافَ
الْكُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا كَرِيمُ
لَبَّيْكَ — اور مستحب ہے کہ ان فقرات کو بھی پڑھے لَبَّيْكَ أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَهٰذِهِ عُمْرَةٌ مُتْعَةٌ إِلَى
الْحَجِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَلْبِيَةً تَمَامُهَا وَبَلَاغُهَا عَلَيْكَ

اور مرد کو سنت ہے کہ تلبیہ باواز بلند کہے اور مکرر کہے خصوصاً جسوقت سو کر اٹھے اور بعد ہر نماز
واجب اور سنت کی اور جسوقت اونٹ پر سوار ہوا اور اونٹ کھڑا ہونے لگے یا جسوقت اونٹ
کسی بلندی پر چڑہنے لگے یا کسی بلندی سی اترنے لگے یا جسوقت اس شخص کو اثنای راہ مین لوگ سوار
ملین اور ہر سحر کو بھی تلبیہ کہی اور اکثر کہتا رہے اگرچہ حالت جنابت مین ہو یا عورت حالت حیض
مین ہو بہرحال عمرۂ تمتع مین تلبیہ کو قطع نہ کری یہانتک کہ مکہ معظمہ کے مکانات دکھائی دین اور
حج تمتع مین روز عرفہ وقت ظہر تک تلبیہ کہی اور جاننا چاہیے کہ سیاہ کپڑے مین بلکہ ہر قسم کے
رنگین لباس مین علما احرام کو مکروہ جانتے ہین لیکن ظاہر بعض اخبار معتبرہ سے سبز کپڑے مین
کراہت نہین معلوم ہوتی ہے اور سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ تکیہ پر سر رکھنا اور میلے بچھونے پر
سونا بھی مکروہ ہے اور اگر احرام مین فرش میلا ہو گیا ہو تو بہتر ہے کہ جبتک محل نہ ہو اس
فرش کو نہ دہوئے اور احوط ہے ترک استعمال حنا بقصد زینت جس صورت مین اسکا احتمال
ہو کہ احرام تک رنگ باقی رہیگا اور حمام جانا اور بدن ملنا اور کسی کے جواب مین لبیک
کہنا یہ سب مکروہ ہے اور احوط ہے کہ پھولون کا استعمال نہ کرے اور پھولون کو نہ سونگھے
اور بعض علمانے بیری کی پتی اور خطمی سی سر دھونا اور آب سرد سے بدن دھونا اور زیادہ

مسواک کرنا اور زیادہ منہ دھونا اور کشتی لڑنا بھی مکروہ جانا ہی مقصد دوسرا بیان ہین مواقیت
احرام کے جاننا چاہی کہ جس مقام پر احرام باندھتے ہین اُسی میقات کہتے ہین اور مواقیت جمع
میقات کی ہی اور میقات مختلف ہوتے ہین اسلیے کہ راہین مکہ معظمہ کی مختلف ہین جس راہ سی عازم حج
مکہ جائے گا ایک میقات اُسکا معین ہی پس جو شخص مدینہ منورہ کی راہ سے جائے میقات اُسکا
مسجد شجرہ ہی اور اُسکو ذو الحلیفہ کہتے ہین اور اُس راہ سی جانے والے کو جائز ہے کہ وقت ضرورت
تا میقات اہل شام تاخیر کری اور جو شخص راہ عراق یا راہ نجد سے جاے میقات اُسکا وادی
عقیق ہے اُسکی ابتدا کو مسلخ کہتے ہین اور وسط کو غمرہ اور آخر کو ذات عرق اور یہ مقام اہل
سنت کی احرام باندھنے کا ہی اور بہترین مقام احرام مسلخ ہی بشرطیکہ یقیناً معلوم ہو جاے اور
جس صورت مین معلوم نہ ہو تو احوط یہ ہی کہ اتنی تاخیر کری کہ یقین حاصل ہو کہ وادی عقیق
مین پہونچا اگرچہ مقتضای احتیاط یہ ہی کہ تا ذات عرق تاخیر نہ کرے بلکہ علما تا ذات عرق تاخیر جائز
نہین جانتی اور اگر بسبب تقیہ تاخیر کرنا ناگزیر ہو تو قبل ذات عرق پہونچنے کی نیت احرام کرلی
اور تلبیہ کو آہستہ کہے اور کپڑے نہ اُتاری اور اگر ممکن ہو تو بطور مخفی اُتار ڈالے اور جامۂ
احرام پہن لے اور پھر اُس جامۂ احرام کو اُتار کر کپڑے پہن لے اور اُسکے لیی فدیہ دی بیان
اُسکا تصریحاً آگے آئے گا اور ان دونون احتیاطون کو ترک نہ کرے اور حالت تقیہ مین
جبتک ذات عرق تک نہ پہونچے علانیہ جامۂ احرام نہ پہنے بلکہ ذات عرق مین پہونچکر اظہار کرے
کہ اب مین محرم ہوتا ہون اور جس شخص کی راہ طائف سے ہو میقات اُسکا قرن المنازل
ہی اور جو شخص یمن کی راہ سے جاے میقات اسکا یلملم ہی اور یلملم ایک پہاڑ کا نام ہے
اور جو راہ شام سے جاے میقات اُسکا جحفہ ہی بتقدیم جیم و تاخیر حائے بے نقطہ اور جاننا
چاہیے کہ احوط و اقوی یہ ہی کہ پہلے مقامات میقات کا علم حاصل کری اور اگر علم ممکن نہ ہو
تو بعید نہین کہ ایک اہل معرفت سی جب دریافت کرے اور گمان حاصل ہو جاے تو وہی
کافی ہو اور جس شخص کا مکان مکہ معظمہ سی قریب ہو بہ نسبت میقات کی یعنی میقات کا سے

دور ہو اور گھر اسکا نزدیک ہو تو میقات اسکا اسکا مکان ہی اور جو شخص مکہ معظمہ اس راہ سے جاوے کہ ان مواقیت مذکورہ مین سے کوئی راہ مین نملے تو اسکے حق مین احوط یہ ہی کہ محاذی مین اس میقات کے جو اس شخص سے قریب تر ہو اگرچہ مکہ سی نسبت بمیقات دیگر دور تر ہو احرام باندہے اور بعد اسکے دوسری مقام پر کہ جو مکہ سے نزدیک تر میقات ہو اسکے محاذی پہونچکر پھر دوبارہ احرام باندہے اور اگر علم بحاذات ممکن نہ ہو تو ظاہر اگمان کافی ہوگا اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ یہ شخص اس جگہ سے احرام باندہے گا کہ قبل اسکے اس شخص کو احتمال محاذات نہ حاصل ہوا ہو اور اس شخص کے لیے مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ کسی میقات پر آکر احرام باندہے اور جاننا چاہیے کہ اگر کسی شخص کو کسی قسم کا عذر یا سہو عارض ہوا ہو اور اسنے اپنے میقات پر احرام نہ باندہا ہو بعد زوال عذر اگر ممکن ہو سکے تو میقات پر مراجعت کرے والا اسی مقام سے کہ جہان وارد ہی احرام باندھ لے اور احوط یہ ہی کہ جسقدر میقات کی جانب اپنے تئین پہونچا سکے اسقدر پہونچاے اور وہان سے احرام باندہے خصوصاً زن حائض کہ بسبب ناواقفیت مسئلہ اسنے میقات سے احرام ترک کیا ہو یہ مسئلہ مورد نص صحیح ہے اور اسباب مین جناب شہید قدس سرہ و دیگر علما سے فتوی بھی منقول ہے اور اگر بعد دخول حرم عذر برطرف ہو تو اس صورت مین واجب ہے کہ بشرط امکان حرم سے باہر نکلے اور احرام باندہے اور اگر ممکن نہ ہو تو اسی مقام سے احرام باندہے اور اگر احرام باندہنا بھول جائے اور اسے یاد نہ آئے یہانتک کہ جمیع واجبات بجالاوے تو اس صورت مین ایک جماعت علما اس عمرہ کو باطل جانتے ہی اور بعض علما صحیح جانتے ہین اور عمرہ کا صحیح ہونا بعید نہین معلوم ہوتا مگر قول اول پر عمل کرنا احوط ہے اور اگر کوئی شخص عمداً احرام ترک کرے اور اسے احرام باندھنا میقات سے ممکن نہ ہو لیں قوی یہ ہے کہ عمرہ اسکا فاسد ہوگا اگرچہ احوط یہ ہی کہ جس مقام پر ممکن ہو مثل سہو کنندہ احرام باندھ لے اور عمرہ تمام کرے اور پھر دوبارہ بقصد قضا عمرہ بجالاے اور اگر جاہل

مسئلہ ہو تو اقوی یہ ہی کہ عمرہ اُسکا صحیح ہوگا اور جاننا چاہیئے کہ طہارت حدث اصغر و حدث اکبر سے احرام کے لیے شرط نہین ہی پس جائز ہی کہ جنب اور حائض و نفسا احرام باندہین بلکہ غسل احرام حائض و نفسا کو مستحب ہی **مقصد تیسرا بیان مین واجبات احرام کے** اور بیان مین اُن امور کی جو واجبات سے متعلق ہین احرام مین تین چیزین واجب ہین **پہلے نیت** یعنے قصد کرے کہ مین احرام عمرۂ تمتع حجۃ الاسلام باندہتا ہون بسبب اطاعت و فرمانبرداری خدا اور معنی احرام کے یہ ہین کہ افعال ممنوعہ کی ترک کا ارادہ کرے تاکہ مکہ معظمہ مین حاضر ہوکی افعال معہودہ بجالاوی **دوسری چار بار تلبیہ کہنا** صورت اُسکی بنا بر مشہور بلکہ اصح یہ ہے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور تصحیح فقرات کی واجب ہی جسطرح تکبیرۃ الاحرام و قراءۃ حمد و سورہ وغیرہ کے تصحیح نماز مین واجب ہی اور احوط و اولی یہ ہی کہ اِن کی الف کو بکسرہ اور الملک کی کاف کو بفتح پڑہے اور بعد الملک لک بھی کہی اور جاننا چاہیئے کہ اگر لاعلم ہو تو سیکھنا تلبیہ کا واجب ہے یا کوئی اور شخص اُسکو تلبیہ پڑہاتا جاے اور یہ پڑہتا جاے اور اگر الفاظ تلبیہ نہ کہہ سکے تو جس طرح ادا کر سکے ادا کرے اور اُسکا ترجمہ بھی کہے اور کسی دوسرے کو اپنا نائب کرے **تیسرے** دو جامۂ احرام کا قبل نیت و قبل تلبیہ پہننا واجب ہے ایک جامہ سے ازار مین ناف تا زانو پوشیدہ کرے اور اُسکو لنگ کہتے ہین اور دوسری کو ردا کہتے ہین وہ اسقدر ہونا چاہیے کہ دونون شانے اُس سے چھپ جائین اور جاننا چاہیے کہ ظاہر اقوال علما یہ ہی کہ دو جامۂ احرام کا پہننا اور سیے ہوی کپڑون کا اُتارنا شرط احرام نہین ہے مگر واجب ہے اور ظاہر بعض اقوال علما سیے ہوی کپڑون کا اُتارنا شرط احرام ہی اور احوط یہ ہی کہ قبل از نیت و تلبیہ لباس احرام پہنے اور لباس احرام مین شرط ہی کہ اُس قسم کا کپڑا ہو کہ جس مین نماز جائز ہو پس ریشمی کپڑا اور جلد غیر ماکول اللحم نہ ہو اور وہ نجاست کہ جو معفو نہ ہو اُس نجاست سے نجس بھی نہ ہو اور لنگ ایسا باریک نہ ہو کہ جس سے بدن نمایان ہو اور احوط یہ ہی

بیان واجبات احرام

بیان دو جامہ

ہی کہ ردا مین بھی اس امر کی رعایت ملحوظ رہی اور احوط یہ ہی کہ اگر حالت احرام مین ردا یا لنگ نجس ہوجاوین تو انھین پاک کری یا بدل ڈالی بلکہ احوط یہ ہی کہ بدن بھی نجس نہ رہی اور ایک جماعت علما نے نسوان کو بھی ریشمی کپڑی سی احرام باندہنے کی ممانعت کی ہی اور یہ ممانعت خالی از قوت نہین معلوم ہوتی اور احوط یہ ہی کہ جامۂ احرام پوست کی قسم سی نہ ہو اس لئی کہ عرف عرب مین پوست پہ کپڑا کیا اطلاق نہین کرتے اور چاہیئے کہ جامۂ احرام بنا ہوا ہو **مقصد چوتھا متروکات احرام مین** جسوقت معلوم ہو کہ حقیقت احرام کی یہ ہی کہ انسان اپنی نفس کو چند امرون کی ترک کرنی پر آمادہ کری کہ تفصیل جسکی آگے مذکور ہوگی پس لازم ہی کہ ان امور کی معرفت حاصل کیجاوی بلکہ احوط یہ ہی کہ قبل نیت احرام ان امور کو دریافت کرے تا اُنسے باز رہنے کا قصد کری لیکن ان سب امور کا وقت احرام ذہن مین لانا لازم نہین ہی اور وہ چند امر ہین پہلے شکار جانور صحرائی کہ وحشی ہو مگر درصورت خوف اذیت اُسکا شکار جائز ہوجاویگا اور شکار کا گوشت کہانا بھی حرام ہی اور جس جانور کو شکار کر کی لائے اُسی اپنی پاس رکہنا بھی حرام ہی اگرچہ یہ شخص قبل احرام اُسکا مالک ہو اور اپنی ہمراہ اس جانور کو لایا بھی ہو اور شکار مین کسی شخص کی کسی قسم کی اعانت کرنا بھی حرام ہی اور جانور دریائی کہ جو دریا مین انڈی بچی دیتا ہو اُسکا شکار جائز ہی اور مرغ خانگی یا گائی یا گوسفند یا شتر جو پلا ہوا ہو اُسکا بھی شکار جائز ہی اور جن جانورون کا شکار کرنا حرام ہی اُنکی بچون کا شکار کرنا اور اُنکی انڈے اُٹھا لینا بھی حرام ہی اور اگر محرم صید کو ذبح کری تو بنا بر مشہور محل و محرم دونون کے لیے وہ صید حکم میتہ مین ہوگا اور ملخ بھی حکم شکار جانور صحرائی مین ہے دوسری عورت سے جماع کرنا اور بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بشہوت اُسکی طرف دیکہنا بلکہ کسی قسم سی حظ و لذت چاہنا اور اگر کوئی شخص حالت احرام مین عمداً عورت یا مرد کی ساتھ جماع کری خواہ دُبر مین دخول ہو خواہ قبل مین اور یہ فعل از روے فراموشی یا ناواقفی مسئلہ واقع نہ ہو پس اگر عمرہ مین قبل سعی سرزد ہوا ہی تو عمرہ اُسکا فاسد ہوجاویگا اور کفارہ مین اُسکی ایک شتر لازم ہوگا مگر چاہیئے کہ اُس عمرہ کو تمام کرے اور پھر اُسکا اعادہ کرے اور اگر عمرہ تمتع ہو تو پیش از حج اُسی بجالاوی

مقصد چوتھا متروکات احرام

اور اگر وقت تنگ ہو تو حج اُسکا افراد ہو جائیگا پس بعد حج عمرہ مفردہ بجا لائے اور احوط یہہ ہی کہ دوسری سال پھر حج کا اعادہ کری اور اگر بعد سعی جماع کری تو کفارہ مین فقط ایک شتر دینا لازم ہی اور اگر احرام حج مین پیش وقوف عرفہ و مشعر جماع کری تو اجماعاً احرام و حج دونون فاسد ہونگے اس صورت مین اُسپر واجب ہی کہ اُس حج کو تمام کری اور سال آیندہ دوبارہ حج کری اور اگر بعد وقوف عرفہ و قبل مشعر ایسا فعل واقع ہو تو بھی بنا بر مشہور یہی حکم ہی اور اگر بعد وقوف عرفہ و مشعر قبل اسکے کہ پانچ شوط طواف نسا کی بجا لایا ہو اور جماع کری تو حج اُسکا صحیح ہی مگر کفارہ مین ایک شتر دینا لازم ہوگا اور اگر پانچ شوط کی بعد جماع کری تو اظہر و اشہر یہہ ہی کہ کفارہ لازم نہ ہوگا اگرچہ احتیاط اسی مین ہی کہ کفارہ دی اور عورت کی بوسہ لینی کی کفارہ مین اختلاف ہی بعض علما نے فرمایا ہے کہ اگر از روی شہوت بوسہ لیا ہو تو ایک شتر دی اور اگر از روی شہوت نہ ہو تو ایک گوسفند دی اور بعض علما دونون صورتون مین ایک شتر تجویز فرماتے ہین اور یہہ مقتضای احتیاط ہی بلکہ خالی از قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر کسی عورت کو عمداً دیکھنے کی وجہ سی کسی شخص کو انزال ہو جای تو احوط یہہ ہی کہ بشرط امکان ایک شتر دی و الا ایک گای دی اور اگر یہہ بھی نہ ہو سکے تو ایک گوسفند دی اور اگر اپنی زوجہ پر نظر کری اور انزال ہو جای تو مشہور یہہ ہی کہ ایک شتر دی اور اگر کوئی شخص از روی شہوت مساس کری بے اسکے کہ انزال ہو بعض علما نے فرمایا ہے کہ اسپر ایک گوسفند لازم ہی اور اگر انزال ہو جای تو ایک شتر لازم ہے تیسری کسی عورت سی اپنی لئی خواہ کسی غیر کی لئی عام ہی اس سے کہ دوسرا شخص محرم ہو یا محل عقد پڑھنا اور اسی طرح کسی کی عقد پر گواہ ہونا اور اقامۂ شہادت کرنا ہر چند یہہ شخص قبل احرام اسکا متحمل بھی ہوا ہو بلکہ احوط یہہ ہی کہ عورت سے خواستگاری بھی نہ کرے لیکن رجوع بمطلقۂ رجعیہ مضائقہ نہین رکھتا اور احرام مین کنیز کا مول لینا قباحت نہین رکھتا اگرچہ بعد فراغ از احرام تمتع اُس کنیز سے مقصود ہو البتہ اگر یہہ منظور ہو کہ احرام مین اُس کنیز سے متمتع

ہوگا تو احوط یہ ہی کہ اس قصد سی مول نہ لی بلکہ بعض علما نے اس قصد سی مول لینی مین یقین حرمت کیا ہی اور احوط یہ ہی کہ مالک کنیز سی اسکی بہی استدعا نہ کری کہ مالک اپنی کنیز کو اس شخص پر حلال کر دی بلکہ قبول تحلیل مین بہی احتیاط چاہیے اور جو شخص حالت احرام مین کسی محرم کا کسی عورت کی ساتھ عقد پڑہی اور وہ محرم اس عورت سی مجامعت کری تو اُن مین سے ہر ایک کو ایک شتر کفارہ مین دینا لازم ہی اور اگر دخول نہ ہو تو کسی پر کفارہ لازم نہ ہوگا اور اگر عقد پڑہنے والا محل ہو اور جسکا عقد پڑہا وہ محرم ہو اور وہ محرم دخول کری تو عقد پڑہنے والے پر کفارہ ہوگا اور اگر عقد پڑہنے والا محل ہو اور عورت بہی محل ہو مگر جانتی ہو کہ جسکے ساتھ عقد ہوتا ہی وہ محرم ہی باوجود علم عقد کری اور وہ محرم اس عورت سے جماع کرے تو اُن سبھون پر کفارہ لازم ہوگا چوتھی استمنا یعنی منی نکالنا خواہ ہاتھ سے خواہ بطرز دیگر عام ہی اس سی کہ تصور و خیال کری یا اپنی زوجہ سی یا کسی غیر عورت سی ساتھ ہنسی کری بعض علما نے مثل جماع انزال منی کو باستمنا بہی مفسد حج سمجہا ہی اور بعضون نے محض کفارہ واجب جانا ہی کہ استمنا کی کفارہ مین ایک شتر دینا چاہیے پانچوین استعمال خوشبو مثل مشک و زعفران و کافور و عود و عنبر سونگہنا یا بدن پر ملنا یا کہانا اِن چیزون کا یا پہننا اُس لباس کا جو اِن سی معطر ہون جائز نہین ہی اور اگر وہ چیزین کہ جن مین اشیای مذکورہ کا اثر خوشبو ہو یا وہ کپڑی جو اِن سی معطر ہون بضرورت استعمال کری تو لازم ہے کہ دماغ بند کر لے اور احوط ہی بلکہ خالی از قوۃ نہین معلوم ہوتا کہ ترک استعمال ریاحین بہی واجب ہی اور منتہای احتیاط یہ ہی کہ جو میوی خوشبو دار ہون مثل سیب و بہی وغیرہ انہین بہی نہ سونگہے اگرچہ اس قسم کی میوون کا کہانا قباحت نہین رکہتا چنانچہ بعض احادیث اِن دونون مطلبون پر دلالت کرتے ہین اور مشہور یہ ہی کہ خلوق کعبہ کی خوشبو مستثنا ہی مگر چونکہ مصداق مین اسکی اشتباہ ہی لہذا اُسکا ترک بہی احوط ہی اور خلوق وہ چیز ہی کہ جس سی خانۂ کعبہ کو خوشبو کرتے ہین اور وہ خوشبو بہی مستثنا ہی کہ جو اُس بازار مین کہ مابین صفا و مروہ واقع ہی اور عطارون کی

وہ امور جنسے پرہیز کرنا احرام مین

دو کانون کی قریب گذرنی سی دماغ تک پہونچتی ہی مگر اجتناب احوط ہی اور کفارہ مین خوشبو کے ایک گوسفند ذبح کرنا چاہیے اور احوط بلکہ اقوی یہ ہی کہ بوے بد سی دماغ بند کرنا حرام ہی البتہ جس مقام پر بدبو ہو وہان سے دوڑ کر گذر جانا مضائقہ نہین رکہتا چھوٹے لباس دوختہ کا پہننا اور جو شی مثل دوختہ ہو مانند اُس لباس کی جو نمدی سی بنایا جاتا ہی مثل کلیچہ و کلاہ نمدی ان سب سے بھی اجتناب چاہیے اور احوط یہ ہی کہ مطلق لباسِ دوختہ کا استعمال نہ کری اگرچہ بہت کم سیا ہوا ہو یہانتک کہ ہمیانی کہ جس مین روپیہ رکہتی ہین اور اُسی کمر مین باندہتے ہین مگر اقوی یہ ہی کہ ہمیانی کمر مین باندہنا جائز ہی اور اولی یہ ہی کہ ایسی تدبیر کری کہ اُس ہمیانی مین گرہ نہ لگائی اور احوط یہ ہی کہ جو عارضہ فتق کی لئی لنگوٹ باندہا جاتا ہی وہ بھی سیا ہوا نہ ہو مگر جسوقت ضرورت داعی ہو تو باندہ سکتا ہی اور ایسی صورت مین مقتضای احتیاط یہ ہی کہ فدیہ بھی دی مثل سکے کہ اگر کسی کو لباس دوختہ کی پہننے کی احتیاج ہو تو اُسی لازم ہی کہ ایک گوسفند فدیہ دی اور مقتضای احتیاط یہ ہے کہ جامۂ احرام مین گرہ نہ لگای خصوصاً چادر مین اور گھنڈی لگانا یا سوئی یا کسی لکڑی سی دونون پلے چادر کے ملا لینا بھی احتیاطاً نچاہیے اور سیا ہوا کپڑا پہننا بنا بر مشہور مرد کو حرام ہی عورت کی لئی قباحت نہین معلوم ہوتی مگر قفازین سی بنا بر احوط و اقوی عورت کو بھی اجتناب لازم ہی اور قفازین کی حقیقت یہ ہی کہ سابق ازین زنان عرب حفاظت سرما کی لئی روئی ڈالکر مثل دستانون کے ایک شی ہاتون مین پہننے کے لئی بناتے تہین سا تو ین سرمہ سیاہ لگانا جس مین زینت ہو اگرچہ مقصود اس شخص کا زینت نہ ہوا اور احوط یہ ہی کہ بقصد زینت ہر قسم کے سرمہ سے اجتناب کری اٹھوین آئینہ دیکہنا اور بعض علما نے تصریح کی ہی کہ عینک بھی نہ لگائی مگر بضرورت اور آب صاف مین بھی منہ نہ دیکھے اور اقوی ان دونون چیزون کا جواز ہی نوین مرد کی لیے موزہ و چکمہ و جوراب کا پہننا یا جو چیز تمام پشت پا کو چھپاے اور بعض علمانے تصریح کی ہی کہ جو شی تہوڑی سی بھی ساتہ ہو وہ مثل کل ساتر کے ہی مگر مقام بند نعلین اور دلیل اسکی ظاہر نہین ہی لکن احتیاط بہتر ہے اور جس حالت مین نعلین نہ ہون

اور موزے پہننے کی ضرورت ہو تو احوط یہ ہی کہ اُن موزون کو سلنے سے شگاف کر دے
دسوین فسوق اور مراد فسوق سے دروغگوئی ہی بعض علما فی سباب کو یعنی زشت کلامی کو
اور بعض علمانے مفاخرت کو بھی داخل کیا ہی اور بعض نے مفاخرت کو سبابہ کی طرف راجع
کیا ہی اسلیے کہ مفاخرت کا نتیجا اپنی نسبت اظہار فضائل اور غیر سے سلب فضائل یا نسبت بغیر اثبات
رذالت اور اپنی ذات سے سلب رذالت ہوتا ہی اور ان سب کی حرمت مین شبہہ نہین ہی گیارہوین
جدال یعنی لا واللہ یا بلی واللہ کہنا اور احوط یہ ہی کہ اس باب مین ہر قسم کی قسم شامل کیجائے
اور وقت ضرورت اثبات حق یا نفی باطل قسم کہانا جائز ہی اور اگر جدال صادق ہو اور تین
بار سے کم زبان پہ جاری ہو تو اسکے لئی استغفار کافی ہی اور اگر تین مرتبہ واقع ہو تو کفارہ
اسکا ایک گوسفند ہی اور قسم دروغ کی بارے مین مشہور یہ ہی کہ پہلی مرتبہ گوسفند دوسری
مرتبہ گاے تیسری مرتبہ شتر دیا جای بارہوین مارنا اُن جانورون کا جنکا مسکن بدن یا کپڑے
مین ہو مثل جون یا پسو کی یا مانند کنہ کہ جسی ہندی مین کلی کہتی ہین اور وہ اونٹ کی بدن
پہ ہوتی ہی اور اُن جانورون کا بدن یا کپڑے سے اُٹھا کر پھینکدینا بلکہ ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ رکھدینا کہ مقام اول اُس جانور کے لیئے زیادہ تر جای محفوظ ہو تیرہوین انگوٹھی کا
بقصد زینت پہننا مگر مین باب استحباب مضائقہ نہین رکھتا اور استعمال حنا کو بھی بخیال
زینت حالت احرام بلکہ قبل احرام اگر استعمال بقای اثر ہو تو علمانے حرام جانا ہی اور بعضون
نے احتیاط کی ہی کہ بغیر قصد زینت بھی مہندی نہ لگاے چودہوین بقصد آرایش
عورت کا زیور پہننا مگر وہ زیور جو قبل احرام ہمیشہ پہنی رہتی ہو اسکا احرام کی لئی نہ اُتارنا
اور پہنے رہنا مضائقہ نہین رکہتا لیکن چاہیے کہ اُسی اپنے شوہر یا مرد غیر کو قصداً نہ دکھلای
پندرہوین بدن مین روغن ملنا اور مقتضای احتیاط بلکہ اقوی یہ ہی کہ اگر روغن خوشبو
بھی نہ ہو تو بھی اسکا استعمال نہ کری مگر وقت ضرورت سولہوین بالون کا ازالہ کرنا اپنی
بدن سے یا غیر کی بدن سے خواہ دوسرا شخص محل ہو خواہ محرم یہانتک کہ ایک بال بھی

بدن سے جدا نہ کرے مگر بضرورت مثل اسکے کہ اگر کسی شخص کی جوئیں پڑجائیں یا درد سر عارض ہو یا آنکھ میں بال پڑجاے اور وہ باعث اذیت کا ہو تو ایسی صورتوں میں ازالہ ہو جاتا ہے اور جو بال غسل یا وضو میں بے قصد اُکھڑجاے اسکا کفارہ نہ ہوگا اور فدیہ سر منڈانے کا ایک گوسفند ہے یا تین روزے رکھنا یا دس مسکینوں کو ایک ایک مد صدقہ دینا اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ بارہ مد چھہ مسکینوں کو دے اور مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ گوسفند اختیار کرے اور جس وقت دونوں بغلوں کے بالوں کا ازالہ کرے یا ایک بغل سے بھی ازالہ کرے تو علی الاحوط بلکہ اقوی یہ ہے کہ کفارہ مذکورہ دے اور اگر سر پہ یا داڑھی پہ ہاتھ پھیرے اور ایک یا دو بال گر پڑین تو مٹھی بھر گیہوں صدقہ دے ساتویں مرد کا سر چھپانا اور مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ مٹی یا مہندی بھی یا پانی میں گوند سر پہ نہ رکھے اور کوئی چیز کہ سر پہ نہ اُٹھائے اور احوط اور اولی یہ ہے کہ سر کو اپنے اعضاے بدن سے بھی نہ چھپاے مثل ہاتھ کی لیس ہاتھ بھی سر پہ نہ رکھے اگرچہ اظہر جواز معلوم ہوتا ہے اور دونوں کان بظاہر سر میں محسوب ہیں اور بعض اجزاے سر کا چھپانا بھی حکم میں سر چھپانے کی ہے مگر تسمہ مشک آب سر پہ رکھ لینا یا مثل رومال وغیرہ سر کے بہی سر میں باندھ لینا مستثنی ہے اور اظہر و اشہر یہ ہے کہ مرد کو منھ چھپانا مضائقہ نہیں رکھتا اور قول بہ مخالفت شاذ ہے اور پانی بلکہ جو شے مثل پانی کے رقیق ہو اس میں غوطہ لگانا سر چھپانے کی حکم میں ہے اور سر چھپانے کا فدیہ ایک گوسفند ہے اور احوط یہ ہے کہ جس مرتبہ سر چھپاے اتنے گوسفند فدیہ دے خصوصاً جس صورت میں بلا عذر یا اوقات مختلفہ میں سر چھپانے اٹھارہویں عورت کا نقاب وغیرہ سے منھ چھپانا یا بعض اجزاے رو کا چھپانا لیکن جس صورت میں نماز کے لیے سر کو چھپاے اور من باب مقدمہ منھ کے اطراف بھی چھپ جائیں تو مضائقہ نہیں رکھتا لیکن بعد نماز چاہیے کہ فوراً کھول ڈالے اور نامحرم سے عورت کو اس طور پہ منھ چھپانا جائز ہے کہ جو شے از قسم چادر وغیرہ سر پہ اوڑھی ہے اسی محاذی ہینی بلکہ ذقن تک کھینچ لے مگر بعض علما واجب جانتے ہیں کہ اس چادر کو ہاتھ یا لکڑی سے اپنے منھ سے جدا رکھے تا مثل نقاب نہ ہونے پاے اور اگر

مثل نقاب ہو جای تو کفارہ مین ایک گوسفند دی اور یہ قول احوط ہی بلکہ خالی قوت سی نہین
ہی انیسوین منزل چلنے مین مرد کا بالای سر سایہ قرار دینا مثل سایۂ ہودج وغیرہ خواہ سوار ہو
خواہ پیادہ علی الاحوط اور بمقتضای احتیاط یہ ہی کہ محمل کی پہلو مین یا جو شی کہ اُسکی سر کی مقابلہ
مین نہ ہو اُسکی سایہ مین نہ چلے مگر اُسکا جائز ہونا خالی از قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر منزل
پر پہونچکر یہ شخص اپنی کاروبار کے لیئے آمد و رفت کرتا ہو تو اِس صورت مین خصوصاً وقت آمد
و رفت سایہ مین چلنا جائز ہی اگر احتیاط کری تو بہتر ہی اور وقتِ ضرورت بھی مثل ہنگام بارش
و شدت گرما و سرما سایہ کر لینا جائز ہی لیکن کفارہ بھی دی اور عورتون اور لڑکون کی واسطے
سایہ مین چلنا بغیر کفارہ جائز ہی اور سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند ہی اور احوط یہ ہی کہ جتنی
دن سایہ کیا ہو ہر دن کی عوض مین ایک گوسفند دی بیسوین اپنی بدن سی خون کا نکالنا
اور اگر یہ شخص جانتا ہو کہ کھجانے سے یا مسواک کرنے سے خون نکل آئے گا باین ہمہ کھجای
یا مسواک کری تو موجب کفارہ ہوگا اور وقتِ ضرورت خون کا نکالنا جائز ہی بعض علما
نے کفارہ مین اِسکی ایک گوسفند اور بعضون نے ایک مسکین کا اطعام تجویز کیا ہی اکیسوین
ناخن کاٹنا خواہ سارا ناخن کاٹے خواہ کوئی جزو اُسکا کاٹے اور جس صورت مین اذیت ہو
مثل اسکے کہ ایک جزو ناخن کا ٹوٹ جای اور باقی ماندہ ایذا پہونچای تو اُسی کاٹ ڈالے اور
اُسکے فدیہ مین ایک مد طعام دی اور فدیہ ساری ناخن کا بھی ایک ہی مد ہی اور اگر کل ہاتھ پانؤ کی
ناخن ایک مجلس مین کاٹی تو ایک گوسفند لازم ہی اور اگر ایک مجلس مین ہاتون کی ناخن کاٹے
اور دوسری مجلس مین پاؤن کی ناخن کاٹے تو دو گوسفند لازم ہین بائیسوین دانت کا
اُکھیڑنا اگرچہ خون نہ نکلے بعض علما نے فرمایا ہی کہ کفارہ اسکا ایک گوسفند ہی اور یہ احوط ہے
تیئیسوین اُس درخت کا یا اُس گھاس کا اُکھیڑنا جو حرم مین اوگے ہو مگر جس صورت مین اُس
شخص کی زمین مملوکہ یا مقام استقامت پر اُگے ہو یا اُسنے خود اُسی درخت یا گھاس کو بویا
ہو تو ایسی صورت مین اُکھیڑنا مضائقہ نہین رکھتا اور گیاہ اذخر و درخت میوہ دار و درخت

خرما مستثنی ہی اور اگر کوئی شخص کسی درخت کو اکھیڑی تو ایک جماعت علما رضوان اللہ علیہم نے فرمایا ہی کہ اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گاے اور اگر چھوٹا ہو تو ایک گوسفند کفارہ دی اور اگر کوئی شاخ وغیرہ توڑی تو قیمت اُسکی کفارہ مین دی اور گھاس کے اکھیڑنے مین استغفار کافی ہی اور حرم مین اونٹ چرنے کو چھوڑ دینا جائز ہی مگر آپ اُسکے لیے گھاس نہ کاٹے اور اس حکم مین محرم مخصوص نہین ہی بلکہ ہر فرد کیلیے شامل ہی اور اگر کوئی شخص بعنوان متعارف راہ چلی اور بعض اجزای گیاہ کچلجائین یا ٹوٹ جائین تو کوئی قباحت نہین ہی چہ پہنیں ہتیار بامد مضا مثل تلوار و نیزہ یا جو شی سامان حرب یا آلہ حرب سے ہو مگر وقت ضرورت اور بعض علما نے تصریح کی ہی کہ مانند زرہ و خود یا جو مثل اُنکے آلات حفاظت سے ہون نہ آلات دفع سے وہ بھی داخل سلحہ ہین اور احوط یہ ہی کہ ہتیار اپنے ہمراہ بھی نہ رکھے ہر چند اُنکو بدن پر نہ لگائے واللہ العالم

فصل دوسری بیان مین طواف عمرہ

کے اور اس فصل مین تین مقصد ہین مقصد پہلا بیان مین اُن اعمال مستحبہ کی کہ جنہین تا زمان آرادہ طواف ہنگام دخول مکہ معظمہ و مسجد الحرام کے بجالانا چاہیے سنت ہے کہ جسوقت حرم مکہ معظمہ مین پہونچے اونٹ سے اُترے اور دخول حرم کے لیے غسل کرے یا برہنہ نعلین ہاتھ مین لیکے ہمین ہیت داخل حرم ہو حدیث مین وارد ہوا ہی جو شخص حق تعالے کے لیے من باب تواضع و فروتنی اس ہیئت کو اختیار کرتا ہے خداوند عالم اُس شخص کے نامہ اعمال سے لاکھ گناہ محو فرماتا ہے اور اُسکے لیے لاکھ حسنہ لکھتا ہے اور لاکھ حاجتین اُسکی برلاتا ہی اور حرم مین داخل ہونے کی وقت یہ دعا پڑہی اللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوكَ رِجَالًا وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَفَجٍّ عَمِيْقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ مُسْتَجِيْبًا لَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ

فصل دوسری بیان طواف عمرہ

عَلٰی مَا وَفَّقْتَنِیْ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ الزُّلْفَۃَ عِنْدَکَ وَالْقُرْبَۃَ اِلَیْکَ وَالْمَنْزِلَۃَ لَدَیْکَ وَ الْمَغْفِرَۃَ لِذُنُوْبِیْ وَالتَّوْبَۃَ عَلَیَّ مِنْہَا بِمَنِّکَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ حَرِّمْ بَدَنِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ وَ عِقَابِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور مستحب ہی کہ اگر ممکن ہو تو مکہ معظمہ میں داخل ہونے کی لئی دوسرا غسل کری اور جسوقت داخل ہو تو بآرام بدن و اطمینان قلب داخل ہوا ورچاہیئے کہ جو راہ بالای مکہ معظمہ واقع ہی اس راہ سی داخل ہو مگر بعض علما نے فرمایا ہی کہ اس راہ سے داخل ہونا مخصوص ان لوگوں کے لئے ہی جو مدینۂ منورہ سے جاتے ہیں اور بعض علما نے مسجد حرام میں بھی داخل ہونے کے لیئے غسل ذکر کیا ہی اور چاہیے کہ ثنیہ شیبہ سے داخل ہو اور زبان زد خلائق ہے کہ وہ در فی الحال باب السلام کی برابر واقع ہی اور چاہیئے کہ جسوقت باب السلام سی داخل ہو تو سیدھا ستونوں تک چلا جاے اور بکمال خضوع و خشوع آرام بدن و اطمینان قلب سی وہاں کھڑا ہو اور یہ کلمات جو حدیث صحیح میں وارد ہوے ہیں زبان پر جاری کرے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمَا شَاءَ اللّٰہُ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہی کہ یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَمَا شَاءَ اللّٰہُ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ

وترحمت علی ابراهیم وال ابراهیم انک حمید مجید اللهم صل
علی محمد وال محمد عبدک ورسولک اللهم صل علی ابراهیم
خلیلک وعلی انبیائک ورسلک وسلم علیهم وسلام علی المرسلین
والحمد لله رب العالمین اللهم افتح لی ابواب رحمتک و
استعملنی فی طاعتک ومرضاتک واحفظنی بحفظ الایمان ابدا ما
ابقیتنی جل ثناء وجهک الحمد لله الذی جعلنی من وفده وزواره
وجعلنی ممن یعمر مساجده وجعلنی ممن یناجیه اللهم انی عبدک
وزائرک فی بیتک وعلی کل ماتی حق لمن اتاه وزاره وانت خیر
ماتی واکرم مزور فاسئلک یا الله یا رحمن بانک انت الله
لا اله الا انت وحدک لا شریک لک وبانک واحد احد صمد لم یلد
ولم یولد ولم یکن له کفوا احد وان محمدا عبدک ورسولک
صلی الله علیه وعلی اهل بیته یا جواد یا کریم یا ماجد
یا جبار یا کریم اسئلک ان تجعل تحفتک ایای بزیارتی
ایاک اول شیء تعطینی فکاک رقبتی من النار

بعد اسکے تین مرتبہ اللهم فک رقبتی من النار پھر کہے واوسع علی
من رزقک الحلال الطیب وادرا عنی شر شیاطین الانس
والجن وشر فسقة العرب والعجم بعد اسکے داخل مسجد ہوا اور کہے بسم الله وبالله وعلی
ملة رسول الله صلی الله علیه واله بعد اسکے ہاتھوں کو اٹھاوے
اور کعبہ کی طرف منہ کرے اور یہ دعا پڑھے اللهم انی اسئلک فی مقامی
هذا فی اول مناسکی ان تقبل توبتی وان تتجاوز عن خطیئتی
وان تضع عنی وزری الحمد لله الذی بلغنی بیته الحرام اللهم انی اشهدک

اِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الْحَرَامُ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا مُّبَارَكًا وَّهُدًى
لِّلْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ الْعَبْدُ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ
اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ
اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقِيْرِ الْبَائِسِ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ

دعاء وقت خطاب بکعبہ

پھر کعبہ کی طرف خطاب کرے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ وَكَرَّمَكِ
وَجَعَلَكِ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا مُّبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ
اور جسوقت حجر الاسود کو دیکھے منہ اسکی طرف کرکے کہے

دعاء وقت دیدن حجر اسود

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ
خَلْقِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخْشٰى وَاَحْذَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَسَلَامٌ عَلٰى جَمِيْعِ
النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاَتَّبِعُ كِتَابَكَ اور آہستہ آہستہ

دعاء نزدیک حجر اسود

چلے اور خوف الہی سے قدم چھوٹے اٹھاوے اور جسوقت حجر اسود کی نزدیک پہونچے ہاتھ کو
بلند کرے اور حمد وثنای الہی بجالاوے اور محمد اور آل محمد پر صلوات بھیجے اور کہے
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اور ہاتھونکو اور منہ کو اور بدن کو حجر اسود سے مس کرے اور اسکا
بوسہ لے اور بوسہ لینا ممکن نہو تو حجر اسود سے اپنے ہاتھ کو مس کرے اور اگر یہ بھی ممکن

تو اشارہ کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّیْتُهَا وَمِیْثَاقِیْ تَعَاهَدْتُهٗ لِتَشْهَدَ لِیْ بِالْمُوَافَاتِ اَللّٰهُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِكَ وَعَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَعِبَادَةِ الشَّیْطٰنِ وَعِبَادَةِ کُلِّ نِدٍّ یُدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اگر سارے دعا نہ پڑھ سکے تو جسقدر ممکن ہو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ بَسَطْتُ یَدِیْ وَفِیْمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبَلْ سَبْحَتِیْ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

مقصد دوسرا واجبات طواف اور بعض احکام طواف میں جو شخص عمرۂ تمتع کا مکلف ہو بعد دخول مکہ معظمہ اسی واجب ہے کہ طواف خانہ کعبہ سے ابتدا کرے اور طواف عمرہ ایک رکن ہے جو شخص عمداً اسے ترک کرے یہانتک کہ قبل از وقوف عرفات طواف بجا نہ لائے تو عمرہ اسکا باطل ہے خواہ عالم مسئلہ ہو خواہ جاہل مسئلہ ہو اور بظاہر از ترک طواف سے حج اسکا حج افراد ہو جائیگا اور سال آیندہ وجوب قضاے حج تو سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کا حج تمتع بسبب عذر بدل بحج افراد ہو جاے تو وہ معذور ہے تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی اور اگر کسی نے سہواً ترک طواف کیا ہو تو اسپر لازم ہے کہ جسوقت ممکن ہو طواف کو بجا لاے اور اگر سعی کر چکا ہو تو سعی کا بھی اعادہ کرے اور مریض کے لیئے اگر ممکن ہو تو کسی کی کندھے پہ سوار ہو کر طواف کرے اور اگر کندھے پر ممکن نہ ہو تو اپنی طرف سے نائب معین کرے اور جاننا چاہیے کہ طواف میں بارہ امر واجب ہیں پانچ امر خارج شرط طواف ہیں اور سات امر واجب داخل طواف ہیں پہلے ان میں سے طہارت ہے حدث سے پس محدث کو طواف واجب جائز نہیں ہے اور اگر اسنے غفلتہً طواف کیا ہو تو باطل ہے اور اگر اثناے طواف میں محدث ہو پس اگر بعد تجاوز نصف طواف محدث ہوا ہے تو اس طواف کو قطع کرے اور طہارت کرکے جس مقام سے

مقصد دوسرا واجبات طواف اور بعض احکام طواف

واجبات طواف

احکام طواف

قطع کیا ہے اُسی مقام سے پھر شروع کر کی اُس طواف کو تمام کری اور اگر نصف طواف سی قبل محدث ہوا ہی تو طہارت کر کی از سر نو طواف کری اور اگر بعد حدث شک ہو کہ آیا طہارت کے یا نہین کی یا بعد طہارت شک ہو کہ حدث صادر ہوا یا نہین ہوا خواہ وہ شک قبل طواف واقع ہو یا بعد طواف یا اثنا ہی طواف مین تو حکم اِس شک کا حرف بحرف مثل حکم اُس شک کے ہی جو طہارت نماز مین واقع ہوتا ہی اور طواف کنندہ اگر غسل و وضو سی معذور ہو تو اُسے واجب ہی کہ طواف مباح ہونے کے لئے تیمم کری جس طرح سی نماز مباح ہونے کے لئے تیمم مقرر ہی اور اگر پانی یا وہ چیز کہ جس پر تیمم جائز ہی ممکن نہ ہو تو حکم اسکا مثل اُس شخص کے ہوگا جو طواف پر قادر نہ ہو یعنی جب اپنی طواف سے مایوس ہو تو اپنی جانب سی نائب مقرر کریگا مگر احوط یہ ہی کہ خود بھی طواف کری اور اسی طرح اگر جنب نے تیمم سی طواف کیا ہو تو مقتضای احتیاط یہ ہی کہ بعد طواف اپنی طرف سے نائب بھی کری دوسری شرط یہ ہی کہ بدن اور لباس طاہر ہو بلکہ مقتضای احتیاط یہ ہی کہ جو نجاست نماز مین مثل خون کمتر از درہم و خون جروح و قروح معفو ہی وہ بھی بدن و لباس مین نہ ہو اسلئے کہ بعض علما مطلق نجاست کا مسجد مین داخل کرنا حرام جانتے ہین اگرچہ اسکے خلاف اقوی معلوم ہوتا ہی اور اگر کوئی شخص طواف کری اور بعد طواف نجاست پر مطلع ہو تو اظہر یہ ہی کہ طواف اُسکا صحیح ہوگا اور اگر اثنا ہی طواف مین نجاست پر مطلع ہو تو بعض علما کا یہ مختار ہی کہ طواف کو قطع کرے اور نجاست دور کرکے جس مقام سے قطع طواف کیا ہی اُسی مقام سے پھر شروع کرکے طواف کو تمام کرے اور احوط یہ ہی کہ بعد اتمام از سر نو طواف کو بجا لاوے خصوصاً جس صورت مین چار شوط کامل نہ ہوئی ہون اور ایسا فعل کثیر کہ موجب قطع طواف ہو واقع ہوا ہو اور اگر حالت طواف مین بدن یا لباس نجس ہو جاوی تو اُسکا بھی حکم مثل حکم سابق کے ہی مگر اس حالت مین اظہر یہ ہی کہ اتمام طواف کافی ہوگا اور اگر کوئی شخص نجاست کو بھول گیا ہو اور اُسی حالت سے طواف کری تو اقوی و احوط یہ ہی کہ اُس طواف کا اعادہ کری تیسری شرط

مردون کی لیی ختنہ کرنا ہی پس جس شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو طواف اُسکا باطل ہوگا اور نسوان کی
نسبت یہ شرط نہین ہی اور بنا بر احتیاط ثبوت اس شرط کا لڑکون کے لیی بھی پایا جاتا ہی پس اگر بدون
ختنہ لڑکا طواف کری یا کوئی شخص لڑکون کو طواف کرای تو طواف نسا اُنکا باطل ہوگا اور نسوان
اُنکے لیی بعد بلوغ حلال نہ ہونگے مگر جبکہ خود جاکر طواف نسا بجالائین یا اپنی جانب سے نائب
معین کرین چوتھی شرط بنا بر احوط بلکہ اقوی ستر عورت ہی لیکن جس کپڑی سے ستر عورت کیا جای
اُسکا مباح ہونا لازم ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ جمیع شرائط لباس مصلی ملحوظ رہین بسبب اسکے کہ حدیث مین
وارد ہی کہ طواف حکم نماز مین ہی پانچوین شرط نیت ہی چاہیے کہ نیت اس طرح کری کہ سات
دوری طواف خانہ کعبہ کی بجالاتا ہون طواف عمرۂ تمتع فرض حجۃ الاسلام سے بجہت اطاعت
و فرمانبرداری خداوند عالم اور وہ واجبات کہ داخل حقیقت طواف ہین پہلے اُن مین سے
ابتدا کرنا ہی حجر اسود سی اس نہج پر کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر اسود پر مرور کرے مگر
چونکہ تحقق اسکا بروجہ حقیقت بہت مشکل ہی بلکہ متعذر لہذا اسقدر کافی ہوگا کہ اول اجزای
بدن اول اجزای حجر اسود کے مقابل واقع کرے بالجملہ علما نے تعین مین اُس جزو کے جو
انسان مین جملہ اجزای بدن پر مقدم ہی کلام فرمایا ہے اب دیکھنا چاہیے کہ آیا وہ جزو طرف
بینی ہی یا دونون پاؤن کے انگوٹھون کے سری ہین یا وہ جزو مقدم مختلف ہوجاتا ہے
اشخاص مین جیسا بعض لوگون مین بسبب بزرگی شکم جزو اول اُن کا ایک جزو شکم ہوتا ہے
اور حجر اسود کا جزو مقدم چاندی کی تہ کے نیچے پوشیدہ ہی اس حالت مین ظاہر ہے کہ
مراعات محاذات نہایت مشکل ہوگی خصوصاً بسبب اژدہام شیعہ و سنی کہ طواف کے لیے
مجتمع ہوتی ہین حالانکہ دو پتھر نصب کئے ہین کہ بسبب اُنکے طواف کنندہ کو علم یا مظنہ محاذات
حجر اسود حاصل ہوتا ہی لہذا علمای متاخرین رحمہم اللہ نے رفع اس مشقت و حرج کا مختلف
وجوہ سے کیا ہی پہلے واجب نہ ہونا ابتدا کرنے مین اول حجر اسود سی بلکہ جسقدر واجب ہی فقط
ابتدا کرنا حجر سی ہی نہ یہ کہ اول حجر سے دوسری وجہ یہ ہے کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہی

یعنی اتنا کافی ہی کہ عرف مین کہین کہ طواف کنندہ مقابل اول حجر ہی تیسری وجہ یہ کہ شخص
مکلف کسی قدر مقدم ہونے کی رعایت رکھکر محاذات حجر سی طواف کری اور یہ قصد کری کہ
ابتدا دورہ واجب کی محاذی حجر اسود سے ہوگی اور انتہا اُس دوری کی اُسی مقام محاذی
پہ ہوگی اور جو کچھ اس دوری مین زائد ہوگا وہ من باب مقدمہ علیہ ہوگا اور جب تک
حجر اسود کی محاذی ہو اس قصد کو اپنے ذہن مین رکہے اور اگر قلب مین اس قصد کی استدامت
بھی دشوار ہو تو اسکی بہی حاجت نہین ہی بسبب اسکے کہ نیت ایسا ارادہ ہی کہ قلب سے تعلق
رکہتا ہی اور باعث عمل کا ہوتا ہی اور یہ تیسری وجہ اقوی و احوط ہی اور جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوار ہوکر طواف بجالانا کہ حدیث صحیح سی پایا جاتا ہی اسوجہ پہ محمول
ہوسکتا ہی دوسری ختم کرنا ہر دوری کا حجر اسود پہ اور اُسکا تحقق نہین ہوسکتا مگر جبکہ
آخر طواف مین جزو اول بدن کی محاذات جزو اول حجر سے حاصل ہو اور اس مقام پہ
بھی اگر بنا اسکے کہ یقین حاصل ہو کہ دوری حجر اسود پہ تمام ہوئی کسی قدر دور سے
بڑھ جاسے اور یہ ارادہ کری کہ زیادتی من باب مقدمہ ہی اور داخل دورہ نہین ہے
بلکہ مقصود یہ ہی کہ محاذات کا یقین حاصل ہوجاے تو کافی ہوگا تیسری یہ کہ طواف کی
ہر حال مین خانہ کعبہ کو دست چپ کی جانب رکہے پس اگر طواف کنندہ بعض اجزاے
طواف مین ارکان کی بوسہ لینے کو مثلاً خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے یا یہ کہ وقت اژدحام
حاجیون کے ریلون کی وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پشت ہوجاے اتنا جزو دوری
کا طواف مین محسوب نہ ہوگا اور اعادہ اُس جزو کا واجب ہی اور اس مقام پہ اُسوقت کہ
جب طواف کرنے والا دروازوں سے حجر اسمعیل کے گذرتا ہی ایک اشکال واقع ہوتا ہے
اور وہ اشکال یہ ہی کہ مثلاً یہ شخص حجر اسود کی طرف سے چلا آتا ہی اور خانہ کعبہ اسکے
بائین شانے کی طرف ہی اب اگر باب حجر اسمعیل سی جس طرح کہ آتا ہی اُسی طرح سیدہا گذر جاے
تو وقت محاذات باب حجر خانہ کعبہ بائین شانے کے مقابل نہ رہیگا بلکہ پشت کی جانب

پڑیگا اگرچہ حجر اسمعیل بائین شانے پر پڑیگا مگر وہ خانہ کعبہ کا مصداق نہین ہی اسوجہ سی بعض محتاطین
باب حجر تک پہونچنے سے پہلے تھوڑا سا اپنی بدن کو اپنی بائین جانب کج کر لیتے ہین کہ شانہ چپ انکا
خانہ کعبہ سے منحرف نہ ہوا اور اسی طرح دوسری باب حجر تک پہونچنے سے قبل بدن اپنا تھوڑا ایسا
داہنی جانب کج کر لیتے ہین تا شانہ چپ خانہ کعبہ سے منحرف نہ ہوا اور اسی وقت کو اسوقت
جب ارکان پر پہونچتے ہین ملحوظ رکھتے ہین اسلیئے کہ اگر انسان اسی خط مستقیم پر کہ خانہ کعبہ کی
گوشون تک پہونچا ہی وہان سے جب آگے بڑھا تو خانہ کعبہ اسکے بائین شانے کے مقابل نہ رہیگا
اور یہان پر زیادہ اشکال ہی لیکن ان وقتون کا ملحوظ رکھنا کلمات علما سے نہین نکلتا بلکہ
انکے ظاہر کلمات سے معلوم ہوتا ہی کہ طواف بخط مستقیم جمیع اجزای مطاف مین کفایت کرتا
ہی اور احادیث سی بھی یہی مستفاد ہوتا ہی خصوصاً اُن احادیث سے کہ جن مین حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی اونٹ پر سوار ہوکر طواف کرنا منقول ہی اور اگر حجر اسمعیل
داخل خانہ کعبہ قرار دیا جاسے جیسا کہ مشاہیر علما کی طرف نسبت دیجاتی ہے تو اس صورت
مین اشکال اول اصل ہی سی رفع ہوجائیگا چوتھے حجر اسمعیل کا طواف مین داخل کرنا
کہ یہ مقام مدفن جناب ہاجرہ مادر حضرت اسمعیل و دیگر انبیا علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کا ہی
اور چاہیے کہ حجر اسمعیل کے گرد دورہ واقع ہوا اور داخل ہوکر دورہ نہ کرے پس اگر اثنای
طواف مین داخل حجر اسمعیل ہوجائیگا تو وہ دورہ تمام باطل ہی اور تدارک اسکا اس مقام
سے کہ جہانسے داخل حجر ہوا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ تمام دورہ از سر نو کرنا چاہیے چنانچہ ایک
جماعت علمانے اس باب مین تصریح کی ہی بلکہ بعض علمانے اس طواف کا باطل ہونا نقل
فرمایا ہی اور ظاہر بعض اخبار کا بھی یہی ہی لہذا بعد اتمام اعادہ کل طواف کا احوط ہے
پانچوین واقع ہونا طواف کا درمیان خانہ کعبہ ومقام حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر جانب
سے یعنی کہ دیکھا جاتا ہی کہ مسافت درمیان خانہ کعبہ ومقام حضرت ابراہیم علیہ السلام
تخمیناً ساڑھے چھبیس ہاتھ ہے لہذا ملاحظہ اس مقدار کا ہر جانب سے ملحوظ رہے یعنی

کسی جانب مین وقت طواف اس مقدار سے زیادہ دور نہو بلکہ اس مقدار کی اندر ہے پس اگر طواف کنندہ بعض حالت طواف مین مقدار مذکور سی خانہ کعبہ سی زیادہ دور ہو جای تو اتنا طواف کہ جتنا مقدار مذکور سی دور تر واقع ہوا ہی باطل ہوگا اور حجر اسمعیل کی مقدار تخمیناً بیس ہاتھ ہی اور سے حجر بنا بر احوط بلکہ اظہر شامل مقدار مذکور ہی پس حجر کی علاوہ محل طواف ساڑھی چھ ہاتھ سی زیادہ نہین ہی اگر اس مقدار معین سی کوئی شخص حجر سی دور ہو جای تو مطاف سے خارج ہو جای گا اور اسقدر طواف کا جو خارج مین واقع ہوا ہی اعادہ کرنا مطاف کی اندر احوط بلکہ اظہر ہوگا چھٹے خروج طواف کنندہ خانہ کعبہ سی اور جو کچھ خانہ کعبہ مین محسوب ہی اُس سی کہ وہ بطور چھوٹی سی چبوترے کے گرد خانہ کعبہ بنا ہوا ہی اور نام اُسکا شاذروان ہی پس اگر بعض حالتون مین طواف کنندہ اُس چبوتری پر راہ چلے تو وہ جزو طواف کا باطل ہوگا اور اعادہ اُس جزو کا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر اثنای طواف مین دیوار حجر اسمعیل پر چڑھ جائی تو بھی اعادۂ طواف لازم ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ اثنای طواف مین شاذروان کی طرف سی خانہ کعبہ کی دیوار کی جانب اپنی ہاتھ کو ارکان وغیرہ سی مس کرنے کی لیئی بھی بلند نہ کری اور دیوار حجر پر بھی ہاتھ نہ رکھی ساتوین یہ کہ سات شوط یعنی سات دوری طواف کی کری نہ کم ہون نہ زیادہ پس اگر کسی شوط کو عمداً کم یا زیادہ بجالاوی تو در صورت کمی اگر فعل کثیر واقع نہ ہوا ہو کہ جس سے موالات فوت ہوتی ہی تو اُس شوط کا اتمام واجب ہی اور اگر موالات فوت ہوئی ہی تو یہ صورت قطع طواف مین داخل ہی اور حکم قطع طواف کا آگے مذکور ہوگا اور اگر کوئی شخص از روی سہو طواف مین کمی کری تو اُس حالت مین تفصیل مشہور ہی یعنی اگر نصف طواف سی تجاوز کیا ہی تو اُسے تمام کرے گا اور اگر نصف طواف سے کم کیا ہی تو اُس طواف کو از سر نو بجالاوی گا اور اگر کسی شخص کو اپنے طواف کی کمی وطن مین پہنچکر یاد آئی تو اُسی چاہیے کہ اپنی جانب سی نائب معین کرے اور بعض علما نے اس ہیچ پر تفصیل کی ہی کہ اگر طواف کنندہ ایک شوط بھولا ہی تو اُس طواف کو بجالائیگا

در بیان مطاف

در بیان سہو و کمی بیشی طواف

اور اگر ایک سعی زیادہ بھولا ہو تو از سر نو طواف کرے گا اور یہ قول حوط ہو اور اس سے
زیادہ احوط یہ ہو کہ جو کمی واقع ہوئی ہو اُسے تمام کر کے ساتون شوط از سر نو بجالائی اور
اگر ایک شوط بجالا کر نصف شوط یا دو شوط بقصد جزئیت طواف دیگر یا بقصد لغویت زیادہ
بجالای تو کسی قسم کا طواف مین ضرر نہ ہوگا چاہے یہ قصد اول مین ہو چاہو اثناء طواف مین
چاہو سات شوط کی بعد ہو اگر اس طواف کی جزئیت کا قصد کری پس اگر ابتداے
طواف مین قصد جزئیت کیا تھا پہلے ہی سے بلا اشکال وہ طواف باطل ہی اور اگر اثنا ہی
طواف مین یہ قصد کریگا تو جسوقت سی کہ یہ قصد کیا ہو اُسوقت سے طواف باطل ہوگا
اور اگر آخر مین یہ قصد کرے گا تو بھی مشہور بطلان طواف ہی اور مثال اسکی یہ ہی
کہ جیسے کوئی شخص نماز مین کسی رکعت کو زیادہ کر دے اور اگر سہواً کسی طواف کو
زیادہ بجالاے پس اگر ایک شوط سے کم ہی تو اُسی قطع کرے گا اور اگر ایک شوط
ہی یا ایک شوط سے زیادہ ہے تو بھی طواف واجب صحیح ہوگا مگر طواف کنندہ
کو مستحب ہو کہ بقصد مطلق قربت اُس دوری کی بھی ساتون شوط تمام کرے اور
اولی یہ ہو کہ اگر سہواً زیادتی ہوئی ہو تو بھی طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف
کنندہ شوطہای طواف کی عدد مین شک کری پس اگر بعد فراغ طواف شک عارض
ہو تو اُس شک کا اعتبار نہ ہوگا اور اگر اثنا ہی طواف مین واقع ہوا اور وہ شک
دائر ہوا تمام اور زیادتی مین مثل اسکے کہ آخر شوط مین شک کری کہ یہ شوط ساتوان
ہو یا آٹھوان تو شک اُسکا معتبر نہ ہوگا اور اگر اثنا ہی شوط مین شک واقع ہو کہ
آیا یہ شوط ساتوان ہو یا آٹھوان تو بعض علمانے فرمایا ہے کہ طواف اُسکا باطل ہو اور
یہ قول احوط ہو اور اگر طواف کنندہ اس بات کا یقین کرے کہ سات شوط سے زیادہ
نہین ہوسکی تو مشہور یہ ہو کہ جملہ شک کی صورتون مین طواف از سر نو کرنا لازم ہوگا اور
ایک جماعت علمانے فرمایا ہو کہ بنا اقل پر رکھے گا مگر قول اول قوت سے خالی نہین ہو

حالانکہ فی الجملہ احوط بھی ہے اور اس سے زیادہ احوط یہ ہے کہ اقل پر بنا کر کے طواف کو
تمام کرے اور پھر از سر نو طواف بجا لاوے اور جاننا چاہیئے کہ طواف واجب کا قطع
نہ کرنا احوط ہے یعنی یہ نہ چاہیئے کہ طواف میں سے کچھ باقی رہ جاوے کہ اسکو دوسری
وقت زیادہ فاصلے سے بجا لاوے غرض یہ ہے کہ ساتوں شوط تمام کرے اور بلا عذر
بمحض خواہش نفس موالات عرفیہ طواف میں فوت نہ ہونے پاوے اسلیئے کہ بعض علما نے
قطع طواف کو تصریحًا منع فرمایا ہے اور اگر مرتکب قطع طواف ہو تو احوط اگر قوی یہ ہے
کہ از سر نو طواف کرے ہر چند چار شوط بجا لا چکا ہو لیکن اگر عذر عارض ہو کہ مانع اتمام
طواف ہو مثل مرض یا حیض یا حدث بے اختیار پس ایسی صورت میں مشہور تفصیل
ہے یعنی اگر چار شوط کر چکا ہو تو جس جگہ سے قطع طواف کیا ہے پھر وہیں سے شروع
کر کے تمام کرے اور اگر چار شوط نہیں بجا لایا تو از سر نو طواف کرے گا اور اگر طواف
کنندہ اتمام پر قادر نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ صبر کرے یہانتک کہ وقت طواف تنگ
ہو جاوے اور جس صورت میں قادر نہ ہو تو اسی کاندھے پر سوار کر کے طواف
کرایا جائیگا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اسکی طرف سے اتمام طواف کے لیئے نائب
کیا جائے گا مقصد تیسرا مستحبات حال طواف میں سنت ہے کہ وقت طواف
برہنہ پا اور مشغول دعا و ذکر خدا رہے اور کلام عبث زبان پر جاری نہ کرے اور
قدم چھوٹے اٹھاوے اور وہ افعال کہ جو نماز میں مکروہ ہیں انکو بھی ترک کرے اور
بسند معتبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص وقت
زوال سر برہنہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور قدم چھوٹے اٹھاوے اور نامحرم پر نظر نہ
کرے اور کسی شخص کی عورتوں کو نہ دیکھا اور اپنے ہاتھ اور بدن کو ہر شوط میں حجر
اسود سے مس کرے بلا اسکے کہ اس مس کرنے میں لوگوں کو آزار پہونچے اور ذکر خدا
زبان پر جاری رکھے تو حق تعالے اس شخص کے لیئے عوض میں ہر قدم کے ستر

ہزار حسنہ لکھیگا اور اُس شخص سے ستر ہزار گناہ محو کریگا اور بہشت میں ستر ہزار درجہ اُسکے لیے بلند فرمائے گا اور ستر ہزار بندی آزاد کرنے کا ثواب کہ ہر بندی کی قیمت دس ہزار درہم ہوں اُسکے نامۂ عمل میں لکھیگا اور اُس شخص کو ستر ہزار آدمی کہ اُسکے اہل بیت سے ہونگے اُنکا شفیع قرار دیگا اور اُس شخص کی ستر ہزار حاجتیں بر لائے گا خواہ حوائج دنیویہ کا طالب ہو خواہ حوائج اخرویہ کا خواہاں ہو اور سنت ہے کہ حالت طواف میں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی طَلَلِ الْمَاۤءِ كَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جَدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے اور سنت ہے کہ حال طواف میں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَیْكَ فَقِیْرٌ وَاِنِّیْ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ اور مستحب ہے جس وقت در خانۂ کعبہ پر پہونچے صلواۃ محمد اور آل محمد پر بھیجے اور اس دعا کو پڑھے سَآئِلُكَ فَقِیْرُكَ مِسْكِیْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ الْمُسْتَجِیْرِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِیْ وَوَالِدَیَّ وَاَهْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَانِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ النَّارِ یَا جَوَادُ یَا كَرِیْمُ اور جس وقت حجر اسمٰعیل تک پہونچے ناودان طلائی پر نگاہ کرے اور پڑھے اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِیْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اور جسوقت حجر سے گذر جائے اور پشت

خانۂ کعبہ پر پہونچے تو یہ دعا پڑھے یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور جسوقت رکن یمانی پر پہونچے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے یَا اَللّٰہُ یَا وَلِیَّ الْعَافِیَۃِ وَخَالِقَ الْعَافِیَۃِ وَرَازِقَ الْعَافِیَۃِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِیَۃِ وَالْمَنَّانَ بِالْعَافِیَۃِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِیَۃِ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَہُمَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنَا الْعَافِیَۃَ وَتَمَامَ الْعَافِیَۃِ وَشُکْرَ الْعَافِیَۃِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پس خانۂ کعبہ کی طرف سر اٹھا کرکے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَکِ وَعَظَّمَکِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَجَعَلَ عَلِیًّا اِمَامًا اَللّٰہُمَّ اہْدِ لَہٗ خِیَارَ خَلْقِکَ وَجَنِّبْہُ شِرَارَ خَلْقِکَ اور جسوقت درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کی پہونچے تو یہ دعا پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور جسوقت ساتوین شوط مین مستجار تک پہونچے کہ یہ خانۂ کعبہ کی پشت ہے نزدیک رکن یمانی مقابل در خانۂ کعبہ کھڑے ہو کر ہاتھون کو کھولکر خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرکے اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہونچا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَہٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰہُمَّ مِنْ قِبَلِکَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِیَۃُ اَللّٰہُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَاغْفِرْ لِیْ مَا اطَّلَعْتَ مِنِّیْ وَخَفِیَ عَلٰی خَلْقِکَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِّنْ ذُنُوْبٍ وَّاَفْوَاجًا مِّنْ خَطَایَا وَعِنْدَکَ اَفْوَاجٌ مِّنْ رَّحْمَۃٍ وَّاَفْوَاجٌ مِّنْ مَّغْفِرَۃٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِہٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اسْتَجِبْ لِیْ پس حاجت اپنی طلب کرے اور دعا مین بہت مبالغہ کرے اور جن گناہون کو جانتا ہے انکا مفصلًا اور جنہیں نہین جانتا ہے انکا

مجملاً اقرار کرے اور اُن گناہوں کے عفو کی دعا کرے کہ انشاء اللہ تعالی وہ سب بخشی جائینگے بعد اسکے جسوقت حجر اسود تک پہنچے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور چاہیے کہ اس بارے مین نہایت اہتمام کرے کہ جسوقت اثناء ہی طواف سے حجر اسود کے بوسہ دینے کو جاے یا ارکان سی ہاتھ مس کرنے کو یا مستجار سے بدن مس کرنے کو جاوے تو ہر مرتبہ اُس مقام پر نشان کرے اور جب مس وغیرہ سے فارغ ہو تو اپنے مقام پر جاکر وہان سے چلے کہ طواف مین کمی و زیادتی حاصل نہ ہو

فصل تیسری نماز طواف کے بیان مین

واجب ہی کہ بعد طواف عمرہ دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح بجالاوے اور یہہ بھی واجب ہے کہ ان دونون رکعت کو قریب مقام ابراہیم علیہ السلام بجالانے اور احوط یہ ہے کہ بعد طواف اس نماز کے پڑھنے مین جلدی کرے اور مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ مقام ابراہیم علیہ السلام کی پشت پر اس نماز کو پڑھے اور اگر قریب مقام ممکن نہ ہو اور اسقدر دوری ہوجای کہ قریب کا اطلاق نہ رہے اور اس مسافت کو بعید کہین تو ایسی حالت مین مقام ابراہیم علیہ السلام کی دونون جانبون سے ایک جانب اس نماز کو بجالاتے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جانب پشت مقام ابراہیم یا دونون پہلو نکی رعایت قربت جسقدر ہوسکے ملحوظ رکھکر نماز بجالای لیکن نماز طواف مستحب مین اختیار ہی مسجد الحرام مین جہانچاہی بجالای بلکہ علمانی فرمایا ہی کہ نماز طواف مستحب کو ترک کرسکتا ہی اور اگر کوئی شخص نماز طواف کو بھول جاے تو جسوقت یاد آے قریب مقام بجالای یا مسجد مین قربت مقام بقدر امکان ملحوظ رکھکر بجالاے اور بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ جسقدر سعی وغیرہ اس شخص نے کی ہی اُسکا اعادہ بھی لازم نہ ہوگا اگرچہ احوط یہ ہی کہ بعد نماز اعادہ بھی کرے اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ نماز طواف و افعال باقی ماندہ مین ترتیب واجب ہے یعنی اعمال عمرہ بعد نماز طواف واقع ہون پس جو شخص واجبات نماز مثل قراءۃ وغیرہ نہ جانتا ہو تو عمرہ اسکا باطل ہوگا اور اسی طرح حج بھی اُسکا باطل ہوگا پس

حجۃ الاسلام سے بری الذمہ نہ ہوگا لہٰذا مکلف کو لازم ہے کہ کمال میں خصوصاً وقت آرادہ
حج بیت اللہ الحرام اپنے نماز کی تصحیح کرلے اور اگر ممکن ہو تو نماز طواف مقام ابراہیم
میں بجماعت پڑھے کہ قراءۃ حمد و سورہ کی غلطی سے فارغ ہو جائیگا اور جو شخص کہ نماز طواف
بھول گیا ہو اگر اُسی مسجد الحرام تک حاضر ہونا دشوار ہو تو جس مقام پر یاد آوے اُسی مقام پر
بجالاوے گو کسی اور شہر میں بھی چلا جاوے مگر احوط یہ ہے کہ اگر دشوار نہ ہو تو حرم میں حاضر ہو کر
نماز طواف قریب مقام بجالاوے اور حالت عذر میں بعض علما فی نائب کا مسجد الحرام میں بھیجنا
لازم جانتے ہیں پس بنا برین قول کی احوط یہ ہے کہ جس مقام پر نماز یاد آوے اُسی مقام پر بقصد
قضا نماز طواف ادا کرے اور اپنی طرف سے نائب بھی معین کرے تاکہ وہ نائب ان دونوں
رکعتوں کو قریب مقام ابراہیم بجالاوے اور اگر یہ شخص مرجاوے تو اُسکی ولی کو قضا اس نماز
طواف مثل قضای نمازہای یومیہ وغیرہ کہ جو میت سے فوت ہوئی ہوں واجب ہوگی اور
نماز طواف میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت میں سورہ
قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور جس وقت نماز سے فارغ ہو حمد و ثنا سے الٰہی بجالاوے و
محمد و آل محمد پر صلوٰۃ بھیجے اور حق سبحانہ و تعالیٰ سے اعمال کے مقبول ہونیکی دعا کرے
اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَلَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا
عَلٰى نَعْمَائِهِ كُلِّهَا حَتّٰى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلٰى مَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ
مِنِّي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَزَكِّ عَمَلِي اور بعض دعاؤں میں ہے کہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِطَوَاعِيَتِي
اِيَّاكَ وَطَوَاعِيَتِي رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي اَنْ اَتَعَدّٰى
حُدُوْدَكَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
مَلَائِكَتَكَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ پس سجدہ میں جاوے اور کہے سَجَدَ
لَكَ وَجْهِي تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْآخِرُ
بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ فَاغْفِرْ لِي

اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنِّیْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَلَا یَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ

فصل چوتھی بیان کیفیت سعی میں

اس فصل میں تین مقصد ہیں مقصد پہلا کیفیت و آداب سعی مابین صفا و مروہ اور بیان مستحبات میں کہ جنہیں قبل سعی بجالانا چاہیے جس وقت سعی کا ارادہ کرے سنت ہے کہ حجر اسود کے قریب جا کر اسکو بوسہ دے اور ہاتھوں کو یا بدن کو حجر اسود سے مس کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو اشارہ ہی کرے بعد اسکے چاہ زمزم پر جا کر ایک ڈول یا دو ڈول پانی کے اس ڈول سے کہ جو مقابل میں حجر اسود کی ہو اپنے ہاتھ سے کھینچے اور وہ پانی سر اور پشت و شکم پر ڈالے اور تھوڑا پانی میں سے تھوڑا پی لے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ وَّسُقْمٍ بعد اسکے اس در سے کہ جو حجر اسود کے مقابل واقع ہوا اور یہ وہ در ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس در سے بآرام دل و آرام بدن کوہ صفا پر تشریف لے گئے تھے جاوے یہانتک کہ خانہ کعبہ نظر آئے اس وقت رکن یمانی کی طرف منہ کرکے حمد و ثنائے الٰہی بجالاوے اور نعمتہائے الٰہیہ کا دل میں اپنے خیال کرے اور سات مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سات مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سات مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور تین مرتبہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بعد اسکے محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الدَّائِمِ اور تین بار یہ دعا پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اور تین بار ان کلمات کو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْیَقِیْنَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ پھر تین مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا

فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بعد اسکے سو مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ
اور یہ دعا پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ظُلْمَۃِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِکَ
یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ بعد اسکے اپنے دین و نفس کو اور اہل و مال کو خدا
کے سپرد کرنے میں نہایت مبالغہ کرے اور یہ دعا پڑھے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الرَّحْمٰنَ
الرَّحِیْمَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ اَللّٰھُمَّ
اسْتَعْمِلْنِیْ عَلٰی کِتَابِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ
مِنَ الْفِتْنَۃِ بعد اسکے تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر دو مرتبہ دعای سابق کو پڑھے پھر اکیس مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اس دعا کو پھر پڑھے بعد اسکے تمام عمل کو دوبارہ بجا لاوے اور اگر
نہ ہو سکے تو جسقدر ممکن ہو اسی قدر بجا لاوے اور مستحب ہے کہ اس دعا کو بھی پڑھے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَۃِ فَاِنَّکَ اَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ
اَھْلُہٗ تَرْحَمْنِیْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ
اِلٰی رَحْمَتِکَ فَیَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِہٖ ارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ
لَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ تُعَذِّبْنِیْ
وَلَمْ تَظْلِمْنِیْ اَصْبَحْتُ اَتَّقِیْ عَدْلَکَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَکَ فَیَا مَنْ ھُوَ
عَدْلٌ لَا یَجُوْرُ ارْحَمْنِیْ بعد اسکے کہے یَا مَنْ لَا یُخَیِّبُ سَائِلَہٗ وَلَا یَنْفَدُ
نَائِلُہٗ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِذْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ
اور حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص چاہے کہ مال اسکا زیادہ ہو تو چاہیے کہ صفا پر توقف

کو طول دے اور دیر تک کھڑا رہے اور پایہ چہارم پر کعبہ کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِہٖ وَغُرْبَتِہٖ وَوَحْشَتِہٖ وَظُلْمَتِہٖ وَضِیْقِہٖ وَضَنْکِہٖ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ بعد اسکے اس پایے سے نیچے اترے اور پشت لیے بیٹھ کرے اور کہے یَارَبَّ الْعَفْوِ یَامَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ یَامَنْ ھُوَ اَوْلٰی بِالْعَفْوِ یَامَنْ یُّثِیْبُ عَلَی الْعَفْوِ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ یَاجَوَادُ یَاکَرِیْمُ یَاقَرِیْبُ یَابَعِیْدُ اُرْدُدْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِکَ وَمَرْضَاتِکَ

مقصد دوسرا دو جوب سعی اور بیان واجبات اور بعض احکام متعلق

سعی مین واجب ہی بعد نماز طواف سعی کرنا یعنے درمیان صفا مروہ جاتا اور آنا اور یہ دونون مقام قریب مسجد الحرام واقع ہین اور سعی بھی مثل طواف ایک رکن ہی جو شخص عمداً یا سہواً اسکو ترک کرے حکم اُسکا وہی ہے جو بحث طواف مین مذکور ہو چکا مگر طہارت حدث اور نجاست سعی یا ستر عورت سعی مین معتبر نہین ہی لیکن مقتضای احتیاط یہ ہے کہ رعایت طہارت حدث سے ملحوظ رہے اور واجب ہی کہ بعد طواف و نماز طواف سعی بجا لاوے اور اگر طواف کو بھول جاوی اور پہلے سعی بجا لاوے تو احوط یہ ہی کہ سعی کا اعادہ کرے اور جاہل مسئلہ کا بھی یہی حکم ہے اور واجب ہی کہ سعی مین جزو اول صفا سے ابتدا کرے یعنی پاؤن کی ایڑی کو جزو اول مسافت سے چسپیدہ کر کے سعی شروع کرے اور یہ بھی احوط ہی کہ اول صفا سے چار درجہ تک اوپر جاوے اور نیت کرے اور اس نیت کو ان درجون سے اترنے کے وقت تک مستمر رکھے اور یہ نیت کرے کہ مین درمیان صفا و مروہ سات مرتبہ سعی بجا لاتا ہون کہ یہ سعی ایک فرض ہے عمرہ تمتع سے اطاعت فرمان خدا کے لیئے بعد اسکے خواہ پیادہ خواہ کسی جانور پر سوار ہو کر خواہ آدمی کے کاندہی پر چڑھ کر روانہ ہو یہانتک کہ مروہ مین پہونچے لیکن چاہیے کہ پاؤن کی انگلیان اُن

دونون درجون سی کہ جن درجون سے مروہ کے اوپر جاتے ہین چسپیدہ کرے اور فقط
اس جانے کا ایک شوط محسوب ہوگا اور احوط یہ ہی کہ درجات مروہ کے اوپر بھی جاے
اور وہان سے اس نہج پر پھرے کہ جس طرح صفا سی ابتدا کی تھی اور مروہ سے صفا تک
اسطور پر آئے کہ جس طرح کہ مروہ مین ختم کیا تہا پس ہر مرتبہ آنے اور جانے مین دو شوط
حاصل ہونگے اور ساتوان شوط مروہ مین ختم ہوگا اور واجب ہی کہ جو راہ متعارف ہی
اُسی راہ سے آئے اور جائے پس اگر مثلاً مسجد الحرام سے ہوکر یا سوق اللیل کی طرف سے
مروہ جاے یا صفا مین آئے تو جائز نہ ہوگا اور واجب ہے کہ جانے کے وقت رخ مروہ
کے جانب ہوا اور ہنگام مراجعت منہ صفا کے جانب ہو پس اگر کوئی شخص اُلٹے پاؤن
چلے گا اور پشت کے رخ چلکر مسافت طے کرے گا تو جائز نہ ہوگا ہان دہنے جانب یا بائین
جانب یا کبھی پشت کی طرف دیکھ لینا منافی نہین رکھتا اور اگر دم لینے کو صفا یا مروہ
پر بیٹھ جاے تا کسی قدر راحت حاصل ہو تو جائز ہے اور احوط یہ ہی کہ ما بین صفا و مروہ
بدون عذر نہ بیٹھے اور تاخیر کرنا سعی مین بعد طواف و دفع خستگی و کمی حرارت آفتاب کے
لیے جائز ہے لیکن اگر دوسرے دن تک تاخیر کرے تو جائز نہین ہے مگر تا وقت شب
بنا بر اقوی جائز ہے اور احوط یہ ہے کہ بدون عذر شب تک بھی تاخیر نہ کرے اور سعی
مین عمداً سات شوط سے زیادہ کرنا مبطل سعی ہے جیسا کہ بحث طواف مین مذکور ہوا
اور اگر سہواً زیادہ کرے گا پس اگر ایک شوط سے کم ہو تو اُسے قطع کرے گا اور سعی اُسکی
صحیح ہوگی اور اگر ایک شوط سے زیادہ ہو تو بھی سعی صحیح ہے اور ایک جماعت علما نے
فرمایا ہے مستحب ہے کہ سات شوط سعی مین جو زیادتی واقع ہوئی ہے اُسکے بھی سات ین
شوط بجا لاے تا دوسری سعی ہو جاے اور اس قول کے مطابق ایک حدیث صحیح بھی وارد
ہوئی ہی اور اگر سہواً کوئی شرط کم ہو جاے تو واجب ہے کہ جسوقت یاد آے اُسے
بجا لاے اگر اپنے شہر مین جا کر یاد آئے تو بشرط امکان مراجعت کرے اور سعی اتمام کو

پہونچا ہی ورنہ اپنی طرف سے نائب معین کریں اور مقتضای احتیاط یہ ہی کہ اگر چار شوط کامل
نہ کئی ہوں تو سعی از سر نو بجالاوی اور اس شخص پر وہ چیزیں کہ جو احرام سے حرام ہوئی ہیں
جبتک سعی نہ بجالائیگا حلال نہ ہونگی اور ایک جماعت علما نے ذکر کیا ہے کہ اگر بعض اجزاے
سعی بہول گیا ہو اور یہ شخص عمرۂ تمتع میں ہو اور اتمام اعمال عمرۂ تمتع کا گمان کرکے اپنے
تئیں محل سمجہی اور نسوان سے مجامعت کرے تو اسپر واجب ہے کہ ایک گاے کفارہ میں
ذبح کرے اور سعی کو تمام کرے اور مطابق اس مضمون کے ایک حدیث معتبر بہی ہے
بلکہ ایک جماعت علما نے حکم جماع میں ناخنوں کا کاٹنا بہی شامل کیا ہی اور اسکے بہی موید
ایک حدیث ہی لیکن اس قول پر عمل کرنا احوط ہی اور اگر اعداد شوط میں شک واقع ہو تو
بعد ختم سعی اس شک کا اعتبار نہ ہوگا اور اگر اثنای سعی میں شک ہو پس اگر یقین رکہتا
ہی کہ سات شوط تمام کیے ہیں یا زیادہ چونکہ زیادتی متصور نہیں ہوسکتی خصوصا اوس وقت
میں کہ یہ شخص اپنے تئیں مقام مروہ میں پاوی اور اس بات کو نہ جانتا ہو کہ آیا سات
شوط ہوئی ہیں یا نو تو اس صورت میں شک اسکا معتبر نہ ہوگا بنا تمام پر کرے گا اور اگر
درمیان میں شوط کے شک واقع ہو تو ظاہر سعی اسکی باطل ہے اور اگر شک متعلق کمی
سے ہو یعنی شک ہو سات شوط سے کم میں تو سعی باطل ہے چاہیے کہ از سر نو سعی بجالاوی
مقصد ششم استحبابات سعی میں سنت ہے کہ وقت سعی پیادہ پا ہووے اور چاہیے
کہ صفا سے منارہ تک رفتار اسکی نہ تیز ہو نہ آہستہ اور منارہ سے تا بازار عطاران مثل
رفتار شتر دوڑتا ہوا جاوے اور اگر سوار ہو تو اپنے مرکب کو اوچکاتا ہوا لیچلے مگر اسحالت
میں یہ رفتار اختیار کرے کہ لوگوں کو اذیت نہ پہونچے اور وہاں سے مروہ تک نہ تیز
چلے نہ آہستہ رفتار میانہ روی اختیار کریں اور نسوان کو ہرولہ کی ضرورت نہیں ہی اور جسوقت
قریب منارہ پہونچے تو یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ
مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ

الاکرم واهدنی للتی هی اقوم اللهم ان عملی ضعیف فضاعفه لی
وتقبل منی اللهم لک سعیی وبک حولی وقوتی تقبل منی عملی یا من
یتقبل عمل المتقین پس دوسری منارہ تک دوڑتا ہوا جاے جب اُس منارہ سے
گذرے تو یہ دعا پڑھے یا ذا المن والفضل والکرم والنعماء والجود اغفر لی
ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت اور جسوقت مروہ پر پہونچے وہ دعائیں
کہ صفا میں پڑھی تھیں انہیں پڑھے اور یہ کہے اللهم یا من امر بالعفو یا من یحب
العفو یا من یعطی علی العفو یا من یعفو علی العفو یا رب العفو العفو
العفو العفو اور حالت سعی میں روتا جاوی اور اپنے تئیں رونے پر آمادہ رکھے بلکہ
متصل گریہ کرتا رہے اور دعا میں نہایت مبالغہ کرے اور حال سعی میں اس
دعا کو پڑھے اللهم انی اسألک حسن الظن بک علی کل حال
وصدق النیة فی التوکل علیک اور اگر دوڑ کر چلنا بھول جاے تو جس
مقام پر یاد آوے وہیں سے اُلٹے پاؤں پشت کی طرف چلے اور اس مقام پر کہ جہاں
سے دوڑتا ہوا لاتھا اپنے تئیں پہونچاے اور پھر دوڑتا ہوا چلے

فصل پانچویں بیان
تقصیر میں

فصل پانچویں بیان تقصیر میں

بعد فراغ سعی تقصیر کرنا یعنی کسی قدر ناخنوں کا یا شارب کا کاٹنا واجب
ہے اور یہ نیت کرے کہ تقصیر کرتا ہوں میں محلّ ہونے کے لیے عمرہ تمتع سے کہ فرض حجۃ الاسلام
ہے بجہت اطاعت فرمان خدا اور عوض میں تقصیر کے بالون کا مونڈنا کافی نہ ہوگا بلکہ حرام
ہے اور اگر کوئی شخص تقصیر کو اسوقت تک بھولا رہے کہ احرام حج اسکا منعقد ہو تو عمرہ اسکا
ختم ہو جائیگا اُسی چاہیے کہ بنا بر احتیاط ایک گوسفند فدیہ دی اور اگر عمداً ترک کرے
یہانتک کہ محرم بحج ہو تو ایک جماعت علما نے تصریح کی ہے کہ عمرہ تمتع اسکا فاسد ہے اور
حج اسکا حج افراد ہو جاے گا بعد اسکے وہ شخص عمرۂ مفردہ بجا لاے گا اور بعض علما
نے تصریح فرمائی ہے کہ سال آیندہ اس حج کا اعادہ کرنا چاہیے اور بعض احرام ثانی

ہو باطل جاتے ہین اور جس صورت مین حج تمتع بجا لانے کے لیے وسعت وقت حاصل ہو
تو تقصیر کو اُس شخص پر لازم جانتے ہین اور محرم کی بیچ بعد تقصیر سوا ہی سر منڈانے کے
وہ چیزین کہ بسبب احرام حرام ہوئی تہین حلال ہوجاتے ہین بنا برینکہ درمیان علما ی
امامیہ رضوان اللہ علیہم یہ امر مشہور ہی کہ طواف نسا حج اور عمرۂ غیر تمتع کے لیے مخصوص
ہی اور عمرہ تمتع مین طواف نسا مشروع نہین ہے اگرچہ شیخ شہید قدس سرہ نے بعض
اصحاب سے طواف نسا کا واجب ہونا نقل کیا ہی مگر اس قول کے قائل کی تصریح نہین
فرمائی ہی اور علامہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس مسئلہ مین بھی اختلاف نہین معلوم ہوتا
اگرچہ کہ مظنہ خلاف ہے اور بعض احادیث ضعیفۃ السند وجوب طواف پر دلالت کرتے
ہین پس بالاشتباہ مرد مین مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ طواف نسا مع نماز بعد تقصیر بجا
لانا چاہیے اور اگر مکلف کو عمرہ تمتع بجا لانا ممکن نہ ہو کہ بسبب اسکے کہ وقت تنگ مین وارد مکہ
ہوا ہے یا نسوان کو بسبب حیض عمرہ تمتع بجا لانا ممکن نہ ہو کہ اگر وہ پاک ہونے کا انتظار
کرین تو وقت وقوف مشعر و عرفات گذر جاے تو اس حالت مین احرام عمرہ اگر تمتع
کے لیے باندہا ہے تو نیت کو بدلکر نیت حج افراد کرنا چاہیے والا مکہ معظمہ سے احرام باندہنا
چاہیے اور عرفات اور مشعر و منی کے طرف جانا اور پھر مکہ معظمہ کی طرف مراجعت کرنا
چاہیے اور طواف و سعی و حج اور طواف نسا بجا لانا چاہیے بعد اسکے عمرہ مفردہ بجا لانا چاہیے
کہ اسقدر اُس مکلف کو حج تمتع سے اسپر واجب تہا کافی ہوگا مگر مکہ معظمہ کا قبل احرام حج تمتع
ہونا محتاج تامل ہے اور اگر اُس شخص نے اختیاراً اپنے عمرہ کو ایسے وقت مین کہ اعادہ
کا زمانہ باقی نہ ہو باطل کیا ہے تو بھی ظاہرا حج اسکا حج افراد ہو جاے گا اور
بعد اسکے یہ شخص عمرہ مفردہ بجا لائے گا لکن براءت ذمہ کے لیے کافی ہونا اس
حج افراد کا اُس شخص کے نسبت جو مکلف بحج تمتع ہو محل تامل ہے چنانچہ اشارہ اس
مطلب کا فصل طواف مین ہوچکا ہی

باب دوسرا بیان مین افعال حج کے

اِس باب مین سات فصلین ہین فصل پہلی بیان مین احرام حج تمتع کے اس فصل مین دو مقصد ہین مقصد پہلا بیان وجوب احرام حج اور احکام لوازم مین جبوقت معلوم ہوا کہ آدمی بعد تقصیر کے محل ہوجاتا ہے یعنی سب چیزین جو بسبب احرام کے حرام ہوگئی تہین وہ حلال ہوجاتے ہین تو اسوقت مکلف پر دوسرا احرام حج تمتع کے لیے واجب ہوتا ہی اور وقت اسکا وسیع ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ قبل روز ترویہ یعنی ذیحجہ کی آٹھوین تاریخ کے پہلے مکہ سے باہر نہ جاسے اور اس احرام کا وقت اُس ہنگام مین تنگ ہوجاتا ہے کہ جب وقت وقوف عرفات ذیحجہ کی نوین تاریخ تنگ ہوجاسے یعنی جب تاخیر کرنے سے وقوف عرفات فوت ہوجاسے تو اسوقت وقت احرام بہی تنگ ہوجاتا ہے اس حالت مین فوراً احرام باندہنا واجب ہی اور مستحب ہی بلکہ احوط ہی کہ روز ترویہ ہشتم ماہ ذیحجہ کو احرام باندہے اسواسطے کہ بعض علما نے روز ترویہ احرام کو واجب جانا ہی اور نیت اس طرح کرے کہ احرام باندہتا ہون مین یعنی اپنے نفس کو محرمات معینہ سے باز رکہتا ہون حج تمتع مین بسبب اطاعت فرمان خدا اور کیفیت احرام حج کی مثل احرام عمرہ کے ہی اور جو چیزین کہ اس احرام سے حرام ہوتے ہین وہی ہین جنکا بیان بحث احرام عمرہ مین ہوچکا ہے اور مقام احرام حج مکہ معظمہ ہی جس مقام سے چاہے مکہ مین احرام باندہے اگرچہ مستحب ہے کہ خاص مسجد الحرام مقام ابراہیم مین یہ احرام باندہے یا حجر اسماعیل مین باندہے اور اگر کوئی شخص احرام بہول جاسے یہانتک کہ منی یا عرفات مین وارد ہو تو مکہ معظمہ مین احرام باندہنے کے لیے پہر آنا لازم ہوگا اور اگر بسبب ضیق وقت کے یا کسی اور عذر کی وجہ سے مراجعت ممکن نہ ہو تو اُسے مقام سے احرام باندہے اور اگر تا فراغ کل افعال احرام یاد ہے نہ آئے تو بظاہر حج صحیح ہوگا چنانچہ یہی قول اشہر ہی ہے اور اگر بعد گذر جانے

وقت وقوف عرفات و وقوف مشعر یا قبل فراغ حج کسی مقام پر احرام یاد آئے تو احتیاط یہ ہی
کہ حج کو تمام کری اور سال آیندہ پھر دوبارہ حج بجا لاوی اور جاہل مسئلہ کا بھی وہی حکم ہی جو سہو کنندہ
کا حکم ہی البتہ اگر کوئی عمداً احرام ترک کری یہانتک کہ وقت وقوف عرفات و مشعر جاتا رہی تو حج
اسکا باطل ہی

مقصد دوسرا بیان مین مستحبات احرام حج کی تا وقت وقوف عرفات

شخص متمتع احرام حج

جو شخص کہ حج تمتع بجا لاوی اسکے لیے بعد فراغ عمرہ تمتع افضل اوقات احرام روز ترویہ ہی چاہیے
کہ بعد نماز ظہر اور اگر بعد نماز ظہر نہ ہو سکے تو بعد نماز عصر احرام باندہی اور اگر یہ بھی نہ ہو سکی تو
اور کسی نماز واجب کے بعد احرام باندہے اگرچہ وہ نماز نماز قضا ہو اور اگر کسی شخص پر نماز قضا
نہ ہو تو نماز احرام کے بعد احرام باندہی اور اقل نماز احرام دو رکعت ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور حج
تمتع کرنیوالے کو تمام مکہ مین افضل مقام احرام مسجد الحرام ہی اور مسجد الحرام مین افضل حجر اسمٰعیل
یا مقام ابراہیم ہی پس وہان نیت احرام کرے جیسا کہ بیان ہو چکا بعد اسکے تلبیہ کہے جیسا کہ
سابقاً مذکور ہوا اور جب ابطح و مکانی نزدیک سے تو تلبیہ باواز بلند کہے اور جب متوجہ منی ہو تو کہے
اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ اَرْجُوْ وَاِیَّاكَ اَدْعُوْ فَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ عَمَلِیْ اور
باآرام تن وبا آرام دل تسبیح و تقدیس و ذکر حق تعالے کرتا ہوا چلے جب منی مین پہونچے تو کہے اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقْدَمَنِیْهَا صَالِحًا فِیْ عَافِیَةٍ وَبَلَّغَنِیْ هٰذَا الْمَكَانَ پس کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنٰی
وَهِیَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَیْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ
عَلٰی اَنْبِیَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ اور سنت ہی کہ شب عرفہ کو منی مین بسر کرے
اور مشغول عبادت رہی اور بہتر یہ ہی کہ جملہ عبادات کو خصوصاً نمازین مسجد خیف مین بجا لاوے
اور بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک مشغول دعا و تعقیب رہی بعد اسکے جانب عرفات روانہ ہو
اور بعد طلوع صبح بھی روانہ ہو سکتا ہی لیکن سنت بلکہ احوط یہ ہی کہ قبل طلوع آفتاب وادی
محسر سے تجاوز نہ کرے اور قبل صبح عرفہ عرفات کی طرف جانا مکروہ ہی بلکہ بعض علما نے حرام
جانا ہی مگر جبکہ کوئی ضرورت ہو مثل بیماری یا خوف ازدحام خلق تو اس صورت مین مضائقہ

نہین رکہتا اور جب متوجہ عرفات ہو تو یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ صَمَدْتُ وَاِیَّاکَ اَعْتَمَدْتُ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ فِیْ رِحْلَتِیْ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِہِ الْیَوْمَ مَنْ ھُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ اور تلبیہ کہتا جاے یہانتک کہ عرفات پہونچے اور جب عرفات مین پہونچے تو خیمہ اپنا نمرہ مین نصب کرے کہ وہ ایک مقام ہے متصل عرفات مگر مقام عرفات سے خارج ہے فصل دوسری وقوف عرفات مین وقوف عرفات واجب ہے اور عرفات کے حدود معین اور معروف ہین اور مراد وقوف سے یہ ہے کہ مقام عرفات مین رہے خواہ سواری پر خواہ پیادہ خواہ چلتے پہرتے خواہ بیٹھے بیٹھے بسر کرے البتہ اگر تمام مدت وقوف مین سوتا رہیگا یا بیہوش رہیگا تو وقوف اسکا باطل ہوگا اور بنا بر احوط واجب ہے کہ زوال کے بعد سے تا وقت غروب شرعی کہ جو وقت افطار اور وقت نماز مغرب ہے عرفات مین رہے پس تا وقت عصر مثلاً عرفات مین رہنا کافی نہوگا اور واجب ہے کہ نیت وقوف کی اسطرح کرے کہ وقوف عرفات کرتا ہون یعنی رہتا ہون مقام عرفات مین آج کے دن ظہر سے تا شام فرمان برداری خدا کے لیے کہ یہ وقوف ایک امر واجب ہے حج تمتع مین حجۃ الاسلام سے اور اس مقدار مدت تک عرفات مین رہنا واجب ہے مگر رکن نہین ہے پس اگر کوئی شخص اس مقدار مدت تک عرفات مین نرہے اور اثنا مین مثلاً کہین چلا جاے تو ترک واجب کیا اور گناہگار ہوا لیکن حج اسکا صحیح ہے باطل نہوگا ہان مسمّی وقوف کا یعنی بعض مدت عرفات مین رہنا رکن ہے اگر یہ عمداً ترک کریگا تو حج اسکا باطل ہوگا اور اگر وقوف عرفات بالکل سہو ہوگیا تو اس صورت مین اگر وقوف مشعر پا سکے کیا ہے تو بھی حج صحیح ہوگا اور اگر اسکو بھی سہو کیا تو حج باطل ہے اور اس مقام مین چند مسئلہ ہین مسئلہ پہلا جو شخص وقوف مین وقت ظہر سے تاخیر کرے یعنی ظہر سے دیر کرکے حاضر عرفات ہو تو بنا بر قول احوط گناہگار ہوگا جیسا کہ مذکور ہوا دوسرا مسئلہ اگر کوئی شخص عرفات سے عمداً قبل غروب کوچ کرے اور حد عرفات سے نکل جاے پس اگر پشیمان ہوکر عرفات مین پہر آئے تو اس صورت مین بھی کفارہ دینا احوط ہے ورنہ اگر

(فصل دوسری وقوف عرفات)

مراجعت نہ کری تو کفارہ واجب ہی اور کفارہ اسکا یہ ہی کہ ایک شتر مکہ معظمہ مین رضای خدا کے
لیئے بروز عید نحر کری اور اگر قدرت نہ رکھتا ہو تو اٹھارہ دن متوالی روزہ رکھی اور اگر عرفات سی
ازروی سہو کوچ کری لیکن اگر یاد آجای تو عرفات مین پھر چلا آئے اور جو شخص یاد آنے پر بھی
نہ پھری تو حکم اسکا ظاہرا مثل اس شخص کی ہی جو عمدا چلا جای اور اگر بالکل یاد نہ آوی تو کچھ مضائقہ
نہین ہی اور جاہل مسئلہ کا بھی حکم مثل سہو کنندہ کی ہی تیسرا مسئلہ جو شخص عمدا وقوف ترک کرے
حج اسکا باطل ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور اسکے حق مین وقوف شب عید قربان کافی نہ ہوگا اور شب
عید وقوف کرنا حق مین اس شخص کے جو وقوف کو بھول جای وقوف اضطراری ہی مگر یہ وقوف
کافی ہی جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا چوتھا مسئلہ اگر کسی شخص نے بسبب کسی عذر کے مثل نسیان
یا تنگی وقت وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو تو عرفات مین شب عید کسی وقت کا بھی رہنا کافی ہوگا
اگرچہ تھوڑی دیر رہی اسکو وقوف اضطراری عرفات کہتی ہین اور جو شخص اس وقوف اضطراری
کو عمدا ترک کری ظاہرا مثل اسکے ہے کہ جسنے وقوف اختیاری کو عمدا ترک کیا یعنی دونون صورتون
مین حج اسکا باطل ہے اگرچہ وقوف اسکو ملجائے پانچوان مسئلہ جو شخص وقوف عرفات
وقت اختیاری مین بھی اور اضطراری مین بھی سہو کری تو اسے زمانہ اختیار مین صحت حج تمتع کے
لیئے وقوف مشعر الحرام کافی ہوگا چنانچہ اسکا ذکر آگے آئیگا چھٹا مسئلہ اگر قاضی اہل سنت کے
نزدیک ہلال ثابت ہوجای اور وہ ثبوت ہلال کا حکم دی اور شیعون کی نزدیک ہلال ثابت
نہ ہوا اور اہل سنت عرفہ اس روز قرار دین جو شیعون کے نزدیک آٹھوین تاریخ ہی پس اگر عرفات
جانے مین انکی مخالفت اس طرح ممکن ہو کہ وہ آٹھوین کو جائین اور شیعہ نوین کو جائین یا یہ
ہوسکے کہ شیعہ آٹھوین کو سنیون کے ہمراہ داخل عرفات ہون اور عرفات مین دوسرے
دن تک رہجائین تاکہ عرفہ کو وقوف عرفات کرین یا انکے ساتھ آٹھوین کو جائین پھر دوبارہ
دوسری دن عرفات جاسکین بہرحال اگر وقوف اختیاری عرفات کا ممکن ہو تو بجالائین
اور اگر ممکن نہ ہو تو وقوف اضطراری کرین یعنی بعد غروب آفتاب روز عرفہ شب عید

عرفات مین رہین پھر مشعر مین جاوین تا وقوف مشعر اختیاری اور اعمال عید منی مین بجالاوین اور اگر وقوف عرفہ
اصلا ممکن ہو نہ اختیاری نہ اضطراری تو وقوف مشعر پر اکتفا کرین یعنی اگر وقوف مشعر بجالاوین تو کفایت کرتا ہی
حج صحیح ہوگا اور اگر وقوف مشعر بھی میسر نہو تو حج اُس سال کا فاسد ہی اور تفصیل اس مقام مین بنابر قول احوط حسب
صحت عمل ہوگا واللہ العالم مقصد پہلا مستحبات وقوف عرفات مین سنت ہی کہ وقت وقوف با طہارت ہو
اور غسل کرے اور جو چیزین کہ موجب پریشانی خاطر ہون اور انکی جہت سی حواس پراگندہ و پریشان ہون انکو
دور کرے تا کہ دل جناب اقدس الہی کی طرف متوجہ ہو وقت نماز ظہر و عصر اول وقت ایک اذان و دو اقامت سی
بجالاوے اور پہاڑ کی بائین جانب یعنی جو شخص کہ سے آتا ہو اسکی بائین طرف جو میدان واقع ہی اس مین وقوف
کرے اور پائین کوہ زمین ہموار و مساوی مین متوقف ہو اور اپنے اصحاب کے ساتھ ہی اور بعد نماز کھڑا ہو
اور مشغول دعا ہو اور پہاڑ کے اوپر جانا اور حالت وقوف مین سوار رہنا اور بیٹھنا با وجود
قدرت قیام مکروہ ہی اور اگر کھڑے رہنے پر قدرت نہ ہو تو جسقدر ممکن ہو کھڑا رہے اور چاہیے
کہ رو بقبلہ ہو اور دل کو حق سبحانہ تعالی کیطرف توجہ کرے اور حمد و ثنا خدا اور تحمید و تہلیل بجالاوے اور اللہ اکبر سو مرتبہ
کہے اور الحمد للہ سو مرتبہ اور سبحان اللہ سو مرتبہ اور لا الہ الا اللہ سو مرتبہ اور سو مرتبہ
آیۃ الکرسی اور صلوات محمد و آل محمد پر سو مرتبہ اور سورہ توحید اور انا انزلناہ سو سو مرتبہ اور لا حول ولا قوۃ
الا باللہ سو مرتبہ پڑھے اور جو دعا چاہے کرے کہ حق تعالی مستجاب فرماوے گا اور دعا مانگنے مین سعی و کوشش
کرے کہ یہ دن خدا سے دعا مانگنے اور سوال کرنے کا ہی اور شیاطین کو اس امر سے زیادہ تر کوئی شی خوشتر
نہین معلوم ہوتی کہ تجھے جناب قدس الہی سے غافل کردین پس خدا سے شر شیاطین کی پناہ کا خواستگار
ہو اور نہ ہاسے لوگون کی طرف نظر نہ کر اور اپنے حال کا متوجہ رہ اور دل سے اور زبان سے استغفار کر اور
گناہون کو اپنے شمار کر اور گریہ و زاری کر اور اگر رونا آوے تو اپنے تئین گریہ پر آمادہ رکھ اور پدر و مادر
و برادران ایمانی کیلئے دعا کر اور کم سے کم یہ ہی کہ چالیس برادران مومن کیلئے دعا کر حدیث مین ہی کہ ایک
فرشتہ خدا کی طرف سے معین ہی کہ جو شخص برادر مومن کی واسطے کوئی چیز خدا سے طلب کرتا ہی وہ فرشتہ
خدا سے لاکھ برابر اُس چیز کے واسطے اس دعا کرنیوالے کیلئے طلب کرتا ہی اور تمام زمانہ وقوف کے دعا و استغفار و ذکر

روز عرفہ وقت عصر حضرت سید الشہدا علیہ السلام مع اہل بیت بیرون خیمہ تشریف لاے اور
پہاڑ کی بائیں جانب کھڑے ہوے اور منہ جانب کعبہ کیا اور ہاتھوں کو بلند فرمایا اور نہایت ذلت
سے یہ دعا پڑھی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ليس لقضائه دافع ولا لعطائه مانع ولا كصنعه صنع صانع
وهو الجواد الواسع فطر اجناس البدائع واتقن بحكمته الصنائع ولا تخفى
عليه الطلائع ولا تضيع عنده الودائع جازي كل صانع ورائش كل قانع
وراحم كل ضارع ومنزل المنافع والكتاب الجامع بالنور الساطع وهو للدعوات
سامع وللمطيعين نافع وللدرجات رافع وللكربات دافع وللجبابرة
قامع وراحم عبرة كل ضارع ودافع ضرعة كل ضارع فلا اله غيره و
لا شيء يعدله وليس كمثله شيء وهو السميع البصير اللطيف الخبير
وهو على كل شيء قدير اللهم اني ارغب اليك واشهد بالربوبية
لك مقرا بانك ربي وان اليك مردي ابتداتني بنعمتك قبل ان اكون
شيئا مذكورا وخلقتني من التراب ثم اسكنتني الاصلاب آمنا
لريب المنون واختلاف الدهور فلم ازل ظاعنا من صلب الى رحم في
تقادم الايام الماضية والقرون الخالية لم تخرجني لرافتك بي ولطفك
بي واحسانك الي في دولة ايام الكفرة الذين نقضوا عهدك وكذبوا رسلك
لكنك اخرجتني رافة منك وتحننا علي للذي سبق لي من الهدى الذي
يسرتني وفيه انشاتني ومن قبل ذلك رافت بي بجميل صنعك
وسوابغ نعمتك فابتدعت خلقي من مني يمنى ثم اسكنتني في ظلمات
ثلاث بين لحم وجلد ودم ولم تشهرني بخلقي ولم تجعل الي شيئا

مِنْ اَمْرِهٖ ثُمَّ اَخْرَجْتَنِیْ اِلَی الدُّنْیَا تَامًّا سَوِیًّا وَحَفِظْتَنِیْ فِی الْمَهْدِ طِفْلًا صَبِیًّا
وَرَزَقْتَنِیْ مِنَ الْغِذَاءِ لَبَنًا طَرِیًّا وَعَطَفْتَ عَلَیَّ قُلُوْبَ الْحَوَاضِنِ وَ
كَفَّلْتَنِی الْاُمَّهَاتِ الرَّحَائِمَ وَكَلَاْتَنِیْ مِنْ طَوَارِقِ الْجَانِّ وَسَلَّمْتَنِیْ مِنَ
الزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَتَعَالَیْتَ یَا رَحِیْمُ یَا رَحْمٰنُ حَتّٰی اِذَا اسْتَهْلَلْتُ نَاطِقًا بِا
لْكَلَامِ اَتْمَمْتَ عَلَیَّ سَوَابِغَ الْاِنْعَامِ وَرَبَّیْتَنِیْ زَائِدًا فِیْ كُلِّ عَامٍ حَتّٰی اِذَا اكْتَمَلَتْ
فِطْرَتِیْ وَاعْتَدَلَتْ سَرِیْرَتِیْ اَوْجَبْتَ عَلَیَّ حُجَّتَكَ بِاَنْ اَلْهَمْتَنِیْ مَعْرِفَتَكَ
وَرَوَّعْتَنِیْ بِعَجَائِبِ فِطْرَتِكَ وَاَنْطَقْتَنِیْ لِمَا ذَرَاْتَ فِیْ سَمَائِكَ وَاَرْضِكَ
مِنْ بَدَائِعِ خَلْقِكَ وَنَبَّهْتَنِیْ لِذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَوَاجِبِ طَاعَتِكَ وَعِبَادَتِكَ
وَفَهَّمْتَنِیْ مَا جَاءَتْ بِهٖ رُسُلُكَ وَیَسَّرْتَ لِیْ تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ وَمَنَنْتَ
عَلَیَّ فِیْ جَمِیْعِ ذٰلِكَ بِعَوْنِكَ وَلُطْفِكَ ثُمَّ اِذْ خَلَقْتَنِیْ مِنْ خَیْرِ الثَّرٰی لَمْ تَرْضَ
لِیْ یَا اِلٰهِیْ بِنِعْمَةٍ دُوْنَ اُخْرٰی وَرَزَقْتَنِیْ مِنْ اَنْوَاعِ الْمَعَاشِ وَصُنُوْفِ الرِّیَاشِ
بِمَنِّكَ الْعَظِیْمِ عَلَیَّ وَاِحْسَانِكَ الْقَدِیْمِ اِلَیَّ حَتّٰی اِذَا اَتْمَمْتَ عَلَیَّ
جَمِیْعَ النِّعَمِ وَصَرَفْتَ عَنِّیْ كُلَّ النِّقَمِ لَمْ یَمْنَعْكَ جَهْلِیْ وَجُرْاَتِیْ عَلَیْكَ
اَنْ دَلَلْتَنِیْ عَلٰی مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ وَوَفَّقْتَنِیْ لِمَا یُزْلِفُنِیْ لَدَیْكَ فَاِنْ دَعَوْتُكَ
اَجَبْتَنِیْ وَاِنْ سَاَلْتُكَ اَعْطَیْتَنِیْ وَاِنْ اَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِیْ وَاِنْ شَكَرْتُكَ
زِدْتَنِیْ كُلُّ ذٰلِكَ اِكْمَالًا لِاَنْعُمِكَ عَلَیَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَیَّ فَسُبْحَانَكَ
سُبْحَانَكَ مِنْ مُبْدِئٍ مُعِیْدٍ حَمِیْدٍ مَجِیْدٍ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُكَ وَعَظُمَتْ
اٰلَاؤُكَ فَاَیَّ نِعَمِكَ یَا اِلٰهِیْ اُحْصِیْ عَدَدًا وَذِكْرًا اَمْ اَیَّ عَطَایَاكَ اَقُوْمُ
بِهَا شُكْرًا وَهِیَ یَا رَبِّ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ یُحْصِیَهَا الْعَادُّوْنَ اَوْ یَبْلُغَ عِلْمًا بِهَا
الْحَافِظُوْنَ ثُمَّ مَا دَرَاْتَ وَصَرَفْتَ عَنِّی اللّٰهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَالضَّرَّاءِ
اَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِیْ مِنَ الْعَافِیَةِ وَالسَّرَّاءِ وَاَنَا اَشْهَدُ یَا اِلٰهِیْ بِحَقِیْقَةِ

ایمانی وعقد عزمات یقینی وخالص صریح توحیدی وباطن مکنون
ضمیری وعلائق مجاری نور بصری واساریر صفحۃ جبینی و
خرق مسارب نفسی وخذاریف مارن عرنینی ومسارب
صماخ سمعی وما ضمت واطبقت علیہ شفتای وحرکات لفظ لسانی
ومغرز حنک فمی وفکی ومنابت اضراسی وبلوغ حبائل بارع عنقی
ومساغ ماکلی مطعمی ومشربی وحمالۃ ام راسی وجمل
حمائل حبل وتینی وما اشتمل علیہ تامور صدری ونیاط حجاب
قلبی وافلاذ حواشی کبدی وما حوتہ شراسیف اضلاعی و
حقاق مفاصلی واطراف انامِلی وقبض عواملی ولحمی ودمی وشعری
وبشری وعصبی وقصبی وعظامی ومخی وعروقی وجمیع جوارحی
وما انتسج علی ذلک ایام رضاعی وما اقلت الارض منی ونومی ویقظتی
وسکونی وحرکاتی حرکات رکوعی وسجودی ان لو حاولت واجتہدت
مدی الاعصار والاحقاب لو عمرتہا ان اؤدی شکر
واحدۃ من انعمک ما استطعت ذلک الا بمنک الموجب علی بہ شکرک
ابدا جدیدا وثناء طارفا عتیدا اجل ولو حرصت انا والعادون
من انامک ان نحصی مدی انعامک سالفہ وآنفہ ما حصرناہ
عددا ولا احصیناہ امدا ہیہات انی ذلک وانت المخبر عن نفسک
فی کتابک الناطق والنبا الصادق وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہا
صدق کتابک اللہم وانباؤک وبلغت انبیاؤک ورسلک ما
انزلت علیہم من وحیک وشرعت لہم من دینک غیر انی
یا الٰہی اشہد بجہدی وجدی ومبلغ طاقتی ووسعی واقول

صوفنا موق میتا الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا فیکون موروثا ولم یکن
له شریک فی الملک فیضاده فیما ابتدع ولا ولی من الذل فیرفده فیما
صنع سبحانه سبحانه لو کان فیهما آلهة الا الله
لفسدتا وتفطرتا فسبحان الله الواحد الحق الاحد الصمد الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد الحمد لله حمدا یعدل حمد
ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین وصلی الله علی خیرته من خلقه
محمد خاتم النبیین وآله الطیبین الطاهرین المخلصین

پس امام حسینؑ نے دعا اور طلب حاجات میں مبالغہ شروع فرمایا اور چشم ہائے مبارک سے آنسو جاری ہوئے بعد اسکے یہ کلمات زبان پر
جاری کئے اللهم اجعلنی اخشاک کانی اراک واسعدنی بتقواک ولا تشقنی
بمعصیتک وخر لی فی قضائک وبارک لی فی قدرک حتی لا احب
تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت اللهم اجعل غنای
فی نفسی والیقین فی قلبی والاخلاص فی عملی والنور فی بصری
والبصیرة فی دینی ومتعنی بجوارحی واجعل سمعی وبصری
الوارثین منی وانصرنی علی من ظلمنی وارنی فیه ثاری
ومآربی واقر بذلک عینی اللهم اکشف کربتی واستر عورتی
واغفر لی خطیئتی واخسا شیطانی وفک رهانی واجعل لی
یا الهی الدرجة العلیا فی الآخرة والاولی اللهم لک الحمد کما
خلقتنی فجعلتنی سمیعا بصیرا ولک الحمد کما خلقتنی
فجعلتنی خلقا سویا رحمة بی وقد کنت عن خلقی غنیا رب
بما برأتنی فعدلت فطرتی رب بما انشأتنی فاحسنت صورتی
یا رب بما احسنت بی وفی نفسی عافیتنی رب بما کلأتنی

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعاے حضرت امام حسین علیہ السلام بروز عرفہ

ووفقتنی رب بما انعمت علی فهدیتنی رب بما اولیتنی من کل
خیر آتیتنی واعطیتنی رب بما اطعمتنی وسقیتنی رب بما اغنیتنی و
اقنیتنی رب بما اعنتنی واعززتنی رب بما البستنی من سترک
الصافی ویسرت لی من صنعک الکافی صل علی محمد وآل محمد واعنی علی
بوائق الدهر وصروف الایام واللیالی ونجنی من اهوال الدنیا وکربات
الآخرة واکفنی شر ما یعمل الظالمون فی الارض اللهم ما اخاف فا
کفنی وما احذر فقنی وفی نفسی ودینی فاحرسنی وفی سفری فاحفظنی
وفی اهلی ومالی فاخلفنی وفیما رزقتنی فبارک لی وفی نفسی فذللنی
وفی اعین الناس فعظمنی ومن شر الجن والانس فسلمنی وبذنوبی فلا تفضحنی
وبسریرتی فلا تخزنی وبعملی فلا تبتلنی ونعمک فلا تسلبنی والی غیرک
فلا تکلنی الهی الی من تکلنی الی القریب یقطعنی ام الی البعید یتجهمنی
ام الی المستضعفین لی وانت ربی وملیک امری اشکو الیک غربتی
وبعد داری وهوانی علی من ملکته امری اللهم فلا تحلل بی غضبک
فان لم تکن غضبت علی فلا ابالی سواک غیر ان عافیتک اوسع لی فاسالک
بنور وجهک الذی اشرقت له الارض والسموات وانکشفت به
الظلمات وصلح علیه امر الاولین والآخرین ان لا تمیتنی علی
غضبک ولا تنزل بی سخطک لک العتبی حتی ترضی قبل ذلک لا اله
الا انت رب البلد الحرام والمشعر الحرام والبیت العتیق الذی احللته
البرکة وجعلته للناس امنا یا من عفا عن العظیم من الذنوب بحلمه
یا من اسبغ النعمة بفضله یا من اعطی الجزیل بکرمه یا عدتی فی شدتی
یا صاحبی فی وحدتی یا غیاثی فی کربتی یا مونسی فی حفرتی

يا ولي نعمتي يا الهي واله آبائي ابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب
ورب جبرئيل وميكائيل واسرافيل ورب محمد خاتم النبيين
واله المنتجبين ومنزل التوراة والانجيل والزبور والفرقان ومنزل
كهيعص وطه ويس والقرآن الحكيم انت كهفي حين تعييني
المذاهب في سعتها وتضيق بي الارض برحبها ولولا رحمتك
كنت من الهالكين وانت مقيل عثرتي ولولا سترك اياي لكنت
من المفضوحين وانت مؤيدي بالنصر على الاعداء ولولا نصرك
اياي كنت من المغلوبين يا من خص نفسه بالسمو والرفعة فاولياؤه بعزه
يعتزون يا من جعلت له الملوك نير المذلة على اعناقهم فهم من سطواته
خائفون يعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور وغيب ما تأتي به الازمان
والدهور يا من لا يعلم كيف هو الا هو يا من لا يعلم ما يعلمه الا هو يا من كبس
الارض على الماء وسد الهواء بالسماء يا من له اكرم الاسماء يا ذا المعروف
الذي لا ينقطع ابدا يا مقيض الركب ليوسف في البلد القفر ومخرجه
من الجب وجاعله بعد العبودية ملكا يا راده على يعقوب بعد
ان ابيضت عيناه من الحزن فهو كظيم يا كاشف الضر والبلوى عن
ايوب يا ممسك يدي ابراهيم عن ذبح ابنه بعد كبر سنه وفناء
عمره يا من استجاب لزكريا فوهب له يحيى ولم يدعه فردا وحيدا
يا من اخرج يونس من بطن الحوت يا من فلق البحر لبني اسرائيل
فانجاهم وجعل فرعون وجنوده من المغرقين يا من ارسل الرياح
مبشرات بين يدي رحمته يا من لم يعجل على من عصاه من خلقه يا من
استنقذ السحرة من بعد طول الجحود وقد غدوا في نعمته يأكلون

رِزْقَهُ وَيَعْبُدُونَ غَيْرَهُ وَقَدْ جَحَدُوهُ وَكَذَّبُوا رُسُلَهُ يَا اَللهُ يَا بَدِيءُ
لَا بَدْءَ لَكَ يَا دَائِمًا لَا نَفَادَ لَكَ يَا حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى يَا مَنْ هُوَ
قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ يَا مَنْ قَلَّ لَهُ شُكْرِي فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَ
عَظُمَتْ عِنْدَهُ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَآنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يَخْذُلْنِي
يَا مَنْ حَفِظَنِي فِي صِغَرِي يَا مَنْ رَزَقَنِي فِي كِبَرِي يَا مَنْ اَيَادِيهِ
عِنْدِي لَا تُحْصَى يَا مَنْ نِعَمُهُ عِنْدِي لَا تُجَازَى يَا مَنْ عَارَضَنِي بِالْخَيْرِ
وَالْاِحْسَانِ وَعَارَضْتُهُ بِالْاِسَاءَةِ وَالْعِصْيَانِ يَا مَنْ هَدَانِي بِالْاِيمَانِ
قَبْلَ اَنْ اَعْرِفَ شُكْرَ الْاِمْتِنَانِ يَا مَنْ دَعَوْتُهُ مَرِيضًا فَشَفَانِي وَعُرْيَانًا
فَكَسَانِي وَجَائِعًا فَاَطْعَمَنِي وَعَطْشَانًا فَاَرْوَانِي وَذَلِيلًا فَاَعَزَّنِي وَجَاهِلًا
فَعَرَّفَنِي وَوَحِيدًا فَكَثَّرَنِي وَغَائِبًا فَرَدَّنِي وَمُقِلًّا فَاَغْنَانِي وَمُنْتَصِرًا
فَنَصَرَنِي وَغَنِيًّا فَلَمْ يَسْلُبْنِي وَاَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ فَابْتَدَاَنِي
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا مَنْ اَقَالَ عَثْرَتِي وَنَفَّسَ كُرْبَتِي وَاَجَابَ دَعْوَتِي وَ
سَتَرَ عَوْرَتِي وَغَفَرَ ذُنُوبِي وَبَلَّغَنِي طَلِبَتِي وَنَصَرَنِي عَلَى عَدُوِّي وَاِنْ
اَعُدَّ نِعَمَكَ وَمِنَنَكَ وَكَرَائِمَ مِنَحِكَ لَا اُحْصِيهَا يَا مَوْلَايَ اَنْتَ الَّذِي
اَنْعَمْتَ اَنْتَ الَّذِي اَحْسَنْتَ اَنْتَ الَّذِي اَجْمَلْتَ اَنْتَ الَّذِي اَفْضَلْتَ اَنْتَ
الَّذِي مَنَنْتَ اَنْتَ الَّذِي اَكْمَلْتَ اَنْتَ الَّذِي رَزَقْتَ اَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتَ
اَنْتَ الَّذِي اَعْطَيْتَ اَنْتَ الَّذِي اَغْنَيْتَ اَنْتَ الَّذِي اَقْنَيْتَ اَنْتَ الَّذِي آوَيْتَ
اَنْتَ الَّذِي كَفَيْتَ اَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَ اَنْتَ الَّذِي عَصَمْتَ اَنْتَ الَّذِي
سَتَرْتَ اَنْتَ الَّذِي غَفَرْتَ اَنْتَ الَّذِي اَقَلْتَ اَنْتَ الَّذِي مَكَّنْتَ
اَنْتَ الَّذِي اَعْزَزْتَ اَنْتَ الَّذِي اَعَنْتَ اَنْتَ الَّذِي عَضَدْتَ اَنْتَ الَّذِي
اَيَّدْتَ اَنْتَ الَّذِي نَصَرْتَ اَنْتَ الَّذِي شَفَيْتَ اَنْتَ الَّذِي عَافَيْتَ

انت الذی اکرمت تبارکت ربی و تعالیت فلک الحمد دائما
ولک الشکر واصبا ثم انا یا الهی المعترف بذنوبی فاغفرها لی و انا الذی
اسات انا الذی اخطات انا الذی غفلت انا الذی جهلت انا الذی
هممت انا الذی سهوت انا الذی اعتمدت انا الذی تعمدت انا الذی
وعدت انا الذی اخلفت انا الذی نکثت انا الذی اقررت انا یا الهی
اعترف بنعمک عندی و ابوء بذنوبی فاغفرها لی یا من لا تضره ذ
نوب عباده وهو الغنی عن طاعتهم والموفق من عمل منهم صالحا
بمعونته و رحمته فلک الحمد یا الهی امرتنی فعصیتک و نهیتنی
فارتکبت نهیک فاصبحت لا ذا برائة فاعتذر و لا ذا قوة فانتصر
فبای شیء استقبلک یا مولای ابسمعی ام ببصری ام بلسانی
ام بیدی ام برجلی الیس کلها نعمک عندی و بکلها
عصیتک یا مولای فلک الحجة و السبیل علی یا من سترنی
من الآباء و الامهات ان یزجرونی و من العشائر و الاخوان
ان یعیرونی و من السلاطین ان یعاقبونی و لو اطلعوا یا مولای
علی ما اطلعت علیه منی اذا ما انظرونی و لرفضونی و قطعونی
فها انا ذا بین یدیک یا سیدی خاضعا ذلیلا حصیرا حقیرا
لا ذو برائة فاعتذر و لا ذو قوة فانتصر و لا حجة لی فاحتج بها و
لا قائل لم اجترح و لم اعمل سوءا و ما عسی الجحود لو جحدت
یا مولای ینفعنی کیف و انی ذلک و جوارحی کلها شاهدة
علی بما قد عملت یقینا غیر ذی شک انک سائلی
عن عظائم الامور و انک الحکیم العدل الذی لا یجور

وعدلك مهلكي ومن كل عدلك مهربي فان تعذبني فبذنوبي يا الهي بعد حجتك علي
وان تعف عني فبحلمك وجودك وكرمك لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين
لا اله الا انت سبحانك اني كنت من المستغفرين لا اله الا انت سبحانك اني كنت
من الموحدين لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الخائفين لا اله الا انت سبحانك
اني كنت من الوجلين لا اله الا انت سبحانك اني كنت من السائلين لا اله الا انت سبحانك
اني كنت من الراجين الراغبين لا اله الا انت سبحانك اني كنت من المهللين المسبحين
لا اله الا انت سبحانك ربي ورب آبائي الاولين اللهم هذا ثنائي عليك ممجدا و
واخلاصي لذكرك موحدا واقراري بآلائك معددا وان كنت مقرا اني لا
احصيها لكثرتها وسبوغها وتظاهرها وتقادمها الى حادث ما لم تزل تتعهدني به معها
منذ خلقتني وبرأتني من اول العمر من الاغناء بعد الفقر وكشف الضر و
تسبيب اليسر ودفع العسر وتفريج الكرب والعافية في البدن والسلامة في
الدين ولو رفدني على قدر ذكر نعمك علي جميع العالمين من الاولين والآخرين
لما قدرت ولا هم على ذلك تقدست وتعاليت من رب عظيم كريم
رحيم لا تحصى آلاؤك ولا يبلغ ثناؤك ولا تكافى نعماؤك صل على محمد وآل محمد
واتمم علينا نعمك واسعدنا بطاعتك سبحانك لا اله الا انت اللهم انك
تجيب دعوة المضطر اذا دعاك وتكشف السوء وتغيث المكروب وتشفي السقيم و
تغني الفقير وتجبر الكسير وترحم الصغير وتعين الكبير وليس دونك ظهير
ولا فوقك قدير وانت العلي الكبير يا مطلق المكبل الاسير يا رازق الطفل الصغير
يا عصمة الخائف المستجير يا من لا شريك له ولا وزير صل على محمد وآل محمد
واعطني في هذه العشية افضل ما اعطيت وانلت احدا من عبادك
من نعمة توليها وآلاء تجددها وبلية تصرفها وكربة تكشفها ودعوة تسمعها

وحسنة تتقبلها وسيئة تغفرها انك لطيف خبير وعلى كل شيء قدير
اللهم انك اقرب من دعي واسرع من اجاب واكرم من عفا واوسع من اعطى
واسمع من سئل يا رحمان الدنيا والاخرة ورحيمهما ليس كمثلك مسئول ولا
سواك مامول دعوتك فاجبتني وسالتك فاعطيتني ورغبت اليك فرحمتني
ووثقت بك فنجيتني وفزعت اليك فكفيتني اللهم فصل على محمد عبدك ورسولك
ونبيك وعلى اله الطيبين الطاهرين اجمعين وتمم لنا نعماءك وهننا عطاءك
واجعلنا لك شاكرين ولالائك ذاكرين امين امين رب العالمين اللهم يا من
ملك فقدر وقدر فقهر وعصي فستر واستغفر فغفر يا غاية رغبة الراغبين
ومنتهى امل الراجين يا من احاط بكل شيء علما ووسع المستقيلين رافة ورحمة
وحلما اللهم انا نتوجه اليك في هذه العشية التي شرفتها وعظمتها بمحمد نبيك
ورسولك وخيرتك من خلقك وامينك على وحيك البشير النذير السراج
المنير الذي انعمت به على المسلمين وجعلته رحمة للعالمين اللهم فصل على
محمد واله كما هو اهل ذلك يا عظيم فصل عليه وعلى ال محمد المنتجبين الطيبين
الطاهرين اجمعين وتغمدنا بعفوك عنا فاليك عجت الاصوات بصنوف اللغات
واجعل لنا في هذه العشية نصيبا في كل خير تقسمه ونور تهدي به ورحمة
تنشرها وعافية تجللها وبركة تنزلها ورزق تبسطه يا ارحم الراحمين اللهم اقلبنا في هذا الوقت
منجحين مفلحين مبرورين غانمين ولا تجعلنا من القانطين ولا تخلنا من
رحمتك ولا تحرمنا ما نؤمله من فضلك ولا تردنا خائبين ولا من بابك
مطرودين ولا تجعلنا من رحمتك محرومين ولا لفضل ما نؤمله من
عطاياك قانطين يا اجود الاجودين واكرم الاكرمين اليك اقبلنا موقنين
ولبيتك الحرام امين قاصدين فاعنا على مناسكنا واكمل لنا حجنا واعف

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعائے حضرت امام حسین علیہ السلام روز عرفہ

اَللّٰهُمَّ عَنَّا فَاعْفُ فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَيْكَ اَيْدِيَنَا وَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ مَوْسُومَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعْطِنَا فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَاَلْنَاكَ وَاكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ نَافِذٌ فِيْنَا حُكْمُكَ مُحِيْطٌ بِنَا عِلْمُكَ عَدْلٌ فِيْنَا قَضَاؤُكَ اِقْضِ لَنَا الْخَيْرَ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ اَوْجِبْ لَنَا بِجُوْدِكَ عَظِيْمَ الْاَجْرِ وَكَرِيْمَ الذُّخْرِ وَدَوَامَ الْيُسْرِ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اَجْمَعِيْنَ وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِيْنَ وَلَا تَصْرِفْ عَنَّا رَاْفَتَكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ مِمَّنْ سَاَلَكَ فَاَعْطَيْتَهُ وَشَكَرَكَ فَزِدْتَهُ وَتَابَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ وَتَنَصَّلَ اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كُلِّهَا فَغَفَرْتَهَا لَهُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا وَسَدِّدْنَا وَاعْصِمْنَا وَاقْبَلْ تَضَرُّعَنَا يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ اِغْمَاضُ الْجُفُوْنِ وَلَا لَحْظُ الْعُيُوْنِ وَلَا مَا اسْتَقَرَّ فِي الْمَكْنُوْنِ وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُضْمَرَاتُ الْقُلُوْبِ اَلَا كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ اَحْصَاهُ عِلْمُكَ وَوَسِعَهُ حِلْمُكَ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا تُسَبِّحُ لَكَ السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَعُلُوُّ الْجَدِّ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ وَالْاَيَادِي الْجِسَامِ وَاَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَعَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ وَدِيْنِيْ وَاٰمِنْ خَوْفِيْ وَاَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِيْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِيْ وَلَا تَخْذُلْنِيْ وَادْرَاْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

پس حضرت امام حسین نے سر مبارک اپنا جانب آسمان بلند کیا اور آنکھوں سے متصل آنسو جاری تھے اور آواز بلند کہتے تھے

يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ وَيَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ وَيَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنِ وَاَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ حَاجَتِيَ الَّتِيْ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا مَنَعْتَنِيْ وَاِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَنِيْ اَسْاَلُكَ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام روز عرفہ یہ دعا پڑھتے تھے

الحمد لله رب العالمين اللهم لك الحمد بديع السموات والارض ذا الجلال و
الاكرام رب الارباب واله كل مالوه وخالق كل مخلوق ووارث كل شيء
ليس كمثله شيء ولا يعزب عنه علم شيء وهو بكل شيء محيط وهو على كل
شيء رقيب انت الله لا اله الا انت الاحد المتوحد الفرد المتفرد وانت الله لا اله
الا انت الكريم المتكرم العظيم المتعظم الكبير المتكبر وانت الله لا اله الا انت
العلي المتعال الشديد المحال وانت الله لا اله الا انت الرحمن الرحيم العليم الحكيم
وانت الله لا اله الا انت السميع البصير القديم الخبير وانت الله لا اله الا انت الكريم
الاكرم الدائم الادوم وانت الله لا اله الا انت الاول قبل كل احد والآخر بعد
كل عدد وانت الله لا اله الا انت الداني في علوه والعالي في دنوه وانت الله لا اله
الا انت ذو البهاء والمجد والكبرياء والحمد وانت الله لا اله الا انت الذي انشأت
الاشياء من غير سنخ وصورت ما صورت من غير مثال وابتدعت
المبتدعات بلا احتذاء انت الذي قدرت كل شيء تقديرا ويسرت كل شيء
تيسيرا ودبرت ما دونك تدبيرا انت الذي لم يعنك على خلقك شريك
ولم يوازرك في امرك وزير ولم يكن لك مشاهد ولا نظير انت الذي اردت
فكان حتما ما اردت وقضيت فكان عدلا ما قضيت وحكمت فكان
نصفا ما حكمت انت الذي لا يحويك مكان ولم يقم لسلطانك سلطان
ولم يعيك برهان ولا بيان انت الذي احصيت كل شيء عددا وجعلت
لكل شيء امدا وقدرت كل شيء تقديرا انت الذي قصرت الاوهام
عن ذاتيتك وعجزت الافهام عن كيفيتك ولم تدرك الابصار موضع
اينيتك انت الذي لا تحد فتكون محدودا ولم تمثل فتكون موجودا ولم
تلد فتكون مولودا انت الذي لا ضد معك فيعاندك ولا عدل

فيكاثرك

فَيُكَاثِرَكَ وَلَا نِدَّ لَكَ فَيُعَارِضَكَ أَنْتَ الَّذِي ابْتَدَأَ وَاخْتَرَعَ وَاسْتَحْدَثَ
وَابْتَدَعَ وَأَحْسَنَ صُنْعَ مَا صَنَعَ سُبْحَانَكَ مَا أَجَلَّ شَأْنَكَ وَأَسْنَى فِي الْأَمَاكِنِ
مَكَانَكَ وَأَصْدَعَ بِالْحَقِّ فُرْقَانَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ لَطِيفٍ مَا أَلْطَفَكَ وَرَؤُوفٍ
مَا أَرْأَفَكَ وَحَكِيمٍ مَا أَعْرَفَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مَلِيكٍ مَا أَمْنَعَكَ وَجَوَادٍ مَا أَوْ
سَعَكَ وَرَفِيعٍ مَا أَرْفَعَكَ ذُو الْبَهَاءِ وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْحَمْدِ سُبْحَانَكَ بَسَطْتَ
بِالْخَيْرَاتِ يَدَكَ وَعُرِفَتِ الْهِدَايَةُ مِنْ عِنْدِكَ فَمَنِ الْتَمَسَكَ لِدِينٍ أَوْ دُنْيَا
وَجَدَكَ سُبْحَانَكَ خَضَعَ لَكَ مَنْ جَرَى فِي عِلْمِكَ وَخَشَعَ لِعَظَمَتِكَ
مَا دُونَ عَرْشِكَ وَانْقَادَ لِلتَّسْلِيمِ لَكَ كُلُّ خَلْقِكَ سُبْحَانَكَ لَا تُحَسُّ وَلَا
تُجَسُّ وَلَا تُمَسُّ وَلَا تُكَادُ وَلَا تُمَاطُ وَلَا تُنَازَعُ وَلَا تُجَارَى وَلَا تُمَارَى وَلَا
تُخَادَعُ وَلَا تُمَاكَرُ سُبْحَانَكَ سَبِيلُكَ جَدَدٌ وَأَمْرُكَ رَشَدٌ وَأَنْتَ حَيٌّ صَمَدٌ
سُبْحَانَكَ قَوْلُكَ حُكْمٌ وَقَضَاؤُكَ حَتْمٌ وَإِرَادَتُكَ عَزْمٌ سُبْحَانَكَ لَا رَادَّ لِمَشِيَّتِكَ
وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ سُبْحَانَكَ بَاهِرَ الْآيَاتِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ بَارِئَ النَّسَمَاتِ
لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً يَدُومُ بِدَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً خَالِداً بِنِعْمَتِكَ وَلَكَ
الْحَمْدُ حَمْداً يُوَازِي صُنْعَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً يَزِيدُ عَلَى رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً
مَعَ حَمْدِ كُلِّ حَامِدٍ وَشُكْراً يَقْصُرُ عَنْهُ شُكْرُ كُلِّ شَاكِرٍ حَمْداً لَا يَنْبَغِي إِلَّا لَكَ
وَلَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَّا إِلَيْكَ حَمْداً يُسْتَدَامُ بِهِ الْأَوَّلُ وَيُسْتَدْعَى بِهِ دَوَامُ الْآخِرِ
حَمْداً يَتَضَاعَفُ عَلَى كُرُورِ الْأَزْمِنَةِ وَيَتَزَايَدُ أَضْعَافاً مُتَرَادِفَةً حَمْداً يَعْجِزُ
عَنْ إِحْصَائِهِ الْحَفَظَةُ وَيَزِيدُ عَلَى مَا أَحْصَتْهُ فِي كِتَابِكَ الْكَتَبَةُ حَمْداً
يُوَازِنُ عَرْشَكَ الْمَجِيدَ وَيُعَادِلُ كُرْسِيَّكَ الرَّفِيعَ حَمْداً يَكْمُلُ لَدَيْكَ ثَوَابُهُ
وَيَسْتَغْرِقُ كُلَّ جَزَاءٍ جَزَاؤُهُ حَمْداً ظَاهِرُهُ وَفْقٌ لِبَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ وَفْقٌ
لِصِدْقِ النِّيَّةِ فِيهِ حَمْداً لَمْ يَحْمَدْكَ خَلْقٌ مِثْلَهُ وَلَا يَعْرِفُ أَحَدٌ سِوَاكَ فَضْلَهُ

حمداً يعان من اجتهد في تعديده ويؤيد من اغرق نزعاً في توفيته حمداً
يجمع ما خلقت من الحمد وينتظم ما انت خالقه من بعد حمداً لا حمد
اقرب الى قولك منه ولا احمد ممن يحمدك به حمداً يوجب بكرمك المزيد
بوفوره وتصله بمزيد بعد مزيد طولاً منك حمداً يجب لكرم وجهك
ويقابل عز جلالك رب صل على محمد وآل محمد المنتجب المصطفى
المكرم المقرب افضل صلواتك وبارك عليه اتم بركاتك وترحم عليه
امتع رحماتك رب صل على محمد وآله صلاة زاكية لا تكون صلاة ازكى
منها وصل عليه صلاة نامية لا تكون صلاة انمى منها وصل عليه صلاة
راضية لا تكون صلاة فوقها رب صل على محمد وآله صلاة ترضيه وتزيد
على رضاه وصل عليه صلاة ترضيك وتزيد على رضاك له وصل عليه
صلاة لا ترضى له الا بها ولا ترى غيره لها اهلا رب صل على محمد وآله
صلاة تجاوز رضوانك ويتصل اتصالها ببقائك ولا ينفد كما لا تنفد
كلماتك رب صل على محمد وآله صلاة تنتظم صلوات ملائكتك وانبيائك
ورسلك واهل طاعتك وتشتمل على صلوات عبادك من جنك وانسك
واهل اجابتك وتجتمع على صلاة كل من ذرأت وبرأت من اصناف خلقك
رب صل عليه وآله صلاة تحيط بكل صلاة سالفة ومستأنفة وصل عليه
وعلى آله صلاة مرضية لك ولمن دونك وتنشئ مع ذلك صلوات تضاعف
معها تلك الصلوات عندها وتزيدها على كرور الايام زيادة في تضاعيف
لا يعدها غيرك رب صل على اطائب اهل بيته الذين اخترتهم لامرك و
جعلتهم خزنة علمك وحفظة دينك وخلفاءك في ارضك وحججك على
عبادك وطهرتهم من الرجس والدنس تطهيراً بارادتك وجعلتهم الوسيلة

الیک و المسلک الی جنتک رب صل علی محمد و آله صلوة تجزل لهم بها
من نحلک و کرامتک و تکمل لهم الاشیاء من عطایاک و نوافلک و توفر
علیهم الحظ من عوائدک و فوائدک رب صل علیه و علیهم صلوة لا امد
فی اولها و لا غایة لامدها و لا نهایة لآخرها رب صل علیهم زنة عرشک
و ما دونه و ملء سمواتک و ما فوقهن و عدد ارضیک و ما تحتهن
و ما بینهن صلوة تقربهم منک زلفی و تکون لک و لهم رضی و متصلة
بنظائرهن ابدا اللهم انک ایدت دینک فی کل اوان بامام اقمته علما
لعبادک و منارا فی بلادک بعد ان وصلت حبله بحبلک و جعلته الذریعة
الی رضوانک و افترضت طاعته و حذرت معصیته و امرت بامتثال
امره و الانتهاء عند نهیه و ان لا یتقدمه متقدم و لا یتاخر عنه متاخر فهو عصمة
اللائذین و کهف المؤمنین و عروة المتمسکین و بهاء العالمین اللهم
فاوزع لولیک شکر ما انعمت به علینا و اوزعنا مثله فیه و آته من لدنک
سلطانا نصیرا و افتح له فتحا یسیرا و اعنه برکنک الاعز و اشدد ازره
و قو عضده و راعه بعینک و احمه بحفظک و انصره بملائکتک و امدده
بجندک الاغلب و اقم به کتابک و حدودک و شرائعک و سنن رسولک
صلواتک اللهم علیه و آله و احی به ما اماته الظالمون من معالم دینک
و اجل به صدا الجور عن طریقتک و ابن به الضراء عن سبیلک و ازل
به الناکبین عن صراطک و امحق به بغاة قصدک عوجا و الن جانبه لاولیائک
و ابسط یده علی اعدائک و هب لنا رأفته و رحمته و تعطفه و تحننه
و اجعلنا له سامعین مطیعین و فی رضاه ساعین و الی نصرته و المدافعة
عنه مکنفین و الیک و الی رسولک صلواتک اللهم علیه و آله بذلک متقربین

اللهم

اللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى اَوْلِيَائِهِمُ الْمُعْتَرِفِيْنَ بِمَقَامِهِمُ الْمُتَّبِعِيْنَ مَنْهَجَهُمُ الْمُقْتَفِيْنَ
آثَارَهُمُ الْمُسْتَمْسِكِيْنَ بِعُرْوَتِهِمُ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوَلَايَتِهِمُ الْمُؤْتَمِّيْنَ بِاِمَامَتِهِمُ
الْمُسَلِّمِيْنَ لِاَمْرِهِمُ الْمُجْتَهِدِيْنَ فِيْ طَاعَتِهِمُ الْمُنْتَظِرِيْنَ اَيَّامَهُمُ الْمَادِّيْنَ
اِلَيْهِمْ اَعْيُنَهُمُ الصَّلَوَاتِ الْمُبَارَكَاتِ الزَّاكِيَاتِ النَّامِيَاتِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ
وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَاجْمَعْ عَلَى التَّقْوٰى اَمْرَهُمْ وَاَصْلِحْ لَهُمْ شُؤُوْنَهُمْ وَتُبْ
عَلَيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَخَيْرُ الْغَافِرِيْنَ وَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِيْ
دَارِ السَّلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا يَوْمُ عَرَفَةَ يَوْمٌ شَرَّفْتَهُ
وَكَرَّمْتَهُ وَعَظَّمْتَهُ نَشَرْتَ فِيْهِ رَحْمَتَكَ وَمَنَنْتَ فِيْهِ بِعَفْوِكَ وَاَجْزَلْتَ
فِيْهِ عَطِيَّتَكَ وَتَفَضَّلْتَ بِهٖ عَلٰى عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَنَا عَبْدُكَ الَّذِيْ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِ قَبْلَ خَلْقِكَ لَهٗ وَبَعْدَ خَلْقِكَ اِيَّاهُ فَجَعَلْتَهٗ مِمَّنْ هَدَيْتَهٗ لِدِيْنِكَ وَ
وَفَّقْتَهٗ لِحَقِّكَ وَعَصَمْتَهٗ بِحَبْلِكَ وَاَدْخَلْتَهٗ فِيْ حِزْبِكَ وَاَرْشَدْتَهٗ لِمُوَالَاةِ
اَوْلِيَائِكَ وَمُعَادَاةِ اَعْدَائِكَ ثُمَّ اَمَرْتَهٗ فَلَمْ يَأْتَمِرْ وَزَجَرْتَهٗ فَلَمْ يَنْزَجِرْ
وَنَهَيْتَهٗ عَنْ مَعْصِيَتِكَ فَخَالَفَ اَمْرَكَ اِلٰى نَهْيِكَ لَا مُعَانَدَةً لَكَ وَلَا اسْتِكْبَارًا
عَلَيْكَ بَلْ دَعَاهُ هَوَاهُ اِلٰى مَا زَيَّلْتَهٗ وَاِلٰى مَا حَذَّرْتَهٗ وَاَعَانَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ عَدُوُّكَ
وَعَدُوُّهٗ فَاَقْدَمَ عَلَيْهِ عَارِفًا بِوَعِيْدِكَ رَاجِيًا لِعَفْوِكَ وَاثِقًا بِتَجَاوُزِكَ وَكَانَ
اَحَقَّ عِبَادِكَ مَعَ مَا مَنَنْتَ عَلَيْهِ اَلَّا يَفْعَلَ وَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ صَاغِرًا ذَلِيْلًا
خَاضِعًا خَاشِعًا خَائِفًا مُعْتَرِفًا بِعَظِيْمٍ مِنَ الذُّنُوْبِ تَحَمَّلْتُهٗ وَجَلِيْلٍ مِنَ
الْخَطَايَا اجْتَرَمْتُهٗ مُسْتَجِيْرًا بِصَفْحِكَ لَائِذًا بِرَحْمَتِكَ مُوْقِنًا اَنَّهٗ لَا يُجِيْرُنِيْ
مِنْكَ مُجِيْرٌ وَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ مَانِعٌ فَعُدْ عَلَيَّ بِمَا تَعُوْدُ بِهٖ عَلٰى مَنِ اقْتَرَفَ
مِنْ تَغَمُّدِكَ وَجُدْ عَلَيَّ بِمَا تَجُوْدُ بِهٖ عَلٰى مَنْ اَلْقٰى بِيَدِهٖ اِلَيْكَ مِنْ عَفْوِكَ
وَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا لَا يَتَعَاظَمُكَ اَنْ تَمُنَّ بِهٖ عَلٰى مَنْ اَمَّلَكَ مِنْ غُفْرَانِكَ وَاجْعَلْ لِيْ فِيْ

هٰذَا الْيَوْمِ

نعمائك وظاهر لدي فضلك وطولك وايدني بتوفيقك وتسديدك واعني على صالح
النية ومرضي القول ومستحسن العمل ولا تكلني الى حولي وقوتي دون حولك وقوتك
ولا تخزني يوم تبعثني للقائك ولا تفضحني بين يدي اوليائك ولا تنسني ذكرك و
لا تذهب عني شكرك بل الزمنيه في احوال السهو عند غفلات الجاهلين لآلائك
واوزعني ان اثني بما اوليتنيه واعترف بما اسديته الي واجعل رغبتي اليك فوق
رغبة الراغبين وحمدي اياك فوق حمد الحامدين ولا تخذلني عند فاقتي اليك
ولا تهلكني بما اسديته اليك ولا تجبهني بما جبهت به المعاندين لك فاني لك مسلم
اعلم ان الحجة لك وانك اولى بالفضل واعود بالاحسان واهل التقوى واهل
المغفرة وانك بان تعفو اولى منك بان تعاقب وانك بان تستر اقرب منك الى
ان تشهر فاحيني حيوة طيبة تنتظم بما اريد وتبلغ ما احب من حيث لا اتي ما اكره
ولا ارتكب ما نهيت عنه وامتني ميتة من يسعى نوره بين يديه وعن يمينه وذللني
بين يديك واعزني عند خلقك وضعني اذا خلوت بك وارفعني بين عبادك
واغنني عمن هو غني عني وزدني اليك فاقة وفقرا واعذني من شماتة الاعداء
ومن حلول البلاء ومن الذل والعناء تغمدني فيما اطلعت عليه مني بما يتغمد
به القادر على البطش لولا حلمه والآخذ على الجريرة لولا اناته واذا اردت
بقوم فتنة او سوءا فنجني منها لواذا بك واذ لم تقمني مقام فضيحة في دنياك
فلا تقمني مثله في آخرتك واشفع لي اوائل مننك باواخرها وقديم فوائدك
بحوادثها ولا تمدد لي مدا يقسو معه قلبي ولا تقرعني قارعة يذهب لها بهائي ولا تسمني
خسيسة يصغر لها قدري ولا نقيصة يجهل من اجلها مكاني ولا ترعني روعة ابلس بها
ولا خيفة اوجس دونها اجعل هيبتي في وعيدك وحذري من اعذارك وانذارك
ورهبتي عند تلاوة آياتك واعمر ليلي بايقاظي فيه بعبادتك وتفردي بالتهجد لك

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام روز عرفہ

وتجردي بسؤلي اليك وانزال حوائجي بك ومنازلتي اياك في فكاك رقبتي من نارك واجرني مما فيه اهل النار من
عذابك ولا تذرني في طغياني عامها ولا في غمرتي ساهيا حتى حين ولا تجعلني عظة لمن اتعظ ولا نكالا لمن
اعتبر ولا فتنة لمن نظر ولا تمكر بي فيمن تمكر به ولا تستبدل بي غيري ولا تغير لي اسما ولا تبدل لي
جسما ولا تتخذني هزوا لخلقك ولا سخريا لك ولا تبعا الا لمرضاتك ولا ممتهنا الا بالانتقام لك واوجدني
برد عفوك وحلاوة رحمتك وروحك وريحانك وجنة نعيمك واذقني طعم الفراغ لما تحب بسعة من
سعتك والاجتهاد فيما يزلف لديك وعندك واتحفني بتحفة من تحفاتك واجعل تجارتي رابحة
وكرتي غير خاسرة واخفني مقامك وشوقني لقاءك وتب علي توبة نصوحا لا تبق معها ذنوبا صغيرة و
لا كبيرة ولا تذر معها علانية ولا سريرة وانزع الغل من صدري للمؤمنين واعطف بقلبي على الخاشعين
وكن لي كما تكون للصالحين وحلني حلية المتقين واجعل لي لسان صدق في الغابرين وذكرا ناميا في
الآخرين ووافِ بي عرصة الاولين وتمم سبوغ نعمتك علي وظاهر كراماتها لدي املأ من فوائدك
يدي وسق كرائم مواهبك الي وجاور بي الاطيبين من اوليائك في الجنان التي زينتها لاصفيائك
وجللني شرائف نحلك في المقامات المعدة لاحبائك واجعل لي عندك مقيلا آوي اليه مطمئنا
ومثابة اتبوؤها واقر عينا ولا تقايسني بعظيمات الجرائر ولا تهلكني يوم تبلى السرائر وازل عني
كل شك وشبهة واجعل لي في الحق طريقا من كل رحمة واجزل لي قسم المواهب من نوالك و
وفر علي حظوظ الاحسان من افضالك واجعل قلبي واثقا بما عندك وهمي مستفرغا لما
هو لك واستعملني بما تستعمل به خالصتك واشرب قلبي عند ذهول العقول طاعتك واجمع لي الغنى
والعفاف والدعة والمعافاة والصحة والسعة والطمأنينة والعافية ولا تحبط حسناتي بما يشوبها من معصيتك
ولا خلواتي بما يعرض لي من نزغات فتنتك وصن وجهي عن الطلب الى احد من العالمين وذبني عن التماس ما عند
الفاسقين ولا تجعلني للظالمين ظهيرا ولا لهم على محو كتابك يدا ونصيرا وحطني من حيث لا اعلم حياطة
تقيني بها وافتح لي ابواب توبتك ورحمتك ورأفتك ورزقك الواسع اني اليك من الراغبين واتمم لي انعامك انك
خير المنعمين واجعل باقي عمري في الحج والعمرة ابتغاء وجهك يا رب العالمين وصلى الله على محمد وآله الطيبين
الطاهرين والسلام عليه وعليهم ابد الآبدين ٥

هٰذَا الْيَوْمِ نَصِيباً أَنَالُ بِهِ حَظّاً مِنْ رِضْوَانِكَ وَلَا تَرُدَّنِي صِفْراً مِمَّا يَنْقَلِبُ بِهِ الْمُتَعَبِّدُونَ
لَكَ مِنْ عِبَادِكَ وَإِنِّي وَإِنْ لَمْ أُقَدِّمْ مَا قَدَّمُوهُ مِنَ الصَّالِحَاتِ فَقَدْ قَدَّمْتُ تَوْحِيدَكَ
وَنَفْيَ الْأَضْدَادِ وَالْأَنْدَادِ وَالْأَشْبَاهِ عَنْكَ وَأَتَيْتُكَ مِنَ الْأَبْوَابِ الَّتِي أَمَرْتَ
أَنْ تُؤْتىٰ مِنْهَا وَتَقَرَّبْتُ إِلَيْكَ بِمَا لَا يَقْرُبُ أَحَدٌ مِنْكَ إِلَّا بِالتَّقَرُّبِ بِهِ ثُمَّ أَتْبَعْتُ
ذٰلِكَ بِالْإِنَابَةِ إِلَيْكَ وَالتَّذَلُّلِ وَالْاِسْتِكَانَةِ لَكَ وَحُسْنِ الظَّنِّ بِكَ وَالثِّقَةِ بِمَا
عِنْدَكَ وَشَفَعْتُهُ بِرَجَائِكَ الَّذِي قَلَّ مَا يَخِيبُ عَلَيْهِ رَاجِيكَ وَسَأَلْتُكَ مَسْأَلَةَ
الْحَقِيرِ الذَّلِيلِ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ وَمَعَ ذٰلِكَ خِيفَةً وَتَضَرُّعاً وَتَعَوُّذاً
وَتَلَوُّذاً لَا مُسْتَطِيلاً بِتَكَبُّرِ الْمُتَكَبِّرِينَ وَلَا مُتَعَالِياً بِدَالَّةِ الْمُطِيعِينَ وَلَا مُسْتَطِيلاً بِشَفَاعَةِ
الشَّافِعِينَ وَأَنَا بَعْدُ أَقَلُّ الْأَقَلِّينَ وَأَذَلُّ الْأَذَلِّينَ وَمِثْلُ الذَّرَّةِ أَوْ دُونَهَا فَيَا مَنْ لَمْ
يُعَاجِلِ الْمُسِيئِينَ وَلَا يَنْدَهُ الْمُتْرَفِينَ وَيَا مَنْ يَمُنُّ بِإِقَالَةِ الْعَاثِرِينَ وَيَتَفَضَّلُ بِإِنْظَارِ الْخَاطِئِينَ
أَنَا الْمُسِيءُ الْمُعْتَرِفُ الْخَاطِئُ الْعَاثِرُ أَنَا الَّذِي أَقْدَمَ عَلَيْكَ مُجْتَرِئاً أَنَا الَّذِي عَصَاكَ
مُتَعَمِّداً أَنَا الَّذِي اسْتَخْفىٰ مِنْ عِبَادِكَ وَبَارَزَكَ أَنَا الَّذِي هَابَ عِبَادَكَ وَأَمِنَكَ أَنَا الَّذِي
لَمْ يَرْهَبْ سَطْوَتَكَ وَلَمْ يَخَفْ بَأْسَكَ أَنَا الْجَانِي عَلىٰ نَفْسِهِ أَنَا الْمُرْتَهَنُ بِبَلِيَّتِهِ أَنَا الْقَلِيلُ الْحَيَاءِ
أَنَا الطَّوِيلُ الْعَنَاءِ بِحَقِّ مَنِ انْتَجَبْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَمَنِ اصْطَفَيْتَهُ لِنَفْسِكَ بِحَقِّ مَنِ اخْتَرْتَ
مِنْ بَرِيَّتِكَ وَمَنِ اجْتَبَيْتَ لِشَأْنِكَ بِحَقِّ مَنْ وَصَلْتَ طَاعَتَهُ بِطَاعَتِكَ وَمَنْ جَعَلْتَ مَعْصِيَتَهُ
كَمَعْصِيَتِكَ بِحَقِّ مَنْ قَرَنْتَ مُوَالَاتَهُ بِمُوَالَاتِكَ وَمَنْ نُطْتَ مُعَادَاتَهُ بِمُعَادَاتِكَ
تَغَمَّدْنِي فِي يَوْمِي هٰذَا بِمَا تَتَغَمَّدُ بِهِ مَنْ جَارَ إِلَيْكَ مُتَنَصِّلاً وَعَاذَ بِاسْتِغْفَارِكَ تَائِباً
وَتَوَلَّنِي بِمَا تَتَوَلّىٰ بِهِ أَهْلَ طَاعَتِكَ وَالزُّلْفىٰ لَدَيْكَ وَالْمَكَانَةِ مِنْكَ وَتَوَحَّدْنِي بِمَا
تَتَوَحَّدُ بِهِ مَنْ وَفىٰ بِعَهْدِكَ وَأَتْعَبَ نَفْسَهُ فِي ذَاتِكَ وَأَجْهَدَهَا فِي مَرْضَاتِكَ
وَلَا تُؤَاخِذْنِي بِتَفْرِيطِي فِي جَنْبِكَ وَتَعَدِّي طَوْرِي فِي حُدُودِكَ وَمُجَاوَزَةِ
أَحْكَامِكَ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي بِإِمْلَائِكَ لِي اسْتِدْرَاجَ مَنْ مَنَعَنِي خَيْرَ مَا عِنْدَهُ

ولم يشكره كما في حلول نعمته بي ونبهني من رقدة الغافلين وسنة المسرفين ونعسة المخذولين

وخذ بقلبي إلى ما استعملت به القانتين واستعبدت به المتعبدين واستنقذت به المتهاونين

وأعذني مما يباعدني عنك ويحول بيني وبين حظي منك ويصدني عما أحاول لديك

وسهل لي مسلك الخيرات إليك والمسابقة إليها من حيث أمرت والمشاحة فيها على

ما أردت ولا تمحقني فيمن تمحق من المستخفين بما أوعدت ولا تهلكني مع من تهلك

من المتعرضين لمقتك ولا تتبرني فيمن تتبر من المنحرفين عن سبلك ونجني من

غمرات الفتنة وخلصني من لهوات البلوى وأجرني من أخذ الإملاء وحل

بيني وبين عدو يضلني وهوى يوبقني ومنقصة ترهقني ولا تعرض عني إعراض

من لا ترضى عنه بعد غضبك ولا تؤيسني من الأمل فيك فيغلب علي القنوط

من رحمتك ولا تمنحني بما لا طاقة لي به فتبهظني مما تحملنيه من فضل

محبتك ولا ترسلني من يدك إرسال من لا خير فيه ولا حاجة بك إليه ولا

إنابة له ولا ترم بي رمي من سقط من عين رعايتك ومن اشتمل عليه الخزي

من عندك بل خذ بيدي من سقطة المتردين ووهلة المتعسفين وزلة المغرورين وورطة

الهالكين وعافني مما ابتليت به طبقات عبيدك وإمائك وبلغني مبالغ من عنيت به

وأنعمت عليه ورضيت عنه فأعشته حميدا وتوفيته سعيدا وطوقني طوق الإقلاع عما

يحبط الحسنات ويذهب بالبركات وأشعر قلبي الازدجار عن قبائح السيئات وفواضح الحوبات

ولا تشغلني بما لا أدركه إلا بك عما لا يرضيك عني غيره وانزع من قلبي حب دنيا دنية

تنهى عما عندك وتصد عن ابتغاء الوسيلة إليك وتذهل عن التقرب منك وزين لي

التفرد بمناجاتك بالليل والنهار وهب لي عصمة تدنيني من خشيتك وتقطعني عن

ركوب محارمك وتفكني من أسر العظائم وهب لي التطهير من دنس العصيان وأذهب عني درن

الخطايا وسربلني بسربال عافيتك وردني رداء معافاتك وجللني سوابغ

آہی مین صرف کرا سس واسطے کہ بعض علما قائل وجوب ہین اور چاہیے کہ دعا ہاے منقول کو پڑہے خصوصاً دعاے حضرت سید الشہدا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دعاے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور سنت ہے کہ یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِی مِنْ اَخْیَبِ وَفْدِكَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّھَا فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ اَللّٰھُمَّ لَا تَمْكُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی بیان کرے پس ہاتھ اسمان کی طرف بلند کرے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ حَاجَتِیْ اِلَیْكَ الَّتِیْ اِنْ اَعْطَیْتَنِیْھَا لَمْ یَضُرَّنِیْ مَا مَنَعْتَ وَاِنْ مَنَعْتَنِیْھَا لَمْ یَنْفَعْنِیْ مَا اَعْطَیْتَ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَمِلْكُ یَدِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ وَاَجَلِیْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ لِمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّیْ مَنَاسِكِیَ الَّتِیْ اَدَیْتَهَا خَلِیْلَكَ اِبْرَاھِیْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَدَلَلْتَ عَلَیْھَا نَبِیَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ رَضِیْتَ عَمَلَهٗ وَاَطَلْتَ عُمْرَهٗ وَاَحْیَیْتَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ حَیٰوةً طَیِّبَةً پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا یَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰھُمَّ

اَنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاَنَّ بَرَاءَتِیْ وَبِکَ حَوْلِیْ
وَمِنْکَ قُوَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ
الرِّیَاحِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَجِیْئُ بِهِ الرِّیَاحُ وَاَسْئَلُکَ خَیْرَ اللَّیْلِ وَ
خَیْرَ النَّھَارِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا
وَفِیْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ وَعُرُوْقِیْ وَمَقْعَدِیْ وَمَقَامِیْ وَمَدْخَلِیْ
وَمَخْرَجِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا یَارَبِّ یَوْمَ اَلْقَاکَ اِنَّکَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور جہاں تک ہوسکے اُس دن نیکی اور تصدقات میں کمی نہ کرے بخصوص
بندہ آزاد کرنا سنت موکدہ ہے اور پھر رو بقبلہ ہو اور کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ اور
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ماشاء اللّٰہ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سو مرتبہ پس یہ دو آیہ اول سورہ بقرہ پڑھے
یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
پھر قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے اور آیۃ الکرسی اور آیہ سخرہ جو سورہ اعراف میں ہے
یعنی اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی
الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ
اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھے پھر معوذتین یعنی سورۂ فلق اور سورۃ الناس
پڑھے اور نعمتہای خدا جو معلوم ہوں از قبیل اہل و اولاد و مال وغیرہ اور دور ہونا بلاؤں کا
ایک ایک چیز کو شمار کر کے کہے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی نَعْمَائِکَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی بِعَدَدٍ وَلَا
تُکَافَأُ بِعَمَلٍ اور حمد خدا کرے اور تکبیر کہے اور تہلیل بجالائے اس حد سے اور تکبیر اور

تہلیل سے جو خداوند عالم نے قرآن مجید میں اپنی ذات مقدس کے لئے تجویز فرمائی ہے
یعنی آیات تحمید و تکبیر و تہلیلات قرآن مجید سے پڑھے اور بکثرت محمد وآل محمد پر صلوٰۃ
بھیجے اور خدا کو اُن اسمائے مقدسہ سے یاد کرے جو قرآن میں ہیں اور اُن
اسماء سے جو اس شخص کو معلوم ہوں اور اُن اسماء سے یاد کرے جو آخر سورۂ حشر میں ہیں اور کہے
اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ
وَجَمِيْعِ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَبِاَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاكَ
بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَرُدَّهٗ وَاَنْ تُعْطِيَهٗ مَا سَئَلَكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِیْ
فِیْ جَمِيْعِ عِلْمِكَ فِیَّ اور جو حاجت کہ رکھتا ہو طلب کرے اور دعا کرے کہ سال آئندہ
خدا توفیق حج دے اور ہر سال حج سے مشرف فرمائے اور ستر مرتبہ کہے اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ اور
ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پھر اس دعا کو پڑھے جو جبرئیل نے اس مقام میں
حضرت آدم علیہ السلام کو قبول توبہ کے لئے تعلیم کی تھی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ
اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ
سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور جب
آفتاب غروب ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاَمْرِ
وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰی ظُلْمِیْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰی
خَوْفِیْ مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰی ذُلِّیْ مُسْتَجِيْرًا بِعِزَّتِكَ وَاَمْسٰی
وَجْهِیَ الْفَانِیْ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِیْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ
اَعْطٰی يَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِیْ عَافِيَتَكَ
وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ پس مشعر الحرام کی طرف با آرام بدن روانہ ہو اور

استغفار کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ ھٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِی الْعَوْدَ اَبَدًا اَمَا اَبْقَیْتَنِیْ وَاقْلِبْنِی الْیَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِیْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا لِیْ بِاَفْضَلِ مَا یَنْقَلِبُ بِہِ الْیَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِی الْیَوْمَ مِنْ اَکْرَمِ وَفْدِكَ عَلَیْكَ وَاَعْطِنِیْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِنْھُمْ مِنَ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ وَالرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَۃِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَرْجِعُ مِنْ اَھْلٍ اَوْ مَالٍ اَوْ قَلِیْلٍ اَوْ کَثِیْرٍ وَبَارِكْ لَھُمْ فِیَّ اور بہت کہے اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ

فصل تیسری بیان وقوف مشعر الحرام میں اور اس میں دو مقصد ہیں پہلا مقصد بیان واجبات وقوف میں جو وقت بعد عرفات شب عید قربان مشعر الحرام میں آئی تو اُس مقام پر تمام شب رہے اور بعض علما شب کو مشعر میں رہنا واجب جانتے ہیں اور یہ احوط ہے اور نیت اس طرح کرے کہ شب عید بسر کرتا ہوں میں مشعر الحرام میں واسطے رضای الٰہی کی اور جب طلوع فجر ہو تو نیت وقوف مشعر اس طرح کرے کہ میں طلوع آفتاب تک وقوف مشعر الحرام کرتا ہوں کہ یہ وقوف اعمال واجبہ حج تمتع میں سے ہے قربۃً الی اللہ اور بنا بر قول مشہور و احوط مشعر میں طلوع آفتاب تک رہنا واجب ہے پس اگر عمدًا قبل از طلوع آفتاب مشعر سے باہر چلا جاوے اور وادی محسر سے بھی تجاوز کر جاوے تو گنہگار ہوگا اور بعض علما نے کفارے میں اسکے ایک گوسفند ذبح کرنا واجب جانا ہے اور اس بحث میں چند مسئلہ ہیں مسئلہ پہلا یہ کہ وقوف مشعر الحرام رکن ہے اور تمام وقوف واجب ہے پس اگر کوئی شخص وقوف کو بالکلیہ ترک کرے گا تو حج اسکا باطل ہے لیکن وقوف مشعر کبھی اُس سے کہ جتنے مشعر میں بقصد وقوف شب بسر کیا ہو اور پھر بعد طلوع فجر مشعر میں رہنا مثل عورتوں اور مردان ضعیف و مسن اور بیماروں کی کہ بسبب کثرت خلائق و شدت مشقت دشوار ہو یا وہ لوگ جنکو کوئی کام ضروری ہو تو ساقط بھی ہو جاتا ہے پس ان سبکو چاہیئے کہ قبل طلوع فجر مشعر سے منی کی طرف روانہ ہوں اور جو حضرات کسی طرح کا

فصل (۳) در وقوف مشعر الحرام

عذر نہین رکھتی اُنکے حق مین اختلاف ہی بعض علمانی فرمایا ہی کہ قبل از طلوع فجر اگر کوئی شخص بلا عذر
مشعر سے چلاجای بشرطیکہ شب کو مشعر مین رہا ہوا ور وقوف عرفہ بھی اُس سی فوت نہ ہوا ہو تو
حج اُسکا صحیح ہی لکن کفارہ مین اُسکی ایک گوسفند اُسپر لازم ہوگا اور احوط یہ ہی کہ اس صورت مین
بھی حج فاسد سمجھا جای اور یہ شخص اعادہ حج کری دوسرا مسئلہ جس شخص کو وقوف مشعر
وقت مذکور مین دستیاب نہ ہو تو اُسکے حق مین کافی ہی کہ قبل زوال تھوڑی دیر مشعر مین رہے
کہ یہ مشعر کا وقوف اضطراری ہوگا پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کی لیے تین وقت ہین ایک
شب عید اُن اشخاص کے لیے جو مشعر مین بعد طلوع فجر نہین رہ سکتے جیسا کہ مذکور ہوا دوسری
طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی درمیان مین تیسری طلوع آفتاب سے زوال تک تیسرا مسئلہ
سابق کی بیان سے معلوم ہوا کہ وقوف عرفات دو طرح کا ہی ایک اختیاری دوسرا اضطراری
اور وقوف مشعر بھی دو طرح کا ہے ایک اختیاری دوسرا اضطراری پس حاجیون کی باعتبار
اسکے کہ دونون وقوف اختیاری اُنکو ہاتھ آئین یا دونون اضطراری یا ایک اختیاری دوسرا
اضطراری یا مطلقاً وقوف نہ کرین یہ سب نو قسمین ہون گی پہلے یہ کہ وقت اختیاری مین
دونون وقوف بجالائین تو اُس صورت مین کوئی اشکال صحت حج مین نہین ہی دوسری
یہ کہ کسی وقوف کو نہ بجالاے ہون نہ وقت اختیاری مین نہ اضطراری مین پس بطلان حج
مین کوئی اشکال نہین معلوم ہوتا چاہیے کہ اُسے احرام حج سے عمرہ مفردہ بجالائین یعنی طواف
اور نماز اور سعی اور تقصیر اور طواف النسا اور اُسکی نماز بجالائین کہ اسکو عمرہ مفردہ کہتے ہین
کہ احرام سے محل ہوجائینگے یعنی جو چیزین حرام تہین حلال ہوجائینگی اور اگر کوئی شخص گوسفند
ہمراہ رکھتا ہو تو ذبح کرے گا اور مستحب ہے کہ حجاج کے ساتھ منی مین رہے اور جب مکہ
معظمہ جاے تو افعال عمرہ بجالاے اور سال آئندہ اگر شرائط وجوب حج پاے جائین تو
حج کرے تیسرے یہ کہ وقوف عرفہ کو وقت اختیاری مین بجالاے اور وقوف مشعر
وقت اضطراری مین بجالاے چوتھے اسکے برعکس یعنی وقوف عرفہ وقت اضطراری مین

بجالای اور وقوف مشعر وقت اختیاری مین بجالای تو دونون صورتون مین حج صحیح ہی چنانچہ علمانے
ان دونون صورتون مین حج کی صحیح ہونی پر دعوی اجماع کیا ہی پانچوین یہ کہ دونون وقوف
اضطراری کیئے ہون اس صورت مین اختلاف ہی کہ آیا حج صحیح ہوگا یا صحیح نہ ہوگا مگر صحت حج بعید
نہین ہی لیکن سال آیندہ اگر شرائط وجوب حج پای جائین تو اعادہ حج احوط ہی چھٹے یہ کہ فقط وقوف
مشعر وقت اضطراری مین بجالای اور وقوف عرفہ نہ وقت اختیاری مین کیا ہو اور نہ اضطراری
مین اس صورت مین بھی اختلاف ہی اور عدم صحت حج یہان اقوی و اشہر ہی ساتوین یہ کہ
فقط وقوف عرفہ وقت اختیاری مین بجالای اور وقوف مشعر نہ وقت اختیاری مین کیا ہو
اور نہ اضطراری مین اس صورت مین قول مشہور یہ ہی کہ حج صحیح ہی اور بعض علمانے فرمایا ہی
کہ اس صورت مین صحت حج مین کسی نے اختلاف نہین کیا لیکن علما مین اختلاف پایا جاتا ہی
آٹھوین یہ کہ وقوف مشعر وقت اختیاری مین بجالای اور وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو نہ وقت
اختیاری مین اور نہ اضطراری مین ظاہرا اس صورت مین بھی حج ہوگا اور اس باب مین
ظاہرا اختلاف بھی نہین ہی نوین یہ کہ وقوف عرفہ وقت اضطراری مین بجالای اور وقوف
مشعر بالکل نہ کری تو اس صورت مین حج صحیح نہ ہوگا مقصد دوسرا بیان وقوف
مشعر الحرام مین سنت ہی کہ با آرام بدن و آرام دل مشعر کی طرف متوجہ ہو اور استغفار کرے
اور جب تل سرخ تک پہونچے کہ داہنی جانب راہ کی واقع ہی تو یہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِی
وَزِدْنِی عَمَلِی وَسَلِّمْ لِی دِیْنِی وَتَقَبَّلْ مَنَاسِکِی اور اونٹ کو تیز
نہ چلے تا کسی کو اذیت نہ پہونچے اور اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ پڑہتا جا کر ور نماز مغرب
و عشا مین مشعر پہونچنے تک تاخیر کری اگرچہ ثلث شب بھی گذر جاے تو بھی مشعر پہونچ جا کر دونون
نمازین پڑھے اور اگر ثلث شب سی قبل پہونچنے مین کسی قسم کا مانع ہو تو نماز پڑھ لے اور
نماز مغرب و عشا ایک اذان و دو اقامت سے پڑہی اور نافلہ مغرب بعد مغرب نہ پڑھے
بلکہ بعد نماز عشا بجالاے اور احوط یہ ہی کہ جب مشعر الحرام مین آئے تو اس طرح نیت کرے کہ

مین مقام مشعر الحرام مین شب کو بسر کرتا ہون رضاء خدا کی لیئے اور مشعر الحرام مین یہی شب بسر کرنا ایک عمل ہی حج تمتع منی سی چنانچہ سابق مین بیان ہوا کہ اظہر و احوط یہہ ہی کہ شب بسر کرنا مشعر الحرام مین واجب ہی اور مستحب ہی کہ وسط وادی مین راہ کے داہنی جانب اترے اور یہہ دعا پڑہی

اللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ فِیْهَا جَوَامِعَ الْخَیْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْیِسْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ سَئَلْتُكَ اَنْ تَجْمَعَهٗ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِیْ مَا عَرَّفْتَ اَوْلِیَائَكَ فِیْ مَنْزِلِیْ هٰذَا وَاَنْ تَقِیَنِیْ جَوَامِعَ الشَّرِّ

اور جہان تک ہو سکے اوس شب کو صبح تک عبادت و طاعت الٰہی مین بسر کرے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ اس شب کو آسمان کے دروازے بند نہین ہوتے اور آوازین مومنون کی بلند ہوتی ہین اور خداوند عالم فرماتا ہی کہ مین تمہارا خدا ہون اور تم میرے بندے ہو تم نے میرا حق ادا کیا مجھہ پر بھی لازم ہی کہ مین تمھاری دعائین قبول کرون پس خداوند عالم بعض حاجیون کے تمام گناہ بخشتا ہی اور بعضون کے بعض گناہ بخشتا ہی اور سنت ہے کہ مشعر سے اسی شب کو رمی جمرات کے واسطے سترہ کنکریان اٹھائے اور سنت ہے کہ غسل کرے اور وقت وقوف مشعر الحرام باوضو ہو اور جو دعا منقول ہے آگے ہے وہ پڑہے اور حمد و ثناء الٰہی بجا لاوے اور یہہ دعا بھی پڑہے

اللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَاْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَیْرُ مَطْلُوْبٍ اِلَیْهِ وَخَیْرُ مَدْعُوٍّ وَخَیْرُ مَسْئُوْلٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِیْ فِیْ مَوْضِعِیْ هٰذَا اَنْ تُقِیْلَنِیْ عَثْرَتِیْ وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِیْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنْ خَطِیْئَتِیْ ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰی مِنَ الدُّنْیَا زَادِیْ وَتَقْلِبَنِیْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِیْ بِاَفْضَلِ مَا یَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَزُوَّارِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ

اور اپنے لیے اور اپنے ماں باپ اور بہائیون کے لیے اور اہل اور مال اور فرزندون کے لیے دعا مانگے چنانچہ بعض علماء حرقائل ہوے ہین کہ دعا مانگنا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ قبل طلوع آفتاب کے امام کے تمام حاجی مشعر الحرام سے روانہ ہون لیکن جبتک آفتاب طلوع نہ ہو اسوقت تک وادی محشر سے آگے نہ بڑہے اور جب شعاع آفتاب کوہ بثیر پر پڑے تو سات مرتبہ اپنے گناہونکا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے اور جب روانہ ہو تو با سکینہ و وقار ذکر خدا اور استغفار کرتا چلے اور جب وادی محشر مین پہونچے تو ہرولہ کرتا ہوا چلے یا جس جانور پر سوار ہو اسے تیز اسکے قدم اگر ہرولہ یعنی دوڑنا بہول جاے تو وادی محشر مین پہرے اور ہرولہ کرتا ہوا راہ طے کری اور وقت ہرولہ یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَھْدِیْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاخْلُفْنِیْ فِیْمَنْ تَرَکْتُ بَعْدِیْ اور کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ فصل چوتھی بیان واجبات منیٰ مین مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد مقام منیٰ مین پہرنا واجب ہے اور منیٰ مین پہونچکر تین امر بجالانا واجب ہین پہلا واجب رمی جمرۂ عقبہ ہے یعنی کنکریون کا جمرہ کی طرف پہینکنا اور جمرہ نام ایک مقام کا ہے اور وقت اسکا روز عید طلوع آفتاب کی بعد سے غروب آفتاب تک ہے اور اگر اسدن بہول جاے تو تیرہوین تک تیرہوین کو رمی کرسکتا ہے اور اگر یاد نہ آے تو دوسرے سال رمی جمرہ کرے یا کسی کو نائب معین کرے کہ وہ رمی بجالاے اور شرطین اسکی یہ ہین کہ جن کنکریون کو پہینکے انپر اسم سنگریزے کا صادق آتا ہو اور لازم ہے کہ وہ کنکریان حرم کی ہون اور حرم مین جس مقام سے چاہے اٹھا سکتا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ شب عید مقام مشعر سے اٹھاے اور یہ بہی شرط ہے کہ وہ سنگریزے مستعمل نہ ہون یعنی کسی اور نے جمرہ کی طرف بطور صحیح ان سنگریزون کو نہ پہینکا ہو اور جمرہ مین چند امر واجب ہین پہلی نیت پس چاہیے کہ نیت اس نہج پر کرے کہ مین سات سنگریزے جمرۂ عقبہ کی طرف پہینکتا ہون کہ بدا مر حج تمتع مین واجب ہے قربۃً الی اللہ دوسرے

اُن سنگریزوں کا پھینکنا پس اگر سنگ کو جمرہ پر رکھدی اسطرح کہ رمی صادق نہ آوی تو کافی نہ ہوگا تیسری یہ کہ اگر سنگریزہ پھینکے تو چاہیے وہ جمرۂ عقبہ تک پہونچے پس اگر وہ سنگریزہ کسی اور انسان یا حیوان کی اعانت سے پہونچیگا تو کافی نہ ہوگا اور اگر سنگریزے کے پہونچنے اور نہ پہونچنے مین شک واقع ہو تو از سر نو پھینکے چوتھے عدد معین ہو یعنی سات کنکریان ہون پانچوین یہ کہ ان کنکریون کو ایک دفعہ نہ پھینکے بلکہ واجب ہے کہ ایک ایک کر کے پھینکے ہرچند ایک دفعہ جمرہ تک پہونچین اور مستحب ہے کہ کنکریان سرخی رنگ کی یا اور کسی رنگ کے ہون اور نقطہ دار ہون اور ایک ایک کر کے چنی ہون اور نرم ہون سخت نہ ہون اور بقدر بند انگشت ہون اور مستحب ہے کہ کنکریان پھینکنے کے وقت پیادہ ہو سوار نہ ہو اور باوضو ہو اور بعضی علما باطہارت ہونا واجب جانتے ہین اور جب کنکریان ہاتھ مین ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ هٰذِهِ حَصَيَاتِي فَاَحْصِهِنَّ لِي وَارْفَعْهُنَّ فِي عَمَلِي اور جب کنکری پھینکے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ ادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَعَمَلًا مَقْبُولًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا اور چاہیے کہ سنگریزہ پھینکنے والے اور جمرہ عقبہ کے درمیان مین دس ہاتھ کا یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو اور منہ جمرہ کی طرف کرے اور پشت بقبلہ ہو اور سنت ہے کہ کنکری کو انگوٹھے پر رکھے اور انگشت شہادت کی ناخن سے پھینکے اور جب کہ منی مین اپنے مقام پر آئے تو سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ دوسرا واجب واجبات منی سے یہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے اور جو شخص حج تمتع بجالائے اُن مین سے ہر فرد بشر پر ایک ہدی کا ذبح کرنا واجب ہے پس بنا بر اشہر و اظہر واحوط کئی آدمیون کی طرف سے ایک ہدی کافی نہ ہوگی اور اگر ہدی مول لینے پر قادر نہ ہو تو اسکے عوض مین دس روزے رکھے تین روزے حج مین رکھے اور سات روزے اپنے شہر مین پہونچکر

رکھی اور اگر ہدی دستیاب نہ ہو تو قیمت اسکی کسی معتمد پاس رکھوا دی کر وہ شخص تا آخر ماہ ذیحجہ
جس وقت ہدی ملی مول لیکر ہدی کو ذبح کری اور اگر تمام سال دستیاب نہ ہو تو سال آیندہ
مین لیکر ذبح کرے مگر احوط یہ کہ اس صورت مین دس روزی بھی رکھی اور ہدی بھی ذبح کری
اور اگر روز عید ہدی کا ذبح کرنا بھول جاے یا بسبب کسی عذر کے ہدی ذبح نہ کی ہو تو تیرھوین
تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک تاخیر جائز ہے اور ہدی مین واجب ہی کہ خواہ شتر ہو خواہ گاے ہو
خواہ دنبہ اگر شتر ہو تو اُسے پانچ برس تمام ہو کر چھٹا برس شروع ہوا ہوا اور اگر گاے ہو
تو احوط یہ ہی کہ اُسے دو سال تمام ہو کر تیسرا شروع ہوا ہو اور اقسام گوسفند مین اگر بھیڑ ہو
تو سات مہینی اُسکے تمام ہو چکے ہون اور آٹھوان مہینہ شروع ہوا ہو اور احوط یہ ہی کہ ایکسال
تمام ہو کر دوسرا سال شروع ہوا ہو اور اگر بکری ہو تو احوط یہ ہی کہ اُسے دوسرا سال تمام ہو کر
تیسرا سال شروع ہوا ہو اور یہ بھی شرط ہی کہ ہدی مین کسی قسم کا نقصان نہ ہو سب عضو اُسکے
سالم ہون پس اگر جانور اندھا یا لنگڑا یا بیمار ہو گا تو کافی نہین ہی بلکہ اگر ذرا سا بھی کان کٹا
ہو یا اُسکے سینگون مین اندر یا باہر کسی قسم کا نقصان ہو تو بھی کافی نہ ہو گا اور چاہیے کہ
جانور دُبلا بھی نہ ہو اور علمای امامیہ مین یہ مشہور ہی کہ اگر گوسفند کی گردون مین چربی ہو گی
تو ذبح اُسکا مجزی ہو گا اور احوط یہ ہی کہ ایسا جانور لیوے کہ جسے عرف مین دُبلا نہ کہین
اور اگر جانور کا کان درمیان سے شگافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو تو کچھ مضائقہ نہین ہی
لیکن احوط یہ ہی کہ جس جانور کا کان شگافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو یا جس جانور کے اصل
خلقت مین سینگ نہ ہون یا کان یا دُم نہ ہو تو اُسے بھی نہ لے اور جس جانور کی خصیتین
کی رگین مل ڈالی ہون اُسے ذبح نہ کرے اور ظاہر و اشہر یہ ہی کہ جانور خصے کا ذبح کرنا
کافی نہ ہو گا اور اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ جانور بے عیب ہی مول لیکر ذبح کرے اور
بعد اسکے معلوم ہو کہ جانور مین نقصان تھا تو ذبح کرنا اُس جانور کا بھی کافی نہین ہی اور
اگر پہلے سے یہ گمان ہو کہ جانور فربہ ہی مگر ذبح کے بعد دُبلا نکلے تو ذبح اُسکا کفایت کرتا ہی

اور اگر اِس گمان سے ذبح کرے کہ یہ جانور دبلا ہے مگر امید یہ ہے کہ فربہ ہوگا اور مطلوب حق تعالی
کی موافق ہوگا اور بعد اسکے وہ جانور فربہ نکلے تو کافی ہوگا لیکن اگر یہ شخص پہلی سے اُس جانور میں فربہ
ہونے کا احتمال نہ کرے یا فربہ ہونے کا احتمال کرے مگر احتمال فربہی واسطے موافقت حکم خدا و
ادای واجب کی نکیا ہو بلکہ از راہ بے پروائی جانور لیکر ذبح کر ڈالے اور اتفاقاً فربہ نکلے تو ظاہر
کافی نہ ہوگا اور احوط یہ ہے کہ کسی قدر ذبیحہ سے خود کھاوے اور کسی قدر بطور ہدیہ دے اور
کسی قدر صدقہ کرے اور احتیاط یہی ہے کہ ایک ثلث ہدیہ کرے اور ایک ثلث فقراے
مومنین کو بطور صدقہ دے اور فی الحال منی میں جو ذبیحہ ہوتے ہیں اور انہیں غالباً
بلکہ دائماً مردان طائفہ سودان کہ جو حوالی منی میں رہتے ہیں لیجایا کرتے ہیں تو انکو دینا
جائز نہیں ہے اسوجہ سے کہ ایمان بلکہ اسلام اِس طائفہ کا معلوم نہیں ہے لہذا چاہیے کہ پہلے
تھوڑا سا گوشت اپنے لیئے رکھ لے اور تیسرا حصہ ذبیحہ کا حجاج میں سے کسی فقیر مومن کو دے
اور ایک ثلث اپنے بعض برادران ایمانی کو ہدیہ کرے اور اگر حصہ فقرا و حصہ برادران
ایمانی جدا کر چکا ہو بعد اسکے صاحبان صدقہ و ہدیہ اپنا اپنا حصہ سودان کو دیدیں تو کچھ
مضائقہ نہیں ہے اور اگر قبل ان احتیاطوں کی اتفاقاً طائفہ سودان ذبیحہ چرا کر یا لوٹ کر لیجاویں
تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب وجوب اعادہ نہ ہوگا ہاں اگر خود دے کوئی شخص
اُس طائفہ کو دیدے تو بنا بر احتیاط حصہ فقرا کا یہ شخص ضامن رہیگا اور جو شخص
ذبح ہدی پر قادر نہ ہو اُسے چاہیے کہ دس روزے رکھے تین دن ایام حج میں رکھے
اور سات روزے بعد گھر پہنچنے کے پس تین روزے تو ساتویں سے نویں تک پے
در پے حالت حج میں رکھے اور اگر ساتویں کو روزہ رکھنا ممکن نہ ہو تو آٹھویں نویں
تاریخ روزہ رکھے اور ایک روزہ منی سے جب مراجعت کرے اُسوقت رکھے لیکن احوط
یہ ہے کہ اِس صورت میں علاوہ ہفتم و نہم کے بعد مراجعت منی تین روزے پے در پے
رکھے یعنی جب روز منی سے کوچ کرے اُس روز اور دو دن بعد اُسکے روزہ رکھے

اور یہ قصد کرے کہ ان پانچ روزوں میں تین روزے جو کہ مطلوب خدا ہوں وہی بدل ہدی ہیں اور اگر
آٹھویں تاریخ روزہ نہ رکھے تو اس صورت میں نویں کو بھی نہ رکھے بلکہ تا مراجعت منی صبر کرے اور منی سے
آکر تینوں روزے پے در پے رکھے مگر احوط یہ ہے کہ ان تین روزوں کی رکھنے میں تعجیل کرے اگرچہ اشہر یہ ہے کہ ماہ
ذوالحجہ میں جسوقت چاہے اسوقت ان روزوں کو رکھ سکتا ہے اور وہ سات روزے کہ جو مکان پہنچکر رکھنا چاہیے
احوط یہ ہے کہ انکو بھی پے در پے رکھے ہر چند وجوب اسکا معلوم نہیں ہوتا اور اگر ان تین روزوں کے بعد
ذبح ہدی پر قادر ہو تو احوط یہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے اور مستحبات ہدی یہ ہیں کہ ہدی میں پہلی اونٹ
کو اختیار کرے بعد اسکے گائے بعد گائے کی گوسفند اور چاہیے کہ ہدی نہایت فربہ ہو اور اگر اونٹ
یا گائے ہو تو مادہ ہو اور اگر گوسفند یا بکری ہو تو نر ہو اور مستحب ہے کہ اگر شتر کو نحر کرے تو چاہیے کہ شتر
کو کھڑا کرکے اسکے دونوں ہاتھ زانو سے باندھے اور داہنی جانب خود کھڑا ہو اور چھری یا نیزہ یا خنجر
اسکے گودال گلو میں مارے اور وقت ذبح یہ دعا پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ
مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پس نحر یا ذبح کرے اور کہے اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي اور سنت ہے
کہ خود قربانی کرے اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو جو شخص کہ ذبح کرتا ہے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھدے مسئلہ واجب سر منڈانا
یا تقصیر کرنا ہے اور تقصیر کسیقدر سر کے بال منڈانے یا شارب یعنی یا ناخن کاٹنے کو کہتے ہیں مگر
عورت اور خنثی کو سر منڈانا جائز نہیں ہے اور جس شخص نے گوند یا شہد یا کسی اور چیز سے اپنے سر کے
بال جوؤں کی وجہ سے چپکائے ہوں یا وہ شخص کہ جسنے سر کے بالوں کو یکجا کرکے باندھ لیا ہو یا گوندھ
لیا ہو یا جسنے پہلا پہل حج کیا ہو تو احوط یہ ہے کہ وہ تمام سر منڈائے اور تقصیر پر اکتفا نہ کرے اور یہ
نیت کرے کہ میں سر منڈاتا ہوں یا ناخن کاٹتا ہوں کہ یہ بھی ایک فریضہ ہے فرائض حج تمتع میں سے
قربۃً الی اللہ اور بہتر ہے کہ جو شخص سر مونڈنے والا ہو یا ناخن کاٹنے والا ہو وہ بھی نیت کرے
اور جسوقت حاجی حلق یا تقصیر کرتا ہے تو سب چیزیں حلال ہوجاتی ہیں کہ جو بسبب احرام حرام

ہوگئی ہیں مثل شکار و بوئی خوش اور بنابر اشہر واظہر رمی و ذبح اور سر منڈانے میں ترتیب لازم ہے اور اگر کوئی شخص مخالفت کرے اور ذبح کو رمی پر مقدم کرے یا سر منڈانے کو ذبح یا رمی پر مقدم کرے پس اگر از روی فراموشی ایسا کیا ہو تو مضائقہ نہیں رکھتا ہی اور اگر عمدًا ایسا کیا ہو تو بھی بنابر اشہر یہ اعادہ واجب نہیں ہے گو اسکی دلیل میں کلام ہی اگر ممکن ہو تو احتیاطًا اعادہ کرے اور جس صورت میں عید کی دن سر منڈانے یا تقصیر کرنے کو بھول جائے اور منی سے روانہ ہو چکا ہو تو اسے سر منڈانے یا تقصیر کرنے کے لیے مراجعت واجب ہی اور اگر مراجعت ممکن نہ ہو تو جس مقام پر وارد ہو وہیں سر منڈائے اور بشرط امکان بالون کو منی میں بھیجدے اور جس صورت میں منی کی طرف مراجعت کرے تو بعد حلق اعادۂ طواف واجب ہی اور مستحب ہی کہ سر منڈانے کے وقت رو بقبلہ ہو اور جانب راست پیشانی کی طرف سے ابتدا کرے اور یہ دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور سنت ہی کہ سر کے بالون کو منی میں اپنے خیمہ کے مقام پر دفن کر دے اور بہتر ہے کہ اطراف سر و ریش و شارب سے بھی بال منڈائے اور ناخن بھی کٹوائے فصل پانچوین بیان میں اُن امور کے کہ جو بعد ادای مناسک منی واجب یا مستحب ہیں اس فصل میں دو مقصد ہیں پہلا مقصد بیان واجبات میں طواف زیارت و نماز طواف و سعی اور طواف نسا اور نماز طواف نسا کہ یہ سب مکہ میں آنا واجب ہی اور جس نے حج تمتع کیا ہو اسکے گیارھوین تک مراجعت میں تاخیر کرنا جائز ہی اور گیارھوین سے زیادہ تاخیر میں اختلاف ہی احوط یہ کہ گیارھوین سے زیادہ تاخیر نہ کرے اگرچہ جواز تاخیر تیرھوین تک بلکہ آخر ذیحجہ تک بعید نہیں ہی اور عرفات و مشعر و منی پر طواف و سعی کا مقدم کرنا جائز نہیں ہی مگر جسے بعد از مراجعت مکہ معظمہ طواف و سعی کا بجالانا ممکن نہ ہو اُسے جائز ہی کہ سعی و طواف قبل عرفات و مشعر و منی بجا لائے مثل عورتوں کو حیض و نفاس کا گمان ہو یا جسوقت حجاج منی سے پھرین تو بسبب ازدحام طواف نسا مرد پیر پر دشوار ہو ایسی صورت میں اظہر یہ ہی کہ طواف و سعی کی تقدیم وقوف عرفات و مشعر و منی پر ہو سکتی ہی مگر بعض علما اس حالت میں بھی تقدیم کو منع فرماتے ہیں پس احوط یہ ہی کہ اگر صاحب عذر تقدیم سعی و طواف کرے تو بشرط امکان اُس طواف و سعی کا ایام تشریق میں اعادہ کرے اور

اگر ممکن نہ ہو تو آخر ذیحجہ تک جب ممکن ہو سکے اعادہ کرلے اور اگر جانتا ہو کہ تا آخر ذیحجہ طواف و سعی ممکن
نہ ہوگی تو بلا اشکال تقدیم واجب ہی مگر احوط یہ ہی کہ اپنی طرف سے نائب بھی مقرر کرلے اور کیفیت
زیارت و نماز و سعی بحث عمرہ مین مذکور ہو چکی ہی اور بعد بجالانے اس طواف کی مع نماز و بجالانی
سعی کی مابین صفا و مروہ اس شخص پر جو کچھ بعد حلق محرمات سی باقی رہا تھا اُس مین سی خوشبو حلال
ہو جاتی ہی مگر صید و نسوان حرام رہینگی اور بعض علمانی فرمایا ہی کہ بمجرد طواف اور نماز طواف خوشبو
حلال ہو جاتی ہی لیکن مراعات قول اول احوط و اقوی ہی اور بعد طواف نسا و نماز طواف نسا
کہ اس طواف کی بھی کیفیت مثل طواف سابق کی ہی عورت حلال ہو جاتی ہی اور وہ صید کہ
بسبب احرام حرام ہوا تھا حلال ہو جاتا ہی مگر چونکہ حرمت صید حرم کی بنفسہ ہی اور بسبب احرام
یہ صید حرام نہین ہوتا ہی اسکی حرمت بدستور رہے گی اور احوط یہ ہی کہ قبل طواف النسا خوشبو
سے اجتناب کری اگرچہ اقوی جواز ہی پس حج کنندۂ حج تمتع کو تین مرتبہ مین بتدریج محرمات
احرام حلال ہوتے ہین پہلی مرتبہ بعد سر منڈانے کے دوسری مرتبہ بعد سعی مابین صفا و مروہ
تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النسا اور طواف النسا اگرچہ واجب ہی اور بے طواف کی عورت
اسپر حلال نہین ہوتی مگر علما مین مشہور ہی کہ یہ طواف ارکان حج سے نہین ہی پس ترک اس
طواف کا عمداً مثل ترک طواف زیارت یا طواف عمرہ نہین ہی کہ باعث فساد حج یا عمرہ ہو بلکہ
جو شخص ترک طواف نسا عمداً کرے اُسپر واجب ہی کہ طواف نسا بجالاے اور جب تک اس طواف
کو نہ بجالائیگا عورت اُسپر حلال نہ ہوگی یہانتک کہ بنا بر احوط عقد کرنا یا عقد پر گواہی دینا
بھی جائز نہ ہوگا **مقصد دوسرا بیان مستحبات طواف زیارت و سعی و طواف**
نسا مین بہتر یہ ہی کہ بشرط امکان روز عید بعد اعمال منی مکہ معظمہ مین مراجعت کرے اور
اگر نہ ہو سکے تو گیارہوین کو مراجعت کری اور احوط یہ کہ گیارہوین تاریخ سے زیادہ بدون
عذر تاخیر نہ کری اور سنت ہی کہ غسل کر کے متوجہ مسجد الحرام ہو اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھے
اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور جسوقت در مسجد پر پہونچے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعِنّی

عَلٰی نُسُکِی وَسَلِّمْنِی لَہٗ وَسَلِّمْہُ لِی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِہٖ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَنْ تَرْجِعَنِیْ بِحَاجَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَکَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْکَ الْمُطِیْعِ لِاَمْرِکَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِکَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ عَفْوَکَ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ

بعد اسکے حجر اسود کی قریب جاکر حجر اسود سی ہاتھ مس کری اور حجر اسود کو بوسہ دی اور جو اعمال طواف عمرہ مین بجالایا تھا انھین بجالای اور تکبیر کہی اور نیت کرکے جس طرح پر طواف عمرہ مین مذکور ہوچکا ہی اُسی آداب سی سات شوط طواف بجالاسے اور کیفیت اُس طواف اور نماز کے اور سعی اور طواف نسا کی اُسی نہج پر ہی جو کہ سابق ازین طواف و سعی عمرہ مین مذکور ہوچکی ہی

فصل چھٹی بیان مین اسکے کہ شبہای ایام تشریق منی مین رہنا چاہیئے

جسوقت حاجی مکہ معظمہ مین بروز عید طواف و سعی کی لیئے جاسے تو اُسپر واجب ہی کہ گیارہوین اور بارہوین شب رہنے کی لیئے منی مین پھر آئے اور جس شخص نے احرام مین صید یا عورت سی پرہیز نہ کیا ہو اُسے تیرہوین شب بھی منی مین رہنا واجب ہی اور جس نے صید و عورت سے پرہیز کیا ہو اُسی بارہوین تاریخ بعد زوال شمس منی سی کوچ کرنا جائز ہی اور اگر اتفاقاً بارہوین تاریخ کوچ نہ کری اور تیرہوین شب آجاوی تو اُس شب کو رہنا بھی واجب ہوجائیگا اور تیرہوین تاریخ رمی بھی لازم ہوگی اور جسوقت رات ہوجای تو منی کی نیت کرنا واجب ہی اور مقدار حد یعنی جسقدر منی مین شب کا بسر کرنا لازم ہی یہ ہی کہ تا بعد نصف شب منی مین رہی پس اگر بعد نصف شب منی سی کوچ کری تو مضائقہ نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ قبل طلوع صبح داخل مکہ نہ ہو اور جو شخص منی مین شب کا رہنا ترک کری اُسی بعوض ہر شب ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرنا واجب ہی اور احوط یہ ہی کہ جو شخص منی مین شب کا رہنا بھول جاسے یا بسبب جاہل مسئلہ ہونے کے ترک

کرے تو حکم اسکا مثل اس شخص کی ہی کہ جو عمداً ترک کرے پس اس شخص کو چاہیے کہ ایک گوسفند کفارہ میں ذبح کرے اور اسی طرح احوط ہی کہ جو شخص منی مین نہ رہے معذور رہا ہو وہ بھی کفارہ دے ہر چند جو معذور ہی وہ گنہگار نہ ہوگا اور معذور وہ شخص ہی کہ خود بیمار ہو یا کسی دوسرے کا بیمار دار ہو یا خوف تلف مال رکھتا ہو یا شبان یعنی دنبیان چرانے والا ہو یا صاحب سقایت ہو یعنی حجاج کو پانی پلاتا ہو مگر علماء ان دونون یعنی شبان اور صاحب سقایت پر ظاہراً فدیہ واجب نہین جانتے اور اسی طرح جو شخص منی مین نہ رہے مگر مکہ معظمہ مین تمام شب عبادت مین بسر کرے اور بجز کار ضروری مثل کھانا کھانے یا پانی پینے یا تجدید وضو یا غیر از عبادت کسی امر مین متوجہ نہ ہو تو اسپر بھی فدیہ لازم نہین ہے اور مستحب ہے کہ جسوقت مکہ سے منی جانے لگے یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

فصل ساتوین بیان وجوب رمی جمرات اور کیفیت اعمال مستحبہ مین کہ جنہین منی مین بجا لانا سنت ہی اور اس فصل مین دو مقصد ہین **پہلا مقصد بیان واجبات مین** وہ ایام کہ جنکی شب کو حج کرنے والی پر منی مین رہنا واجب ہی چاہیے کہ دنکو رمی جمرات ثلاثہ بترتیب بجا لاوے یعنی پہلی رمی جمرہ اولے کرے بعد اسکے جمرۂ وسطی بعد اسکے جمرۂ عقبہ اور اگر ترتیب مین فرق واقع ہو تو جسقدر فرق ہوا ہی اُسکا اعادہ کرے ہان اگر چار سنگریزے جمرہ پہ مار چکا ہو بعد اسکے مشغول رمی وسطی ہو تو مانع ترتیب نہ ہوگا بلکہ بعد فراغ رمی جمرۂ وسطی تین سنگریزے اور لگاوے اگرچہ مقتضای احتیاط یہ ہی کہ اعادہ کرے اور واجبات رمی مناسک منی مین مذکور ہو چکے ہین اور اگر کوئی شخص رمی جمرات بھول جاوے تو اُسے چاہیئے کہ مکہ معظمہ سے پھر منی مین آکر رمی جمرات بجا لاوے اور اگر یاد نہ آئے یہانتک کہ مکہ سے چلا جاوے تو سال آیندہ چاہیے کہ خود یا نائب اسکا بجا لاوے اور جو شخص مریض ہو اور اسی مایوسی ہو کہ تا انقضای وقت رمی پر قدرت نہ ہوگی تو اُسکی طرف سے دوسرا شخص رمی کر سکتا ہی اور بعد صحت اعادہ لازم نہین ہی لیکن احوط یہ ہی کہ اگر صحیح ہو جائے اور وقت

رمی باقی ہو تو اعادہ کریں اور اگر ممکن ہو تو یہ صورت کریں کہ مریض سنگریزی اپنے ہاتھ میں لے
اور دوسرا شخص اسکی عوض سے لگادے اور اگر کوئی شخص عمداً ترک رمی کرے تو بنا بر مشہور واقوی حج
اسکا فاسد نہ ہوگا اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ سال آیندہ قضای حج احوط ہے اور شبکو روز گذشتہ
یا روز آیندہ کی بیہ رمی کرنا جائز نہین ہے مگر اس شخص کو جائز ہے کہ جسے کسی قسم کا عذر ہو کہ دنکو اسکو رمی
ممکن نہ ہو تو وہ شبکو رمی کر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص دوسری دن تک رمی بہولا رہے تو اسکو چاہیئے
کہ پہلے قضای رمی سابق بجالاے پہر اسدن کی رمی واجب بجالاے مقصد دوسرا بیان
مستحبات منی مین مستحب ہے کہ تین دن یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین تک منی مین رہے
اور منی سے نہ نکلے یہانتک کہ طواف مستحب کی بہی نہ جاے اور جسوقت جمرۂ اول اور دوم کو
رمی کرے تو روبقبلہ ہو اور جمرہ دست راست کی طرف ہو اور حمد وثنای الٰہی بجالاے اور
محمد وآل محمد پر صلوات بہیجے پس تہوڑا سا آگے بڑہے اور دعا کرے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ
بعد اسکے تہوڑا سا آگے بڑہے اور دعای سابق وقت رمی جمرہ پڑہے اور جسوقت سنگریزی
لگاے تو اَللهُ اَکْبَرُ کہے اور وقت رمی جمرۂ عقبہ چاہیے کہ پشت قبلہ کی طرف ہو اور منی مین
تکبیر کہنا بنا بر مذہب مشہور مستحب ہے مگر بعض علما واجب جانتے ہین پس احوط یہ ہے کہ منی مین ہو یا
کسی اور مقام پر ہو تکبیر کہنا ترک نہ کرے اور چاہیئے کہ منی مین بعد پندرہ نمازون کی ابتدای
ظہر روز عید سے تکبیر کہے اور بنا بر مشہور تکبیر مذکور یہ ہے اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا هَدٰینَا وَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَوْلَانَا وَرَزَقَنَا مِنْ
بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ اور بعض روایتون مین اس طرح وارد ہے کہ بعد تکبیر سوم وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللهُ اَکْبَرُ
عَلٰی مَا هَدٰینَا اَللهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ کہے اور بعض روایتون مین بزیادتے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا وارد ہوا ہے اور اگر بارہوین تاریخ منی سے کوچ کرے تو سنت
ہے کہ اکیس سنگریزی منی مین دفن کرے اور مستحب ہے کہ ان ایام کی نمازہاے واجبی وسنتی
مسجد خیف مین پڑہے اور حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص مسجد خیف مین سو رکعت نماز پڑہے

قبل اسکے کہ وہان سے باہر نکلے حق تعالیٰ ستر برس کی عبادت کا ثواب اُسے عطا فرماتا ہے اور جو شخص ستر مرتبہ
سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے اسکے نامۂ عمل مین ایک بندہ آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص سو مرتبہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو ثواب اسکا مثل اس شخص کی ہے کہ جسنے ایک آدمی زندہ کیا ہو اور جو شخص سو
مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو ثواب اس شخص کا مثل اس شخص کی ہے جسنے خراج عراقین راہ خدا مین تصدق کیا
ہو **خاتمہ کیفیت طواف وداع اور بیان مستحبات مین** کہ جنہین مکہ سے نکلنے اور
مدینہ منورہ پہونچنے تک بجالانا چاہیے اگر یہ شخص طواف واجب و سعی اور طواف النسا پہلے
بجالایا ہے تو منی سے مکہ معظمہ مین طواف وداع کے لیئے اسے مراجعت کرنا مستحب ہے اور چاہیے
کہ قبل از کوچ مسجد خیف مین چھہ رکعت نماز بجالاوے اور جسوقت مکہ مین پہونچے تو سنت ہے کہ خانہ
کعبہ مین داخل ہو خصوصاً وہ شخص کہ جسنے پہلے پہل حج کیا ہو اور حدیث مین وارد ہے کہ خانہ کعبہ
مین داخل ہونا رحمت خدا مین داخل ہونا ہے اور خانہ کعبہ سے نکلنا گناہون سے باہر نکلنا ہے
اور خداوند عالم اس شخص کو تمام عمر گناہون سے محفوظ رکھتا ہے اور گناہان گذشتہ اُسکے
بخشدیتا ہے اور سنت ہے کہ خانہ کعبہ مین داخل ہونے کی لیئے غسل کرے اور پا برہنہ داخل خانہ
کعبہ ہو اور قبل داخل ہونے کے دونون حلقۂ در پکڑ کر یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُكَ
وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ وَاَجِرْنِیْ مِنْ سَخَطِكَ
بعد اسکے داخل ہو اور یہہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ عَذَابَ النَّارِ
پس درمیان دونون ستونون کی سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑہے پہلی رکعت مین بعد حمد سورۂ
حم سجدہ پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد حمد بعدد آیات سورۂ حم سجدہ آیات قرآن کی تلاوت
کرے اور گوشہ ہای کعبہ مین بھی نماز پڑہے بعد اسکے اُس رکن پر آئے کہ جس مین حجر اسود ہے اور
اپنے شکم کو اس رکن سے مس کرے اور ستون کے گرد پھرے اور اپنی پیٹ کو اور اپنے پیٹھ کو ستونون
سے مس کرے اور جب خانہ کعبہ سے نکل کے سیڑہی تک آوے تو سیڑہی کو دست چپ کی جانب رکھکر
قریب خانہ کعبہ دو رکعت نماز پڑہے اور مستحب ہے کہ جبتک مکہ مین رہے مکرر طواف کیا کرے اور

حجاج کی لیے نماز نافلہ سے طواف افضل ہی اور برادران ایمانی کے جانب سے طواف کرنیکا بہت
ثواب ہی اور بہ نیابت جناب رسالت مآبؐ و جناب سیدہؑ اور بارہ امام علیہم السلام طواف کرنا ثواب
عظیم رکھتا ہی اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ آدمی کو مستحب ہی کہ مکہ مین تین سو ساٹھ طواف بقدر
ایام سال بجا لاوے اور اگر تین سو ساٹھ طواف نہ ہو سکین تو تین سو ساٹھ شوط بجا لاوے کہ یہ اکاون
طواف اور تین شوط ہوتے ہین اور اون شوطونکو بعد و ایام سال تمام کرکے چار شوط اور بجا لاوے
کہ باون طواف پوری ہو جائین اور مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرنا بھی مستحب ہی چنانچہ حدیث مین وارد
ہوا ہی کہ جو شخص مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرے دنیا سے نجائیگا مگر یہ کہ پیغمبر خدا اسکے زیارت سے
مشرف ہوگا اور مقام اپنا بہشت مین دیکھے گا اور مکہ معظمہ مین اس مقام کی زیارت سے
مشرف ہونا کہ جہان حضرت رسالت پناہ پیدا ہوے ہین مستحب ہی اور جناب خدیجہ کے بھی
مکان کی زیارت مستحب ہی اور زیارت قبر حضرت ابی طالب علیہ السلام اور جانا اس غار مین کہ
جس مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ابتداے بعثت مین عبادت فرماتے تھے اور زیارت
کرنا اس غار کے کہ جس مین حضرت چھپے تھے کہ وہ غار کوہ ثور مین واقع ہی مستحب ہی اور جو شخص
مکہ معظمہ مین رہتا ہی اسکے لیے مستحب ہی کہ عمرہ مفردہ بجا لاوے اور فصل کے بارے مین کہ ایک عمرہ سے
دوسرے عمرہ تک کسقدر فاصلہ ہونا چاہیے باہم علما مین اختلاف ہی ایک جماعت کثیر اسکے قائل
ہی کہ فاصلے کی احتیاج نہین ہی اور کچھ علما ایک مہینہ کی فاصلہ کو لازم جانتے ہین اور بعض علما
ایک سال کا فاصلہ تجویز فرماتے ہین اور بعض دس روز کے فاصلہ کو کافی جانتے ہین اور یہہ
قول قوت سے خالی نہین ہی اگرچہ سند اسکی ضعیف ہی اور مقام احرام عمرۂ مفردہ کا وہ ہے کہ
جو اطراف حرم مین مکہ معظمہ سے قریب تر ہی اور وہ مقام فی الحال مشہور و معروف ہی اور
بعد احرام چاہیے کہ طواف اور نماز طواف اور سعی و تقصیر کرے کہ اس شخص پر سواے عورت
کے سب چیزین حلال ہو جائینگی اور جسوقت طواف النسا بجا لائے گا تو عورت بھی اسپر حلال
ہو جائیگی اور جب مکہ معظمہ سے جانے لگے تو سنت ہی کہ غسل کرے اور طواف وداع بجا لاوے

اور ہر شوطین ہاتھ یا بدن حجر اسود اور رکن یمانی سے مس کری اور جسوقت مستجار پر پہونچے
دعاہای سابق پڑہی پس حجر اسود کی قریب آکر شکم اپنا خانہ کعبہ سی مس کری اور ایک ہاتھ حجر اسود
پر رکھی اور دوسرا ہاتھ خانہ کعبہ کی طرف اٹھاکر حمد و ثنای الہی بجالای اور محمد وآل محمد پر
صلوات بھیجے اور سنت ہی کہ باب حناطین سے نکلے کہ یہ دروازہ رکن شامی کے مقابل واقع ہی
اور چاہیے کہ مکہ معظمہ مین پھر مراجعت کا قصد رکہے اور خدا سی طلب توفیق مراجعت کرے اور
بسبب اس احتمال کی کہ اندرونہی غفلت حالت احرام مین بعض محرمات مثل جون اور پشہ
مارنے کے صادر ہوی ہون مکہ معظمہ سے وقت روانگی ایک درہم کے خرمے لے کر فقرا کو
تقسیم کری اور از جملہ مستحبات موکدہ یہ ہی کہ اپنے وطن راہ مدینہ سے جاے تا زیارت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وائمہ بقیع علیہم السلام سے مشرف ہو اور حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ ترک زیارت جناب ختمی مآب بعد حج حضرت پر باعث جفا ہی مولف کہتا ہی کہ اس مقام مین
کچھہ آداب زیارت مدینہ منورہ بطور اختصار رسالہ حج اخوند مجلسی علیہ الرحمہ سے لکھے جاتے ہین
اس رسالہ مین مذکور ہی کہ زیارت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مستحب موکد ہی اور چاہیے
زیارت جناب سیدہ علیہا السلام بھی تین مقام پر بجالاے ایک زیارت آن معصومہ کی
دولت سرا مین کہ جہان حضرت کا مزار شریف متصل ضریح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ کے واقع ہی دوسری درمیان روضہ ومنبر جناب رسول خدا تیسری بقیع مین جہان
حضرت کی فرزند مدفون ہین اور زیارت ائمہ بقیع بھی مستحب موکد ہی اور حدیث مین وارد
ہی کہ ابتدا کرو مکہ معظمہ سے بعد اسکے ہماری قبور کی زیارت کو آؤ اور منقول ہی کہ جو شخص کہ امام
واجب الاطاعۃ کے زیارت کرتا ہی تو بہشت اسپر واجب ہوجاتا ہی اور ثواب حج مقبول
کا اسے ملتا ہی اور حدیثین تاکید زیارت مین اور فضائل زیارت مین بہت ہین کہ حصر انکا
نہین ہوسکتا اور جب داخل مدینہ منورہ ہو تو بقصد ورود مدینہ غسل کرے اور بعد اسکے
بقصد زیارت جناب رسول خدا دوسرا غسل کری اور باب جبرئیل سے داخل مسجد ہو اور جب

مسجد میں داخل ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ
نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَبَدْتَهٗ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ
فَجَزَاکَ اللّٰہُ اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا
صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
پس آگے کے دو ستونوں تک جانب راست قبر مطہر نزدیک سر انور اگر قریب گوشہ قبر شریف
رو بقبلہ کھڑا ہووے اور دوش چپ اپنا قبر کی طرف کرے اور دوش راست منبر کی طرف
اور یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ
وَاَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّکَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ
وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَبَدْتَ اللّٰہَ حَقَّ عِبَادَتِهٖ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ
وَدَعَوْتَ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّیْتَ الَّذِیْ
عَلَیْکَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّکَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَغَلُظْتَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ
فَبَلَّغَ اللّٰہُ بِکَ اَفْضَلَ وَاَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُکَرَّمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اسْتَنْقَذَنَا بِکَ مِنَ الشِّرْکِ
وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَصَلَوَاتِ مَلَآئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعِبَادِکَ
الصّٰلِحِیْنَ وَاَنْبِیَآئِکَ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَکَ
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَاَمِیْنِکَ
وَنَجِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ وَصَفِیِّکَ وَخَاصَّتِکَ وَصَفْوَتِکَ وَخِیَرَتِکَ
اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَاٰتِهِ الْوَسِیْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَاِنِّيْ اَتَيْتُ
نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ
اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اور اگر کوئی
حاجت رکھتا ہو تو پشت قبر کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف اور ہاتھ اپنے جانب
آسمان کے بلند کرے اور اپنی حاجت خدا سے طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالے بر آوے گی اور
اس حال میں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَلْجَأْتُ اَمْرِيْ وَاِلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَسْنَدْتُ ظَهْرِيْ وَالْقِبْلَةَ الَّتِيْ
رَضِيْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اسْتَقْبَلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ
لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ خَيْرَ مَا اَرْجُوْ لَهَا وَلَا اَدْفَعُ عَنْهَا شَرَّ مَا اَحْذَرُ
عَلَيْهَا وَاَصْبَحَتِ الْاُمُوْرُ بِيَدِكَ فَلَا فَقِيْرَ اَفْقَرُ مِنِّيْ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ
اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ اَللّٰهُمَّ ارْدُدْنِيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ فَاِنَّهُ لَا رَادَّ لِفَضْلِكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ تُبَدِّلَ اسْمِيْ اَوْ تُغَيِّرَ جِسْمِيْ اَوْ تُزِيْلَ نِعْمَتَكَ عَنِّيْ
اَللّٰهُمَّ كَرِّمْنِيْ مِنْكَ بِالتَّقْوٰى وَزَيِّنِّيْ بِالنِّعَمِ وَاغْمُرْنِيْ بِالْعَافِيَةِ وَارْزُقْنِيْ شُكْرَ
الْعَافِيَةِ پس مقام جبرئیل پر آوے زیر ناودان کھڑا ہو کے اَيْ جَوَادُ اَيْ كَرِيْمُ اَيْ قَرِيْبُ
اَيْ بَعِيْدُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ
نِعْمَتَكَ اور جو عورت مبتلا بخون استحاضہ ہو یعنی اگر اسکو استحاضہ آیا کرتا ہو تو جب اس دعا کو پڑھیگی
تو البتہ خدا اسکو اس مرض سے نجات دیگا پس نزدیک منبر آوے اور آنکھیں اور منہ اپنا ہاتھ اپنا ہاتھوں سے
منبر پر ملے کہ آنکھیں مرض رمد سے محفوظ رہینگی بعد اسکے قریب منبر کھڑا ہوا اور حمد و ثنائے الٰہی
بجا لاوے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے اور حضرت پر اور انکے آل اطہار پر
صلوات بھیجے جب زیارت سیدہ کو شروع بجا لاوے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

اَیَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقُّهَا اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الصِّدِّیْقَةُ
الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِضْعَةَ النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
بعد اسکے کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِیِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِیِّ نَبِیِّكَ
صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰی عِبَادِكَ الْمُکْرَمِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ
الْاَرَضِیْنَ۔ پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے اور جب بقیع میں جاوے
تو جامہ ہائے پاک پہنے اور بخضوع وخشوع متوجہ ہوئے اور غسل زیارت کرے اور رخصت
طلب کرے پس اگر گریاں ہوئے تو داخل حرم ہو ورنہ صبر کرے یہانتک کہ اُسے رقت آئے پس جب
داخل حرم ہو تو داہنا پاؤں آگے رکھے اور اپنے تئیں ضریح مقدس تک پہونچاوے اور ضریح کا بوسہ لیوے اور
برابر قبر ائمہ کھڑا ہو اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ التَّقْوٰی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلْقُوَّامُ فِی الْبَرِیَّةِ
بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ النَّجْوٰی
اَشْهَدُ اَنَّکُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ وَکُذِّبْتُمْ وَاُسِیْءَ
اِلَیْکُمْ فَغَفَرْتُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّکُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمُهْتَدُوْنَ
وَاَنَّ طَاعَتَکُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَاَنَّ قَوْلَکُمُ الصِّدْقُ وَاَنَّکُمْ
دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوْا وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوْا وَاَنَّکُمْ دَعَائِمُ الدِّیْنِ وَاَرْکَانُ
الْاَرْضِ لَمْ تَزَالُوْا بِعَیْنِ اللّٰهِ یَنْسَخُکُمْ فِیْ اَصْلَابِ کُلِّ مُطَهَّرٍ وَیَنْقُلُکُمْ
مِنْ اَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْکُمُ الْجَاهِلِیَّةُ الْجَهْلَاءُ وَلَمْ تَشْرَكْ
فِیْکُمْ فِتَنُ الْاَهْوَاءِ طِبْتُمْ وَطَابَ مَنْبَتُکُمْ مَنَّ بِکُمْ عَلَیْنَا دَیَّانُ الدِّیْنِ
فَجَعَلَکُمْ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا
عَلَیْکُمْ رَحْمَةً لَنَا وَکَفَّارَةً لِذُنُوْبِنَا اِذِ اخْتَارَکُمْ لَنَا وَطَیَّبَ خَلْقَنَا
بِکُمْ وَبِمَا مَنَّ بِهٖ عَلَیْنَا مِنْ وِلَایَتِکُمْ وَکُنَّا عِنْدَهٗ مُسَلِّمِیْنَ بِفَضْلِکُمْ مُعْتَرِفِیْنَ بِتَصْدِیْقِنَا

إِيَّاكُم وَهٰذَا مَقَامُ مَنْ أَسْرَفَ وَأَخْطَأَ وَاسْتَكَانَ وَأَقَرَّ بِمَا جَنَى وَرَجَا بِمَقَامِهِ
الْخَلَاصَ وَأَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكَى مِنَ الرَّدَى فَكُونُوا لِي
شُفَعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ إِلَيْكُمْ إِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوا
آيَاتِ اللهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو وَدَائِمٌ لَا يَلْهُو
وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِي وَعَرَّفْتَنِي بِمَا أَقَمْتَنِي
عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ
وَمَالُوا إِلَى سِوَاهُ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ لَكَ وَمِنْكَ عَلَيَّ مَعَ أَقْوَامٍ
خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِي بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ
عِنْدَكَ فِي مَقَامِي هٰذَا مَذْكُورًا مَكْتُوبًا
فَلَا تَحْرِمْنِي مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ

بعد اسکے داہنا رخسار اپنا قبر پر رکھے اور تضرع و زاری سے دعا کرے بعد اسکے اپنے بائیں رخسار کو قبر
پر رکھے اور حق سبحانہ وتعالی سے سوال کرے کہ حق سبحانہ وتعالی ان حضرات کو روز قیامت اس
شخص کا شفیع گردانے پس آٹھ رکعت نماز پڑھے ہر امام کے لئے دو دو رکعت نماز ہدیہ کرے اور بعد
نماز کے دعاہای منقول پڑھے ورنہ جو دعا کرے بہتر ہے اور جب دعا کرے تو مومنین کو اپنی دعا میں
شریک کرلے اور بعد اسکے قرآن مجید پڑھے اور ثواب اسکا ائمہ بقیع علیہم السلام کی ارواح طاہرہ
کو ہدیہ کرے اور یہ خیال کرے کہ اس ہدیہ کا ان حضرات سے مجکو نفع حاصل ہوگا اور ان حضرات کو
مجھ سے کسی قسم کی نفع کی احتیاج نہیں ہے پس جو حاجت کہ ہووے خدا سے طلب کرے انشاء اللہ
بر آویگی **باب آٹھوان بیان نکاح اور متعہ میں** اور اس باب میں چھہ مطلب ہیں **مطلب
پہلا بیان میں فضائل تزویج کے** کتاب حلیۃ المتقین میں حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ دوست رکھنا عورتوں کا اخلاق انبیا سے ہے اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں
گمان نہیں رکھتا کہ کسی کا ایمان زیادہ تر ہو اس شخص سے کہ جو عورتوں سے محبت رکھتا ہے اور

باب آٹھوان بیان نکاح و متعہ میں

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو کہ عورت کو اپنی عقد مین لاتا ہی اپنے نصف دین کے حفاظت کرتا ہی دوسری نصف مین احتیاط کرنا چاہیے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھی اچھا نہین معلوم ہوتا کہ جو کچھہ دنیا و مافیہا مین ہی وہ میری پاس ہو حالانکہ مین ایک شب بی عورت بسر کرون پھر ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز کتخدا اُس نا کدخدا کی عبادت سے کہ تمام رات کو نمازین پڑہین اور دنونکو روزہ رکھے بہتر ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ تین عورتین خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئین ایک نے کہا شوہر میرا گوشت نہین کہاتا دوسری نے کہا شوہر میرا خوشبو نہین سونگھتا تیسری نے کہا شوہر میرا عورتون سے نزدیکی نہین کرتا حضرت باہر تشریف لائے اور غصہ سے ردا ے مبارک زمین پر کھینچے جاتے تھی بعد اسکے حضرت منبر پر تشریف لیگئے اور حمد وثنای خدا بجا لا کے اور فرمایا کہ کسواسطے جماعت میرے اصحاب کی گوشت نہین کہاتی اور خوشبو نہین لگاتی اور نزدیک عورتون کے نہین جاتی حالانکہ مین گوشت کہاتا ہون اور خوشبو بھی سونگھتا ہون اور نزدیک عورتون کی بھی جاتا ہون جو میری طریقے کا خواہان نہین ہی وہ شخص مجھسے نہین ہی اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک عورت خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوئے اور اُسنے شکایت کی کہ شوہر میرا مجھسے نزدیکی نہین کرتا حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے تئین خوشبو کر تا کہ وہ تیری پاس آئی اُسنے عرض کی مین نے کوئی خوشبو نہین چھوڑی اور ہر طرح کی خوشبو سے اپنی تئین خوشبو کیا مگر وہ مجھسی دوری کرتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ جانتا کہ تیری پاس آنے مین کیا ثواب ہی تو وہ تجھہ سی دوری نہ کرتا بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب وہ تیری طرف متوجہ ہوتا ہی تو دو فرشتے اُسکو گھیرتے ہین اور اُسکو راہ خدا مین جہاد کرنے کا ثواب ملتا ہی پس جب تجھسی مجامعت کرتا ہی تو اُسکے گناہ اس طرح گرجاتی ہین جیسے درخت سی پتی گرتے ہین اور جب غسل کرتا ہی تو گناہون سے پاک ہوجاتا ہے اور کتاب جمال الصالحین مین منقول ہی کہ جو شخص بسبب خوف پریشانی ترک تزویج کرتا ہی تو گویا وہ شخص نسبت بخدا بدگمانی رکھتا ہی حالانکہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہی کہ اگر پریشان

باب آٹھوان نکاح مین

حال بھی ہو تو نکاح کرو کہ مین تمہین غنی کر دونگا اور جو شخص اپنی اقربا سی کسی عزیز کا واسطے رضای
خدا او ر صلہ رحم کی بیاہ کری تو خدا تاج ملک پادشاہی اُسکی سر پر رکہیگا اور جو کوئی کسی غریب کا
بیاہ کری تو اُس جماعت مین سی ہو گا کہ جن لوگون پر حق تعالی روز قیامت نظر رحمت فرمائے گا
اور سعادت مرد کی یہ ہی کہ لڑکی حائض ہونے کی قبل بیاہ دوی اور جو شخص مفارقت زن و شوہر
مین کوشش کری تو لعنت و غضب خدا مین گرفتار اور دوزخ مین معذب ہو گا اور جو کوئی
زن و شوہر کی اصلاح مین کوشش کری ہزار شہیدون کا اجر پائے گا اور جو اصلاح زن و شوہر
مین قدم اُٹھائے گا اور جو کلمہ کہیگا تو کاتبان اعمال اسکے لیئے ہر قدم اور ہر کلمہ کی عوض مین
ایک برس کی اُس عبادت کا ثواب جس مین دن روزون مین اور شب نمازون مین بسر کری
لکہینگے اور حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص حسن و جمال یا زر
و مال کے لیئے نکاح کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ دونون سی محروم رہیگا اور اگر اصلاح دین
کے لیئے چاہیگا تو خدا مال و جمال اُسکو عنایت فرمائے گا اور احادیث حلیۃ المتقین کا حاصل
مضمون یہ ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایسی عورت سی نکاح کرو کہ گندم
گون اور فراخ پیشانی اور سیاہ چشم اور بزرگ سرین اور میانہ قد ہو اور احادیث سی ثابت
ہوتا ہی کہ ایسی عورت اختیار کرو کہ نسل تمہاری ہو اور گردن اُسکی خوشبو ہو اور گوری ہو اور
شوہر کے دوست ہو اور صاحب عفت ہو اور اپنے اقربا مین عزیز ہو اور اپنے شوہر کے لیئے
زینت اور اُسکے سامنے اظہار بشاشت کری اور غیر مردون سے شرم کرے اور جو کچھ شوہر
اُس سے کہے اُسی سنے اور جو کچھ فرمائش کری اُسے بجا لاے اور خلوت مین شوہر جس امر کا
طالب ہو اُس سے انکار نہ کری اور شوہر سے ایسا نہ لپٹے کہ اسے جماع کرنے مین تکلیف ہو
اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ بدترین عورت تمہاری عورتون مین وہ عورت ہی کہ اپنی قوم
مین ذلیل ہو اور شوہر پر مسلط ہو اور بچی نہ جنی اور کینہ ور ہو اور اعمال قبیحہ کے پروا نہ کری
اور جب شوہر نہ ہو تو بناؤ کرے اور اپنے تئین اوروں کو دکہاے اور جب شوہر آئے تو

بیان ثواب اصلاح زن و شوہر

صفت عورت اچھی و بری

اپنی تئین چھپا ہی اور بات اسکی نہ سُنی اور اطاعت اسکی نہ کری اور جب شوہر اس سی خلوت چاہی تو شل ناقہ بد کی انکار کری اور شوہر کا عذر قبول نہ کری اور اُسکی تقصیر سی درنہ گذری اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ سنت ہی کہ رات کو تزویج واقع ہو

مطلب دوسرا احکام نکاح دائم

مطلب دوسرا احکام نکاح دائمی مین نکاح دو قسم پر ہی ایک نکاح دائم دوسرا منقطع جسکو متعہ کہتے ہین اور عقد دائم بلفظ أنكحتُ اور زوّجتُ دونون سی واقع کرسکتا ہی لیکن دونون لفظون سی اجرای صیغہ اولی ہی اور لفظ نکاح اور تزویج موافق مشہور متعدی بطرف مفعول ثانی کلمہ من کی ساتھ ہوتا ہی لیکن قرآن مجید اور لغت مین متعدی بنفس بی توسط حرف جارہ وارد ہی اور قرآن مین لفظ تزویج متعدی با کی ساتھ بھی آیا ہی کمال رعایت احتیاط یہ ہی کہ ان سب صورتون سی اجرای صیغہ کری اگرچہ اقوی یہ ہی کہ تعدیہ بنفس یعنی بی واسطہ حرف بلا غدغہ کافی ہی اور کچھ اشکال اس مین نہین ہی اور اگر عورت بالغہ عاقلہ رشیدہ کا ولی یعنی باپ یا دادا موجود ہو اسکو اپنی اختیار سی عقد کرنا محل اختلاف ہی احوط یہ ہی کہ بی اجازت ولی عقد نہ کری بلکہ عورت اور ولی دونون کی رضامندی سی عقد واقع ہو اور مخفی نہ رہی کہ عقد نکاح بلکہ اور عقود مین بھی مثل بیع و اجارہ وقوع ایجاب وقبول بلفظ ماضی سے لازم ہی اور ہر عقد مین تقدیم ایجاب احوط ہی اور بشرط امکان عقد نکاح اور متعہ زبان عربی مین ہونا چاہیے اور بغیر عربی بھی حالت عذر مین جب امکان نہ ہو تو جائز ہی پس اگر ایک شخص عربی جانتا ہو تو وہ عربی مین صیغہ جاری کری اور اگر دوسرا شخص عربی نہین جانتا تو اُسکی عبارتِ صیغہ تعلیم کر دی اور صیغہ قبول کا فوری کہنا ضرور ہی تا کوئی دوسرا کلام ایجاب وقبول کی درمیان مین نہ آئی اور نہ سکوت طویل چاہیے لیکن تنفس اور سرفہ اور مثل اسکے مضائقہ نہین رکھتا اور قبل تمام ہونے صیغہ ایجاب کے صیغہ قبول کا کہنا شروع نکری اور صیغہ مین قصد انشا لازم ہی باین معنی کہ بلفظ صیغہ انکحت سے عقد واقع ہو جاتا ہی اور ضرور ہی کہ جو شخص وکیل ہو اعراب اور مد اور مخارج حروف کو بطور صحیح ادا کرے اور الفاظ غلط نہ کہے اور اگر صیغہ مین ایک حروف بھی عمدًا یا سہوًا غلط کہے کہ معنی مین تغیر ہو جاسے تو عقد باطل ہی اور چاہیے کہ وکیل نابالغ اور بیہوش اور مجنون اور سفیہ

اور محرم نہ ہو اور وکیل کرنی مین استعمال اُس لفظ کا جو تعیین وکیل پر دلالت کرے کافی ہے خواہ کہے کہ مین نے تجھکو وکیل مقرر کیا خواہ کہے تو ہمارا وکیل ہے یا مثل ان الفاظ کی جو چاہے کہے اور الفاظ کا عربی ہونا ضرور نہین ہے اور وکیل کو صیغۂ قبول وکالت زبان پر جاری کرنا لازم نہین ہے فعلیت کافی ہے اور عقد دائم مین تعیین مقدار مہر ضرور نہین ہے لیکن مستحب ہے اور اگر تعیین نہ کرین تو مہر مثل قرار پائے گا اور اگر وقت اجرای صیغہ مہر معین کرین اور مختلف قسم کی سکے رائج ہون تو تعیین سکہ بھی کرین اور وکیل ہونے کے وقت اور نکاح کے وقت گواہون کی حضوری لازم نہین ہے اور واضح ہو کہ ہند کی عورتین خصوصًا دیہات مین بسبب افراط شرم تعیین وکیل مین زبان سے اقرار نہین کرتین پس اگر باکرہ ہون تو سکوت انکا کافی ہوگا اور اگر علم حاصل ہو کہ باکرہ نہین ہین تو صیغۂ فضولی بدون وکالت ہو سکتا ہے پس اگر بعد اجراے صیغہ رضا واقع ہوا اور عورت و مرد کو صیغۂ فضولی جاری ہونے کا حال بھی معلوم ہو تو یہ صیغہ کافی ہوگا اور در صورت عدم رضا بے کار ہوگا اور مستحب ہے کہ قبل صیغہ پڑھنے کی خطبہ پڑھے اور لا اقل الحمد للہ کہنا کافی ہے اور نکاح کے خطبے بہت ہین از انجملہ ایک خطبہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الْاَصْفِيَاءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اجرای نکاح کے شقوق بہت ہین کہ ذکر سب صیغون کے شقوق کا موجب تطویل ہے ان مین سے بعض شقوق بیان ہوتے ہین پہلے شق یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونون بالغ ہون تو وکیل عورت کا مرد کے وکیل کے ساتھ صیغہ جاری کرے اور اس شق کو چند صورتون سے پڑھنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ سب صورتون سے پڑھے اور بعض صورتین بقدر کفایت مذکور ہوتے ہین پہلے صورت یہ ہے

کہ عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل مرد اس کا
کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ دوسری صورت وکیل عورت کا کہے
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کا کہے
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ تیسری صورت
عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِکَ هٰذَا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ هٰذَا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
چوتھی صورت عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ وِکَالَةً
عَنْهَا وَعَنْ اَبِیْهَا مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہو
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پانچوین صورت
عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ چھٹی
صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ
الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
ساتوین صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ
مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ
لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ آٹھوین صورت عورت کا وکیل کہے
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے
قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ نوین صورت
عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی
الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ
عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ صیغہ فضولی ہین بدون وکالت عورت کی طرف سے

کہے اَنْکَحْتُ فُلَانَۃَ فُلَانًا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِفُلَانٍ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر احتیاطًا عورت کے طرف سے کہے زَوَّجْتُ فُلَانَۃَ فُلَانًا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِفُلَانٍ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور بہتر یہ ہے کہ عورت کی طرف سے کہے اَنْکَحْتُہَا اِیَّاہُ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ لَہٗ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور ضمیرون مین منکوحہ و ناکح مراد ہونا چاہیے شق دوسری یہ ہے کہ خود عورت اور مرد صیغہ جاری کرین پہلے عورت کہے اَنْکَحْتُ نَفْسِیْ مِنْ نَفْسِكَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ تیسری شق یہ ہے کہ وکیل عورت کا خود مرد کے مقابلہ مین صیغہ پڑھے پس وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْكَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اُسکے جواب مین مرد کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ چوتھی شق یہ ہے کہ عورت اور مرد دونون نابالغ ہون اور باذن ولی عقد واقع ہو تو وکیل عورت کے ولی کا کہے اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ مِنِ ابْنِ مُوَکِّلِكَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کے ولی کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پانچوین شق یہ ہے کہ اگر عورت نابالغہ اور مرد بالغ ہو تو وکیل عورت کی ولی کا کہے اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَكَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ چھٹی شق یہ ہے کہ عورت بالغہ اور مرد نابالغ ہو تو وکیل عورت کا مرد کے ولی کے وکیل سے کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنِ ابْنِ مُوَکِّلِكَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کے ولی کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ ساتوین شق یہ ہے کہ اگر کسی مقام مین دو شخص صیغہ پڑھنے والے ممکن نہ ہون تو ایک شخص دونون کا وکیل ہو پہلی عورت کی وکالت سے کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وہی شخص مرد کی وکالت سے بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور سب صورتون کی صیغون مین تنہا لفظ قَبِلْتُ اور بجای عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ کے

علی الصداق المعلوم کہنا جائز ہے مطلب تیسرا بیان متعہ مین متعہ مستحب ہی اور موجب
ثواب ہے اور آیہ فما استمتعتم اسکے حلال ہونے پر دلیل قاطع ہی اور کوئی آیت منسوخ کرنے
والی اس آیہ کی نازل نہیں ہوئی جیسا کہ تفاسیر سے ظاہر ہوتا ہی اور حلال ہونا متعہ کا سنیون
کی کتب سے بھی مثل جمع بین الصحیحین اور مسند احمد حنبل وغیرہ ثابت ہے چنانچہ صحیح ترمذی مین
روایت کی ہی کہ ایک شخص نی اہل شام مین سے ابن عمر سے حال متعہ پوچھا ابن عمر نے کہا کہ متعہ
حلال ہی اس شخص نے کہا کہ تمہاری باپ نے منع کیا ہی ابن عمر نے کہا تو بتا کہ اگر میری باپ نی
متعہ سے ممانعت کی اور پیغمبر خدا نے اسکو حلال کیا تہا تو آیا مین سنت پیغمبر کو ترک کرون اور
اپنے باپ کی قول کا تابع ہون دوسری سند متعہ کی حلال ہونی کی یہ ہی کہ خود خلیفہ ثانی
عمر بن الخطاب نے کہا ہے مُتعتانِ کانتا علی عہدِ رسولِ اللہِ وانا احرّمُہما یعنی دو متعہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمانہ مین حلال تہی اور مین انکو حرام کرتا ہون اور جلال الدین
سیوطی نی تاریخ خلفا مین فصل اولیات عمر مین لکہا ہی کہ عمر پہلا وہ شخص ہی کہ جسنے ماہ رمضان
مین تراویح پڑہنا مقرر کیا اور پہلا وہ شخص ہی کہ جسنے متعہ کو حرام کیا اس عبارت سی ثابت
ہوتا ہی کہ آخر عہد ابوبکر تک تراویح نہ تہی اور متعہ حلال تہا کسواسطے کہ اگر عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین متعہ حرام ہو گیا ہوتا تو عمر پہلے حرام کرنے والے نہ ہوتے اور تمام عہد ابوبکر
اور بعض عہد عمر مین جاری کیونکر رہتا مخفی نہ رہی کہ متعہ مین مدت کا معین کرنا کہ اتنے دن یا اتنے
مہینے یا اتنے سال کے لیئے متعہ کیا جاتا ہی اور تعیین مہر اور عورت کا مسلم ہونا لازم ہی پس زن
کافرہ وبت پرست و دشمن اہلبیت سے متعہ کرنا حرام ہی اور زن یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ
کرنے مین اختلاف ہی مشہور جواز ہی مگر چاہیے کہ اُسے استعمال شراب و گوشت خوک اور
باقی محرمات سے ممانعت کرے اور زن فاحشہ سے متعہ کرنا مکروہ ہی اور باکرہ سے بھی
بلا اجازت پدر متعہ نہ کرے اور صیغہ متعہ بلفظ اَنکحتُ یا زوّجتُ یا متّعتُ سے
منعقد ہوتا ہی پس اگر مرد و زن خود صیغہ پڑہین تو عورت کہے متّعتُکَ نفسی فی المدۃ

اَلْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِیْ اور اگر دونوں طرف وکیل ہوں تو عورت کا وکیل کہے مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِكَ فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَکِّلِیْ اور اگر عورت کی طرف وکیل ہو اور مرد اصالۃً ہو تو عورت کا وکیل کہے مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور اگر مرد اور عورت دونوں کی طرف سے ایک ہی شخص وکیل ہو تو وہ شخص عورت کی طرف سے مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ کہے پھر خود بوکالت مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مطلب چوتھا نکاح کنیز میں مخفی نہ رہے کہ غیر کی کنیز نکاح سے حلال ہوتی ہے اس نکاح میں ایجاب و قبول اور اجازت مالک کنیز شرط ہے اور اذن مالکہ کنیز بھی ضرور ہے اور جس عورت کا شوہر مرد آزاد ہو اُسے چاہیے کہ دو کنیزوں سے زیادہ خدمت میں نہ رکھے اور اگر شوہر غلام ہو تو چار کنیزوں سے زیادہ نہ رکھے اور بعض علما فرماتے ہیں کہ لونڈی سے نکاح جائز نہیں مگر اُس صورت میں جائز ہو جائے گا کہ زن آزاد میسر نہ ہو اور بسبب ترک جماع خوف وقوع زنا ہو لیکن چاہیے کہ ایک لونڈی سے زیادہ عقد نہ کرے اور جس کنیز کو خرید کرے وہ بلا نکاح حلال ہے عدد کی بھی تعیین ضرور نہیں ہے جسقدر چاہے لونڈیاں خریدے اور اون سے جماع کرے جائز ہوگا بیان تحلیل کنیز کا تحلیل مالک سے کنیز اُس شخص پر کہ جسے مالک حلال کرے حلال ہو جائیگی اور صیغہ تحلیل یہ ہے کہ مالک کنیز اُس شخص سے کہ جسپر حلال کرتا ہے یہ کہے اَحْلَلْتُ لَكَ وَطْیَ اَمَتِیْ هٰذِهٖ یعنی حلال کیا میں نے تیرے لیے جماع کرنا اِس لونڈی سے اور وہ شخص جواب میں کہے قَبِلْتُ اور شرط تحلیل یہ ہے کہ جو شخص تحلیل کرے چاہیے کہ دیوانہ اور لڑکا اور مست اور نائم اور بیہوش نہ ہو اور وہ شخص کہ جسکو تحلیل کرے وہ کافر نہ ہو اور اِس قسم میں تعیین مدت بھی شرط نہیں ہے اور اگر مالک نے مساس کرنا یا خدمت لینا حلال کیا ہے تو جماع کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر جماع

مطلب چوتھا نکاح کنیز میں

بیان صیغۂ تحلیل کنیز میں

یعنی حالت خواب میں نہ ہو ۱۲

مطلب پانچوان
مسائل متفرقہ
نکاح و متعہ مین

کرنا حلال کیا ہی تو بوسہ و مساس بھی حلال ہی لیکن خدمت لینا حلال نہین ہی **مطلب پانچوان مسائل متفرقہ نکاح و متعہ مین** جان تو کہ اگر نفس اس شخص کا اس مرتبہ پر مشتاق ہو کہ اگر نکاح نہ کری تو زنا واقع ہونے کا خوف ہو تو اس صورت مین نکاح واجب ہو جائے گا اور اگر خوف زنا نہ ہو اور مہر و نفقہ پر قادر ہو تو سنت ہو گا اور مرد آزاد کو چار عورتون سے زیادہ نکاح دائمی کرنا حرام ہی اور متعہ کی بیعد و معین نہین ہی اور اگر کنیز سے نکاح کری تو دو کنیز سے زیادہ نکاح کرنا حرام ہی اور کافرہ سے بھی نکاح حرام ہی اور زن مومنہ کا مرد سنّی سے بھی بنا بر قول احوط نکاح حرام ہے اور یہ احتیاط ترک نہ ہونے پاے **مسائل متفرقہ** مرد کو زن نامحرم کا دیکھنا اور عورت کو مرد اجنبی کا دیکھنا دونون حرام ہین اور مرد کو اپنے بدن کا چھپانا باستثنای عورتین واجب نہین ہی اور عورت کو اپنا بدن چھپانا واجب ہی اور نگاہ کرنا زن نامحرم کے منھ اور ہاتھ پر اگر بقصد لذت ہو یا خوف فتنہ رکھتا ہو تو حرام ہی اور اگر نظر ان دونون امرون سے خالی ہو تو اس مین اختلاف ہی احتیاط ترک مین ہی اور جو لڑکی تمیزدار ہو گئی ہو اسکو بھی بنا بر احتیاط نہ دیکھنا چاہیے **مسئلہ** نکاح دائم مین شوہر پر نفقہ اور کپڑا اور مکان سکونت دینا واجب ہے بشرطیکہ قدرت رکھتا ہو اور زوجہ بھی اطاعت کری اور اگر باوجود قدرت شوہر نفقہ واجب نہ دی گا تو زوجہ کا قرضدار رہے گا اور اگر زوجہ ان امور مین کہ جن مین شوہر کی فرمانبرداری لازم ہی اطاعت نہ کریگی تو شوہر پر سے نفقہ ساقط ہو جائے گا مگر جسوقت سے زوجہ اطاعت مین مصروف ہو گی اُسوقت سے پھر نفقہ لازم ہو جائے گا اور متعہ مین نفقہ واجب نہین ہے **مسئلہ** نکاح دائم مین زن و شوہر ایک دوسرے کی وارث ہوتے ہین اور متعہ مین جانبین کو ترکہ نہ ملیگا **مسئلہ** اگر مرد زن آزاد رکھتا ہو تو چار شبون مین ایک شب ہر ایک کی پاس رہنا چاہیے اور باقی کی دو شبون مین مرد کو اختیار ہی جہان چاہے رہی اسی طرح اگر دو عورتون سے زیادہ ہون یس اگر چار عورتین رکھتا ہو تو ہر شب ایک کے پاس رہنا چاہیے اور اگر عورت اطاعت نہ کرے تو یہ حق بھی ساقط ہو جائے گا

مسئلہ اگر عورت بی اذن شوہر گہرسے باہر چلی جای یا شوہر کو بلا عذر مانع مقاربت ہو تو نفقہ وغیرہ سے محروم ہوجائیگی مگر مطالبہ مہر کرسکتی ہی مسئلہ ترک مقاربت منکوحہ دائمیہ سے بھی چار مہینہ سے زیادہ جائز نہین ہی مطلب چھٹا بیان مین ان عورتون کی جو مردون پر حرام ہین اور نکاح انکے ساتھہ صحیح نہین ہی یہ کئی قسم پر ہین قسم اول محرمات نسبی وہ سات ہین پہلے ماں اور ماں کی ماں یعنی نانی اور باپ کی ماں یعنی دادی جہان تک یہ سلسلہ باقی رہے دوسرے بیٹی اور اولاد اُسکی جہانتک سلسلہ منقطع نہ ہو تیسرے بہن پدری ہو یا مادری ہو یا عینی ہو یعنی ماں باپ ایک ہون یا ایک باپ ہو دو مائین ہون یا ایک ماں ہو دو باپ ہون چوتھی بھائی کی اولاد خواہ بیٹی ہو یا نواسی ہو یا پوتی ہو پانچوین بہن کی بیٹی اور کل اولاد اُسکے چھٹے عمہ یعنی پھوپی خواہ اپنی ہو یا ماں کی یا باپ کی ہو ساتوین خالہ اپنی ہو یا ماں باپ کی ہو قسم دوسرے محرمات رضاعی یعنی جو بسبب دودہ پلانے کے حرام ہوجاتی ہین اگر کوئی عورت کسی لڑکی کو بشیر اتلط دودہ پلای تو وہ اُس لڑکی کے مثل ماں کی ہوتی ہی اور شوہر اُسکا پدر رضاعی ہوتا ہی اور فرزندان صلبی اور رضاعی شوہر مرضعہ کے بھائی اور بہن اُس شخص کی ہوتے ہین اور اسی طرح فرزندان نسلی مرضعہ بھی بھائی بہن اِس رضیع کے ہوتے ہین اور بھائی اور بہن پدر رضاعی کی چچا اور پھوپی اِس طفل کے اور بھائی بہن مرضعہ کی ماموں اور خالا اِس طفل کے ہوتے ہین یہہ سب احکام اُسوقت مین ہین کہ سب شرایط دودہ پلانے کے پائین جائین اور وہ چند شرطین ہین ایک یہہ کہ مرضعہ اور طفل بحال حیات مین دودہ پیے دوسرے یہ کہ دودہ پستان سے پیا ہو پس اگر دودہ کسی ظرف مین دودہ کر لڑکے کو پلائے تو رضاع کا اطلاق نہ ہوگا تیسری شیر خالص پیے اگر لڑکے کے منہہ مین کوئی چیز مثل شکر وغیرہ ہو اور دودہ اوس مین ملکر شکم طفل مین جائے تو بھی رضاع صادق نہ آئے گا چوتھی دودہ اوس عورت کا لڑکا ہونے کے وجہ سے ہو پس اگر بغیر حمل دودہ اوترا ہو تو بھی صدق رضاع نہ ہوگا پانچوین یہ کہ

مطلب چھٹا بیان ان عورتون کا جو مردون پر حرام ہین

دودہ عورت کا نکاح صحیح سے ہو پس اگر زنا سے دودہ حاصل ہوا ہو تو بھی رضاع نہ ہوگا چھٹی یہ کہ لڑکا اسقدر دودہ پیئے کہ استخوان اُسکے اوس دودہ سے سخت ہوجائین اور اوس دودہ سے گوشت پیدا ہو یا یہ کہ بنا بر قول جو ایک شب و روز یا دس مرتبہ متوالی دودہ پیئے اور قول مشہور یہ ہی کہ پندرہ مرتبہ متوالی پیئے پس اگر اس مقدار سابق الذکر سے کم پیئے تو بھی صدق رضاع نہ ہوگا اور دس مرتبہ یا پندرہ مرتبہ پینے سے مراد یہ ہی کہ بچہ ہر مرتبہ سیر ہو کر پیئے کہ خود سے چھوڑ دے اور متوالی سے مراد یہ ہی کہ کسی اور عورت نے اس اثنا مین دودہ نہ پلایا ہو ساتوین یہ کہ جو لڑکا دودہ پیئے وہ دو برس سے زیادہ کا نہ ہوا اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ دودہ پلانے والے کا لڑکا دو برس کا نہ ہوا آٹھوین یہ کہ اگر ایک عورت دو لڑکون کو دودہ پلائے تو شرط یہ ہی کہ دودہ ایک ہی شوہر کا ہو پس اگر ایک لڑکے کو دس مرتبہ مثلاً دودہ پلائے اور دوسری لڑکے کو بھی دس مرتبہ پلائے مگر دونون دودہ دو شوہرون سے حاصل ہوئی ہون تو حکم رضاع صادق نہ آئے گا اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ حکم رضاع ہو جائے گا

تیسری قسم محرمات مصاہرت ہین یعنی وہ عورتین کہ جو بسبب قرابت زوجیت حرام ہو جاتے ہین اُن مین سے پہلی ساس ہی یعنی زوجہ کی ماں اور علاوہ اسکے جو درجۂ اعلے مین حکم مادر مین ہو یعنی مثلاً زوجہ کے دادی یا نانی دوسری زوجہ مدخولہ کی بیٹی اور جو اولاد زوجہ مدخولہ کی ہو مثل پوتی اور نواسی کے اور اگر کسی عورت سے عقد کیا ہو اور نوبت دخول کی نہ آئی ہو تو ہو سکتا ہی کہ اوسکو چھوڑ کر اوسکی دختر سے عقد کرے تیسرے زوجہ پدر پس جس عورت سے باپ نے یا کسی نے سلسلۂ اجداد سے عقد کیا ہو یا اونکی کنیز مدخول بہا ہو وہ بیٹی پر حرام ہے اور اسی طرح زوجہ پدر رضاعی بھی حرام ہی چوتھی زوجہ فرزند اور جو سلسلۂ اولاد مین ہو زوجہ یا کنیز مدخول بہا اُنکے باپ پر حرام ہو جاتے ہین مسئلہ زوجہ کی بہن حرام مطلق نہین ہی بلکہ جمع دونون بہنون مین حرام ہی اگر ایک بہن کو طلاق دے یا وہ مرجائے تو دوسری بہن سے عقد صحیح ہی اور اگر زوجہ کی حیات مین اوسکی بھتیجی

یا بہانجی سے عقد کرے تو اجازت زوجہ درکار ہوگی اور بلا اجازت زوجہ عقد صحیح نہوگا
قسم چوتھی وہ عورتین جو بسبب طلاق و زنا وغیرہ حرام ہوجاتے ہین یہ بھی متعدد ہین
پہلی وہ عورت جو شوہر رکہتی ہو یا عدہ شوہر مین ہو اوس سے کوئی شخص زنا کرے تو
وہ حرام ابدی ہوجاتی ہی پھر اوسکے ساتھہ عقد نہین ہوسکتا ہان اگر بے شوہر عورت سے
زنا واقع ہو تو باہم عقد ہوسکتا ہے دوسری وہ عورت جسکو شوہر نے طلاق رجعی یا عدہ
اور عدہ باقی ہو اور عدہ کی اندر کوئی شخص اوس سے نکاح کرے تو وہ بھی حرام موبد ہوجاتی
ہے اگرچہ دخول بھی نہ کیا ہو بشرطیکہ جانتا ہو کہ شرع مین یہ امر حرام ہی اور اگر نا دانستہ نکاح
کیا ہی تو فقط عقد کرنے سے حرام نہ ہوگی بلکہ بشرط دخول حرام موبد ہوجائیگی تیسری وہ
عورت جسی کوئی شخص حالت احرام حج مین عقد کرے حالانکہ صورت مسئلہ سے واقف ہو اور
اگر جاہل مسئلہ ہو اور نادانی سے عقد کرے اور دخول کی نوبت نہ آئے ہو تو عقد باطل ہوگا
اور وہ عورت حرام ابدی نہ ہوگی چوتھی وہ عورت کہ شوہر نے اوسکے ساتھہ لعان کیا ہو
اور لعان اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کی نسبت زنا کی نسبت کرے اور گواہ نہ ہون
کہ اوس زنا کو ثابت کرسکے تو حاکم شرع اون زن و شوہر کو حکم فرماتا ہی کہ ایک دوسرے پر
لعنت کرے اور طریقہ اسکا بحث لعان مین بیان ہوگا پانچوین جو عورت کہ گونگی یا بہری
ہو اور شوہر اوس سے کہے کہ تو نے زنا کیا وہ عورت بمجرد اس کہنے کے حرام موبد ہوجاتی ہی
چھٹی یہ کہ اگر کوئی کسی شخص سے معاذ اللہ لواطہ کرے تو مان اور بہن اور بیٹی مفعول کی اس شخص
فاعل پر حرام موبد ہوجاتے ہین ساتوین وہ عورت جسکو شوہر نے نو مرتبہ طلاق دیا ہو
اور تفصیل اسکی بحث طلاق مین بیان ہوگی آٹھوین وہ لڑکی کہ سن اوسکا نو برس سے
کم ہو پس جب تک نو برس تمام نہ ہون مقاربت اوس سے شوہر کو حرام ہے اگر مقاربت
کرے گا اور مخرج حیض اور مخرج بول اوس کا ایک ہوجائے گا یا مخرج بول و غایط ایک ہوجای
تو حرام موبد ہوجائیگی نوین اگر کوئی معاذ اللہ پھوپی یا خالہ سے زنا کا مرتکب ہو تو بیٹی اوسکی حرام ہوجاتی ہی

بیان اون عورتوں کا جو بسبب طلاق و عدہ حرام ہوتی ہین

باب نوان بیان طلاق مین

فصل اول واضح ہو کہ طلاق دینا بالغ وعاقل کا بقصد واختیار بلا جبر واکراہ صحیح ہی پس اگر کوئی جبر کری
اور یہ شخص بسبب خوف وضرر طلاق دی تو یہ طلاق شرعی نہین ہی اور چاہیے کہ صیغۂ طلاق
دو عادلون کے سامنے مجلس واحد مین خود یا وکیل اوسکا واقع کرے اور دونون عادل مجلس واحد
مین متوجہ ہو کر سنین اور دونون سامع ہون پس اگر غصہ مین یا بیہوشی مین یا بغیر قصد کے یا موجودگی
مین ایک عادل کے یا ایک مجلس مین ایک عادل کے سامنے اور دوسری مجلس مین دوسری
عادل کے سامنے یا فقط عورتون کے سامنے طلاق واقع ہو تو وہ طلاق صحیح نہ ہوگا اور جس
عورت کو طلاق دی چاہیے کہ اوس عورت کو معین ومشخص کردے اور وہ اوسکی زوجہ دائمی ہو اور
حیض ونفاس سے پاک ہو اور پاک ہونے کی شرط اوس صورت مین ہی کہ وہ زوجہ مدخولہ ہو
اور شوہر اوسکا اوس شہر مین حاضر ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جس طہر مین طلاق دی اوس طہر مین
اوس سے مقاربت نہ کی ہو اور اگر مقاربت کی ہو تو جبتک حیض نہ آئے اور وہ پھر پاک
نہ ہو طلاق دینا صحیح نہین ہی اور اسی طرح اگر زن منکوحہ مدخولہ کو ایام حیض مین یا نفاس مین
طلاق دے اور اوسی شہر مین شوہر حاضر ہو تو یہ بھی طلاق صحیح نہین ہی اور اگر پے درپے تین
مرتبہ طلاق دے کہ اوسکے درمیان مین رجوع نہ کی ہو تو علماے امامیہ کے نزدیک ایک
طلاق ہوگا اور موافق مذہب اہل خلاف تین طلاق ہونگے اور حقیقت مین یہ طلاق بدعت
ہی اور اگر غیر مدخولہ ہو یا شوہر غائب ہو کہ حال طہر وحیض سے واقف نہ ہو سکے تو طلاق
صحیح ہی اگرچہ ایام حیض ونفاس مین واقع ہو اور آزاد کرنا مملوکہ کا یا بیع کرنا یا ہبہ کرنا یا تحلیل
کرنا زن مملوکہ کا اور تمام ہونا مدت متعہ کا یا تحلیل کا یا بخشدینا بقیہ مدت کا زن متمتع بہا مین
بجا طلاق کی ہے اور صیغۂ طلاق یہ ہے کہ زوجتی زینب طالق یا ہذہ طالق یا انت طالق یا زوجتی طالق
بشرطیکہ زوجہ ایک ہے ہو اور اشتباہ واقع نہ ہو سکے والا جو لفظ تعیین پر دلالت کرے
اسکو کہے اور اگر کسی کا وکیل ہو تو اس طرح کہے زوجۃ موکلی ہذہ طالق اور

چاہیے کہ صیغہ طلاق انہین صیغہا ہی مذکورہ سے واقع کریں اور تا مقدور عربیت سے عدول نہ کرے
اور با وجود قدرت زبان ہی سے کہے تحریر و اشارہ کافی نہ ہوگا اور چاہیے کہ لفظ صریح سے طلاق
دے پس اگر کہے زوجتی طالق یا مطلقہ یا مطلقۃ تو ان الفاظ سے کہنا صحیح نہین ہے اور اسی طرح اگر
انت طالق یا صدلک طالق یا نصفک طالق یا ربعک طالق کہے تو بھی طلاق باطل ہے اور معلوم ہو کہ
طلاق کی دو قسمین ہین **قسم اول** طلاق بدعت یعنی وہ طلاق کہ جو شرع مین روا نہین ہے وہ تین
طلاق ہین پہلی یہ کہ شوہر حاضر ہو اور عورت مدخولہ کو حیض مین یا نفاس مین طلاق دے یا سفر مین
گیا ہو اور اتنا زمانہ گذرا ہو کہ عورت طہر مواقعت سے نکلی ہو اور دوسرے طہر مین داخل ہوئی
ہو تو اس صورت مین زن حائض کو طلاق دینا بدعت مین داخل ہے **دوسری** عورت کا اس
طہر مین طلاق دینا کہ جس طہر مین دخول کیا ہو **تیسری** برابر تین طلاق دینا یعنی اس طرح سے
کہ بیچ مین رجوع نہ کی ہو اور محقق نے یہ تینون صورتین طلاق کی علی الاطلاق باطل کہی ہین
لیکن آخر کی صورت کی مطلقا باطل ہونے مین تامل ہے **قسم دوم** طلاق سنت بمعنی عام یعنی
وہ طلاق کہ مذہب شیعہ مین جائز ہے اوسکی دو قسمین ہین بائن اور رجعی بائن وہ طلاق ہے کہ
جس مین ابتداً و رجعت نہ ہو اور وہ پانچ عورتین ہین ایک زن غیر مدخولہ دوسری وہ عورت
کہ جو سن یاس کو پہونچی ہو یعنی حیض کے دیکھنے سے مایوس ہوگئی ہو اور سن یاس زن قریشی
و نبطی مین ساٹھ برس کی بعد اور غیر قریشی و نبطی مین پچاس برس کی بعد ہوتا ہے تیسری وہ لڑکی
کہ سن حیض کو نہ پہونچی ہو چوتھی زن مختلعہ یا مبارات یعنی جو عورت کچھ دے کر اپنے شوہر سے
طلاق لے پس جب تک کہ وہ عورت اوس چیز کو نہ پھیرے شوہر رجوع نہین کرسکتا **پانچوین**
زن مطلقہ کہ جسکو طلاق دے کر رجوع کی ہو اور پھر دوسری مرتبہ بھی طلاق دیکر رجوع کی ہو پس
اگر تیسری مرتبہ طلاق دے گا تو وہ زوجہ حرام ہو جائیگی جب تک کہ ایک شوہر اور نہ کرے اس
شخص پر حلال نہ ہوگی اور اس دوسرے شوہر کو محلل کہتے ہین خواہ وہ شوہر آزاد ہو خواہ بندہ
مگر محلل مین نکاح دائمی اور مقاربت دونون شرط ہین پس جب شوہر ثانی بلا جبر و اکراہ بشرائط

بیان طلاق

بیان طلاق بدعی

بیان طلاق بائن

بیان طلاق رجعی

معتبرہ اوسکو طلاق دی اور عدہ طلاق گذر جاوی تب شوہر اول اوس سے نکاح کرسکتا ہی اور طلاق رجعی وہ ہی کہ جس مین شرعاً رجوع کرسکتا ہی خواہ رجوع کرے خواہ نہ کری پس اگر زن مختلعہ نے جو کچھ خلع مین دیا تہا پہیر لیا تو وہ طلاق رجعی کہلائے گا اسواسطے کہ اب مرد پہر رجوع کرسکتا ہی اور یہ بائن بھی ہو سکتا ہی اسواسطے کہ شوہر ابتداءً رجوع نہین کرسکتا تہا اور طلاق رجعی کے بہت اقسام ہین ازانجملہ ایک طلاق عدی ہی یعنی وہ طلاق کہ جس مین شوہر اثناء عدہ مین رجوع اور وطی کرے پہر جسوقت چاہے بشرائط معتبرہ طلاق دیدی دوسرے طلاق سنت بمعنی خاص اور وہ یہ ہی کہ عدی مین رجوع نہ کرے بلکہ بعد انقضاء عدہ عقد جدید کری تیسری قسم یہ ہی کہ بشرائط معتبرہ طلاق دی اور اثناء عدی مین رجعت اور مقاربت کری پہر طہر مواقعت سے نکلنے کے بعد طلاق دی پہر رجوع اور مباشرت کری پہر دوسری طہر مین طلاق دی پس وہ زوجہ حرام ہوجائیگی اور احتیاج محلل کی ہوگی اور بعد محلل کے اگر شوہر اول عقد کرے اور بطور سابق تین مرتبہ نوبت طلاق کی آئی تو پہر تیسری مرتبہ محلل کی حاجت ہوگی اور بعد طلاق و نہی محلل کی اسی طرح پہر شوہر اول تین طلاق دی تو وہ عورت حرام موبد ہوجائیگی اور اس قسم کو محقق نے شرایع مین طلاق عدی فرمایا ہی اور جسوقت عورت کو بشرائط مذکورہ طلاق رجعی دیا جاوی اور وہ عورت علاوہ اون عورتون کی ہو کہ جو طلاق بائن مین مذکور ہوی ہین تو اثناء عدہ مین رجوع کرسکتا ہی اور جب تک وہ عورت عدہ تمام نہ کری حکم زوجیت مین ہی یعنی مستحق نان و نفقہ کی ہی پس اگر اثناء عدی مین کوئی ان دونون مین مرجاوی تو باہمدیگر ایک دوسری کا وارث ہوگا اور رجوع اوسے کہتے ہین کہ شوہر اثناء عدہ مین اوس سے کہے راجعتک یا کہے کہ مین نے طلاق نہین دیا یا اوسی مقاربت کری یا بوسہ لے یا شہوت سے مس کری اور رجوع کرنا ایسے وقت مین کہ مقاربت اوس سے حرام ہو درست ہی مثل اسکے کہ زوجہ مطلقہ حائض ہو یا احرام مین ہو اور جس طرح آگاہ کرنا زوجہ کا طلاق دینے مین ضرور نہین ہی اسی طرح رجوع مین بہی اطلاع ضرور نہین ہی پس اگر زوجہ غائبہ کو طلاق دے اور

عدت مین رجوع کر لے تو درست ہی اور گواہ کرنا رجوع مین ضرور نہین ہی بلکہ مستحب ہی اور زوجہ
کو بی بخش کی اور حالت مرض مین طلاق دینا مکروہ ہی اور اگر مریض اپنی زوجہ کو طلاق دے خواہ
وہ طلاق رجعی ہو یا بائن تو زوجہ اوسکی ایک سال تک اوسکی وارث ہوگی مگر یہ کہ اثنای سال
مین اوسنے دوسرا شوہر کر لیا ہو یا زوج اچھا ہوگیا ہو تو پھر وارث نہ ہوگی اور جسوقت زوجہ کی
طرف سے دل مین کھٹکا ہو یا ادای حقوق سے اوسکے عاجز ہو یا آپس مین ایسی نزاع ہو کہ امید التیام
اور موافقت باقی نہ رہی ہو تو ایسی وقت مین طلاق دینا مستحب ہی اور اگر ترک وطی کی ایک مدت
تک قسم کہائی یا اظہار کری تو بعد حکم حاکم شرع طلاق دینا واجب ہی اور جب تک زوجہ عدۂ رجعی
مین ہو تو نان و نفقہ اوسکا اوسکی شوہر پر واجب ہی بشرطیکہ نافرمانی نہ کرے اور حرام ہی زن مطلقہ
پر کہ جب تک ایام عدہ تمام ہو تو اپنے شوہر کی مکان سی کسی اور مقام پر جاے اور اگر کوئی ضرورت
داعی ہو تو بعد نصف شب کی جاوے اور قبل طلوع صبح چلے آئے اور عدۂ بائن اور عدۂ وفات
مین شب باشی خانہ شوہر مین واجب نہین ہی اور نان و نفقہ بائن کا شوہر پر لازم نہین ہی مگر یہ
کہ حاملہ ہو پس نفقہ اوسکا واجب ہوگا اور جس طرح مطلقہ خانہ شوہر سی نکل نہین سکتی اوسی طرح شوہر
پر بھی واجب ہی کہ اسکو گھر سے نہ نکالے مگر یہ کہ کوئی امر تازہ حادث ہو کہ وہ باعث ملال یا سبب
ایذای اہل و عیال ہو

فصل دوسری بیان عدہ مین

عدہ اوس مدت کو کہتے ہین کہ عورت
کو اوس مین دوسری شخص سے نکاح کرنا حرام ہی اور عدہ کی دو قسمین ہین ایک عدۂ طلاق دوسرا
عدہ وفات پس مخفی نہ رہی کہ جو عورت آزاد ہو اور مدخولہ شوہر اور صاحب عادت معین ہو
تو عدہ طلاق اوسکا علی الاشہر تین طہر ہین باین تفصیل کہ ایک طہر تو وہ ہی کہ جس مین اسے
طلاق دیا گیا ہی اگرچہ وہ طہر کامل نہ ہو بلکہ بقیہ طہر ہو اور پھر حیض کے بعد دوسرا طہر شروع ہو
اور بعد دوسری حیض کے تیسرا طہر ہو اور جب یہ تیسرا طہر بھی کامل ہو جای اور بعد اسکی اس
عورت کو حیض آ گئے تو عدہ اوسکا تمام ہو جائے گا خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور اگر
عورت حائض نہ ہوتی ہو باوجودیکہ سن یاس تک نہ پہونچی ہو تو عدہ طلاق اوسکا تین مہینے

ہین مثلاً اگر چاند دیکھتی ہی طلاق دی تو تین رویتون کا اعتبار کیا جائیگا اور اگر کچھ دن چاند کے گذر گئے تھے تو اوسی قدر تیسری چاند مین بھی حساب ملحوظ رہیگا مسئلہ جو عورت کہ یائسہ یا صغیرۃ السن ہو تو بنابر مشہور اوسکے لیے عدہ نہین ہی اور بنابر قول سید مرتضیٰ رح اور ابن زہرہ وغیرہ عدہ طلاق ان دونونکا بھی تین مہینہ ہین اور زوجہ غیر مدخولہ کے لیے بھی عدہ نہین ہی مسئلہ عدہ طلاق زن حاملہ کا زمانہ وضع حمل ہی خواہ لڑکا سالم پیدا ہو خواہ ناقص مسئلہ اگر زن متمتع بہا مدخولہ کی مدت متعہ تمام ہوگئی ہو یا شوہر نے مدت ہبہ کردی ہو تو اوسکا عدہ دو حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو پینتالیس دن ہین اور اسی طرح کنیز منکوحہ مدخولہ اگر عادت معین رکھتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا دو حیض ہین خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور بعض روایات سے دو طہر ظاہر ہوتے ہین اور احتیاط اس مین ہی کہ دو حیض کامل کا اعتبار کیا جائے کما فی شرح اللمعۃ اور اگر کنیز حائض نہ ہوتی ہو باوجودیکہ سن حایض رکھتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا پینتالیس دن ہین مسئلہ اگر اثناء عدہ مین کنیز آزاد ہوجاے تو مثل زن آزاد کے

ایام عدہ کو تمام کریگی

بیان عدہ وفات

یہ عدہ روز وفات شوہر سے شروع ہوتا ہی اور مدت اسکی زن آزاد کی واسطے چار مہینہ دس دن ہی خواہ منکوحہ دائمی ہو یا متمتع بہا مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یائسہ ہو یا غیر یائسہ عادت معین رکھتی ہو یا غیر معین شوہر اوسکا غلام ہو یا آزاد اور کنیز منکوحہ کا عدہ وفات بنابر مشہور دو مہینہ پانچ دن ہی اور اگر ام ولد تھی یعنی اپنے آقا سے صاحب اولاد ہوئی اور اوسکا عقد کسی دوسری سے واقع ہوا اور شوہر مر گیا تو عدہ وفات اوسکا بھی چار مہینہ دس دن ہی اور عدۂ وفات مین بنابر مشہور ترک زینت واجب ہی یعنی اچھے کپڑے اور رنگین لباس نہ پہنے اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ سرخی رنگ مضائقہ نہین رکھتا اسلیے کہ سرخی رنگ سے زینت منظور نہین ہوتی اور حق یہ ہی کہ رنگ مین بحث بیکار ہی اور مدار زینت پہ ہے اور زینت

بیان عدہ وفات

کا حال باختلاف زمان و بلاد مختلف ہوتا ہی اور چاہیے کہ عورت خوشبو بھی نہ لگائے اور اگر بسبب
ضعف بصر وغیرہ سرمہ کی حاجت ہو تو سرمہ لگا نا جائز ہی پس اگر شب کی لگانے اور صبح کی پونچھ ڈالنے
سے ضرورت مرتفع ہو جائے تو ایسا ہی کرے اور اگر دن کے لگانے کی بھی احتیاج ہو تو دن کو بھی
بقدر ضرورت لگا سکتی ہی اور چاہیے کہ مہندی نہ لگائے اور جو چیز کہ عرفاً باعث زینت ہو اوسکو بھی
ترک کرے لیکن بالون مین کنگھی کرنا اور مسواک کرنا اور ناخن کاٹنا اور مکانات رفیع اور نفیس مین
رہنا اور اچھی فرش پر بیٹھنا حرام نہین ہی اور اسی طرح لڑکون اور خادمونکو آراستہ رکھنا بھی حرام
نہین ہی اور اس حکم مین سب ازواج برابر ہین صغیرہ و کبیرہ یائسہ وغیر یائسہ کنیزہ و حرہ مدخولہ
وغیر مدخولہ سب کا ایک حکم ہی لکن کنیز مملوکہ مین اختلاف ہی اور اگر زوجہ حاملہ ہو خواہ اوس عقد
دوامی ہو یا منقطع کنیز ہو یا آزاد تو عدہ وفات اوسکا ابعد الاجلین ہی یعنے وضع حمل اگر پہلے
ہو جائے پس اگر یہ عورت آزاد ہی تو چار مہینے دس دن تمام کرنے کا انتظار کرے گی اور اگر
کنیز ہی تو دو مہینہ پانچ دن کا انتظار کریگی اور اگر یہ مدت وضع حمل سے پہلے گذر جاے تو وضع
حمل کا انتظار کرے کہ بعد وضع حمل عدہ تمام ہوگا مسئلہ جس عورت کا شوہر مفقود الخبر
ہو جائے تو اوسکو بہر حال صبر اولی ہی لکن اگر کوئی نفقہ دینے والا نہ ہو اور صبر بھی نہ کر سکے
تو حاکم شرع سے اپنا حال بیان کرے اگر حاکم شرع مبسوط الید ہی یعنی قدرت و تسلط رکھتا ہی
تو ایسے وقت مین زمان مرافعہ سے چار برس تک انتظار کا حکم دے گا اور اس مدت مین جس
جانب وہ گیا تھا یا اگر کوئی جانب معین نہین ہی تو چار ون طرف اسکے شوہر کے تلاش کریگا
پس اگر خبر صحیح نہ ملے گی تو اوسکے شوہر کی طرف سے طلاق دے گا اور اولی یہ ہی کہ اگر اوسکے
شوہر کا ولی موجود ہو تو اوس ولی سے بھی اجازت حاصل کرے اور وہ عورت بنا بر مشہور
عدہ وفات رکھیگی اور نان و نفقہ ایام انتظار کا بیت المال سے اوسے ملیگا پس اگر اثنای عدہ
مین شوہر اوسکا آجاے تو وہ اولی ہے اور اگر بعد انقضای عدہ آئے تو زوجہ پر شوہر کو قطعاً
نہین ہی خواہ اوسنے دوسرا شوہر کیا ہو خواہ نہ کیا ہو مسئلہ جب کوئی شخص کسی کنیز کا بطور خرید یا سبب

یا بمیراث مالک ہو تو استبرا اوسکا واجب ہی یعنی اوس سی وطی نہ کری اور اگر اوس کنیز کو حیض آتا ہو تو اوسکے حیض کا انتظار کری اور اگر حیض نہ آتا ہو باوجودیکہ سن حیض رکھتی ہو تو پینتالیس ۴۵ دن تک منتظر رہی اور اگر کنیز مالک اول سے حاملہ ہو تو بنا بر قول شہید علیہ الرحمہ اوس سے وطی کرنا حرام ہی اور باقی انواع تمتع مدت استبرا مین مباح اور درست ہین اور اگر دو عادل گواہی دین کہ مالک اول نی استبرا کیا ہی یا یہہ کہ دوسرا شخص ایام حیض مین مالک ہوا ہی یا وہ کنیز صغیرہ یا یائسہ یا غیر مدخولہ ہو یا مالک اوس کنیز کی عورت ہو تو ایسے وقت مین مالک ثانی سے استبرا ساقط ہی

فصل تیسری بیان خلع و مبارات مین اگر نزاع و بیزاری جانب زوجہ سے ہو اور وہ کچھ بطور فدیہ دیکر شوہر سے طلاق لی تو اوس کو خلع کہتے ہین اور اگر جانبین سی بیزاری ہو اور صیغہ طلاق واقع کیا جاوی تو اوسکو صیغہ مبارات کہتے ہین اور خلع کا صیغہ یہ ہی کہ مرد کہے خَلَعْتُکِ عَلیٰ کَذَا یا یہہ کہے کہ اَنْتِ مُخْتَلِعَۃٌ عَلیٰ کَذَا اور صیغۂ مبارات یہ ہے بَارَأْتُکِ عَلیٰ کَذَا اور کلمہ مختلعہ مین بکسر لام اور فتح لام دونون کا احتمال ہی پس دونون طرح سے کہنا احوط ہی اور لفظ بارأت مین بعد را کی ہمزہ ہی اور جسوقت کہ عوض معلوم ہو تو بعد لفظ علی اوس عوض کا ذکر کری مثلاً اگر عوض مہر ہو تو کہے علی عوض المہر المعلوم اور تا مقدور عربیت ضرور ہی اور وکالت دونون طرف سے اور ایک جانب سی بھی ہو سکتی ہی اور بعد صیغہ خلع یا صیغہ طلاق بھی واقع کرنا ضرور ہی یا نہ اس مین اختلاف ہی احتیاط یہ ہی کہ صیغۂ طلاق بھی واقع ہو پس صیغہ مذکور پر فَاَنْتِ طَالِقٌ اضافہ کری اور بعد صیغہ مبارات صیغہ طلاق کا واقع کرنا بھی ضرور ہی اور چاہیے کہ کسی شرط پر معلق نہ کرے مثل ایسکے کہ اگر مسافر سفر سے آئینگے تو تو مختلعہ ہو جائیگی اور جو چیز ایسی ہو کہ مہر مین دینا اوسکا درست ہو تو عورت اوسے فدیہ مین دے سکتی ہی اور جو چیز مہر مین نہین دی جا سکتی تو فدیہ مین بھی اوسکا دینا درست نہین ہی اور حد فدیہ کے مقرر نہین ہی جس مقدار پر تراضی طرفین ہو وہی مقدار فدیہ قرار پائیگی لیکن مبارات مین زیادتی فدیہ مہر سے نہین جائز ہے اور معین و مشخص ہونا فدیہ کا ضرور ہی اور چاہیے کہ شوہر

بالغ و عاقل ہوا ور بقصد و اختیار خلع و مبارات واقع کری اور جس صورت مین کہ زوجہ مدخولہ غیر یائسہ کو خلع دی اور شوہر حاضر ہو تو بھی یہ شرط ہی کہ عورت حیض سی نہ ہو بلکہ جس طہر مین مباشرت کی تھی اوس طہر سے نکل کے دوسری طہر مین داخل ہوئی ہو جیسا کہ بیان طلاق مین مذکور ہوا اور کنیز مملوکہ اور زن متمتع بہا سو خلع اور مبارات درست نہین ہی اور خلع مین کراہت جانب زوجہ سے اور مبارات مین کراہت طرفین سے ہونا چاہیے پس با وجود التیام اگر خلع یا مبارات واقع کری تو صحیح نہین ہی اور اس صورت مین فدیہ بھی مملوک زوج کا نہ ہوگا اور زوجہ حاملہ کا خلع درست ہی اور ضرور ہی کہ دو شاہد عادل صیغہ خلع و مبارات کو سنین اور جب تک عورت اپنی فدیہ کو نہ پھیر لی شوہر رجوع نہین کرسکتا اگرچہ ایام عدہ مین ہو بلکہ احتیاج عقد جدید کی ہی اور اگر درمیان عدہ کے احد ہما مر جای تو میراث ان دونون مین سی ساقط ہی بخلاف طلاق کہ اوس مین زمان عدہ تک توارث فیما بین باقی رہے گا

فصل چوتھی بیان ظہار و ایلا و لعان مین

پوشیدہ نہ رہی کہ ظہار او سی کہتی ہین کہ شوہر اپنی زوجہ کو اپنی مان کی پشت سی تشبیہ دی اور زوجہ سی یہ کلمہ کہی کہ اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّی تو یہ فعل حرام ہی اور جس صورت مین ایسا کرے گا تو جبتک کفارہ ظہار نہ دے گا وہ عورت اس پر حرام رہیگی اور اگر محارم نسبی یا رضاعی کی پشت سے تشبیہ دی مثل بہن اور پھوپھی کے تو اس مین اختلاف ہی مشہور یہ ہی کہ اس صورت مین بھی ظہار واقع ہو جاے گا اور اگر سوای پشت مادر کے اور کسی عضو سے تشبیہ دی تو اوس مین دو قول ہین صاحب جواہر نے فرمایا ہی کہ اس صورت مین بھی ظہار ہو جائے گا اور زوجہ متمتع بہا اور کنیز مملوکہ سے ظہار واقع ہونے مین اختلاف ہی ایک جماعت علما قائل ہی کہ اگر زوج بالغ و عاقل نے بقصد و اختیار ظہار کیا ہو اور دو گواہ عادل نے مجلس واحد مین سنا ہو اور ایام حیض مین واقع نہ ہو بلکہ اوس طہر مین واقع ہو کہ جس مین شوہر نی مقاربت نہ کی ہو اور شوہر حاضر بھی ہو اور وہ عورت حائض ہوتی ہو یا سن مین اون عورتون کی ہو کہ جو حائض ہوتے ہین تو ان قیود سی کنیز و متمتع بہا مین بھی ظہار واقع ہو جائے گا اور جس صورت مین ظہار کو کسی شرط پر موقوف

بیان ظہار و ایلا و لعان

کری تو آیا ظہار واقع ہو جائیگا یا نہین اکثر علما قائل ہین کہ واقع ہو جائیگا اور بجرد ظہار جس صورت مین کہ ظہار کو معلق کسی شرط پر نکیا ہو اور اگر مشروط کیا ہو تو بعد حصول شرط اوس عورت سے وطی حرام ہو جائیگی اور اگر قبل از کفارہ وطی کرے تو دو کفارہ اوسپر واجب ہو جائینگے اور کفارہ ظہار ایک بندہ آزاد کرنا ہے اور اگر نہو سکے تو دو مہینے پی در پی روزہ رکھے اور اگر یہ بہی نہو سکے تو ساٹھ مسکین کو کہانا کہلادے بیان ایلا اگر قسم کہائے کہ اپنی زوجہ سے وطی نکرونگا اور اس امر سے اپنی زوجہ کا ضرر مقصود ہو تو اسے ایلا کہتے ہین اور ایلا مین شرط ہے کہ زوج بالغ و عاقل ہو اور قصد و اختیار رکہتا ہو اور حریت کی شرط نہین ہے پس مملوک سے بہی ایلا صحیح ہے اور زوجہ مین شرط ہے کہ منکوحہ و مدخولہ ہو پس اپنی کنیز سے اور زن غیر مدخولہ سے ایلا صحیح نہین ہے اور زن متمتع بہا مین اختلاف ہے مشہور علما مین یہ ہے کہ متعہ مین ایلا نہین ہوتا اور زمانہ ایلا کے تین صورتین ہین ایک یہ ہے کہ کسیطرح کی قید نہو اسطور سے کہ قسم کہا کر کہے کہ تجہسے وطی نکرونگا دوسرے یہ کہ قسم کہائی کہ کبہی تجہسے وطی نکرونگا تیسری یہ کہ مدت معین کرے یعنی اسطرح کہے کہ اتنی مدت تک وطی نکرونگا پس دونون صورتو نمین اول کی ایلا ہو جائے گا اور تیسری صورتمین اگر مدت چار مہینہ سے زیادہ ہے تو ایلا ہو جائیگا اور اگر چار مہینہ ہے یا چار مہینہ سے کم ہے تو نہوگا اور قسم مین یہ معتبر ہے کہ قسم شرعی ہو مثل واللہ یا باللہ اور صیغہ ایلا کا مخصوص زبان عربی مین ہونا ضرور نہین ہے بلکہ جس زبان مین ترک وطی پر بشرائط مذکورہ قسم کہائے تو ایلا ہو جائیگا اور جسوقت مدت ایلا مین ہو اور اثنا ہی مدت مین رجوع کرے تو کفارہ دیگا اور اگر بعد مدت کے رجوع کریگا تو کفارہ نہین ہے اور اگر شرائط ایلا متحقق ہون اور عورت مرافعہ کرے تو حاکم شوہر کو چار مہینہ کی مہلت دیگا کہ اسمین یا کفارہ دیکر رجوع کرے یا طلاق دے اور اگر انکار کرے گا تو حاکم اوسپر تنگی کریگا اور کفارہ ایلا مثل کفارہ قسم ہے یعنی بندہ آزاد کرنا یا دس مسکینونکو کہانا کہلانا یا دس محتاجونکو لباس پہنانا اور اگر یہ تینون امر نہو سکین تو تین روز پی در پی روزہ رکہنا بیان لعان اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تہمت زنا لگائے اور یہ کہے کہ مین نے خود مشاہدہ کیا ہے اور ارتکاب زنا کی گواہ نہ ہون یا وہ فرزند کہ جو پیدا

بیان ایلا

بیان لعان

ہوا ہی باوجود احتمال اِس بات کی کہ شاید وہ فرزند اسی کا ہو مگر یہ شخص انکار کری اور شرط ہی کہ یہ شخص بالغ و عاقل اور وہ عورت بھی بالغہ عاقلہ منکوحہ دائمی ہو اور مشہور بزنا نہ ہو بلکہ عفیفہ ہو اور گونگی اور بہری بھی نہ ہو پس حد شرعی ساقط ہونے کے لئے اور لڑکے کو نسب سے خارج کرنے کے لئے احتیاج لعان کی ہوتی ہی اور وہ عورت بعد لعان اوس شخص پر حرام موبد ہو جائیگی اور اگر گونگی یا بہری ہوگی تو بمجرد تہمت کی حرام ہو جائیگی اور احتیاج لعان کی نہ ہوگی اور آیا لعان مین مدخولہ ہونا بھی زوجہ کا شرط ہی یا نہین اس مین تین قول ہین اول یہ ہی کہ مدخولہ ہونا شرط نہین ہی دوسرا قول یہ ہی کہ مدخولہ ہونا شرط ہی تیسرا قول یہ ہی اگر لعان بقذف ہو تو غیر مدخولہ سے بھی ہو سکتا ہی اور اگر بسبب انکار ولد ہو تو مدخولہ ہونا زوجہ کا شرط ہی کیفیت لعان حدیث صحیح مین صاحب جواہر الکلام وغیرہ نی ابن بابویہ علیہ الرحمہ سے اور ابن بابویہ نے اپنے اسناد سے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہی کہ عباد بصری نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کی اور مین اسوقت حاضر تھا کہ مرد و عورت کو لعان کس طرح کری حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد مسلمان خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوا اور اس نے عرض کی کہ ایک شخص اپنے گھر مین گیا اُسنے دیکھا کہ اسکی عورت سے ایک شخص ہم بستر ہی ایسی حالت مین یہ شخص کیا کری حضرت نے اُسکی طرف سے منھ پھیر لیا وہ شخص چلا گیا اور یہ امر اُسی شخص پر گذرا تھا جناب صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ان دونون کا حکم جانب خدا سے نازل ہوا پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُس شخص کو بلوایا اور کہا کہ تو نے اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو خود مشاہدہ کیا تھا اُسنے عرض کی کہ ہان حضرت نے فرمایا جا اور اپنی زوجہ کو لا کہ حکم خدا تیرے اور اُسکے باب مین نازل ہوا ہے وہ شخص گیا اور اپنی زوجہ کو لایا حضرت نے ان دونون کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور شوہر سے فرمایا کہ چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ تو اس امر مین سچا ہی جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ اُس نے ادائے شہادت کی پھر حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر اور اُسے پند و نصیحت کی پھر حضرت نے فرمایا پانچوین مرتبہ کہہ کہ لعنت خدا ہو مجھ پر

بیان طریقہ لعان

اگر تو کاذب ہی اُسنے یہ کہا پھر حضرت نی اُسی سو فرمایا کہ ہٹ جا اور حضرت نی عورت سے
ارشاد کیا کہ تو چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ زوج تیرا اس امر مین کاذب ہی حضرت صادق ع فرماتی ہین
کہ اُسنے یہ کہا پھر حضرت نے اُسے امر بسکوت فرمایا اور نصیحت کی اور اُسی ارشاد کیا کہ غضب خدا شدید
ہی غضب خدا سے خوف کر پھر فرمایا کہ پانچوین مرتبہ کہہ کہ غضب خدا ہو تجھپر اگر شوہر تیرا سچا ہو اس امر
مین کہ جس مین تجکو اوسنے متہم کیا ہی اُس نے یہ کہا پھر حضرت نے اُن دونون مین افتراق کر دیا
اور ارشاد فرمایا کہ تم نے ایک دوسری پر لعنت کی اب تم دونون آپس مین کبھی نکاح نہین کر سکتی
اور صورت شہادت یہ ہی کہ مرد پہلے کہے اشہد باللہ انی لمن الصادقین فیما رمیت بہ زوجتی
من الزنا وغیرہ پھر کہے پانچوین مرتبہ اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ اور اگر ولد کی
بھی نفی کرتا ہے تو اتنی عبارت پانچوین مرتبہ زیادہ کر دے وَاِنَّ هٰذَا الْوَلَدَ
الَّذِیْ وَلَدَتْهُ مِنَ الزِّنَا مَا هُوَ مِنِّیْ پھر عورت چار مرتبہ کہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْکَاذِبِیْنَ
فِیْمَا رَمَانِیْ بِهٖ مِنَ الزِّنَا پھر پانچوین مرتبہ کہے اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ
اور واجب ہی کہ وقت لعان مرد و عورت دونون یا وہ شخص کہ اُسکی طرف سی منصوب ہی
حاکم شرع کے سامنے کھڑا ہو اور صیغہ لعان زبان عربی مین جس ترتیب سے کہ بیان ہوا ہو
ادا کرین اور پہلی مرد لعان کرے پھر عورت لعان کری اور شوہر کو چاہی کہ اگر عورتین
متعدد رکھتا ہو تو زوجہ کا نام و نسب معین کری اور اگر اُسکی طرف اشارہ بھی کرے تو
بہتر ہی اور اگر ایک زوجہ ہی تو زوجتی کہنا کافی ہی اور مستحب ہی کہ وقت لعان حاکم شرع
پشت بقبلہ بیٹھا ہو تا کہ منھ دونونکا قبلہ کیطرف ہو اور مرد حاکم کے سامنی داہنی طرف اور عورت مرد کی داہنی
جانب ہو اور اس مجلس مین اور لوگ بھی ہون تا کہ سنین اور حاکم شرع مرد کو بعد ادای
شہادت اور قبل صیغہ لعنت اور عورت کو قبل صیغہ غضب اور بعد شہادت نصیحت کری
پس جب لڑکے کا مرد نے انکار کیا ہو وہ اُسکا وارث نہ ہوگا اور نہ یہ اُسکا وارث ہوگا مگر یہ کہ
اگر بعد لعان پھر اقرار کرے تو لڑکا اُسکا وارث ہوگا اور وہ لڑکے کا وارث نہ ہوگا پس

اگر مرد اثناء لعان مین اپنے دعوی کی تکذیب کری یعنی کہی کہ مین نے غلط کہا تہا تو حد قذف اسپر جاری ہوگی اور حد قذف اسّی تازیانہ ہین اور اگر عورت امتناع کری تو اسپر حد زنا جاری ہوگی کہ وہ سو تازیانہ ہین اور باقی احکام اسکے کتب مبسوطہ مین مرقوم ہین

باب دسوان کفارات کے بیان مین اکثر مطالب اسکے

کتاب زاد المعاد سے لکہی گئے ہین کہ مطابق احتیاط ہین اس باب مین دو فصلین ہین فصل پہلی اقسام کفارہ مین ایک قسم کفارات احرام حج وعمرہ کی ہی کہ بیان اسکا باب حج مین ہوچکا ہی اور باقی اقسام کفارہ سولہ ہین اول کفارہ افطار ماہ رمضان ہی کہ اگر حلال سے روزہ افطار کیا ہے تو ایک روزے کی عوض مین ایک بندہ آزاد کری یا دو مہینے برابر روزہ رکہے یا ساٹھ مسکین کو کہانا کہلاوے اور بعض علما ترتیب کے قائل ہین یعنی پہلی بندہ آزاد کرنا واجب ہی اگر یہ نہ ہو سکے تو دو مہینہ روزہ رکہے جب یہ بہی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکین کو کہانا کہلاوے اور یہ قول احوط ہے اور اگر حرام سے افطار کرے تو بنا بر قول احوط لازم ہے کہ تینون کفارہ دی دوسرے کفارہ افطار روزۂ قضاے ماہ رمضان اگر بعد زوال افطار کرے تو بنا بر مشہور دس مسکین کو کہانا دے اگر اس پر قادر نہ ہو تو تین دن برابر روزہ رکہے تیسرا کفارہ ظہار ہی جیسا کہ بحث ظہار مین بیان ہوا چوتہی کفارہ ایلا ہی یعنی کوئی شخص قسم کہاے کہ مین اپنی زوجہ سے صحبت نہ کرونگا کفارہ اسکا کفارہ قسم ہی جیسا کہ بحث ایلا مین مذکور ہوا پانچوین کفارہ خلاف قسم کرنے کا ہے کہ ایک بندہ آزاد کرے یا دس مسکین کو طعام دے یا کپڑا پہناوے اور اگر ان تینون امور سے عاجز ہو تو تین روزہ رکہے چہٹی کفارہ خلاف نذر کرنے کا ہے اور وہ علی الاشہر مثل کفارہ روزۂ ماہ رمضان ہی ساتوین کفارہ خلاف عہد کرنے کا ہی اور وہ علی الاشہر مثل کفارہ نذر ہے آٹھوین کفارہ اس قسم کا ہے کہ جو خدا و رسول اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے بیزاری کی قسم کہائی ایسے قسم کہانا حرام ہے اور کفارہ

باب دسوان کفارات کے بیان مین

بیان کفارات

اس قسم کا یہ ہی کہ دس مسکین کو کہانا دے اور استغفار کرے اور احوط یہ ہی کہ بجہہ قسم کفارہ دی خواہ جہوٹ ہو خواہ سچ ہو خواہ مخالفت اس قسم کی کری خواہ نہ کری نوین اگر عورت کسی مصیبت مین اپنے بالون کو کاٹے تو قول احوط یہ ہی کہ بندہ آزاد کرے یا دو مہینے پے در پے روزہ رکھے یا ساٹھہ مسکینونکو کہانا دے اور اگر عورت کسی مصیبت مین بالونکو نوچے یا مرد مصیبت فرزند یا مصیبت زوجہ مین اپنے کپڑے پہاڑے تو کفارہ اسکا کفارۂ قسم ہی دسوین اگر کوئی مرد اپنی زوجہ منکوحہ یا متمتع بہا یا کنیز کے ساتھہ ایام حیض مین جماع کرے تو کفارہ اسکا یہ ہی کہ اگر اول حیض مین جماع کیا ہی تو ایک دینار کہ وہ ایک مثقال طلائی سکہ دار ہی دے اور اگر وسط حیض مین جماع کیا ہی تو نصف دینار اور اگر آخر حیض مین جماع کیا ہی تو ربع دینار دی اور اگر نصف دینار دے تو احوط ہی اور ایک مثقال بقدر ایک درہم اور تین سبع درہم کے ہوتا ہی اور ایک مثقال بحساب اس دیار کے تین ماشہ و سرخ تخمینا ہوتا ہی گیارہوین اگر کوئی شخص بے نماز عشا پڑہے سو رہے اور آدہی رات گذر جاے تو کفارہ اسکا یہ ہی کہ اسدن روزہ رکہے ہرچند وجوب صوم ثابت نہین لکن احوط ہی بارہوین اگر کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو ایک بندہ آزاد کرے اور دو مہینے کے روزے پے در پے رکہے اور ساٹھہ مسکین کو کہانا دے تیرہوین اگر کوئی شخص نادانستہ کسی مومن کو قتل کرے اور ارادہ اسکے قتل کا نہ رکہتا ہو مثلاً کسی شخص سے از روے غفلت وہ امر صادر ہو کہ اسکی وجہہ سے کوئی شخص مرجاے جس طرح کہ معلم تعلیم کے لیے لڑکے کو مارے اور وہ لڑکا مرجاے یا آہو کی طرف تیر لگاے اور وہ تیر کسی دوسرے کے لگا اور وہ مرجاے تو کفارہ ان سب امور کا مثل کفارہ ظہار ہے چودہوین اگر کوئی شخص ایسی عورت سے کہ جو دوسرے کے عدہ مین ہو نکاح کرے تو فوراً کنارہ کرنا اس عورت سے واجب ہے اور کفارہ اسکا یہ ہے کہ پانچ صاع آٹا صدقہ مین دے پندرہوین یہ کہ اگر کوئی شخص کسی غلام یا لونڈی کو اس سے زیادہ کہ جسکا سزاوار تہا مارے تو کفارہ اسکا یہ ہی

کہ اسکو آزاد کردے مگر آزاد کرنا بعض علما واجب جانتے ہیں اور بعض مستحب جانتے ہیں سولھویں
اگر کوئی شخص روزہ ماہ مبارک رمضان بیماری میں افطار کرے اور بعد اسکے روزہ رکھنے پر قادر
ہوا اور بغیر کسی عذر کے اسوقت تک تاخیر کرے کہ دوسرا ماہ رمضان آجاوے تو کفارہ اسکا
یہ ہے کہ عوض میں ہر روزیکے ایک مد یا دو مد طعام دے اور بعد ماہ رمضان قضا روزہ واجب
ہے اور مد کا وزن باب زکوۃ میں مذکور ہو چکا ہے اور اگر دوسرے رمضان تک بیمار رہے
تو قضا ساقط ہے لیکن چاہئے کہ ایک مد یا دو مد بعوض ہر روزیکے دے تتمہ تو اور کفارات میں
وہ چند چیزیں ہیں پہلی یہ کہ اگر کوئی شخص بادشاہ ظالم سے کسی منصب کو لے تو کفارہ اسکا یہ ہے
کہ برادران ایمانی کی حاجتیں بر لاوے دوسرے یہ کہ اگر کوئی شخص بہت ہنسے تو کفارہ
اسکا یہ ہے کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَمْقُتْنِیْ کہے یعنی خداوندا مجھے دشمن نہ رکھ تیسری یہ کہ اگر کسی شخص نے کسی کی
غیبت کی ہو تو کفارہ اسکا یہ ہے کہ اس شخص کے لیے استغفار کرے اور تفصیل اس مسئلہ کی
بحث غیبت میں آویگی انشاء اللہ تعالی چوتھی یہ کہ اگر کوئی شخص نماز کسوف یا خسوف کو عمداً
ترک کرے اور اگر گہن تمام قرص میں لگا ہو تو کفارہ اسکا یہ ہے کہ جب اس نماز کی قضا بجا لاوے
تو پہلے غسل کرے پانچویں یہ کہ اگر کوئی شخص اسطرح پر قسم کھاوے کہ مجھے قسم ہے اپنے باپ کی
حق کی یا اپنے باپ کی زندگی کی تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چھٹی کفارہ
مجلس یہ ہے کہ اٹھنے کے وقت سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے **فصل دوسری احکام کیفیات کفارات** میں اور وہ
پانچ ہیں **اول کفارہ** میں جس بندہ کو آزاد کریں چاہیے کہ وہ مسلمان ہو بلکہ احوط یہ ہے
کہ مومن ہو اور طفل کا بھی آزاد کرنا کافی ہے بشرطیکہ وہ مسلمان کا لڑکا ہو اور کفارہ
قتل میں احوط یہ ہے کہ بالغ ہو اور مرد ہو اور سوائے کفارۂ قتل کے عورت کا بھی آزاد
کرنا کافی ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ بندہ ایسا عیب نرکھتا ہو کہ جس سے خود بخود آزاد
ہو جاتا ہے مثل اسکے کہ اندھا ہو یا زمین گیر ہو **دوسری** یہ کہ اگر کفارہ ماہ رمضان

مین دو مہینے روزہ رکھے پس اگر ایک مہینا ہلالی اور ایکدن پے درپے روزے رکھے ہین کہ تیس
دن کامل ہوگئے ہون تو کافی ہی بعد اسکے اگر پے درپے نہ رکھیگا تو احتیاج اعادہ کی نہین
ہی مگر احوط ہی کہ باقی روزہ بھی بعد اسکے متصل و پے درپے رکھے اور اگر اکتیس روز بغیر
کسی عذر کے متصل نہ رکھے ہون تو چاہیے کہ پھر سے شروع کرے اور اگر کسی عذر کی
وجہ سے مانند حیض و نفاس و بیہوشی اور دیوانگی اور بیماری اور سفر ضروری درمیان
مین روزون کے فصل ہوگیا ہو تو بعد زوال عذر باقی روزہ رکھے اور احتیاج
شروع سے رکھنے کی نہین ہی تیسری یہ کہ جس مقام مین کھانا کھلانا واجب ہے چاہیے
کہ اسقدر کھلاوے کہ کھانیوالا سیر ہوجاے اور اگر مسکین کو طعام دی تو لازم ہے کہ ایک
مد سے کم نہ ہو اور دو مد کا دینا احوط ہی اور طعام کے ساتھ نان خورش مثل گوشت یا دال
دینا اولی ہے چوتھی یہ کہ جس کفارہ مین کپڑا پہنانا واجب ہے اگر عورت کو پہناوے تو
احوط یہ ہی کہ پیراہن و مقنعہ دی اور اگر مرد کو پہناوے تو پیراہن اور قبا یا پیراہن اور
زیرجامہ یا قبا اور بالاپوش دے پانچوین اگر کوئی شخص بندہ آزاد کرنے مین عاجز ہو
اور روزہ رکھنا شروع کرے اور بعد اسکے بندہ آزاد کرنے پر قادر ہوجاے تو اسوقت
مین بہتر ہے کہ روزہ ترک کرکے بندہ آزاد کرے اور جب کفارہ مین ماہ رمضان کے دو
مہینہ کے روزہ سے عاجز ہو تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے اور اگر اس سے بھی
عاجز ہو تو اٹھارہ دن پے درپے روزہ رکھے اور جب یہ بھی نہ ہوسکے تو بقدر وسعت
و طاقت تصدق کرے اور جب یہ بھی نہ ہوسکے تو استغفر اللہ بقصد توبہ کہے اور اکثر
علمانے فرمایا ہے کہ جس شخص پر کسی کفارے یا نذر کی وجہ سے دو مہینے برابر روزے رکھنا
واجب ہون اور وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو چاہیے کہ اٹھارہ روزے رکھے
اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو عوض مین ہر روزہ کے ایک مد مسکین کو طعام دے اور اگر اسکی
بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو استغفار کرے اور اشہر اور اقوی یہ ہی کہ جس کفارے کے دینے

ہین عاجز ہو تو استغفار کرے مگر کفارہ ظہار مین جبتک کفارہ نہ دے گا عورت سے وطی کرنا حلال نہ ہوگا ہر چند عاجز ہو اور اگر عاجزی اوسکی بعد استغفار زائل ہوجای تو احوط یہ ہی کہ بعد قدرت کفارہ

باب گیارہوان گناہان کبائر و صغائر مین اور اِس باب مین ایک مقدمہ

اور پانچیس فصلین ہین مقدمہ بیان شمار معاصی مین علیین مکان سید العلما جناب سید حسین صاحب مرحوم رسالہ گناہان کبیرہ مین لکھتے ہین کہ معنی کبیرہ مین احادیث واقوال علما مین اختلاف کثیر ہی بعضے کہتے ہین کبیرہ کا اطلاق اُس گناہ پر ہی کہ جس کے ارتکاب کی وجہ سے خدا نے قرآن مین وعدۂ عذاب کیا ہو اور بعض کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہی کہ شارع نے جسکی لیئے حد مقرر کی ہو یا وعدہ عذاب اُسکے لیئے ہوا ہو اور بعضے کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہی کہ جیسے گناہ کرنے والے کے بے اعتنائی دین کی طرف معلوم ہو اور بعضی کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ حرام ہونا اوسکا بدلیل قطعی معلوم ہوا اور بعضے کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہی کہ جسکے ارتکاب کی وجہ سے قرآن یا احادیث مین وعید شدید ہوا اور اسی طرح کبائر کی شمار مین بھی اختلاف کثیر ہے بعضی سات کہتے ہین بعضی بیس بعضے چونتیس اور بعضے چالیس اور بعضی اسی تک شمار کرتے ہین اور مجموع ان سب کا بیاسی گناہ ہوتے ہین منجملہ اُنکے چھبیس گناہ قرآن سے ثابت ہین یہ سب اجمالاً لکھے جاتے

ہین بیان اون گناہ کبیرہ کا کہ جو قرآن سے ثابت ہین اول شرک بخدا اور یہ سب گناہان کبیرہ سے عظیم تر ہے اور سب عقائد باطلہ اِسکے حکم مین داخل ہین اور ریا بھی ایک قسم شرک کی ہے ۲ کسی مومن کو ناحق قتل کرنا ۳ زنان شوہر دار کو زنا کی نسبت دینا ۴ مال یتیم ظلم وستم سے کھاجانا ۵ زن شوہر دار سے اور محرمات سے مثل ماں اور بہن اور بیٹی سے زنا کرنا بلکہ ہر قسم زنا ۶ جہاد واجب مین معرکہ جہاد سے بھاگ جانا ۷ عقوق والدین اور نافرمانی اونکی اور بعض حدیثوں مین یہی سات گناہ کبیرہ وارد ہین اور حصر انہین سات مین ظاہر امحمول تقیہ پر ہے ۸ سود دینا اور لینا

مگر کافر سے سود لینا جائز ہی ۹ سحر یعنی جادو ۱۰ جہوٹی قسم کہانا ۱۱ شراب پینا ۱۲ جوا کہیلنا
۱۳ حضرت رسول خدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام سے بیعت و عہد کرکے اُس بیعت و عہد
کا توڑنا ۱۴ احرام مکہ مین وہ امور کرنا کہ جنہین شارع نے منع کیا ہو مثل شکار وغیرہ ۱۵ رحمت
خدا سی مایوس ہونا ۱۶ عذاب خدا سی بے پروائی کرنا اور اپنے تئین امن سمجہنا ۱۷ خرید و فروخت
مین کم دینا اور زیادہ لینا ۱۸ غنا یعنی گانا ۱۹ لواطہ اور عذاب اسکا شدید ہی ۲۰ وہ مال
جو کہ مجاہدین جہاد کرکے لائے ہون اسکا چورانا بلکہ ہر قسم کی چوری کرنا ۲۱ غیبت مومنین سوا
اُن مقامات کے جو کہ مستثنے ہین ۲۲ اُن فرائض کا ترک کرنا کہ جنکا واجب ہونا قرآن سی ثابت
ہی مثل نماز وغیرہ ۲۳ اسراف یعنی بیجا مال کا صرف کرنا ۲۴ دروغ نسبت بخدا و رسول بلکہ
ہر قسم کا دروغ ۲۵ مرے ہوے حیوان کا اور سور کے گوشت کا اور اُس حیوان کی گوشت
کا بلا ضرورت کہانا کہ جو سوا نام خدا کے ذبح کیا گیا ہو ۲۶ گواہی حق کا چہپانا بیان اُن
گناہون کا کہ بعض احادیث اور اقوال بعض علمای دین سی کبیرہ ہونا اُن کا ثابت ہوتا ہی
۲۷ مال کو حرام مین صرف کرنا ۲۸ جو شخص دیار کفر سے بلاد اسلام مین اکر مقیم ہوا ہو ایسے
شخص کا بلاد اسلام سی پہر دیار کفر مین جاکے رہنا اور دور نہین ہی کہ اس زمانہ مین ایسے
شہرون مین مقیم ہونا کہ جس مین کوئی عالم نہ ہون کہ اس سی مسائل دین دریافت کئے جائین
اسی حکم مین شامل ہو ۲۹ گناہان صغیرہ پر اصرار کرنا ۳۰ گناہان صغیرہ کو حقیر سمجہنا ۳۱ مسـ
ـتحب سنتونکو خفیف جان کے ترک کرنا ۳۲ کعبہ معظمہ کا خفیف سمجہنا ۳۳ مسلمانون پر ظلم
کرنا ۳۴ لہو و لعب مین مثل دف و طنبور و نای وغیرہ مشغول ہونا ۳۵ رشوت لینا
۳۶ ظالمونکے ظلم کرنے مین مدد کرنا ۳۷ لوگون کے مال مین چوری کرنا ۳۸ لوگون
سے خلاف عہد کرنا ۳۹ قطع رحم یعنی عزیزون سے رعایت نہ کرنا ۴۰ کہانت یعنی امور
آئندہ کے بسبب تسخیر جن وغیرہ خبر دینا ۴۱ اس سال مین کہ استطاعت ہو جاے بدون
عذر حج نہ کرنا ۴۲ مست کرنے والی چیز کا پینا اگرچہ غیر شراب انگور ہو ۴۳ کسی شخص پر بہتان

واخفا کرنا ۴۳ سلاح پانے کا لوگونکو نہ لینے دینا ۴۴ پیشاب سے احتراز نہ کرنا ۴۵ ایسا کام کرنا
کہ جسکے سبب سے لوگ اس شخص کی مان اور باپ کو گالی دین ۴۶ ایسی وصیت کرنا کہ جس مین وارثون
کا ضرر ہووے ۴۷ قضای خدا سے کراہت رکھنا اور قضای آلہی کی شکایت کرنا ۴۸ تقدیرات خدا پہ
اعتراض کرنا ۴۹ تکبر اور غرور کرنا ۵۰ حسد ۵۱ مومنون سے عداوت کرنا اور اونہین ڈرانا ۵۲
سخن چینی کہ باعث ضرر ہو ۵۳ کسی مومن کا ناحق کوئی عضو قطع کرنا ۵۴ حرام مین واسطہ ہونا
۵۵ بری باتون کا حکم کرنا اور اچھی باتون سے منع کرنا ۵۶ خلاف وعدہ کرنا بنابر قول بعض
علما ۵۷ مومنون پر لعنت کرنا اور اونہین گالیان اور آزار دینا ۵۸ مومنون پر گمان بد لیجانا
۵۹ مومنون کو سرزنش بیجا کرنا ۶۰ مومنون کے چھپے ہوے عیبون کا تجسس کرنا ۶۱ مومنون
کا حقیر جاننا ۶۲ غلام اور لونڈیکو اس حد سے کہ جسکے مستحق ہون سزا دینا ۶۳ شارع عام یعنی مسلمانون
کا راستہ بند کرنا ۶۴ اپنے عیال کو ضائع کرنا اور اونکی خبر گیری نہ کرنا ۶۵ امر ناحق مین حمیت
کو دخل دینا ۶۶ امر دین مین بدعت پیدا کرنا ۶۷ امر بمعروف اور نہی منکر ترک کرنا یعنی اگر
کوئی شخص واجبات کو ترک کرے مثل نماز وغیرہ تو خلق پر واجب ہی کہ اس سے کہین کہ نماز پڑھے ہی
اور اگر نمانے تو اسپر شدت کرین اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی معصیت کا مرتکب ہو تو اوس
معصیت سے منع کرنا بھی واجب ہے اور امر دین مین نصیحت سے سکوت کرنا دران حالیکہ
شرائط وجوب پائے جائین گناہ کبیرہ ہے ۶۸ مجلس شراب مین بے ضرورت بیٹھنا ۶۹ اہل
بدعت کے ساتھ ہمنشینی کرنا ۷۰ جھوٹی گواہی دینا ۷۱ باوجود مقدرت حق مردم ند ینا ۷۲ فحش
زبان پر جاری کرنا ۷۳ دوزبان ہونا ۷۴ خون پینا ۷۵ زکوۃ واجب کا نہ دینا ۷۶
داخل نسب اور خارج نسب ہونا یعنی اپنی قوم بدل کے دوسری قوم مین داخل ہونا ۷۷
حرام چیزون کا اور کل نجس چیزون کا کھانا ۷۸ ماہ رمضان کے روزے نرکھنا ۷۹ مسلمانون
کو فریب دینا ۸۰ اپنے شہر کے اور اپنے قوم وقبیلہ کے بد لوگون کو شہر غیر اور محلہ غیر
اور قوم غیر کے نیکون سے بہتر جاننا ۸۱ غیبت کا سننا ۸۲ عبادتون مین سمعہ وریا کرنا

فصل پہلی سود کہانیکے عقاب مین

واضح ہو کہ سود کہانا اکبر کبایر سے ہی قرآن مین کئی مقام پر حق تعالی ربا کی مذمت فرماتا ہی اور حدیثون مین مذمت ربا مین کثرت سی وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایک درہم ربا گناہ و عقوبت مین ستر زنا سے زیادہ ہی جو کہ محرم سے واقع ہو مثل مان اور بہن کے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سود کہانے والا اور کہلانے والا اور لکہنے والا اور گواہ سود کا سب برابر ہین اور ایک حدیث مین ان سب پر لفظ لعنت وارد ہے اور دوسرے حدیث معتبر مین سود خوار کے حق مین وارد ہوا ہے امام علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر خدا مجہے قدرت و تمکن دی تو مین سود خوار کے سر کو جدا کر دون اور مذمت ربا مین احادیث کثیرہ وارد ہین اس سے زیادہ کیا مذمت ہوگی کہ ایک درہم ربا ستر زنا سے کہ جو زنا ان محرم سے واقع ہو بدتر ہے اور احادیث مذمت کی بہت ہین معاذ اللہ من ذلک اور ربا کے معنی یہ ہین کہ جب کسی جنس کو اسی جنس کی عوض مین بیچے یا قرض دی یا کسی اور معاملہ مین دی اور وہ جنس پیمانہ سے بکتی ہو یا وزن اسکا کیا جاتا ہو تو جسقدر دیا ہی اس سے زیادہ لینا سود ہی اور جب جنس مختلف ہو جاے تو پہر زیادتی اور کمی مین اختیار ہی یعنی اگر تولہ بہر چاندیکو دو تولہ سونے کے عوض مین بیع کرین تو یہ بیع صحیح ہی اور اگر ایک روپیہ کو ایک اشرفی سے معاوضہ کرین تو بہی صحیح ہی مگر جب روپیہ کو بیع کرے یا معاوضہ کرے یا قرض دے تو عوض مین اسکے ایک روپیہ سے زیادہ نہین لے سکتا اگر ایک روپیا اور دو پیسہ لے تو دو پیسہ لینا سود ہو جائیگا پس جو چیزین کہ تولنے کی نہ ہون اور پیمانہ سے بہی ان کا حساب نہ ہوتا ہو مثل کپڑے اور لباس کے تو اس مین سود نہین ہے یعنی ایک جامہ کو دو جامہ سے اور ایک گز کپڑے کو دس گز سے بیع کرنا درست ہی

طریقہ معاملہ شرعی

تاکہ سود سے نجات ہو جب ایسے معاملہ کی ضرورت ہی کہ جس مین سود لازم آتا ہی یا قرض لینا

منظور ہی اور قرض دینے والا بے سود نہین دیتا ہو تو چاہیئے کہ دو جنس سے معاملہ کرے مثلاً سو روپیہ سے معاملہ کرتا ہی یا قرض لیتا ہی تو ایک اشرفی پندرہ روپیہ کی یا گنّی دس روپیہ کی لیے باقی روپیہ ہون اور مجموع مقابل سو روپیہ کے ہو جاوے اور اسکے عوض مین ایک سو دس یا ایک سو بیس یا جسقدر زیادہ ہو دے سکتا ہی اور لے سکتا ہی یا سو روپیہ اسطور پر دے یا لے کہ ایک روپیہ کے پیسہ ہون باقی ننانوی روپیہ ہون اسکے عوض مین ایک سو دس روپیہ لینا اور دینا جائز ہی غرض ایک جانب روپیہ کے ہمراہ کوئی کپڑا یا رومال یا ٹوپی یا مثل اسکے کوئی شے اگرچہ کم قیمت ہو اور مجموع کی بیع ہو یا معاملہ اس سے واقع ہو تو عوض کے روپیہ مین زیادتی جائز ہے اور دونون طرف سے دو جنسین ہون تو یہ درست ہے عوام اس حیلہ شرعی کو برا جانتے ہین اور طعن و تشنیع اس فعل پر کرتے ہین یہ طعن اُنکے اغواے شیطان سے ہی جس امر کو خدا و رسول نے حرام کیا ہی وہ حرام ہی جسکو حلال کیا ہی وہ حلال ہی اس طعن کا نتیجہ یہ ہی کہ آخر کو وقت ضرورت مرتکب فعل حرام ہوتے ہین اور صریح سود کہاتے ہین شیطان کا مطلب حاصل ہو جاتا ہی مومنین کو چاہیئے کہ شیطان کے اغوا پر عمل نہ کرین اور طریقہ معاملہ شرعی کو یاد رکہین تا حرام سے نجات ہو اور باعث خوشنودی خدا و رسول کا ہو اسواسطے کہ کئی حدیثون مین معصوم نے اس طریقہ کی اجازت دی ہی اور ایک حدیث کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ قباحت نہین اگر ہزار درہم اور ایک دینار کو بعوض مین دو ہزار درہم کے اور اسی حدیث کے آخر مین ہی نِعْمَ الشَّیْءُ الْفِرَارُ مِنَ الْحَرَامِ اِلَی الْحَلَالِ یعنی خوب چیز ہے بہاگنا حرام سے طرف حلال کے واضح ہو کہ یہ طریقہ یعنی دو جنس کی بیع یا قرض یہ بہت خوب طریقہ ہے علاوہ اسکے اور طریقے بہی سود سے نجات پانے کے ہین مثلاً یہ سو روپیہ ہبہ کرے دوسرا شخص ایک سو دس روپیہ کو ہبہ کرے یا یہ کہ ایک شخص دوسرے شخص کو سو روپیہ قرض دے اور وہ شخص اسکو ایک سو دس روپیہ قرض دے بعد اسکے ہر شخص اپنا حق معاف کر دے مگر یہ لازم ہے کہ دیتے وقت شرط نکرے

کہ تم بھی ہمکو قرض دینا یا ہبہ کرنا مگر پہلی صورت بہتر ہے کہ نقصان کسی طرح کا اس مین نہ ہوگا اور
یہ بھی ایک طریقہ حیلہ شرعی کا ہے کہ زید نے سو روپیہ اپنا بعوض ایک نگینہ یا رومال کے بیع
کیا اور رومال یا نگینہ لیا بعد اسکے اُس رومال کو اُسی شخص کے ہاتھ پھر ایک سو دس روپیہ
کو بیع کیا کہ وہ شخص چار مہینے کے بعد ایک سو دس روپیہ دیگا یہ صورت بھی جائز ہے مسئلہ
گیہون اور گیہون کا آٹا اور روٹی سب ایک حکم مین ہین یعنی سیر بھر آٹا تین پاؤ روٹی
سے بیع کرنا صحیح نہین ہے اگر آٹے کو روٹی کے عوض مین دے تو چاہیے کہ سیر بھر آٹے کے
عوض مین سیر بھر روٹی بھی دے اور جسوقت دودھ کو بالائی سے یا دہی سے بیع کرے
تو چاہیے کہ مساوی ہو اور اسی طرح سے ظروف کو اگر پیسہ سے بیع کرے مثلاً چار آنہ یا آٹھ
آنہ سے تو چاہیے کہ ظرف اور پیسہ مساوی ہون اور چاندی سے بیع کرنا بہتر ہے کہ پھر
اشکال نہ رہیگا مسئلہ درمیان مسلم اور کافر کے ربا نہین ہے یعنی اگر مسلم کافر سے زیادہ
لے تو جائز ہے اور اگر کافر کو سود دے تو جائز نہین ہے مسئلہ درمیان پدر و پسر کے
اور درمیان زن و شوہر کے بھی ربا نہین ہے یعنی ہر ایک کو دوسرے سے زیادہ لینا جائز
ہے اور درمیان دادا اور پوتے کے سود جائز نہین ہے اور اسی طرح مان اور بیٹا ایک
دوسرے سے معاملہ مین زیادہ نہین لے سکتا اسواسطے کہ حدیث مین اجازت خاص پدر و پسر کے باب مین وارد ہوئی ہے

فصل دوسری مذمت غیبت مین

حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے

یا ایها الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا
ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه واتقوا الله ان الله تواب رحیم
یعنی اے گروہ مومنین پرہیز کرو اور ترک کرو بہت سے گمانون سے تحقیق کہ بعضے گمانون سے
گناہ ہے اور تجسس و تفحص عیوب کا آدمیون کے نہ کرو اور غیبت نہ کرین بعض لوگ تم مین سے
بعض لوگون کے یعنی آپس مین ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو آیا دوست رکھتا ہے کوئی شخص

تم مین سے کہ اپنے برادر مومن مردہ کا گوشت کہاے حالانکہ اپنے برادر مردہ کے گوشت کہانے سے کراہت رکہتے ہو پس غیبت سے بہی کراہت رکہو کہ یہی حال غیبت کا بہی ہے اور ڈرو اور پرہیز کرو عذاب الٰہی سے بہ تحقیق کہ حق تعالی زیادہ قبول کرتا ہے توبہ کو اور زیادہ مہربان ہے اور کتاب عین الحیواۃ مین منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابوذر غفاری سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر تم اپنے تئین غیبت سے باز رکہو پس بتحقیق کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے ابوذر نے عرض کی ان باپ میرے فدا ہون آپ پر یا رسول اللہ غیبت زنا سے کس لیئے سخت تر ہے حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اگر آدمی زنا کرتا ہے اور بعد اسکے توبہ کرتا ہے تو خدا اسکی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہ غیبت اسوقت تک نہین بخشا جاتا جبتک وہ شخص نہ عفو کرے کہ جسکی غیبت کی ہے اے ابوذر گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اسکا کفر اور کہانا اسکے گوشت کا گناہان الٰہی سے ہے اور حرمت اسکی مال کی مثل اسکے خون کے حرمت کی ہے ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ غیبت کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا یاد کرنا اپنے برادر مومن کو ساتھ ایسی چیز کے کہ جسے وہ مکروہ جانے ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ اگر اس شخص مین وہ صفت کہ جو ذکر کیا جاوے موجود ہو تو بہی غیبت کا اطلاق ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے برادر مومن کو اس چیز کے ساتھ یاد کرو کہ جو اس مین موجود ہو تو بتحقیق کہ تم نے اسکی غیبت کی اور جسوقت کہ تم اسکو ساتھ اس خصلت کے یاد کرو کہ جو اس مین نہ ہو تو وہ بہتان ہے اے ابوذر جو شخص کہ اپنے برادر مسلمان کی غیبت کو رد کرے خدائے عزوجل پر واجب ہے کہ اسے آتش جہنم سے آزاد فرمائے اے ابوذر جس شخص کے سامنے اسکے برادر مسلمان کی غیبت کیجاے اور وہ شخص اس برادر مسلم کی نصرت کرے تو خدائے تعالے اسکی دنیا اور آخرت مین نصرت و مدد کرے گا اور اگر یہ شخص باوجود استطاعت نصرت نہ کرے تو خدا دنیا اور آخرت مین اسے ذلیل و خوار کرے گا اور

بیان [illegible]

بعضی علمانے تعریف غیبت اس عبارت سے کی ہے کہ یاد کرنا مومن کا اُسکے حالت غیبت
مین اس عنوان سے کہ اگر وہ سُنے تو ناخوش اور آزردہ ہو اور اکثر علما رضوان اللہ علیہم نے
اسطور سے تعبیر کی ہو کہ آگاہ کرنا حالت غیبت مین انسان معین کے اُس امر پر کہ اگر وہ امر
اُسکے رو برو بیان کیا جاوے تو اسکو برا اور مکروہ معلوم ہوا اور جو کچھ بیان ہو وہ اُس
شخص مین پایا بھی جاے اور وہ امر عرف مین نقص اور عیب سمجھا جاے اور قید انسان
معین کے اسواسطے ہے کہ اگر شخص معین نہ ہو تو غیبت نہین ہے مثلاً کوئی شخص بیان کرے
کہ ایک شخص اس شہر کا فلان عیب رکھتا ہے تو اطلاق غیبت نہ ہوگا ہان اگر اسطور سے
کہے کہ ساتھ قرینہ سے سمجھہ جاے تو البتہ غیبت ہو جائیگی ہر چند نام نہ لے اور یہ قید
کہ عیب اُس شخص مین پایا جاے اسواسطے ہے کہ اگر وہ صفت جو بیان ہوئی اُس شخص
مین نہ ہو تو غیبت نہین ہے بلکہ بہتان ہے پس غیبت وہ ہے جو سچ ہو اور آگاہ کرنے
کی لفظ اسواسطے ہے کہ اگر زبان سے نہ کہے بلکہ نقل اوسکے چلنے کی یا کلام کی یا لباس وغیرہ
کرے تو یہ بھی غیبت ہے یا خط مین کسی عیب کو لکھے یا آنکھہ سے اور ابرو سے اشارہ
کرے تو بھی غیبت ہے یا اور یہ قید کہ وہ امر عرف مین عیب سمجھا جاے اسواسطے ہے کہ اگر
کوئی شخص کسی کی تعریف کرے اور وہ برا مانے تو یہ غیبت نہین ہے اور جو عیب کہ ذکر
اوسکا باعث آزردگی مومن ہو تو وہ غیبت ہے خواہ وہ عیب خلقت مین ہو مثلاً کہے
کہ بہرا یا لنگڑا یا کانا خواہ وہ عیب اعمال و افعال مین ہو مثلاً کہے کہ فلان شخص فاسق ہے
یا بہت برا آدمی ہے یا کاذب یا بخیل ہے خواہ وہ عیب نسب کا ہو مثلاً کہے کہ نسب اسکا
رذیل ہے یا جولاہے کا بیٹا ہے یا قوم کا پاجی ہے اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام
سے معنی غیبت اس طرح منقول ہین کہ حضرت نے فرمایا غیبت وہ ہے کہ شان مین کسی برادر
مومن کے وہ امر کہے کہ خدا نے اُسکو پوشیدہ رکھا ہو اور بہتان وہ ہے کہ حق مین کسی
مومن کے وہ بات کہے کہ اُس مین نہ ہو اور کبھی اطلاق غیبت کا اون معنون پر ہوتا ہے

کہ جو شامل بہتان ہی چنانچہ روایت معتبرہ مین منقول ہی کہ راوی نے حضرت صادق علیہ
السلام سے پوچھا کہ غیبت کی تعریف کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ غیبت وہ چیز ہے کہ کسی
مومن کو تم بدی کے نسبت دو کہ وہ برائی اُس مین نہ ہو یا یہ کہ وہ برائی اُسکی ظاہر کرو
کہ خدا نے اُسکو پوشیدہ رکھا ہو اور وہ برائی حاکم شرع کے سامنے گواہی سے ثابت
نہ ہو تا کہ حد اُسپر جاری کیجائے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی غیبت کرے بغیر اسکے کہ درمیان مین ان دونون کے
عداوت ہو تو شیطان اُسکے نطفہ مین شریک ہے اور بسند معتبر جناب امیر المومنین
علیہ السلام سے منقول ہے کہ پرہیز کرو غیبت مسلمان سے تحقیق کہ مسلمان اپنے برادر
مسلمان کی غیبت نہین کرتا اس لیئے کہ خدا نے قرآن مجید مین غیبت کی ممانعت فرمائی ہے
اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالے خانہ
پرازگوشت اور گوشت فربہ کو دشمن رکھتا ہے بعض اصحاب نے عرض کی یا ابن رسول
اللہ ہم گوشت کو دوست رکھتے ہین ہمارے گھر گوشت سے خالی نہین رہتے حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ یہ مراد نہین ہے جو تم سمجھے ہو بلکہ مراد خانہ پرازگوشت سے وہ گھر ہے
کہ جس مین آدمیون کا گوشت غیبت سے کھاتے ہین یعنی اہل اُس مکان کے لوگون کی
غیبت کرتے ہین اور گوشت فربہ سے متکبر مراد ہے کہ چلنے مین تبختر کرے بسند معتبر
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آدمیون پر گمان بد لیجانے سے
پرہیز کرو تحقیق کہ گمان بد بدترین دروغ ہے اور بندہ خدا مین باہم دیگر برادری کرو
جیسا کہ خدا نے تمہین حکم فرمایا ہے اور برے نام و لقب سے لوگون کو یاد نہ کرو
اور اونکے عیبون کا تجسس و تفحص نہ کرو اور باہم فحش اور غیبت اور تنازع اور
دشمنی اور حسد نہ کرو ہر آئینہ حسد ایمان کو کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی
ہے اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے برادر مومن کو

بیان مذمت غیبت

اُسکے غیبت مین بہنیکی اور اون اوصاف سی یاد کرو کہ جن اوصاف کو تم غائبانہ اپنے
نسبت مین چاہتی ہو اور دوسرے حدیث مین ارشاد فرمایا کہ کوئی ورع اور پرہیزگاری
اس امر سی نافع تر نہین ہے کہ انسان محارم الہی اور ایذا رسانے اور غیبت مومن
سے پرہیز کری اور حدیث مین وارد ہے کہ حق تعالے نے حضرت موسی علی نبینا و
علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ صاحب غیبت اگر توبہ کرے گا تو سب اہل بہشت کے آخر
مین داخل بہشت ہوگا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو سب اہل جہنم سے پہلے داخل جہنم ہوگا
اور بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ روزہ دار مشغول
تک عبادت خدا مین ہے کہ جب تک کسی مسلمان سے غیبت نہ کرے بیان غیبت
سننے کا واضح ہو کہ اگر غیبت سننے والا اس غیبت کی تصدیق کرے یا از روے
خواہش غیبت مومن کان لگا کر سنے تو علما مین قول مشہور یہ ہے کہ وہ بھی مثل غیبت
کرنے والے کے ہوگا چنانچہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام سے
منقول ہے کہ غیبت سننے والا بھی مثل غیبت کرنے والے کے ہے اور ظاہر بعض
احادیث معتبرہ اور کلام اکثر علما کا یہ ہے کہ جتبک ممکن ہو چاہیئے کہ سامع رد غیبت
کرے اور منع کرے اور اپنے برادر مومن کی مدد کرے اور اگر نہ ہو سکے تو اس جگہ
سے اٹھ جانے اگر اٹھ جانے پر بھی قادر نہ ہو تو دل سے کراہت رکھے اور اوس
غیبت پر راضی نہ ہو جیسا کہ روایت معتبرہ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی برادر مومن کے سامنے غیبت کرے
اور یہ شخص اس دوسرے مومن کی نصرت و یاری کرے تو خدائے تعالے اوسکی دنیا
و آخرت مین مدد کرے گا اور جو شخص باوجود قدرت مدد نہ کرے اور رد غیبت
نہ کرے تو خدا اسکو دنیا و آخرت مین پست کرے گا بیان کفارۂ غیبت مومن کو
لازم ہے کہ غیبت سے پرہیز کرین اور توبہ کرین چونکہ غیبت حق الناس ہی چاہیئے

بیان کفارہ غیبت

جس شخص کی ہتک کی ہے جہان تک ممکن ہو اسکو ذکر خیر سے یاد کرین اور ان معائب کو اسکی خاطر سے دور کرین اور کفارۂ غیبت یہ ہے کہ اس شخص سے کہ جسکی غیبت کی ہے بخشوائین اور عفو اور بحل کرائین چنانچہ حدیث ابو ذر سے اور دوسری حدیث سے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے معلوم ہوتا ہے کہ غیبت زنا سے بدتر ہے اور خدا غیبت کنندہ کی توبہ قبول نہین کرتا یہانتک کہ صاحب حق اوس شخص کو حلال کردے اور بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ کفارۂ غیبت اُس شخص کیواسطے کہ جسکی غیبت کی ہے استغفار کرنا ہے چنانچہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے پوچھا یا حضرت کفارۂ غیبت کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ جسوقت تو اوسکو یاد کر تو حق تعالے سے اُسکے لیے استغفار کر جناب آخوند مجلسی فرماتے ہین کہ جمع ان حدیثون مین اس طرح ہو سکتی ہے کہ اگر صاحب حق نے سنا ہو اور ابراء ذمہ اُس سے ممکن ہو تو ابراء ذمہ اوس سے طلب کرنا چاہیئے اور اگر نہ سنا ہو یا اگر سنا ہو مگر ابراء ذمہ اُس سے نہین کرسکتا باین وجہ کہ وہ مرگیا ہو یا غائب ہو تو اُسکے لیے استغفار کرنا چاہیے اور احتیاط یہ ہے کہ اگر اُس نے نہ سنا ہو تو بھی اُس سے بخشوالے مگر یہ کہ باعث اوسکی آزردگی اور ایذا کا ہو اور اس صورت مین مجمل طور پر اگر اُس سے بری ذمہ کر سکے تاکہ وہ آزردہ نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ باجمال استغفار چاہے اور اسے ترک نکرے واللہ یعلم بالصواب

بیان ان مقامات کا جہان غیبت جائز ہے

بیان اون مقامات کا جہان غیبت جائز ہے

مخفی نرہے کہ علما نے چند مقام مین غیبت کو استثنا کیا ہے پہلے یہ کہ اگر کسی شخص نے کسی پر ظلم کیا ہو اور وہ مظلوم کسی شخص کے پاس آئے اور اظہار کرے کہ فلان شخص نے مجھپر ظلم کیا ہے تاکہ وہ شخص کچھ تدبیر دفع ظلم کرے اگر وہ شخص قدرت رکھتا ہو کہ اس ظلم کو دور کرے تو اوسوقت مین کہنا اور سننا دونون جائز ہین دوسری

بروقت مشورہ نصیحت کرنا یعنی اگر کوئی شخص کسی سے از راہ مشورہ پوچھے کہ زید کیسا شخص ہی
بدمعاملہ ہی یا نیک ہی ہمین منظور ہے کہ زید کے ساتہ عقد کیا جاسے یا کچہہ معاملہ اُس سے منظور ہی
تو لازم ہے کہ مشورہ نیک دی اور اگر بدی زید کی معلوم ہو تو بیان کرے تیسری بدعت اہل
بدعت کی ہی جو لوگ فریب خلائق کو دیتے ہین اور ضرر دین مین پہونچاتے ہین مثلاً وعظہ
مین یا مجمع خلائق مین مضامین باطلہ و دروغ ذکر کرتے ہین پس واجب ہے لوگون پر
خصوصاً علما پر کہ اظہار و اعلان اونکی بدعت و دروغ کا کرین چوتہی اگر کوئی شخص مشہور
ساتہہ کسی وصف کے ہو اور وہ صفت ظاہر ہو مثل اسکے کہ نابینا ہے یا لنگڑا ہے تو بعض علما
فرماتے ہین کہ اوس صفت کا بیان کرنا جاسے اور بعض فرماتے ہین کہ اُس صورت مین جائز ہی
کہ جب تمیز و پہچان اُس آدمی کی اِس صفت خاص سے ہو اور جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے
ہین کہ احتیاط یہ ہے کہ جب تک ممکن ہو اس عبارت سے بیان نہ کرین کہ وہ شخص سنے تو آزردہ
ہو اور عرفاً موجب نقصان ہو مثلاً کہین کہ فلان شخص اندہا یا کانا یا تہا بلکہ اس عبارت
کی جگہہ اور عبارت سے تعبیر کرین مثلاً کہین کہ فلان بزرگ جو آنکہہ سے معذور ہین وہ
تشریف لائے تہے مگر بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ عیب ظاہر کہنا جائز ہے جیسا کہ
بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غیبت وہ ہے کہ برادر مومن کے حق
مین ایسی بات کہے جو خدا نے پوشیدہ کی ہو مگر جو چیز کہ اُس شخص مین ظاہر ہو مثلاً تیزی اور
غصہ اور جلدی وغیرہ تو یہ غیبت نہین ہے اور بہتان وہ ہے کہ جو چیز اُس شخص مین نہ ہو
اُسے بیان کرے پانچوین مستثنیٰ ہے غیبت اُس جماعت کی جو علانیہ مرتکب گناہ ہوتے
ہین اور اظہار گناہون کا کرتے ہین مثل اہل منصب جور کہ منصب اُنکے عین فسق ہین اور علانیہ
مرتکب اوسکے ہوتے پس اگر اون گناہون کو جو علانیہ کرتے ہین اور سب لوگ جانتے ہین
کوئی شخص بیان کرے تو غیبت نہین ہے مثلاً کہے کہ فلان شخص فلان شہر کا حاکم ہے اور
یہ کہنا اُسے بہلا معلوم ہو اور یہ غیبت مین شرط ہے کہ وہ شخص اوس ذکر کو مکروہ جانے

اور اگر کوئی مجمع خلق میں گناہ کرتا ہے اور اخفا نہیں کرتا لیکن اگر گناہ کو اسکے ذکر کرتے ہیں تو وہ آزردہ ہوتا ہی تو مشہور یہ ہے کہ یہ بھی غیبت نہیں ہے پس اگر ایسے شخص کی مذمت کریں تو جائز ہے اور جو گناہ اور عیب جس شخص کا مخفی ہو اگر اسکو ظاہر کرے تو اس میں اختلاف ہے جناب آخوند مجلسی اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں وہ یہ نہیں ہے کہ مذمت اسکی اس گناہ پر کہ جو گناہ علانیہ کرتا ہے باوصفیکہ شرائط نہی عن المنکر نپائے جائیں جائز ہو لیکن گناہان مخفی ذکر نہ کرنا اولے اور احوط ہے اور استثنا میں اس فرقہ کی احادیث بکثرت وارد ہیں چنانچہ بسند معتبر حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہی کہ اگر کسی شخص کو غائبانہ کوئی یاد کرے اوس چیز سے کہ اس میں ہو اور لوگ اسکو جانتے ہوں تو یہ غیبت نہیں ہے اور اگر اس چیز سے یاد کری یا اوس خصلت سے کہ لوگ اس کو نجانتے ہوں تو یہ غیبت ہے اور اگر اس چیز سے یاد کرے کہ اس میں نہ ہو تو یہ بہتان ہے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت فاسق علانیہ فسق اور گناہ کرے تو اوسکا کچھ احترام نہیں ہے اور غیبت اوسکی حرام نہیں ہے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ التحیۃ والثنا سے منقول ہے کہ تین آدمیوں کی حرمت نہیں ہے اول اہل بدعت کہ اپنی طرف سے دین میں کوئی بدعت پیدا کرے اور دوسرے امام جائر اور تیسرے فاسق کہ جو علانیہ فسق کرتا ہو اور بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حرمت فاسق کی سب سے کمتر ہی

فصل تیسری مذمت بہتان اور تہمت مومن اور نسبت برادر مومن گمان بد کرنے میں

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر اس چیز سے بہتان کرے کہ جو اس میں نہ ہو تو حق تعالی اوس شخص کو طینت خبال میں رکھیگا تاکہ اپنے عہد کو پورا کرے اصحاب نے حضرت سے استفسار کیا کہ طینت خبال کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ طینت خبال وہ چرک ہے کہ جو فرج زنا کاروں سے نکلتی ہے اور

فصل (۳) مذمت بہتان اور تہمت مومن

بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر بہتان
کرے اور اُسکے حق مین وہ بات کہے کہ جو اُس مین نہ ہو تو خدائے تعالے روز قیامت
اُسکو ایک آتش کے ٹیلے پر بٹھائیگا تاکہ اپنے عہدۂ سخن کو پورا کرے اور دوسری حدیث
مین فرمایا کہ لوگون پر گمان بد لیجانے سے پرہیز کرو گمان بد بدترین دروغ ہے اور بسند
معتبر منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ درمیان حق و
باطل کسقدر فاصلہ ہے حضرت نے فرمایا کہ چار انگشت کا بعد ازان حضرت نے چار
انگلیون کو مابین آنکھ اور کان کے رکھا اور فرمایا کہ جو کچھہ تو اپنی آنکھ سے دیکھے وہ حق ہی
اور جو کچھہ اپنے کان سے سُنے اکثر باطل ہی اور بسند معتبر انہین حضرت سے منقول ہے
کہ جو شخص برادر مومن پر اتہام کرے تو اُسکے دل مین ایمان اس طرح گھل جاتا ہے کہ جس
طرح نمک پانی مین گھل جاتا ہے اور دوسرے حدیث مین فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر دینی
کو متہم کرے تو اس سے حرمت ایمانی زایل ہو جاتی ہے اور بسند معتبر جناب امیر المومنین علیہ
السلام سے منقول ہے کہ اپنے برادر مومن کے امور کو محمل نیک پر حمل کرو تا وقتیکہ دوسرا
محمل نپاؤ اور گمان بد نہ لیجاؤ اُس کلمہ سے کہ جو تمہارے برادر مومن سے صادر ہو یہان
تک کہ تمہارے لیے کوئی محمل نیک حاصل ہو اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اپنے برادر
مومن کے امور کے واسطے کوئی عذر ڈھونڈھو پس اگر کوئی عذر نہ ملے تو پھر تلاش کرو
شاید کہ محمل نیک پایا جائے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول
ہے کہ ہمارے شیعون کی نسبت بدی کا حکم کرنے مین جلدی نہ کرو کہ اگر ایک قدم
اونکا لغزش کہاتا ہے تو دوسرا قدم ثابت رہتا ہی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر
اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ نزدیک ترین احوال آدمی
کا بکفر یہ ہے کہ کسی شخص دین مین برادری رکہتا ہوا اور اُسکے عیوب اور لغزشون کو
یاد رکہتا تا ایک روز اُسکو ان عیوب پر ملامت کرے اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ

دربیان مذمت بہتان اور تہمت بدگمانی

وآلہ

علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہو کہ جو شخص کسی مومن کا گناہ فاش کرتا ہی تو مثل اُسکی ہی کہ خود اُسنے گناہ کیا اور جو کسی مومن کو کسی گناہ پر سرزنش کری تو نہ مری گا یہان تک کہ اُس گناہ کا خود مرتکب ہو اور دوسری حدیث مین منقول ہو کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو ملامت اور سرزنش کرے تو خدا اوسکو دنیا و آخرت مین سرزنش و ملامت کری گا

فصل چوتھی مذمت حسد مین

کہ غیبت کا منشاء اصلی اکثر آدمیون مین یہی ہوتا ہے مخفی نہ رہے کہ حسد بدترین صفات ذمیمہ نفس سے ہی اور پہلا گناہ خدائے تعالے کا جو روے زمین پر واقع ہوا گناہ شیطان تھا کہ باعث اُس گناہ کا حسد ہوا تھا اور مشہور یہ ہی کہ اظہار حسد گناہان کبیرہ سے ہی اور منافی عدالت ہی اور اصل اُسکے گناہان قلب و امراض نفس سے ہی اور آدمی اسی خصلت سے دنیا مین بھی تکلیف و عذاب مین مبتلی رہتا ہی اور حسد اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص چاہے کہ دوسرے شخص سے زوال نعمت ہو جاے اور اُسکا عیش و راحت مین رہنا اُسے ناگوار ہو یعنی شخص معین جو کچھہ قسم علم یا مال سے رکھتا ہی وہ اُسکے پاس سے جاتا رہے اور اگر اپنے واسطے بھی چاہے کہ مثل دوسرے شخص کے اُسے بھی علم یا مال حاصل ہو جاے اور اُس شخص کے پاس بھی رہے تو یہ غبطہ ہے اور غبطہ اگر صفات نیک مین ہو تو ممدوح ہی اور حاسد چونکہ محسود سے زوال نعمت چاہتا ہے یعنی جس شخص کو کسی نعمت مین دیکھتا ہی تو آزردہ خاطر ہوتا ہی کہ یہ نعمت اِسی کیون حاصل ہے اور یہ امر ممکن نہین ہے کہ نعمت خدا کل آدمیون سے زائل ہو جاتے لہذا وہ ہمیشہ اپنی عادت بد سے شکنجہ محنت مین گرفتار رہتا ہی اور اسی طرح حریص چاہتا ہی کہ کل مال دنیا میرے قبضہ مین آجاے اور یہ ہرگز یہ مطلب اوسکو میسر نہین ہوتا اسی وجہ سے ہمیشہ رنج مین مبتلی رہتا ہے اور صاحب خلق بد ہمیشہ خلق اللہ کے ساتھہ منازعہ کرتا ہی اور یہ ہو نہین سکتا کہ وہ ہمیشہ غالب ہو لہذا رنج و تعب مین مبتلی رہتا ہے اور کل اخلاق ذمیمہ اسی طرح پر ہین اور حاسد کو چاہیے کہ تفکر

فصل (۴) مذمت حسد مین

کرے اور سوچے کہ اہل نعمت نے اسکی تقدیر سے کچھہ کم نہین کیا جس خدا نے ان نعمتون کو ان لوگون کو عطا فرمایا کہ وہ قادر ہے کہ وہ چند ان نعمتون کا اسے بھی دے بے اسکے کہ اُنکی نعمتون سے کچھہ کم کرے اور یہ خیال کرے کہ خدا نے مجھے نعمت جو عنایت نہ فرمائی تو اس راہ سے ہے کہ میری خیر اسی مین ہے اگر نعمت دیتا تو میری واسطے وبال ہوتا اور یہ فکر کرے کہ حسد کرنا اور غم و غصہ کہانا میر احسود کے حق مین کچھہ ضرر نہین پہونچاتا اور ضرر دنیا و آخرت کا خود اسی شخص کے واسطے ہوتا ہے اور ان تفکرات سے خداوند تعالے سے متوسل ہوا ور اپنے نفس سے مجادلہ کرے تا حق تعالے اسکو ان صفات ذمیمہ سے نجات بخشے کہ کوئی صفت از روی عقل کے اس بدتر نہین ہے چنانچہ بسند ہای معتبر حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ حسد ایمان کو کہا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیکو کہا جاتی ہے اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہین کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہین کرتا

فصل پانچوین سخن چینی اور چغلی کہانے اور مومنین مین عداوت ڈالنے کی مذمت مین

عین الحیواۃ مین منقول ہے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر صاحب نمیمہ اور سخن چین راحت نہین پاتا عذاب خدا سے آخرت مین اور سخن چین اُسے کہتے ہین کہ ایک شخص کی بات دوسرے سے نقل کرے تاکہ درمیان اُنکے عداوت پیدا ہو اور بسند صحیح حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ حضرت نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ مین تمکو خبر دون اُن لوگون سے کہ جو تم مین بدترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ بدترین مردم وہ جماعت ہے کہ لوگون مین رفتار سخن چینی اختیار کرتے ہین اور دوستون مین باہمدیگر جدائی ڈالتے ہین اور اس جماعت کے خواہان عیب ہوتے ہین

کہ جو عیوب سے پاک ہیں اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار آدمی داخل بہشت نہ ہونگے کاہن کہ جو باعانت جن خبر دی اور منافق اور جو شخص کہ مداومت کرے شراب پینے میں اور سخن چین اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام جسوقت خداوند تعالے سے مناجات کرتے تھے انھون نے ایک شخص کو زیر عرش الٰہی دیکھا عرض کی پروردگارا یہ کون ہے کہ عرش تیرا اُسپر سایہ کیے ہے خطاب ہوا کہ یہ شخص نیکوکار تہا اپنے ماں اور باپ کی نسبت میں اور سخن چینی نہین کرتا تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمی داخل بہشت نہ ہونگے جو خون کرے یا شراب پیے یا سخن چینی کرے اور بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ شب معراج میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ سر اُسکا مثل سر خوک کے تہا اور بدن اُسکا مانند بدن خر کے تہا اور ہزار ہزار طرح کے عذابون میں معذب تھے صحابہ نے عرض کی کہ عمل اُس عورت کا کیا تہا کہ مستحق ایسے عذاب کے ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ سخن چین اور دروغ گو تھے

فصل چھٹی مذمت افشای راز مومن میں

واضح ہو کہ آداب ہمنشینی اور مصاحبت کے بہت ہین اور عمدہ آداب مجلس یہ ہے کہ راز اہل مجالس فاش نہ کرین کہ اسپر بڑی بڑی مفاسد مترتب ہوتے ہین اور ہمنشینون میں امور مخفی اکثر زبان پر آتے ہین آپس میں ایک دوسرے کی دوستی اور آشنائی پر اعتماد کرکے اپنا راز مخفی نہین رکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اظہار اور ذکر اُس راز کا باعث قتل نفوس اور تلف اموال اور عداوت عظیم ہوتا ہے اور یہ بھی ایک قسم سخن چینی کی ہے اور جو راز کہ برادر مومن اس شخص کو سپرد کرے وہ اُسکے ایک امانت ہے اور نقل کرنا اُسکا بدترین خیانت ہے اسواسطے کہ جس طرح تو نے برادر مومن کا راز دوسرے سے بیان کیا وہ دوسرا تیسرے سے کہیگا اسی طرح تیرے

براد رمومن کا راز اُسکے دشمن تک پہونچے گا اور فاش ہوجائے گا ہان اگر غرض دینی
و دس راز کے اظہار سے متعلق ہو تو نقل کرنا اُسکا جائز ہے چنانچہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو کچھ مجالس مین گذرتا ہے امانت ہی مگر تین مجلسون
کا ذکر امانت نہین ہے اول وہ مجلس کہ جس مین خون ریزی ہو اور دوسرے وہ
مجلس کہ جس مین فرج حرام کو حلال کیا جائے تیسرے وہ مجلس کہ جس مین کسی مال کو
ناحق وحرام لینا چاہین اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین
آدمی سایہ عرش الٰہی مین ہونگے جس روز کہ سوائے سایہ عرش کوئی سایہ نہ ہوگا ایک
تو وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کو کدخدا کرے دوسرے وہ شخص کہ اپنے برادر
مومن کو خادم ہدیہ کرے تیسرے وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کا راز پوشیدہ کرے
اور واضح ہو کہ جس طرح اسرار مومن کا چھپانا لازم ہے اسی طرح اپنے راز کا بھی اخفا لازم
ہی اور لوگون کو اپنے اون امور مخفی پر کہ جنکا اظہار باعث خوف وضرر ہو مطلع نہ کرنا
چاہیئے اور ہر دوست پر اعتماد کرنا یہ بھی خلاف مقتضائے عقلمندی ہی

فصل ساتوین مذمت ترک ملاقات مومن مین

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ابوذر سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر اعمال
اہل دنیا خدائے عزوجل کے سامنے روز دوشنبہ وپنجشنبہ عرض کیے جاتے ہین جو کچھ
کہ اہل دنیا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک عمل مین لاتے ہین پس ہر بندۂ مومن کے
گناہ بخشے جاتے ہین مگر اون دو شخصون کے نہین بخشے جاتے کہ جو دو برادر ایمانی
مین باہمدیگر عداوت وکینہ رکھتا ہو پس حکم ہوتا ہے کہ ان دونون کے اعمال چھوڑ
دیئے جائیں یہانتک کہ یہ آپس مین صلح کرین اور ان دونون کے درمیان سے کینہ
برطرف ہوا ای ابوذر اپنے برادر مومن سے بسبب آزردگی دوری اختیار نہ کر تحقیق
کہ برادر مومن سے دوری اختیار کرنے کی وجہ سے اعمال مقبول نہین ہوتے اے

مقدس کسی ... (حاشیہ ناخوانا)

ابوذر مین مجھے کنارہ کشی برادر مومن سے منع کرتا ہون اگر تو کسی برادر مومن سے مجبوری دوری اختیار کر تو وہ تیری دوری تین دن تک نہ ہو اور جو شخص اپنے برادر مومن سے تین روز تک بخشم و غضب کنارہ کرے اور اسی اثنا مین مرجای تو وہ سزاوار آتش جہنم ہے اور بسند معتبر منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ مین تمکو اُن لوگون سے مطلع کرون کہ جو بدترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ حضرت نے فرمایا بدترین مردم وہ شخص ہی کہ جو لوگون کو دشمن رکھے اور لوگ اُسے دشمن رکھین اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجکو وصیت کی کہ زنہار لوگون سے مخاصمہ و منازعہ نکرو کہ یہ عیوب کو ظاہر کرتا ہی اور عزت کو زائل کرتا ہی اور دوسری حدیث مین منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ اگر دو مسلمان ایک دوسرے سے دوری اختیار کرین اور تین روز اُسی حال پر باقی رہین اور صلح نہ کرین تو اسلام سے نکل جاتے ہین اور اُن دونون مین محبت برطرف ہو جاتی ہے اور جو اُن مین سے بات کرنے مین اپنے برادر مومن سے سبقت کری تو قیامت مین جلد تر داخل بہشت ہوگا و بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان اُسوقت تک خوشحال رہتا ہے جبتک دو مسلمان ایک دوسری سے کنارہ کش رہتے ہین اور جسوقت باہم آپس مین ملاقات کرتے ہین تو زانو ہای شیطان مین لرزہ و رعشہ ہوتا ہے اور بند اور جوڑ اوسکے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہین اور فریاد کرتا ہے کہ واے ہو مجھپر یہ کیا مصیبت ہے کہ جو مجھکو در پیش ہوئی اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک دو آدمیون مین اصلاح کرنا بہتر ہے اس امر سے کہ مین دو دینار تصدق کرون

بیان مذمت ترک ملاقات مومنین

فصل آٹھوین مذمت عقوق یعنی نافرمانی والدین مین

بیان مذمت عقوق و نافرمانی والدین

واضح ہو کہ رعایت حرمت والدین عمدہ شرایع دین سے ہے اور والدین کا راضی رکھنا

عبادت عظیم ہے والدین کا عاق ہونا اور اُنکو آزردہ رکھنا گناہ کبیرہ ہی اور حق تعالے
قرآن مجید مین جابجا احسان والدین کا حکم فرماتا ہی اور اُنکی نسبت مین اُف کہنی کو منع کرتا ہی
چنانچہ فرماتا ہی وَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ اور دوسری مقام پر ارشاد کرتا ہی کہ اگر مان باپ کافر ہون
اور تجھسے کہین کہ کافر ہوجا تو اُن کا یہ کہنا نہ مان لیکن دنیا مین اُنکے ساتھ سلوک نیک کر
اور کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہی کہ ایک شخص خدمت حضرت رسول خدا مین حاضر ہوا
اور اُسنے عرض کی کہ مجھے کچھہ وصیت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ مین تجھسے وصیت کرتا ہون
کہ نسبت بخدا شرک نہ کر ہر چند تجکو آگ مین جلا دین اور اگر کوئی کلمہ بمجبوری تیری زبان
پر جاری ہو تو چاہیئے کہ دل تیرا ایمان پر ثابت ہو اور تجکو وصیت کرتا ہون کہ مان باپ
کی اطاعت کر اور اُنکے ساتھہ نیکی کر خواہ زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور دوسری حدیث
مین منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا سے پوچھا کہ حق باپ کا فرزند پر کیا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اُسکا نام نہ لے اور آگے اُسکے نہ چلے اور قبل اُسکے کہ وہ بیٹھے یہ نہ بیٹھے اور
وہ کام نہ کرے کہ لوگ اُسکے باپ کو گالیان دین اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ تمھین اپنے مان باپ کے ساتھہ احسان کرنے سے خواہ زندہ ہین خواہ مردہ
کون سا امر مانع ہے بعد انتقال اونکے لئے نماز پڑھو اور روزہ رکھو اور اُنکی طرف سے حج
کرو کہ ثواب اسکا اونکو ملیگا اور بسبب اسکے کہ تم نے اپنے مان باپ کے ساتھہ احسان
کیا تمھین بھی اجر ملیگا دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ ایک شخص خدمت حضرت رسول
خدا صلے اللہ علیہ و آلہ مین حاضر ہوا اُسنے عرض کی یا رسول اللہ مجھے جہاد کا نہایت شوق
ہی حضرت نے فرمایا راہ خدا مین جہاد کر اگر مارا جائیگا تو حق تعالی کے نزدیک زندہ ہی
تجکو بہشت سے روزی ملیگی اور اگر مر جائیگا تو اجر اسکا خدا پر ہے اور اگر تو زندہ پھریگا
تو گناہون سے نکل جائیگا مثل اُس روز کے کہ اپنے مان کی شکم سے متولد ہوا اُسنے
عرض کی کہ میرے مان باپ پیر ہین اور مجھسے اُنس رکھتے ہین اور وہ نہین چاہتے ہین

کہ مین اُنسے جدا ہون حضرت نے فرمایا تجھی سزاوار ہے کہ تو اپنے مان باپ کے پاس رہ مجھے
قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ تیری مان باپ کا تجھسے ایک
شب و روز اُنس کرنا بہتر ہے اِس امر سے کہ تو سال بہر راہ خدا مین جہاد کرے اور حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مان باپ کا حق کوئی فرد بشر ادا نہین کرسکتا مگر دو چیزون
مین اول یہ کہ باپ بندہ ہو اور فرزند اُسکو لیکر آزاد کردے دوسرے یہ کہ مان باپ پر
قرض ہو اور فرزند اوسکو ادا کرے اور دوسری حدیث مین فرمایا کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ فرزند مان باپ کے زندگی مین اونکے ساتھہ نیکی کرتا تھا اور بعد اُنکے مرنے کے قرض
اُنکا ادا نہ کیا اور اونکے لیے عمل خیر و استغفار نہ کی پس خدا اوسکو مان باپ کا عاق
لکھتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ فرزند مان باپ کی حیات مین عاق ہوتا ہی اور جب
والدین مرجاتے ہین تو قرض اُنکا ادا کرتا ہی اور اونکے لیے استغفار کرتا ہے پس خدا
اُسکو نیکوکار لکھتا ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ تین چیزین ہین کہ حق تعالے نے
کسی حال مین اُن کی اجازت نہین دی پہلی امانت کا نہ دینا خواہ وہ امانت بدکار
کی ہو خواہ نیکوکار کی ہو دوسری اپنے عہد و پیمان پر وفا نکرنا خواہ وہ عہد و پیمان
نیک شخص سے کیا ہو خواہ بد سے کیا ہو تیسری مان باپ کے ساتھہ نیکی نکرنا چاہے
وہ نیکوکار ہون خواہ بدکار ہون اور ایک حدیث مین فرمایا کہ جب قیامت برپا ہوگی
تو ایک پردہ بہشت کھولا جائے گا پس ہر جاندار اُسکے خوشبو سونگھیگا اگرچہ پانسو برس کی
راہ پر بھی ہو مگر جو کہ عاق پدر و مادر ہی وہ بوئی بہشت سی محروم رہیگا اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص
مان باپ کو اوس حال مین کہ جسوقت وہ اُسپر ظلم و ستم کرتے ہون نگاہ غیظ سے دیکھی تو خدا کوئی نماز
اوسکی قبول نہ کرے گا اور حدیث مین وارد ہی کہ والدین کی طرف نگاہ تیز سے دیکھنا بھی عقوق مین داخل ہی
اور حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے
پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیٹا اُسکا اُسکے ساتھہ چلتا تھا اور اُسکے ہاتھہ پر تکیہ

بیان آداب سلوک والدین

کہیے تھا حضرت نے اُس لڑکے سے تازیانۂ حیات کبھی کلام نہین کیا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے پدر سے نیکی کرو تا تمھارے فرزند تمسے نیکی کرین اور فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ سکرات موت اُسپر آسان ہو تو چاہیئے کہ اپنے اقارب سے احسان کرے اور اپنے مان باپ سے نیکی کرے اگر ایسا کرے گا تو موت کی سختیان اُسپر آسان ہونگی اور زندگی مین اُسکو پریشانی نہ پہونچیگی اور حدیث صحیح مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار خصلتین ہین کہ جس مومن مین وہ خصلتین جمع ہون تو حق تعالے اُسکو اعلے علیین بہشت مین اور غرفۂ عزت و شرف مین جگہہ دیتا ہی ایک تو یہ کہ کسی یتیم کو پناہ دے اور اُسکے احوال کی طرف مانند پدر متوجہ رہے دوسرے یہ کہ کسی فقیر شکستہ حال پر رحم کرے اور اُسکی اعانت کرے اور اُسکے کامونکا متکفل ہو تیسرے یہ کہ اپنے مان باپ کے مصارف کا متحمل ہو اور اُنسے مدارات کرے اور اُنکے ساتھ نیکی کرے اور اونکو کبھی آزردہ نہ کرے اور ایک یہ کہ اپنے غلام کی اعانت کرے اور اُسکے سنعاہت و تندی اس سے نہ کرے اور اُسکی اعانت کرے اُن خدمتون مین جو اُس سے متعلق کرتا ہی اور کار دشوار کی اُسکو تکلیف نہ دے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ جو فرزند نیکو کار از روی شفقت و مہربانی اپنی مان باپ پر نظر کرے تو ہر نظر پر ثواب ایک حج مقبول کا اُسکے لیئے لکھا جاتا ہے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ اگرچہ ہر روز سو دفعہ نظر کرے تو بھی ہر نظر مین ایک حج مقبول کا ثواب لکھا جاے گا حضرت نے فرمایا کہ خدا بزرگ تر ہی اور کریم تر ہے اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ نظر کرنا روئے عالم پر عبادت ہے اور نظر کرنا امام عادل پر عبادت ہی اور نظر کرنا پدر و مادر پہ از راہ مہربانی و ترحم عبادت ہے اور نظر کرنا برادر مومن پر کہ اوس برادر مومن کو رضاے خدا کے لیئے دوست رکھتا ہو عبادت ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا کہ اوسکو جریج کہتے تھے وہ اپنے صومعہ

مین متصل عبادت کرتا تہا ایک دن مان اُسکی آئی وہ مشغول نماز تہا مان نے آواز دی اوسنی جواب
ندیا دوسری مرتبہ مان اُسکی آئی اور اوسکو بلایا وہ مشغول نماز رہا اور جواب ندیا پہر تیسری مرتبہ
مادر جریج آئی اور اوسنے جریج کو پکارا لیکن جریج نی اپنی مان کی پکارنے پر التفات نہ کیا اور اوسکو
جواب نہ دیا اور مشغول نماز رہا اوسکی مان نے کہا کہ مین خدا سے چاہتی ہون کہ تجہسے اِس گناہ کا
مواخذہ فرمائے دوسری دن ایک عورت زناکار آئی اور اُسکے صومعہ کی پاس آکے بیٹھی اُس
مقام پر اُس زن زناکار کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا اُس نے بیان کیا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے کہ وہ
میری ساتہہ مرتکب زنا ہوا تہا یہ امر بنی اسرائیل مین مشہور ہوا لوگ کہتے تہے کہ جو شخص تمام خلق
کو زنا کی ممانعت کرتا تہا وہ خود مرتکب زنا ہوا پادشاہ نے حکم دیا کہ جریج کو سولی دیجاے جب یہ
خبر مادر جریج نے سنی تو وہ آئی اور پیٹنی لگی جریج نے کہا کہ اما ور خاموش رہ کہ یہ بلا تیری دعا
بد سی مجہپر نازل ہوئی جب لوگون نے یہ سُنا تو اِس واقعہ کا سبب پوچہا جریج نے جو واقعہ گزرا
تہا اُسی بیان کیا لوگون نے کہا ہمین کسطرح معلوم ہو کہ تو سچ کہتا ہی جریج نے کہا اس لڑکے کو لاؤ جب لا دس لڑکے
کو لائے تو جریج نے پوچہا کہ تو کسکا فرزند ہے بحکم الٰہی طفل گویا ہوا اور اُسنے بیان کیا کہ مین فلان
شخص کا فرزند ہون کہ وہ فلان شخص کی بکریان چراتا ہی پس جریج نے قتل سے نجات پائی
اور قسم کہائی کہ جب تک زندہ ہون مان کی خدمت کرونگا اور مان سے جدا نہونگا

بیان قصہ جریج

فصل نوین مذمت کذب مین

بیان مذمت کذب مین

اخبار کثیرہ اور کلام بعض اصحاب سے ظاہر ہوتا ہی کہ جہوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے اور
اخبار متعددہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہوٹ بولنا غیر مزاح و خوش طبعی اور خوش طبعی و ہزل
مین یہ دونون حرام ہین اور مذمت اور حرمت کذب مین احادیث اور آیات بکثرت
وارد ہین مگر بعض مقام مین بعض افراد کذب جائز ہین بلکہ جہوٹ بولنا کبہی واجب
بہی ہوجاتا ہے مثل اسکے کہ سچ کہنے مین کسی مومن کا ضرر یا خوف قتل نفس محترم متصور
ہو تو ایسے مقام مین سچ کہنا حرام ہے اور جہوٹ بولنا کہ جو باعث نجات مومن قتل سی

یا قید سے یا کسی ضرر سے ہو تو واجب ہی مثل اسکے کہ کسی مومن کا مال ہمارے پاس ہے
اور حاکم ظالم کو معلوم ہوا اور وہ ہمسے طلب کرتا ہے تو اُس صورت مین جائز ہے
کہ ہم کہین کہ ہمارے پاس نہین ہی یا حاکم ظالم ہمسے پوچھتا ہے کہ فلان مسلمان کا مال
بتاؤ تو ہمین کہنا چاہیے کہ ہم نہین جانتے اگرچہ معلوم بھی ہو بلکہ اس مقام پر جھوٹی قسم
کہانا بھی جائز ہے تاکہ خود یا دوسرا مومن ضرر سے محفوظ رہے مگر ایسے وقت ضرورت
مین بھی اگر ہو سکے تو توریہ کرنا بہتر ہے اور توریہ اُسے کہتے ہین کہ اس طرح کی بات
کہے کہ واقع مین سچ ہو اور ظاہر مین جھوٹ ہو یا ایسی بات کا ارادہ کرے کہ جو واقع
مین سچ ہو مثلاً کہے کہ ہمارے پاس روپیہ نہین ہی اور یہ مراد لے کہ روپیہ تیرے دینے
کا یا تیرے مال سے میری پاس نہین ہے یا مثل اسکے جو بات واقع مین ہو اُسکا ارادہ
کرے دوسرا وہ مقام کہ جہان جھوٹ بولنا جائز ہے وہ اصلاح ذات البین ہے
یعنی دو مومنون مین صلح کرانا پس اگر دو مومنون مین نزاع ہو یا ایک نے دوسرے
کو بد کہا ہو تو زبانی ایک کے دوسری سے حرف نیک کہنا چاہیے مثلاً کہے کہ فلان شخص
آپ کی تعریف کرتا تہا اور کوئی کلمہ بد اُس نے آپ کے حق مین نہین کہا تو اسطرح کا خلاف
واقع کہنا بھی جائز ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کلام تین
قسم پر ہے سچ اور جھوٹ اور اصلاح راوی نے عرض کی اصلاح کیا چیز ہے حضرت نے
فرمایا کہ اصلاح یہ ہے کہ کسی شخص نے سُنا کہ فلان شخص نے مجکو بُرا کہا اور وہ شخص
بہت آزردہ ہوا تو اوس شخص سے کہنا چاہیئے کہ مین نے سنا ہے فلان شخص تمکو
بہ نیکی و خوبی یاد کرتا تہا اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ خدا اصلاح مین جھوٹ کو دوست
رکھتا ہے واضح ہو کہ سوا ان مقامات کے یا مقام تقیہ کی جھوٹ بولنا حرام ہی اور احادیث
مذمت کذب مین بکثرت ہین منجملہ اُنکے یہ حدیث ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے
فرمایا ای ابوذر جو شخص خاموش رہا اُسنے نجات پائی اور اگر تم کلام کرو تو چاہیے

کہ سچ بیان کرو اور زبان پر کبھی حرف دروغ جاری نہ کرو حضرت ابوذر فرماتے ہین کہ مینے
عرض کی یا رسول اللہ کیا توبہ ہے اوس شخص کے لیے جو عمداً جھوٹ بولی حضرت نے فرمایا
کہ استغفار اور نماز ہاے پنجگانہ اُس گناہ کو محو کرتے ہین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہی کہ دروغ شراب سے بدتر ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ دروغ گوئی
باعث خرابی ایمان ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے
فرمایا جھوٹ بولنا خدا اور رسول پر گناہان کبیرہ سے ہی اور بسند معتبر حضرت امیرالمومنین
علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کوئی بندہ ایمان کا ذائقہ نہین پاتا
جب تک کہ جھوٹ کو مزاح مین ترک نہ کری اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص زیادہ جھوٹ بولتا ہی خوبی
اُسکی اور حسن اوسکا برطرف ہوجاتا ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حق تعالیٰ جھوٹونکو
بلاے فراموشی مین مبتلی کرتا ہے تاکہ جلد رسوا ہون جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ عین الحیواۃ مین
فرماتے ہین کہ منجملہ اشیاء مذموم بلکہ مشتمل بدغدغہ حرمت نقل کرنا قصہ ہاے دروغ کا ہی
مانند داستان امیر حمزہ اور اسی طرح جملہ قصص دروغ آمیز چنانچہ حضرت رسول صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہی کہ بدترین روایت روایت دروغ ہے بلکہ قصص است کہ
لغو اور باطل ہین مثل شاہنامہ وغیرہ یا مثل قصص مجوس و کفار تو اُنکی نسبت مین بعض علما
فرماتے ہین کہ اس طرح کے قصے بھی بیان کرنا حرام ہین کتب معتبرہ امامیہ مین حضرت امام
محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہی اور حضرت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ سے
روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یاد کرنا علی بن
ابی طالب کا عبادت ہی اور منافق کی علامت یہ ہی کہ ذکر علی سی گریز کرے اور مستنفر ہو اور
قصص ہای دروغ اور افسانہ ہای مجوس کو سنی بعد اسکے امام علیہ السلام نے اس آیہ کو پڑھا
اِنَّمَا ذِکْرُ اللّٰہِ وَحْدَہٗ الخ لوگون نے حضرت سی اس آیہ کی تفسیر دریافت کی حضرت نی فرمایا

بیان وہ مقام کہ جہان جھوٹ بولنا روا ہے

کہا تم نہین جانتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ اپنے مجلسون مین ذکر فضائل علی بن ابی طالب کیا کرو بدرستیکہ یاد کرنا علی بن ابی طالب کا میرا یاد کرنا ہے اور میرا یاد کرنا خدا کا یاد کرنا ہی پس جو لوگ کہ بہاگتے ہین اور دل اونکے ذکر علی بن ابی طالب علیہ السلام سے منقبض ہوتے ہین اور اونکے غیر کے ذکر سے خوش ہوتے ہین تو یہ لوگ آخرت کا ایمان نہین رکہتے اور اونکے واسطے عذاب خوار کنندہ ہے

فصل دسوین عقاب زنا اور مساس کرنے اور بوسہ لینے مین زن نامحرم کے

حق تعالے فرماتا ہی لا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا کتاب عین الحیواۃ مین مین مذکور ہے کہ زنا گناہان کبیرہ سے ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو کوئی اپنے رحم مین نطفہ حرام کو قرار دے تو اوسکے لیئے بروز قیامت وہ عذاب ہی کہ جو بدترین مردم کا عذاب ہوگا اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہی کہ زنا سے پرہیز کرو اسواسطے کہ زنا روزی کو زائل کرتا ہی اور دین کو باطل کرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ زناکار چہہ عذابون مین مبتلا ہوتا ہی تین عذاب دنیا کے اور تین عذاب آخرت کے عذاب دنیا تو یہ ہین کہ چہرۂ زانی کا نور جاتا رہتا ہی اور وہ فقر مین مبتلی ہوتا ہی اور اوس سے فنا نزدیک ہوتی ہی اور عذاب آخرت یہ ہین اول غضب پروردگار ہی دوم دشواری حساب ہی سوم ہمیشہ نار جہنم مین رہتا ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جب میری بعد میری اُمت مین زنا کی کثرت ہو گی تو مرگ مفاجات زیادہ ہوجائیگی جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت یعقوب اپنے بیٹے سے فرماتے تھے کہ اے فرزند زنا نہ کرنا اگر مرغ زنا کرتا ہے تو پر اوسکے گر جاتے ہین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حواریین خدمت حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام مین حاضر ہوے اور انہون نے عرض کی کہ معلم خیرات ہمین ہدایت فرمائے حضرت عیسی نے فرمایا کہ ہمکو حضرت موسی نے حکم کیا ہی کہ خدا کی

دربیان عذاب زنا

قسم دروغ نہ کہاؤ اور مین حکم کرتا ہون کہ نہ سچ کہاؤ نہ جھوٹ قسم کہاؤ اور تحقیق موسیٰ پیغمبر خدا نے
حکم کیا ہی کہ زنا نہ کرو اور مین حکم کرتا ہون کہ خیال زنا اپنے دل مین بھی نہ لاؤ چہ جائیکہ زنا کرو تحقیق
کہ جو شخص خیال زنا اپنے دل مین لاتا ہی تو مثل اسکے ہی کہ کسی خانۂ مزین بہ طلا مین آگ روشن
کیجاوے اور دہوان اُس آگ کا اُن نقوش اور زینت کو زائل کر دے اگرچہ وہ گھر نہ جلے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے ابن عمر سے فرمایا کہ اے مفضل تو جانتا ہی کہ کسواسطے
کہا ہی کہ جو شخص کسی کی حرمت کے ساتھہ زنا کرے تو لوگ ایک روز اُسکی حرمت کے ساتھہ
بھی زنا کرینگے مفضل نے عرض کی یا ابن رسول اللہ مین نہین جانتا حضرت نے فرمایا کہ
بنی اسرائیل مین ایک مرد اور ایک زن زانیہ تھی وہ مرد اکثر بقصد زنا اُس عورت زنا
کار کے پاس جاتا تھا ایک روز جب اُس عورت کے پاس آیا تو خدا نے اُس عورت کی زبان پر
جاری کیا کہ جب تو اپنے گھر جائے گا تو ایک شخص کو اپنی عورت کے پاس دیکھیگا وہ مرد
حالت تشویش مین اُس عورت زانیہ کے مکان سے نکلا اور خلاف وقت یکایک
اپنے گھر مین داخل ہوا ناگاہ ایک شخص کو اپنی عورت کے ساتھہ ہم بستر دیکھا دونو کو حضرت
موسے کی پاس لے گیا اوسی وقت جبرئیل نازل ہوئے اور اونہون نے بیان کیا کہ جو شخص
زنا کرتا ہی ایک روز اُسکی حرمت کی ساتھہ بھی لوگ زنا کرتے ہین پس حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے حضار کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ مردمان غیر کی عورتون سی عفت اختیار کرو تاکہ تمھارے
عورتین باعفت رہین اور حضرت رسول خدا صلی علیہ و آلہ نے فرمایا کہ بوی بہشت دماغ مردم
مین ہزار برس کی راہ سے پہونچتی ہی لیکن عاق پدر و مادر اور قاطع رحم اور پیر مرد زناکار
بوے بہشت سے محروم رہتے ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ
جو شخص بحرام کسی عورت کی دبر مین جماع کرے یا کوئی مرد کسی لڑکے سے اغلام کرے تو خداوند
کریم بروز قیامت اُسے مردار سے گندیدہ تر محشور فرمائے گا کہ مردم اُسکی بو سے ستاذی
ہونگے یہانتک کہ وہ شخص جہنم مین داخل ہو اور اُس سی کوئی عمل قبول نفرمائیگا اور اُسکے

زنانرا عذاب بر زنا و اغلام

تمام اعمال حبط کرے گا اور اُسکو ایک تابوت مین داخل کرے گا اور فرمائے گا کہ اُس شخصکو سیخہائے آہن سے اُس تابوت مین چسپیدہ کردین اور اُسکو ایسا عذاب ہوگا کہ اگر ایک رگ اُسکی رگون مین سے چار لاکہہ آدمیون پر رکہے جائے تو ہر آئینہ سب ہلاک ہوجائین اور اُس شخص پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور جو شخص زن یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا مسلمان سے زنا کرے خواہ آزاد ہو خواہ بندہ خدائے عزوجل اُسکے قبر پر تین لاکہہ در جہنم کہولے گا کہ اُن درون سے سانپ اور بچہو اور شہاب آتشین اُسکے قبر مین داخل ہونگے اور وہ قیامت تک جلا کرے گا اور جب محشور ہوگا تو اہل قیامت اُسکی فرج کی بدبو سے متاذی ہونگے تا وقتیکہ وہ داخل جہنم ہو اور جو شخص کسی ہمسایہ کے گھر مین نظر کرے اور نظر اوسکی کسی مرد کے اندام نہانی پر یا کسی عورت کے گیسو یا اُسکی بدن پر پڑے تو خدا تعالی اوسکو اُن منافقین کے ساتھ داخل جہنم کرے گا کہ جو مسلمانون کے مخفی امور کا تفحص کرتے تھے اور دنیا سے نہ اُٹھے گا جب تک رسوا نہ ہوگا اور آخرت مین عیوب اُسکے فاش ہون گے اور جو شخص کسی عورت یا کسی کنیزہ کہ اُسپر حرام ہو قدرت بہم پہونچائے اور خوف الٰہی سے اُسے ترک کرے تو خداوند کریم آتش جہنم اُسپر حرام کرے گا اور اُسکو خوف قیامت سے امن کرے گا اور اُسکو داخل بہشت فرمائے گا اور جو شخص بحرام کسی عورت پر ہاتھہ رکہے تو جب صحرائے محشر مین آئے گا تو ہاتھہ اُسکا اُسکی گردن مین بندھا ہوگا اور جو شخص کسی نامحرم عورت سے خوش طبعی کرے تو حق تعالی ہر کلمہ پر ہزار برس تک اُسے محشر مین حبس کرے گا اور اگر کوئی عورت راضی ہو کہ مرد اُسے بوس و کنار کرے یا بحرام اُس سے ملاقات کرے یا اُسکے ساتھہ خوش طبعی کرے تو اُس عورت پر بھی اُس مرد کا گناہ ہوگا اور اگر مرد اُسکو مجبور کرے تو اُس عورت کا گناہ بھی اُس مرد پر ہوگا اور جو کہ آنکھہ بہر کے کسی عورت کو بحرام دیکھے تو خداوند قہار قیامت مین اُسکے آنکھون پر میخ ٹہوکے گا

اور اُسکے آنکھ آگ سے بھرے گا تا وقتیکہ حساب خلائق سے فارغ ہو بعد اسکے فرمائے گا کہ اسے جہنم مین لیجاؤ اور جو شخص کسی شوہر دار عورت سے زنا کرے تو فرج زن و مرد سے پرنالہ چرک و ریم کا پانچسو برس کی راہ تک جاری ہوگا اور سب اہل جہنم اُسکے بدبو سے متاذی ہون گے اور غضب الٰہی اوس عورت پر شدید ہو کہ شوہر دار ہوا اور نا محرم کی طرف نظر کرے اور اگر ایسا کرے گی تو خدا اُسکے اعمال کا ثواب حبط کریگا اور اگر کوئی عورت مرد بیگانہ کو فراش شوہر پر سلادے تو خدا کو لازم ہو کہ اُسکو آگ مین جلاے بعد اسکے کہ قبر مین عذاب فرمائے

فصل گیارھوین عقاب لواطہ و سحق مین

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ حضرت نے فرمایا حرمت اور گناہ اغلام زنا سے زیادہ ہو اسواسطے کہ حق تعالےٰ نے بسبب اغلام ایک امت کو ہلاک کیا اور بسبب زنا دنیا مین کسی کو ہلاک نہین فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہو کہ جو شخص لڑکے سے جماع کرے تو روز قیامت جنب محشور ہوگا اور دنیا کا پانی اُسے پاک نہ کرے گا اور خدا اوسپر غضب نازل کرے گا اور اُسکو لعنت کرے گا اور اُسکے لیے جہنم کو مہیا کرے گا اور جہنم اُسکے لیے بدترین محل بازگشت ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ خداوند عالمیان فرماتا ہے مین اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ فرش استبرق اور حریر بہشت پر وہ شخص نہ بیٹھے گا کہ جسکے ساتھ لوگون نے وطی کی ہو اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت قیامت ہوگی تو اون عورتون کو لائینگے کہ جنھون نے عورتون سے مساحقہ کیا ہے حالت اونکی یہ ہوگی کہ اُنکے بدن مین آگ کا لباس ہوگا اور اُنکے سر پر مقنعہ آتشین ہوگا اور آگ کے زیر جامی پہنے ہونگے اور عمود آتشین اُنکے جوف فرج مین داخل کرکے اونہین جہنم مین لے جائینگے

عقاب لواطہ و سحق مین

اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ لواطہ یہ ہے کہ نیچے دُبر کے مرد سے مباشرت کرے اور دبر مین مباشرت کرنا کفر ہی

فصل بارھوین نامحرم کی طرف نظر کرنے اور نامحرم سے مساس کرنے کی عقاب مین

واضح ہو کہ نفس انسان مین اس آنکھ سے مفاسد عظیمہ راہ پاتی ہین بلکہ اکثر معاصی کا دروازہ آنکھ ہی اور اکثر معاصی نفس مین اسی آنکھ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین اور نامحرم کی طرف نظر کرنا حرام ہی اور اسی طرح پسران سادہ رو زلف دار پر بلذت وشہوت نظر کرنا بھی حرام ہی چنانچہ بسند معتبر حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہی کہ کوئی آدمی نہین ہی مگر یہ کہ زنا سی بہرہ ونصیب حاصل کرتا ہی چنانچہ آنکھ کا زنا نامحرم پر نظر کرنا اور منھہ کا زنا بوسہ لینا اور ہاتھہ کا زنا نامحرم کو مس کرنا ہی خواہ فرج ان اعضا کی تصدیق کرے خواہ تکذیب کرے یعنی زنا فرج کا ہو یا نہ ہو اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا حذر اور پرہیز کرو نظر کرنے سے اغنیا اور بادشاہون کے لڑکون پر اور انکے ساتھہ صحبت کرنے سے کہ فتنہ ان لڑکون کا دختران پردہ نشین سے بدتر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین ارشاد فرمایا کہ مکرر نظر کرنا دل مین شہوت بوتا ہی اور فتنہ اور فریفتہ ہونے کے لیئے بھی نظر کرنا کافی ہے اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا کہ بے خوف نہ ہو وہ جماعت کہ جو لوگون کی عورتون کو نگاہ کرتے ہین اسبات سے کہ اور لوگ بھی انکے عقب مین اُنکی عورتون پر نظر کرین گے اور منجملہ نظر ہاے بد کہ جو سورث فساد ہوتی ہے از روے خواہش زینت ہای دنیا پر نظر کرنا ہے کہ باعث میل دنیا اور ارتکاب محرمات ہوتی ہے

فصل تیرھوین مذمت ظلم اور چوری اور خیانت و غضب حقوق مین

واضح ہو کہ ظلم و تعدی بندگان خدا پر گناہ عظیم ہی اور کسی مومن کو قتل کرنا یا مال اُسکا لے لینا یا اذیت پہونچانا یا آبرو اُسکی ضائع کرنا وہ گناہ ہی کہ خدا اُس سے ہرگز در گذر نہ کریگا جبتک اُسکو وہ مظلوم راضی نہ ہو کتاب عین الحیواۃ مین منقول ہی کہ جو شخص کسی شخص پر ظلم کرتا ہی خدا اُسکو بسبب اُس ظلم کے کسی بلا مین مبتلی فرماتا ہی خواہ وہ بلا جان مین ہو خواہ مال مین ہو خواہ اولاد مین ہو اور منقول ہی کہ تین گناہ ہین کہ عقوبت اُنکی دنیا مین بہت جلد ملتی ہی ایک نافرمانی والدین دوسرے خلق خدا پر ظلم کرنا تیسری کفران نعمت خدا و خلق خدا کرنا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کرے اور اپنے دل مین کسی شخص کی نسبت ارادہ ظلم نہ رکھتا ہو تو خدا اوسکی اُسدن کی گناہ بخشدیتا ہی مگر یہ کہ وہ خون ناحق کرے یا کسی یتیم کا مال بحرام کہاے اور مکرر حدیثون مین وارد ہی کہ دعای مظلوم ظالم کی نسبت قبول ہوتی ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جسقدر ظالم مظلوم کا مال لیتا ہی اس سے زیادہ مظلوم کو دین ظالم سے بہرہ و نصیب حاصل ہوتا ہی یعنی ظالم کا نقصان دینی نقصان مظلوم سے زیادہ ہوتا ہے اور احادیث معتبرہ مین وارد ہے کہ جب مومن مارا جاتا ہی تو سب گناہون سے پاک ہوجاتا ہی اور سب گناہ اُسکی قاتل کی گردن پر لکھی جاتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے یا کوئی امر مکروہ اُسکی نسبت واقع کرے تو جبتک کہ اُس مومن کو راضی نہ کرلے اور توبہ و استغفار نہ کرے تو ملائکہ اُسپر لعنت کرتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے تو خدا استخوان اُسکے بروز قیامت جدا جدا کرے گا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن کو بقصد ایذا رسانی اپنی حکومت و غلبہ سے ڈرائے تو جگہہ اُسکی جہنم مین ہو گی اور اگر ڈرائے اور ایذا بھی پہونچاے تو جہنم مین فرعون و آل فرعون کے ساتھ رہیگا اور دوسری حدیث مین مذکور ہی کہ جو شخص کسی مومن کے ضرر پہونچانے مین اعانت کرے اگرچہ نصف کلمہ سے ہو تو قیامت کے دن جسوقت اوٹھیگا تو اُسکے آنکھونکی درمیان مین لکہا ہو گا کہ یہ شخص ہماری

رحمت سے ناامید ہی اور پھر منقول ہی کہ خداوند عالم فرماتا ہی کہ جو میرے بندۂ مومن کو ذلیل کرتا ہے مثل اسکے ہے کہ اسنے علانیہ مجھسے جنگ کی بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کا مال بظلم تصرف مین لاویگا اور اسکو واپس نہ کرے تو اس شخص نے اپنے لیئے روز قیامت آتش جہنم کو مہیا کیا اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص کسی مومن کے مال پر متصرف ہو تو خداوند کریم ہمیشہ کے لیئے اپنا روی رحمت اس سے پھیرے گا اور اسکے اعمال کو دشمن رکھے گا اور اسے اوسکو اعمال خیر پر ثواب نہ دیگا تاوقتیکہ توبہ نہ کرے اور اس مال کو مالک کی طرف رد نہ کردے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہین کہ جو شخص کسی مسلمان کے حق کو حبس کرے اور مالک کو نہ دے تو حق تعالے اوس روزی کی برکت اوسپر حرام کرتا ہی اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس کسی کا حق ہو اور مالک اسے طلب کرے اور یہ شخص نہ دے یا دینے مین تاخیر کرے تو ہر روز اس شخص پر عشار کا گناہ لکھا جاتا ہی اور عشار اسے کہتے ہین کہ جو مال مسلمین سے بظلم دہ یکے لیتا ہو اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص حق مومن حبس کرے تو خداوند کریم بروز قیامت اوسے پانسو برس تک کھڑا رکھے گا یہانتک کہ اوسکے عرق کی نہرین جاری ہون اور جانب رب جلیل سے منادی ندا کرے گا کہ یہ وہ ظالم ہی کہ جس نے حق خدا کو حبس کیا ہے پس چالیس دن اسکو ملامت کی جائیگی بعد اسکے اوسکو جہنم مین لیجاینگے

فصل چودھوین مزدوری نہ دینے اور ہمسایہ کی زمین سے لینے کے عقاب مین

من لایحضر مین منقول ہی کہ جو شخص مزدور پر ظلم کرے اور مزدور کی مزدوری نہ دے تو خدا اسکے اعمال کا ثواب حبط کرتا ہی اور بوی بہشت اسپر حرام فرماتا ہی

باوجودِ اسکے کہ بوئی بہشت پانسو برس کی راہ سے آتی ہی اور جو شخص کہ ہمسایہ کی ایک بالشت زمین مین خیانت کرے اور اپنے گھر مین داخل کرے تو بروز قیامت حق تعالیٰ اُس زمین کو ساتوین طبقہ تک اُس شخص کے گردن مین طوق بنا کر ڈالے گا اور وہ شخص اسی شکل سے مقام حساب مین آئے گا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی جسوقت چار چیزین داخل خانہ ہون تو وہ گھر آباد نہین ہوتا خیانت کرنا اور چوری کرنا اور شراب پینا اور زنا کرنا

فصل پندرہوین مذمت شراب مین

خداوند عالم قرآن مین شراب کی مذمت فرماتا ہی اور احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ شراب پینا بدترین معاصی ہی جو شخص ایک جرعہ شراب پئے تو خدا اُس پر لعنت کرتا ہی اور ملائکہ و انبیا علیہم السلام اُسپر لعنت کرتے ہین اور کافی مین منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے شراب پر لعنت کی اور شراب کے نچوڑنے والے پر اور جس شخص کے واسطے نچوڑے جاے اُسپر اور شراب کے بیچنے والے اور مول لینے والے اور پلانے والے اور اُسکی قیمت کہانے والے اور پینے والے پر اور اُس شخص پر کہ جو شراب کو اُٹھائے اور جسکے واسطے اوٹھا کر لیجائین اِن سب پر لعنت کی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسکر کو یعنی نشہ کرنے والی چیز کو پئے تو خدا تعالی نماز اوسکی چالیس دن قبول نفرمائے گا اور اگر وہ شخص چالیس دن کے اندر مر جاے تو موت اسکی جاہلیت کی موت ہوگی اور اگر توبہ کریگا تو خدای عز و جل اسکی توبہ کو قبول فرمائے گا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ شراب خواری ہر بُرائی اور شر کے کلید ہی جو لوگ دنیا مین کسی نشہ کرنے والی چیز سے سیراب ہوتے ہین تو وہ پیاسے مرتے ہین اور پیاسے محشور ہوتے ہین اور پیاسے داخل جہنم ہوتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد فرمایا

فصل پندرہوین مذمت شراب مین

کہ قسم بخدا میری شفاعت اُس شخص کو نصیب نہین ہوتی کہ جو نشہ کرنے والی چیز کو پیئے قسم بخدا کہ وہ شخص ہرگز وارد حوض کوثر نہ ہوگا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ شراب پر مداومت کرنے والا خدا سے جسدن ملاقات کرے گا تو کفر کی حالت سے حاضر بارگاہ رب العزۃ ہوگا اور دوسری حدیث مین حضرت صادق علیہ السلام سے وارد ہے کہ شراب خوار مثل بت پرست کی ہے

فصل سولھوین گانے اور بجانے کے مذمت مین

عین الحیواۃ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جس گھر مین غنا ہوگا وہ گھر نزول بلاہاے دردناک سے محفوظ نہ رہے گا اور دعا اُس مقام پر مستجاب نہ ہوگی اور فرشتے وہان نازل نہ ہونگی اور جناب صادق علیہ السلام سے تفسیر مین آیہ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنی اجتناب کرو رجس ونلپید سے کہ وہ بت ہین اور اجتناب کرو قول زور اور گفتار باطل سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مراد قول زور سے غنا ہے اور دوسرے حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ لہو وغنا کا سننا دل مین نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزے کو روئیدہ کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے استفسار کیا گیا مول لینا کنیزان غنا کنندہ کا کیسا ہے حضرت نے فرمایا خریدنا اور بیچنا کنیزان مغنیہ کا حرام ہے اور تعلیم کرنا کفر ہے اور گانا سننا باعث نفاق ہے اور ایک حدیث مین فرمایا کہ غنا کرنے والی عورت ملعون ہے اور جو اُسکی کمائی کہائے وہ بھی ملعون ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہے کہ جو شخص اپنے نفس کو گانے سے پاکیزہ اور باز رکھے اور غنا نہ سنے تحقیق کہ بہشت مین ایک درخت ہے کہ خدا ہوا کو حکم فرمائے گا کہ اُس درخت کو حرکت دے پس اُس درخت سے ایسی آواز خوش

سنے گا کہ کبھی نہ سنی ہوا ور جس نے غنا کو سنا ہو وہ شخص اس آواز کے سننے سے محروم رہے گا۔ حق الیقین مین جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حرام ہونے مین استعمال آلات لہو مثل طنبور و عود و نائے و دف وغیرہ کے اتفاق علما ہے مگر اسکے گناہ کبیرہ ہونے مین اختلاف ہے اور جو علما غنا کو کبیرہ جانتے ہین ان چیزون کو بھی کبیرہ جانتے ہین اس عبارت سے جناب مجلسی علیہ الرحمہ کے معلوم ہوتا ہے کہ استعمال ان چیزون کا غنا سے شدید تر ہے اور احادیث مذمت مین ان آلات کی بکثرت ہین چنانچہ کتاب من لا یحضر مین مروی ہے کہ جسکے گھر مین چالیس دن طنبور رہے تحقیق کہ وہ گھر سزا وار غضب الہی ہوگا

فصل سترہوین جوا کھیلنے کے اور شطرنج اور نرد بازی کے عقاب مین

جوا کھیلنے کے سب قسمین حرام ہین اور قرآن مجید مین متعدد مقام پر میسر کی مذمت وارد ہے اور احادیث مین منقول ہے کہ جن چیزون پر شرط لگائی جاے وہ سب میسر ہین اور کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہے کہ احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ مسابقت اور شرط لگانا جائز نہین ہے مگر گھوڑے اور استر اور الاغ اور اونٹ اور اور ہاتھی اور تیراندازی مین اور احادیث مذمت اقسام قمار مین بکثرت وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے شطرنج سے اور نرد بازی سے ممانعت فرمائے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے حضرت سے شطرنج کا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ مجوسیت اہل مجوس کے لیے رہنے دو کہ حق سبحانہ و تعالے مجوسیت سے بیزار ہے اور امام موسی کاظم سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اہل بصرہ مین سے حضرت سے عرض کی کہ مین حضرت پر فدا ہون مجھے ایک جماعت کے ہمرا

بیٹھنے کا اتفاق ہوتا کہ وہ شطرنج کھیلتے ہین اور مین نہین کھیلتا مگر دیکھتا ہون حضرت نے فرمایا
تجھے اس صحبت سی کیا کام ہی کہ جس صحبت کے لوگون پر حق تعالی نظر رحمت نہین کرتا حق الیقین
مین مذکور ہے کہ جس قمار سے بالخصوص ممانعت وارد ہے مثل شطرنج و نرد و اربعہ عشر
اوسکا سکھانا اور سیکھنا اور کھیلنا اگرچہ بازی معین نہ کرین جب بھی حرام ہے اور بعضے
اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ نرد و شطرنج گناہ کبیرہ ہے اور باقی اقسام قمار مثل اس کے
کہ دوڑنے مین یا کشتی لڑنے مین یا کسی بھاری چیز کے اوٹھانے مین یا گیند کھیلنے مین اگر
شرط لگائی جاسے اور بازی معین ہو تو حرام ہے اور اگر بازی مقرر نہ ہو محض کھیل کے
طور سے ہو تو اسکے حرام ہونے مین اختلاف ہی اور بعض علمانے تصریح کی ہے کہ انگشت
بازی اور طاق جفت اور پانی کے اندر ٹھہرنے کا امتحان کہ کون زیادہ ٹھہرتا ہے یہ
سب حرام ہین اگرچہ شرط نہ قرار دین اور حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ شطرنج بیچنا حرام ہے اور قیمت اسکی کھانا حرام ہے اور اسکی حفاظت کفر ہے
اور اسکا کھیلنا شرک ہے اور جو شخص کہ شطرنج کھیلی اسپر سلام کرنا گناہ ہے اور شطرنج کبیرۂ
مہلکہ ہے جو شخص اس مین ہاتھ ڈالے مثل اسکے ہے کہ اسنے گوشت خوک مین ہات ڈالا جب
تک ہاتھ نہ دھوئے نماز اوسکی مقبول نہ ہوگی اور جو شخص کہ نرد و شطرنج کو دیکھے مثل
اسکے ہے کہ اسنے اپنی ماں کی فرج پر نظر کی اور جو شخص شطرنج کھیلتے دیکھے اور جو کھیلتا ہو
اسپر سلام کرے تو یہ دونون گناہ مین برابر ہین اور جو شخص مجلس شطرنج مین کھیلنے
کی قصد سے بیٹھے تو اپنے جگہہ جہنم مین مہیا سمجھ لے اور یہ زندگانی اسکی لئے بروز قیامت
باعث حسرت ہوگی حضرت فرماتے ہین اون لوگون کے ساتھ ہرگز ہمنشینی اختیار نکرو
کہ جو اس کھیل سے مغرور ہین اسوجہ سے کہ مجلس شطرنج اون مجالس مین سے ہے کہ اہل
اسکے ہر ساعت منتظر غضب الہی رہتے ہین

فصل اٹھارھوین مذمت غش اور مذمت تطفیف مین

یعنی کم تولنا واضح ہو کہ غش حرام ہے اور معنی غش یہ ہین کہ ادنےٰ چیز کا اعلیٰ چیز مین چھپا دینا
یعنی کھوٹے چیز کا کھرے چیز مین ملانا مثلاً پانی کا دودھ مین ملا دینا اور احادیث اسکی مذمت
مین متواتر وارد ہین کتاب مکاسب مین باسانید متعددہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سے منقول ہے لیس من المسلمین من غشہم یعنی مسلمین سے نہین ہے وہ شخص کہ جو غش کرے
اور مسلمانون کو فریب دے اور حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص
مسلمان سے غش کرے یا اُسے فریب دے یا مسلمان سے مکر کرے تو وہ شخص ہم مین سے
نہین ہے اور عقاب الاعمال مین اونھین حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان سے
خرید یا فروخت مین غش کرے وہ ہم مین سے نہین ہے اور وہ بروز قیامت قوم یہود کے
ساتھ محشور ہوگا اسواسطے کہ جو شخص غش آدمیون سے کرے وہ مسلمان نہین ہے یہانتک کہ اسی
حدیث مین ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن سے غش کرے یا اُسے فریب دے تو خداوند عالم
اُسکے رزق سے برکت زائل کردیگا اور در معیشت اُس پر مسدود فرما دیگا اور اُسکے امور مین
متوجہ نہ ہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے ایک مرد آرد
فروش سے فرمایا کہ تو اپنے تئین غش سے باز رکھ تحقیق کہ جو شخص غش کریگا اُسکے مال مین بھی
غش کیا جائیگا اور اگر مال مین غش نہ ہوا تو اوسکے اہل مین غش کیا جائیگا اور واضح
ہو کہ تطفیف حرام ہے اور تطفیف سے یہ مراد ہے کہ بایع کا مشتری کو ناپ مین یا تولنے مین کم دینا
جیسا کہ خداوند عالم قرآن مین فرماتا ہے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الآیۃ

فصل انتیسوین حرمت سحر مین

سحر حرام ہے کتاب مکاسب مین شیخ مرتضےٰ نجفی روایت کرتے ہین کہ معصوم علیہ السلام نے
ضمن مین ایک حدیث کے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سحر کو سیکھے خواہ کم ہو خواہ زیادہ تحقیق کہ
وہ شخص کافر ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تین
شخص داخل جنت نہ ہونگے اول شراب خوار دوسرے ساحر تیسرے قاطع رحم

فصل بیسوین عقاب ترک نماز مین

یہ مضمون باب صلوٰۃ مین مذکور ہو چکا ہے کچھ مختصر اس باب مین بھی تاکیداً لکھا جاتا ہے کافی مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص نماز کی تحقیر کرے وہ میرے شفاعت سے محروم رہیگا اور حوض کوثر پر وارد نہ ہوگا من لا یحضر مین منقول ہے کہ کسی نے حضرت صادق ؑ سے سوال کیا کہ کیا سبب ہے کہ آپ زانی کو کافر نہین کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو آپ کافر کہتے ہین اس مر پر کیا دلیل ہے حضرت نے فرمایا اس واسطے کہ زانی اور مثل زانی کے بسبب خواہش نفس مرتکب گناہ ہوتے ہین اور تارک الصلوٰۃ ترک نماز نہین کرتا مگر یہ کہ نماز کو حقیر سمجھتا ہے

فصل اکیسوین زکوٰۃ وخمس نہ دینے کے عقاب مین

واضح ہو کہ زکوٰۃ نہ دینا فقرا مومنین پر ظلم ہے اور احادیث مذمت ظلم کی بیان ہو چکے ہین وہی کافی ہین علاوہ اسکے اور احادیث زکوٰۃ نہ دینے کی عقاب مین بحث زکوٰۃ مین بیان ہوئی ہین اور احادیث مین وارد ہے کہ حفاظت اموال زکوٰۃ سے ہے اور جو مال ہلاک و تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کے وجہ سے تلف ہوتا ہے اور اگر لوگ زکوٰۃ دیا کرین تو کوئی مسلمان فقیر و محتاج نہ رہے اور زکوٰۃ دینا باعث قبولیت نماز ہے اور خمس حق اہلبیت علیہم السلام و حق سادات ہے پس خمس نہ دینا بدترین اقسام ظلم ہے

فصل بائیسوین عقاب ترک حج مین

ہدایۃ الائمہ مین جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جو شخص مر جائے اور اس شخص نے باوجود استطاعت و تندرستی حج نہ کیا ہو تو وہ شخص اوس جماعت سے ہے کہ جنکے حق مین خدا نے فرمایا ہے ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی یعنی ہم محشور کرینگے اوسکو بروز قیامت اندھا اور کتاب مذکور مین منقول ہے کہ حضرت رسول خدا فرماتے ہین کہ یا علی جو شخص حج کی بجالانے مین تاخیر کرے یہانتک کہ مر جائے تو پروردگار بروز قیامت اس شخص کو یہودی یا نصرانی

کی حالت سے اٹھائیگا اور بعض حدیثین اس مضمون کی بحث حج مین بیان ہوئی ہین

خاتمہ

واضح ہو کہ دریافت کرنا مسائل حلال و حرام کا اور معرفت واجبات و محرمات اول فرائض سے ہے اور عمدہ عبادت یہ ہے کہ معصیت سے پرہیز کرے اور فرائض خدا کو بجا لاے اور کل معصیت قبیح و بد ہین اور عقوبت ہر گناہ کی شدید ہے کسی گناہ کو کم نہ سمجھے خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ اور جس معصیت کو حقیر جان کے کرے گا عقوبت اسکی زیادہ ہو جائیگی اگرچہ صغیرہ ہو اور جس صغیرہ پر اصرار کرے وہ کبیرہ ہو جاتا ہے پس چاہیے کہ معاصی سے احتراز کرے اور حقوق ناس سے ہمیشہ با حذر رہے اور توبہ و استغفار مین اون شرائط کے ساتھ کہ جو بحث توبہ مین بیان ہو چکے ہین مشغول رہے اسواسطے کہ حدیثین وارد ہین لا صغیرۃ مع الاصرار و لا کبیرۃ مع الاستغفار حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ صغیرہ بسبب اصرار صغیرہ نہین رہتا اور کبیرہ بسبب استغفار بخشدیا جاتا ہے شکر خدا کہ جلد اول کتاب تحفہ احمدیہ ختم ہوئی مومنین کی خدمت مین یہ التماس ہے کہ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین اور پابند ان احکام کے رہین اور

مولف و بانی کو دعاے خیر سے یاد کرین

والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی محمد

وآلہ الطیبین الطاہرین

ماہ رجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری

تمت

بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء
روز چہار شنبہ بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج مطبوع مطبع اثنا عشری
سید عابد علی رضوی